قال الله العزیز القوی العلیم فی کتابہ الکریم

هٰذا صراط علیّ مستقیم

الحمد للہ والمنۃ کہ مجلد دوم از کتاب مستطاب سراپا صدق و صواب مشتمل بر

مناقب سید الوصیین صلواۃ اللہ علیہ و اولادہ الطاہرین المسمی بہ

اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

قسیم النار والجنۃ

وصی محمد مصطفیٰ

من تالیفات حاج الحرمین الشریفین و ذاکر جدہ سیدنا الحسین المتمسک بالثقلین

مولوی حکیم ابو القاسم مقرب علیخان الفاطمی الحسینی النقوی المتخلص بہ زائر

سابق اڈیٹر نفع عظیم لاہل ہذا الاقلیم عربی اخبار لاہور حال مدرس اول ہائی اسکول

ریواڑی ساکن جگراتو ضلع لودھیانہ حماہ اللہ عن بلیاتہ و اوصلہ الی ما یتمناہ بحشمہ

من تولاہ دراوان سعید و زمان حمید

در مطبع العلوم علیگڈھ باہتمام سید صغیر علی الوری طبع شد

۱۳۱۴ھ

التماس

بندہ کمترین! اضعف عباد اللہ الکریم الحفی المفتاق الی رحمۃ ربہ الغنی القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی محرر الجرنال العربی المسمی بالنفع العظیم لاہل ہذا الاقلیم المطبوع ببلدۃ لاہور سابقاً - و مدرس اللغۃ العربیۃ بمدرسۃ ریواڑی حالاً عفا اللہ عنہ وعن آبائہ بحق سیدنا محمد وابنائہ -

اس اربعین کے ناظرین کی خدمت مبارک میں عرض رسا ہے کہ اس کتاب میں روایات واحادیث صحاح کا التزام بخوبی تمام کیا گیا ہے - احادیث قدسیہ الٰہیہ جنکا ترجمہ بلاکم وکاست نظم میں ہے وہ سب کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ تالیف جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن حسن بن علی بن الحسین الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی سے ماخوذ ہیں - اور دیگر روایات واحادیث ومضامین جو احادیث مذکورۃ الصدر کی تائید میں بامناسبت مقام جا بجا وارد کیے ہیں وہ اکثر اور زیادہ تر جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المناظرین مولانا مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار سے لیے ہیں اور اس جناب نے کل مضامین و روایات واحادیث واخبار کتب اہل سنت سے خود نکالکر آپ ملاحظہ فرما کر نقل کیے ہیں متقدمین ہی کی تحقیقات پر منحصر نہیں رکھا اور وہ کل کتابیں منقول عنہا جناب ممدوح مرحوم کے کتب خانہ میں موجود ہیں - اور بعض روایات احادیث بخصوص الفاظ میں تفسیر مواہب القرآن وکشف الغمہ میں سے نقل کی گئی ہیں اور صاحب مواہب القرآن وصاحب کشف الغمہ نے کتب اہل سنت کے حوالہ سے لکھی ہیں جن حضرات کو مزید تحقیق منظور ہو وہ اصل کتب منقول عنہا میں ان روایات واحادیث کو ملاحظہ فرمائیں -

اور مخفی نہ رہے کہ اس عاجز نے تمام یہ مضامین فی مدح مولانا امیر المومنین اصلاح قلوب ناظرین وتفریح مومنین وتخصیص حق ویقین وہدایت مسلمین کے لیے نیک نیتی سے بالفاظ ملائمہ

واقوال لیسنہ لکھی ہیں اور حکم محکم قولا لہ قولا لینا پر ہر مضمون میں ہر مقام میں پورا پورا عمل کیا گیا ہے تاکہ کل اہل اسلام اس کتاب کو بشوق تمام مطالعہ کریں اور حظ وافر اٹھائیں اور قوت ایمان سے بہرہ کاملہ پائیں وما توفیقی الا باللہ العلی الرحیم الکفیل وہو الہادی الی سواء السبیل وہو حسبی ونعم الوکیل۔

نیز واضح ہو کہ یہ حقیر سراپا تقصیر زائر حضرت بشیر و نذیر و غلام غلامان جناب امیر کل امیر مبشر بالجنان ہے مجملاً اسکا یہ بیان ہے کہ بتاریخ ۱۸ ماہ مبارک رمضان ۱۲۹۶ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں صبح صادق کے قریب رویای صادقہ میں یہ کمترین عقیدت گزین بارشاد فیض بنیاد جناب سیدۃ نساء عالمین بضعۃ خاتم النبیین فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ وسلامہ علی ابیہا وعلیہا وبعلہا وبنیہا وامہا واخیہا وذریتہا وموالیہا مبشر بجلد بریں ہوا ہے فالحمد للہ علی کل نعمۃ کانت اوہی کائنۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بولایۃ مولانا امیر المومنین واولادہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اب اس اربعین کے دیکھنے والوں کی خدمت میں بڑی ادب اور عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ اس کتاب سے جو کچھ حقیر کا مذہب ثابت ہوتا ہے اوپر اور رویائی صادقہ مذکورہ پر اور حدیث متفق علیہ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدہ پر لحاظ اور خیال کر کے خود نتیجہ نکال لیں۔ والسلام علی من اتبع الہدی ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً توکلت علی الحی الذی لا یموت وھو التواب الرحمن الرحیم۔

اطلاع

بابرار و مومنین ناظرین اربعین

حضرات! ذریعۃ النجات فی یوم العرصات جو کہ جناب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح صحیح حالات اور واقعات کے بیان میں تقریباً ۸۰ جزو کی کتاب اس حقیر نے تالیف کی ہے اور اسکا اشتہار علیحدہ دیا ہے اُسکے چار جزو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ شائع کیے جائیں گے اور خریداروں سے قیمت ہر چہار جزو مذکورہ کی صرف ۴ر ماہوار لی جائیگی جو صاحب صہ روپیہ قیمت کل کتاب مذکور کی اور ۸ر بابت محصول ڈاک پیشگی عنایت فرمائینگے اونکی خدمت میں ایک سال ۸ ماہ تک چار جزو ماہوار کتاب مذکور کے روانہ ہوں گے یہاں تک کہ پوری کتاب انکی خدمت میں پہنچ جائیگی۔

اس اربعین کا تیسرا حصہ بھی طیار ہے جس طرح اس دوسرے حصہ کی قیمت پیشگی عہ قرار دی گئی تھی اُسی طرح اس تیسرے حصہ کی قیمت پیشگی ۸ر مقرر کی گئی ہے دو سو درخواست مع قیمت مذکورہ کے آنے پر وہ حصہ طبع کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوان ابیات الجنان فی مدح سید الانس و الجان کا دوسرا حصہ جو فی مدح ائمۃ الرحمان ہے اور اُسکے آخر میں سلام اور مراثی و قصائد و مسدسات وغیرہ بھی ہیں اُسکا طبع ہونا پہلے حصہ کے فروخت ہونے پر موقوف ہے۔ پہلے حصہ کی قیمت علاوہ محصول ڈاک کاغذ سیرم پوری ۴ر کاغذ ڈمی -۶ر

راقم اثم مقرب علی ابو القاسم

نحمد اللہ و نحمدہ اولاً و آخراً و نصلی علی سیدنا محمد و آلہ باطناً و ظاہراً

فہرست مضامین کتاب صداقت آئین سراپا ہدایت و

ہداۃ الطریق الی الدین المبین الموصل الی الحق والیقین المسمیٰ بالاربعین

فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ و علی اولادہ الطیبین المعصومین

الاف التحیات والتسلیمات من اللہ رب العالمین الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدائے پاک کو زیبا ہے ہر زماں
جسنے کہ لفظ کن سے کیا خلق کل جہاں

واحد ہے لاشریک ہے وہ رب دوسرا
ہرگز نہیں عدیل کوئی اُسکا دوسرا

فاطر ہے وہ صمد ہے احد ہے علیم ہے
حادث نہیں وہ خالق عالم قدیم ہے

خالق کی حمد کرسکے مخلوق کس طرح
رازق کا شکر کرسکے مرزوق کس طرح

برتر گمان و وہم سے وہ ذوالجلال ہے
ممکن سے حمد واجب مطلق محال ہے

ممکن سے ممتنع ہے کہ واجب کی ہو ثنا
الا وہی جو آپ ہے واجب نے کہدیا

اُسکی ثنا میں سورۂ توحید کو پڑھیں
واجب کی حمد اس کے سوا اور کیا کریں

جب نطق وہ کریم ہی ہمکو عطا کرے
شکر اُسکا کس زباں سے بشر پھر ادا کرے

ایمان و عقل و نطق جو اُسنے عطا کئے
قرباں میں اس کرم کے دئیے بے بہا جسنے

مناجات بدرگاہ جناب مجیب الدعوات وقاضی الحاجات جل جلالہ و عم نوالہ

اے بے مثیل و واحد و یکتا کہوں میں کیا
تیری ثنا میں کلمۂ توحید کے سوا

تیرا کوئی شریک نہیں کائنات میں
نے تیرا ند نہ مثل ہے ذات و صفات میں

ممکن نہیں بشر سے ثنا تیری اے کریم
تیری صفات پاک ہیں رحمان اور رحیم

اے منعم و کریم شہنشاہ لایزال
کر ہم پہ اپنے فضل کا اکمال ذی کمال

قرباں ہیں تیرے تو مرا معطی ہے میں گدا
خالی گدا کبھی ترے در سے نہیں پھرا

خائب جو تیرے در سے ہوا اسکا پتا نہیں
انکے لئے سوائے جہنم کے جا نہیں

تو منعم و کریم و غفور و مجیب ہے
خالی جو تیرے در سے پھرے بدنصیب ہے

تو خالی ہاتھ در سے نہ رد کیجیو مجھے
دارین میں جو خیر ہو وہ دیجیو مجھے

ہمنے کئے ہیں ظلم جو اپنے نفوس پر
تعداد ان کی یاد نہیں ہیں وہ کسقدر

بخشے نہ تو جو ان کو ہمارا خسارہ ہے
بے چارہ ہم ہیں کوئی نہ چارہ ہمارا ہے

لا تقنطوا جو تو نے ہے قرآن میں کہا
اس پر بھروسہ بندۂ مسرف نے ہے کیا

گرچہ گناہگار سزاوار نا ہوں
پر تجھسے فضل و عفو کا امیدوار ہوں

مجھکو عذاب دینے سے تجھکو تو ہے غنا
میں تیرے فضل و رحم کا محتاج ہوں سدا

کر مجھ پہ رحم احمد مختار کا طفیل
مت دے عذاب حیدر کرار کا طفیل

بنت رسول صاحب تطہیر کا طفیل
کر فضل مجھ پہ شبر و شبیر کا طفیل

تعذیب میں میرا تو خسارہ ہے بالیقیں
تو گر عذاب دے تجھے کچھ منفعت نہیں

گر رحم ہو تو کچھ تو خسارہ نہیں تجھے
بے تیرے رحم کے کوئی چارہ نہیں مجھے

قادر کریم قاضی حاجات ہے تو ہی
ہم ہیں عصاة غافر سیئات ہے تو ہی

لاریب ہے کمال غنا تیرے واسطے
سبکو فنا ہے اور بقا تیرے واسطے

خلاق بے مثال و جمیل الصفات تو
رزاق کل جہان کا ہے اے پاک ذات تو

پس تیری نعمتوں کا نہیں حصر و انتہی
جسطرح تیری حمد بشر سے محال ہی
الطاف کی نہ حد نہ عطایا کا انحصار
نعمات کا حساب نہ گنتی عطا کی ہے
محسن اداے شکر کی قوت نہیں ہمیں
تیری عطا کا ہو نہیں سکتا ہے گو شمار
اسلام و عقل و نطق و ولاے ابو تراب[له]
چاروں یہ جسنے پاے ہیں بیشک سعید ہے
بس تیرے فضل و لطف کا کیونکر کریں شمار
عمران کے پسر نے کی جسکی کی آرزو[له]
منسوب تونے ہمکو کیا ہے کرام ہیں

کس کس شکر بندہ عاجز کرے ادا
بس شکر کا بھی حمد کی مانند حال ہی
احسان کا نہ حصر نہ انعام کا شمار
تعداد بخششوں کی نہ جود و سخا کی ہے
دل اور زباں مقر ہیں کہ طاقت نہیں ہمیں
کل نعمتوں سے بہتر ہیں افضل ہیں لیکے چار
کل نعمتوں سے انکو فضیلت ہے بے حساب
رات اسکی شب برات تو دن اسکا عید ہے
بیڑا ہمارا کر دیا اپنے کرم سے پار
ہمکو وہ تو نے بخشی ہے اللہ ہو آبرو
داخل کیا ہے امت خیر الانام میں

له (ولاے ابو تراب) یہاں ولا ضد بغض نہیں بلکہ جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے اولیت و اولیت کے اقرار کی ضد ہے کیونکہ جو ولا بغض کے مقابل ہیں ہو وہ اسلام کے مفہوم اور منطوق میں داخل ہے اور بغض اور دشمن اس جناب کا زمرہ اسلام سے خارج اور ملت کفار میں شامل ہے یہاں ولاے مراد تسلیم ولایت و اقرار خلافت خلیفہ برحق و وصایت وصی مطلق بلا فصل ہے ۱۲

له وكان فيما ناجاه أن قال له يا موسى لا أقبل الصلوة لمن تواضع عظمتي والزم قلبه خوفي وقطع نهاره بذكري ولم يبيت مصرًا على الخطيئة - وعرف حق أوليائي وأحبائي فقال موسى يا رب تعني بأوليائك وأحبائك إبراهيم وإسحق ويعقوب فقال تعالى وهم كذالك يا موسى إلا إني أردت

ن اسلام و عقل و نطق امامت کا اعتقاد ۔ کل نعمتوں سے بہتر ہے بیشک یہی بنیاد

اور مصطفیٰ[1] کو تو نے کیا شافع عصات | دکھلائی اس جناب نے ہمکو رہِ نجات
کیونکر ادا ہو شکر ترا سب سے اے کریم | قائم کیا ہے تو نے ہمیں رہِ نعیم[2]
سچوں کا ساتھ[3] ملگیا بیڑا ہوا ہے پار | آل نبی کی کشتی[4] میں ہے اپنا اسوار
توفیق تو نے ہمکو ولاے علی کی دی | منجی[5] ہے روزِ حشر میں حیدر کی دوستی

مَنْ مِنْ اَجْلِہٖ خَلَقْتُ اٰدَمَ وحوا والجنّۃ وَالنَّار فَقَالَ مُوسٰی یَا رَبِّ وَمَنْ هُوَ قَالَ محمد احمد شققت اِسْمَہٗ مِنْ اِسْمِیْ اِنِّیْ انا المحمود فقال موسٰی یارب اجعلنی مِنْ اُمَّتِہٖ فَقَالَ یا موسٰی اَنْتَ مِنْ اُمَّتِہٖ اِذَا عَرَفْتَ مَنْزِلَتَہٗ وَمَنْزِلَۃَ اهل بیتہٖ اِنَّ مَثَلَہٗ وَمَثَلَ اهل بیتہٖ فِیْمَنْ خَلَقْتُ کَمَثَلِ الفردوس فِی الْجِنَانِ لَا یَیْبَسُ وَرَقُهَا وَلَا یَتَغَیَّرُ طَعْمُهَا فَمَنْ عَرَفَهُمْ وَعَرَفَ حَقَّهُمْ جَعَلْتُ لَہٗ عِنْدَ الْجَهْلِ حِلْمًا وَعِنْدَ الظُّلْمَۃِ نُوْرًا وَاُجِیْبُہٗ قَبْلَ اَنْ یَدْعُوَنِیْ وَاُعْطِیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّسْاَلَنِیْ ۔ مِنَ الجواهر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ صفحہ ۵۰ مطبوعہ بمبئی ۱۲

[1] قَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ ۔ سَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اذخرت شفاعتی لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ ۔

[2] قَالَ اللّٰہُ الکریم فِیْ سُوْرَۃِ الحجر هٰذَا صِرَاطٌ عَلِیٌّ مُسْتَقِیْمٌ ۱۲

[3] قَوْلُہٗ تَعَالٰی کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ۱۲

[4] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوٰی ۔

[5] منجی الخ ۔ لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۱۲

حب علی نے دل میں ہمارے جو گھر کیا
دامن ہمارا دولت ایماں سے بھر گیا

حب علی کی دولت عظمیٰ خدا نے دی
کیسی متین عروۂ وثقیٰ خدا نے دی

شکر خدا کہ ہم کو بڑا مرتبہ ملا
حق کا حبیب شافع روز جزا ملا

آقا ملا تو خلق کا مشکل کشا ملا
مشکل کشا کے طفیل سے ہم کو خدا ملا

عقدونکو کھولتی ہے مشکل کشا کی مدح
کفارۂ ذنوب ہے شیر خدا کی مدح

شیر خدا کی مدح سے خیر الوریٰ کی مدح
خیر الوریٰ کی مدح سے خود کبریا کی مدح

اور کبریا کی مدح سے مطلب حصول ہیں
مطلب حصول ہیں کہ دعائیں قبول ہیں

مداح کا بلند نہ کس طرح پایہ ہو
ممدوح جسنے احمد و حیدر سا پایا ہو

زاہد دعائیں ہو گئیں مقبول تیری سب
صدقے سے پنجتن کے تجھے بخشدیگا رب

بخشائینگے حضور ہمارے گنہ ضرور
عاصی ہیں ہم شفیع نبی اور خدا غفور

نعت جناب سید المرسلین و خیر الاولین و الآخرین و خاتم النبیین و منقبت امیر المومنین و سید الوصیین و یعسوب الدین و مدح ائمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہما و علیہم اجمعین الی یوم الدین

نعت رسول پاک پس از حمد کبریا
اس زائر نبی کا وتیرہ ہے دائما

اور بعد نعت منقبت شاہ لافتیٰ
واللہ اپنا ورد ہے ہر صبح ہر مسا

ایمان اپنا ہے یہی اور دین ہے یہی
واللہ اہل دین کا آئین ہے یہی

لہ حب علی الخ - من المناقب الخوارزمی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حب علی حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ وبغض علی سیئۃ لا ینفع معہا حسنۃ ۲ لقول الصادق من قال فینا بیت شعر بنی اللہ

مقصود حق کو خلق جہاں سے رسول ہیں
ایجاد کے وہ اصل ہیں اٰل اصول ہیں

اللہ کیا رتبہ محمد نے پایا ہے
محبوب حق نے اپنا انہیں کو بنایا ہے

سردار انبیا ہیں حبیب خدا ہیں وہ
خیر الانام شافع روز جزا ہیں وہ

مختار کارخانۂ رب کریم ہیں
منظور بارگاہ غفور الرحیم ہیں

سرکار حق میں سب سے فزوں انکا پایا ہے
پایا نہیں کسی نے انہوں نے جو پایا ہے

مختار روز حشر کا حق نے انہیں کیا
رتبہ دیا جو انکو کسیکو نہیں دیا

بخشی خدا نے انکو سیادت انام کی
اُنپر ازل سے حق نے نبوت تمام کی

احمد شفیع خلق بروز شمار ہے
انکا وجود رحمت پروردگار ہے

اللہ کی طرف سے ہو صلواۃ و سلام
اُنپر اور اُنکی عترت اطہار پر مدام

لاریب لاکلام پس از سید الانام
حکم خدا سے حیدر کرار ہیں امام

نفس رسول پاک ولی خدا علی
بعد از خدا نبی ہیں پس از مصطفیٰ علی

ذکر علی زبان پہ جاری ہے رات دن
یہ ذکر ہی عبادت باری ہے رات دن

بازوی رسول پاک کے دست خدا علی
حق کے ولی نبی کے وصی مرتضیٰ علی

حیدر سے لیکے مہدی ہادی تلک سبب
بارہ وصی نبی کو ہیں یہ اولیائے رب

انکو ہر اک خطا سے خدا نے بری کیا
اور انکو انتخاب پئے سروری کیا

از ابتدا بہ حد یہ معصوم ہیں تمام
مقبول کبریا ہیں انہیں کا ہے کلام

سب سے فزوں خدا و نبی کے یہ پیارے ہیں
ہم انکے ہیں غلام یہ آقا ہمارے ہیں

ان سب پہ ہو درود خدائے کریم کا
انپر سلام صاحب عرش عظیم کا

التماس بندہ کمترین اقل الحجاج والمعتمرین ابوالقاسم متقرب علی التقوی زائر سید المرسلین المتخلص بہ زائر بجناب مومنین بالیقین و علمائے آل طٰہٰ و یٰسین و قاطبۂ ناظرین حق گزین

زائر کی عرض خدمتِ اہلِ یقیں میں ہے | حضرات یہ کلام جو اس اربعین میں ہے
ہے یہ کلام پاک احادیث کبریا | یہ اربعین مومنو حصہ ہے دوسرا
آیات بینات میں سے ہے جزو اولیں | اخبار کبریا سے مزین یہ اربعین
دو باب بیٹے کر دئے اس اربعین کے | مسرور اس سے ہوویں گے دل مومنین کے
پہلے میں وہ حدیثیں ہیں جنکو طرق ہیں خاص | اور دوسرے میں عام سے جنکو ہے اختصاص
یہ اربعین مومنوں اُسکی ثنا میں ہے | مذکور جسکی مدح کتابِ خدا میں ہے
ہے ترجمہ کلام خدائے قدیر کا | ثابت ہے جس سے فضل نبی کے وزیر کا
نائب نبی کے بعد بلافصل ہیں علی | اس اربعین سے ہے ثبوت اسکا منجلی
اسلام کی یہ جز ہے تو ایماں کی جان ہے | ہے قابل قبول کہ حق کا بیان ہے
اللہ کا کلام ہے تعظیم کیجئے | قولِ خدائے پاک ہے تسلیم کیجئے
آساں و عام فہم کیا اس کلام کو | ہے نیک نیتی سے نصیحت عوام کو
موتی کلام پاک کے حُر[۱] نے کئے بہم | دیکھو بہت سے درجِ جواہر میں ہیں رقم

[۱] حر نے الخ - یعنی جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی علی اللہ بلطفہ الخفی والجلی فی کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ میں احادیث ربانیہ و اخبار رحمانیہ کو تالیف و جمع فرمایا ہے ۱۲ منہ

یہ[۱] اور وہ[۲] جو دونوں ہیں ارشاد کبریا	قرآن کا شفیق[۳] اسے کہیے تو ہے بجا
یعنی کلام پاک یہ دونوں خدا کی ہیں	ارشاد دونوں خالق ارض و سما کی ہیں
لوگو کلام ایزدی تم دیکھ لو	منثور موتیوں کو منظوم دیکھ لو
منثور تھے لآلی یکتا سے کرو گا	زائر نے نظم کر دئے یہ در بے بہا
یہ ہار موتیوں کا پرویا ہے در علی	ہدیہ مرا قبول کرے حق کا وہ ولی
ہدیہ یہ جب قبول امیر عرب کرے	شکو تب یہ بھی میری میرا رب کرے
بندہ کرے جو مدح علی یہ عسیر ہے	مداح مرتضیٰ کا خدا اسے قدیر ہے
قرطاس[۴] ہوویں ارض و سما جبر کل بحار	کتاب اپنے فن میں ہوں کل فرد و شمار

۱؎ یہ الخ اسکا مشار الیہ کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ہے ۱۲ منہ

۲؎ وہ الخ اسکا مشار الیہ قرآن شریف جو بعد میں مذکور ہے اور یہ اشعار قبل از ذکر اردو کے اشعار میں مروج و مشہور کہ

من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی دواوین الشعراء ۱۲ منہ

۳؎ نیز اس روایت کو تفسیر سید محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں در باب فضایل جناب امیر

علیہ السلام وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۰ - از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار -

اور نیز مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے پانچویں مودۃ میں اس حدیث کو حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ

وارد کیا ہے - عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رفعہ لو ان البحر مداد و الریاض اقلام و الانس کتاب و الجن

حساب ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن قال لعلی - یعنی حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہ اگر دریا سیاہی ہوں اور باغہائے دنیا

قلمیں ہوں اور تمام انسان لکھنے والے ہوں - و تمام جنات حاسب ہوں تو بھی اے ابو الحسن تیرے فضایل

کا احصا اور شمار نہیں کر سکتے -

انسان و جن و جملہ ملک جمع ہوں بہم — اور حشر تک فضائل حیدر کریں رقم
اقلام کے لئے وہ نیستاں قلم کریں — کیا تاب ہے کہ فضل علی کی رقم کریں
ممکن نہیں بشر سے شہ لافتیٰ کی مدح — اللہ آپ کرتا ہے مشکلکشا کی مدح
لیکن بقدر طاقت خود کچھ بیاں کروں — قادر ہی مناقب شہ مرداں عیاں کریں
اسکی عوض میں تاکہ ثواب ایسے کچھ ملیں — آنکھوں نے جو نہ دیکھے نہ کانوں نے سنیں
لکھتا ہوں یہ جو فضل شہ ذی وقار کے — دانے ہیں چند ڈھیر کے کچھ قطرے بحار کے
کوشش یہ ہے کہ پائے خوشنودی خدا — اس میری سعی کو کرے مقبول کبریا

عذر از تجدیدات ارباب فضل و افضال و اصحاب علم و حلم و عقل و دانش و کمال

اغلاط کمتریں پہ جو واقف ہوں حق شناس — انکی جناب میں ہے یہ زائر کا التماس
اسناد پر نہ قصر کریں نے عمل کریں — اصلاح دیں قصور ہمارے بحل کریں
نسیاں و سہو چوک ہے انساں کی شان سے — غلطی کا ہے صدور بہی اکثر لسان سے
بنیاد اعتقاد میں سید نے ہے کہا — کیا خوب انکا قول ہے بخشے انہیں خدا
ہے کونسا بشر جو مبرا خطا سے ہے — عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے
الفاظ و بندشیں میری ہوں یا ملیح — میں چاہتا ہوں یہ کہ مضامین ہوں صحیح
مجھکو بقول حضرت علامہ ہے یاں — یعنی جناب سید عباس خوش بیاں
مضموں کا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو — الفاظ میں تناسب شعری ہوا نہو
ہوں بندشیں جو سست تو کچھ اسکا ڈر نہیں — تعقید گر کلام میں ہو تو خطر نہیں
علت کے سب حروف جو ساقط ہوں تو کیا — مضمون گر ہے ٹھیک تو پروا نہیں ذرا

کچھ غم نہیں کہ نظم کی ترکیب ہو تباہ — پابند راستی کا ہے زاید خدا گواہ
میں جانتا ہوں نظم میں ہیں سب جو ہیں قصور — پر سچ میں وہ قصور ہوا کرتے ہیں ضرور
جس نظم میں کہ جھوٹ نہیں افترا نہیں — اس میں بہ نزد اہل سخن کچھ مزا نہیں
پس شعر الشیائی میں جتنا کہ ہو دروغ — اہل سخن کی بزم میں پاتا ہے وہ فروغ
پابند راستی کا جو ناظم ہو بالیقین — اس نظم بانظام میں پھر شاعری نہیں
کذب و دروغ کا ہے اگر نام شاعری — لوگو نہیں ہے تب تو مرا کام شاعری
یہ مثنوی ہماری تو ہے کذب سے بری — اور صدق و راستی سے سراپا ہے یہ بھری
سچ علی نے بخشا ہے سچ سی مجھے فروغ — شاعر نہیں کہ جھوٹ بکوں یا لکھوں دروغ
مضمون جو ہے اسمیں وہ کچھ سرسری نہیں — حق کا کلام پاک ہے یہ شاعری نہیں
ہو لطف شاعری کا جو مطلوب آپکو — ہرگز نہ اس خیال سے یہ مثنوی پڑھو
گر جھوٹ کا ہی شوق تمہیں ہو دو دلش — تو پھر پڑھو خیال کی تم لوگ بوستاں
حمزہ کی داستاں سی ہی مطلب ہو جھوٹ بول — اسکو پڑھے وہ جھوٹ ہو جس شخص کو قبول
اور جب تمہیں مطالب حقہ کا شوق ہو — احکام کبریا و پیمبر کا ذوق ہو
تب شوق سے پڑھا کرو اس مثنوی کو تم — اس مثنوی سے پاؤ صراط سوی کو تم
گر شعر اس کتاب کا آئے کوئی پسند — تو ہے دعائے خیر کا طالب نیازمند
حضرات جب عیوب پہ میرے نظر کریں — لازم ہے عفو و صفح سے عذر بسر کریں
اردو کی بول چال سے ہو جو لفظ ہو خلاف — معذور اسمیں کہیں مجھے اور کریں معاف
اے صاحبو یہ اہل ہیں میری زباں نہیں — اسمیں کلام کی مجھے تاب و تواں نہیں
علت سے کچھ حرف اسمیں جو گرتے ہیں صاف صاف — اسکا جواز اہل سخن میں ہے بے خلاف

علت کو حرف گرتے ہیں سب کے کلام میں
پھر کیوں مخل ہو نظم کے یہ انتظام میں

تعقید اس کلام میں دیکھیں جو حق شناس
نظم اساتذہ پہ کریں اسکا بھی قیاس

تعقید سے عیوب ہیں محسوب بالیقین
بالکل بری مگر کوئی اس سے رہا نہیں

ہاں فرق صرف یہ ہے جو ہیں قادر الکلام
ہے انکی ہاں پہ جیسے نمک ہو پئے طعام

اضافتیں کرے اک بیت میں ہوا
اردو کی نظم میں ہے جواز اسکا اطلاقا

اہل سخن کا ہے یہی آئین دیکھ لو
آئے نہ گر یقین تو دواوین دیکھ لو

شاہِ سخن تو اصل انیس و دبیر ہیں
پھر انکے بعد جو ہیں وہ انکے فقیر ہیں

اقلیم نظم کے لیے جو کہ ہیں ملوک
انکا بھی دیکھ لو اسی مسلک پہ ہے سلوک

الباب الاول فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ بطرق الامامیۃ فی مدح مولانا وسیدنا امیر المومنین والائمۃ من ولدہ علیہم السلام

قد کتبت من جملتہا عشرین حدیثاً

الحديث الشريف القدسي نمبر ۱ صفحه ۱۴۳ - من الجواهر السنيه في الاحاديث القدسيه محمد
بن يعقوب الكليني عن محمد بن يحيي ومحمد بن عبد الله عن عبد الله بن جعفر عن الحسن بن [ظریف]
وعلي بن محمد عن صالح بن حماد عن بكر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابي بصير عن ابي
عبد الله عليه السلام قال قال ابي لجابر بن عبد الله الانصاري ان لي اليك حاجة فمتي تخف
عليك ان اخلوبك فاسئلك عنها قال له جابر اي الاوقات احببت فخلا به في بعض الايام فقال
له يا جابر اخبرني عن اللوح الذي رايته في يد امي فاطمة بنت رسول الله وما اخبرتك امي انه
في ذلك اللوح مكتوب فقال جابر اشهد بالله اني دخلت علي امك فاطمة بنت رسول الله

فهنيتها بولادة الحسين ورأيت في يدها لوحاً أخضر ظننت أنه من زمرد ورأيت فيه كتاباً أبيض

شبيه نور الشمس فقلت بأبي أنت وأمي يا بنت رسول الله ما هذا اللوح فقالت هذا اللوح

أهداه الله الى رسول الله فيه اسم أبي واسم بعلي واسم ابني واسم الأوصياء

من ولدي واعطانيه أبي ليبشرني بذلك قال جابر فاعطتنيه امك فاطمة فقرأته واستنسخته

فقال له أبي فهل لك يا جابر أن تعرضه علي فمشى معه أبي الى منزل جابر فأخرج صحيفة من

رق فقال يا جابر انظر في كتابك لأقرأ عليك فنظر جابر في نسخته فقرأه أبي فما خالف حرف حرفاً

فقال جابر أشهد اني هكذا رأيته في اللوح مكتوباً۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نبيه ونوره وسفيره وحجابه

ودليله نزل به الروح الامين من عند رب العالمين عظّم يا محمد اسمائي واشكر آلائي ولا تجحد نعمائي

اني انا الله لا اله الا انا قاصم الجبارين ومذل المظلومين وديان الدين اني انا الله لا اله الا

انا فمن رجا غير فضلي او خاف غير عدلي عذبته عذاباً لا أعذبه احداً من العالمين فاياي فاعبد

وعلي فتوكل اني لم ابعث نبياً فأكملت ايامه وانقضت نبوته الا جعلت له وصياً واني فضلتك

على الانبياء وفضلت وصيك على الاوصياء واكرمتك بشبليك وسبطيك حسن وحسين

فجعلت حسناً معدن علمي بعد انقضاء مدة ابيه وجعلت حسيناً خازن وحيي واكرمته بالشهادة

وختمت له بالسعادة وهو افضل من استشهد وارفع الشهداء درجة جعلت كلمتي التامة

معه وحجتي البالغة عنده بعترته اثيب واعاقب اولهم سيد العابدين وزين اوليائي الماضين

وابنه شبيه جده المحمود محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمي سيهلك المرتابون في جعفر الراد عليه

كالراد علي حق القول مني لاكرمن مثوى جعفر ولاسرنه في اشياعه وانصاره واوليائه انتجبت بعده

موسى فتنة عمياء حندس لان خيط فرضي لا ينقطع وحجتي لا تخفى وان اوليائي يسقون بالكاس الاوفى

[illegible]

ومن جحد واحداً منهم فقد جحد نعمتی ومن غیر آیۃً من کتابی فقد افتری علیّ ویلٌ للمفترین الجاحدین
عند انقضاء مدۃ موسیٰ عبدی وحبیبی وخیرتی فی علیّ ولیّی وناصری ومن اضع علیہ اعباء النبوۃ
واَمتحنہ بالاضطلاع بہا یقتلہ عفریتٌ مستکبرٌ یدفن فی المدینۃ التی بناہا العبد الصالح الی
جنب شرّ خلقی حق القول منّی لاُسرّنہ بمحمدٍ ابنہ وخلیفتہ من بعدہ ووارث علمہ فہو معدن علمی
وموضع سرّی وحجتی علی خلقی لا یؤمن عبدٌ بہ الا شفعتہ فی سبعین من اہل بیتہ کلہم قد استوجبوا النار
واختم بالسعادۃ لابنہ علیّ ولیّی وناصری والشاہد فی خلقی وامینی علی وحیی اُخرج منہ الداعی
الی سبیلی والمعدن لعلمی الحسن واکمل ذلک بابنہ م ح م د رحمۃً للعالمین علیہ کمال موسیٰ وبہاء
عیسیٰ وصبر ایوب فتذل اولیائی فی زمانہ وتتہادی رؤسہم کما تتہادیٰ رؤس الترک والدیلم
فیقتلون ویحرقون ویکونون خائفین مرعوبین وجلین تصبغ الارض بدمائہم ویفشو الویل والرنۃ
فی نسائہم اولئک اولیائی حقاً بہم ادفع کل فتنۃٍ عمیاء حندس وبہم اکشف الزلازل وادفع
الاصار والاغلال اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی ۱؎

کرتا ہوں ابتدائے سخن حق کے نام سے
تا مجھکو اقتدا ہو خدا کے کلام سے

حمد خدائے پاک سے کرتا ہوں ابتدا
ارشادِ مصطفیٰ سے ہوا مجھکو اقتدا

فرماتے ہیں یہ صادقِ ذریتِ نبی
جابر سے ایک روز یہ کہنے لگی ایسی

خواہاں ہوں ای مصاحب سردارِ کائنات
خلوت جو ہووے تمسے تو پوچھوں ایک بات

جابر نے عرض کی کہ ہے خلوت کا اختیار
جسوقت آپ چاہیں کریں امر اسکا

اک روز پھر بلا کے انہیں تخلیہ کیا
والد نے تب یہ جابر انصار سے کہا

۱؎ [illegible]

بتلاؤ مجھکو حال تم اس لوح پاک کا
بنت نبی کے پاس جسے تمنے دیکھا تھا

اور اس کے باب میں جو میری ماں نے کہا
دہراؤ میرے سامنے سب تم وہ ماجرا

وہ بولے حق گواہ ہے اسے دین کے مقتدا
میں ایک روز فاطمہ زہرا کے گھر گیا

پیدا ہوئے تھے سبط نبی شاہ مشرقین
تھے بس انہیں دنوں میں تولد ہوئے حسین

پہنچا جو میں بخدمتِ مخدومۂ جہاں
کی تہنیت ولادۃِ شبیر کی بیاں

اک لوح سبز ہاتھ میں اُنکے پڑی نظر
میں نے کیا گماں ہے زمرد کی سر بسر

دیکھا یہ میں نے اُسپہ ہیں تحریر کچھ سطور
ساطع ہے اُن حروف سے چون آفتاب نور

کی عرض میں نے اُن سے کہ اے دختر رسول
ماں باپ میرے آپ پہ قربان یا بتول

لوح زمردیں کہاں سے یہ آئی ہے
فرمایا میرے باپ نے حق سے یہ پائی ہے

اسمیں ہے نام باپ کا میرے لکھا ہوا
ہے درج اسمیں حق نے کیا اسم مرتضےٰ

تحریر اسمیں سب ہے مرے بیٹوں کے نام ہیں
حیدر کے بعد جو کہ جہاں کے امام ہیں

مجھکو یہ لوح اسلئے بابا نے لاکے دی
تا مجھکو اس بشارت عظمیٰ سے ہو خوشی

والد سے پھر یہ جابر انصار نے کہا
وہ لوح مجھکو آپ کی مادر نے کی عطا

پہلے تو میں نے اسکی عبارت پڑھی تمام
بعد اُسکے نقل کر لیا میں نے وہ کل کلام

پھر اُن سے میرے والد ماجد نے یوں کہا
جابر تو خاص نقل وہ چلکر مجھے دکھا

بس نقل لوح دیکھنے کو تب گئے آپ
جابر کے ساتھ خانۂ جابر کو میرے باپ

حضرت نے اپنا آپ صحیفہ لیا نکال
اس نور کے صحیفہ کا کاغذ تھا بے مثال

جابر سے پھر کہا کہ میں اپنے صحیفہ کو
پڑھتا ہوں دیکھو نقل میں لکھا ہے تمنے جو

اپنا صحیفہ حضرت باقر نے کل پڑھا
جابر بھی اپنے لکھے کو بس دیکھتا رہا

۷؎ مخدومۂ جہاں کی خدمت میں پہنچ گیا
کی تہنیت ولادتِ حسین کی ادا —

پس اس مقابلہ سے یہ تحقیق ہو گیا — ہرگز نہ فرق دونوں میں تہا ایک حرف کا
جابر نے عرض کی کہ شہادت میں دیتا ہوں — دیکھا تہا میں نے لوح پہ لکھا ہوا تہا یوں
پہلے خدا کا نام تہا تحریر لوح پر — بعد اُسکے پہر رقم تہا یہ مضمون سر بسر
اب مطلب کتاب غفور الرحیم ہے — یہ نامہ خدائے عزیز و حکیم ہے
منقولہ نہ اس
ہے اُس نبی کی سمت جو نور جلیل ہے — اُسکا سفیر اور حجاب و دلیل ہے
لائے ہیں اس کتاب مبارک کو خود امیں — نزد نبی بحکم خداوند عالمیں
نعمائے رب کے شکر میں احمد نہ کر قصور — اسمائے پاک کی میری تعظیم کر ضرور
اللہ کبریا سے نہ انکار کر کبھی — کوئی نہیں الہ بجز میرے اے نبی
جبار کو میں توڑ کے پل میں فنا کروں — مظلوم کا عدیل ہوں دیان دین حق ہوں
جز میرے کوئی رب نہیں یہ امر جان لیں — بے مثل و لا شریک ہے مجھے لوگ مان لیں
جز میرے فضل کے جو رجا غیر سے کرے — جز میرے عدل کے جو کوئی غیر سے ڈرے
دونگا اسے سزا جو کسیکو بہی دی نہ ہو — مخلوق بہر میں جو کسیکو ملی نہ ہو
احمد تو خاص میری عبادت میں کر قیام — لازم ہے تجہکو مجہہ پہ بہروسہ رہے مدام
ایام جب نبی کی نبوت کے ہیں تمام — ہوتے رہے تو بعد میں اُنکے ہوئے امام
تجہکو شرف تو میں نے دیا انبیا پہ ہے — تیرے وصی کو فضل دیا اوصیا پہ ہے
تجہکو کیا بزرگ حسن اور حسین سے — اکرام ہر دو شبل سے اور نور عین سے
رتبہ دیا حسن کو شہ اوصیا کے بعد — کان علوم اسکو کیا مرتضے کے بعد
شبیر جسکو وحی کا خازن بنایا ہے — اکرام و فضل اُسنے شہادت سے پایا ہے
اُسپر ہوا شرف کا شہادت کا خاتمہ — اُسپر ہوا تمام سعادت کا خاتمہ

رتبہ فزوں ہے سب سے تیرے نورِ عین کا
برتر ہے کل شہیدوں سے درجہ حسین کا

کلمہ اسیکو اپنا ہے میں نے دیا ہوا
اسکو ہے اپنے حجت بالغ کیا ہوا

خلقت میں میرا کلمہ باہر حسین سے
دنیا میں میری حجت قاہر حسین سے

دونگا جزا سزا جو ہیں لوگوں کو ہی وہ سب
شبیر ہی کی عترت و اولاد کے سبب

اول علی ہیں انہیں جو ہیں انکے نورِ عین
سردار عابدوں کے میرے اولیا کے زین

اسکا پسر محمد باقر ہے پھر امام
ہوگا مشابہ احمدِ مرسل سے لاکلام

باقر ہمارے علم کا حکمت کی کان ہے
اپنے پدر کے بعد شہ انس و جان ہے

ہونگے ہلاک او پہنچینگے عذاب میں
شک لائینگے جو جعفر صادق کی بات میں

جسنے کہ قول جعفر صادق کو رد کیا
گویا کہ اسنے رد ہی کیا قول کبریا

بیشک کرونگا رتبہ جعفر کو میں بلند
پائیگا میرے فضل سے پایہ وہ ارجمند

انصار و اولیا سے اسے خوش کرونگا میں
شیعہ کرم سے اپنے بہت اسکو دونگا میں

پھر اسکے بعد جو کہ اندھیرا سا چھائیگا
فتنہ تمام خلق میں تب زور پائے گا

اسکو کرونگا دفع میں موسی کے نور سے
فتنہ شکست پائیگا انکے ظہور سے

رشتہ نہ میرے فرض کا ٹوٹیگا کبھی
حجت میری جہاں میں نہ ہوویگی مختفی

میرے ولی تو جامِ لبالب کو پائینگے
او منکرین سیدہے جہنم کو جائینگے

انکار انہیں ایک کا بھی جو کرے بشر
منکر ہے میری نعمت عظمی کا وہ اشر

آیت میرے کلام کی جسنے بدل ہی دی
بولا ہے اسنے جھوٹ وہ مجھپر ہے مفتری

بعد انقضائے مدت کاظم شہ انام
جو میرا برگزیدہ ہے محبوب نیکنام

موسی کا وہ پسر ہے امامِ رضا ہے وہ
اپنے پدر کی طرح حبیبِ خدا ہے وہ

تہذیب دیں کے واسطے دونگا اُسی کو اب
اُسکی کرونگا طاقت و قوۃ کا امتحاں

تہذیب اپنے دیں کی اُس سے کرونگا میں
تزئینِ دیں کے بوجھ کو اُسپر دھرونگا میں

اور اشقیا عدو جو ہمارے ولی کے ہیں
اُن کا ذبونپ دیل جو منکر علی کے ہیں

میرا ولی علی رضا جو کہ ہوئیگا
اُسکو کریگا قتل وہ عفریتِ بیحیا

ہوئیگا جو لعین تکبر میں مبتلا
ماریگا اس ولی کو وہ بےجرم و بیخطا

ہے جو بنایا بندۂ صالح نے ایک شہر
اس شہر میں کریگا وہ ملعون اسپہ قہر

مظلوم جب شہید ہو راہِ خدا میں وہ
تب بدترین خلق کے پہلو میں دفن ہو

سچ ہے یہ قول میری طرف سے کہ تب ضرور
اُسکے پسر تقی سے میں دونگا اُسے سرور

سمجھے رضا کے وارثِ علمِ رضا ہے وہ
کانِ علوم و موضعِ سِرِّ خدا ہے وہ

بعد از رضا ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا
ایمان اسپہ جو کہ مرا عہد لائے گا

گر اسکے خاندانمیں ستر گناہ گار
ایسے ہوں جنکے واسطے واجب ہوئی ہو نار

اُسکی شفاعت اُنکے لئے ہے مجھے قبول
کہنے سے اُسکے ہوگی انہیں مخلصی حصول

بعد از محمد ابن علی سرورِ انام
اُسکے پسر پہ ہوگا سعادت کا اختتام

یعنے جو ہوگا پھر مرا ناصر میرا ولی
شاہد تمام خلق پہ ہے وہ علی تقی

وہ میری وحی کے لئے دنیا میں امیں
پھر اسکی پشت سے میں نکالونگا یقیں

اسکو جو راہ حق کی طرف کو بلائے گا
وہ ہے حسن جو معدنِ علمِ خدا ہوا

مہدی دیں پہ ہوگا امامت کا اختتام
ہوئیگا اس سے دین کا اکمال اور قیام

جیسے کمال موسیٰ عمراں وہ پائے گا
عیسےٰ کا سب بہا اُسے کرونگا میں عطا

ایوب کا سا صبر اُسے دیویگا کریم
ہوئیگا کل جہاں پہ وہ رحمتِ رحیم

غیبت میں انکی ہونگے مرد اولیا ذلیل ۔۔۔ کفار کی طرح سے کئے جائینگے قتیل
مومن جہاں میں سخت اذیت اٹھائینگے ۔۔۔ اور آگ میں بہت سے وہ جلوائے جائینگے
ہوئیگا خوف و رعب سے انکو بہت ملال ۔۔۔ بے جرم انکے خون سے ہوگی زمین لال
پہنچیگی مومنونکو اذیت وہ بر ملا ۔۔۔ جس سے نسا میں ہوگا بہت نوحہ و بکا
سچے میرے ولی ہیں یہ مذکور جو ہوئے ۔۔۔ کرتا ہوں میں فساد کو دور انکی وجہ سے
انکے طفیل قحط و غلا دور ہوتے ہیں ۔۔۔ انکے سبب سے رنج بہی کافور ہوتے ہیں
یہ وہ ہیں جنپہ ہے میری صلواۃ و ثنا ۔۔۔ یہ مہتدین ہیں نہیں کچہہ اسمین شک ذرا

الحدیث الشریف القدسی ۲ صفحہ ۳۷ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

عن محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن محمد بن الفضل عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقولُ لما ان قضٰی محمد نبوتہٗ و استکمل ایامہٗ اوحی الیہ اللہ اَن یا محمد قد قضیتَ نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمانَ والاسمَ الاکبرَ ومیراثَ العلمِ و آثارَ علمِ النبوۃ فی اہل بیتک عند علی بن ابی طالبٍ فانی لن اقطعَ العلمَ والایمانَ والاسمَ الاکبرَ ومیراثَ العلمِ و آثارَ علمِ النبوۃ من العقب من ذریتک کما لم اقطع من ذریات الانبیاء ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۲

حمزہ کے باپ سے ہے جواہر میں یہ قم ۔۔۔ فرماتے ہیں یہ حضرت باقر شہ امم
پورے ہوئے نبوت احمد کے جبکہ دن ۔۔۔ اور ہو چکا نبی کا تریسٹھ برس کا سن

کی وحی حق نے احمد مرسل کو اسے نبی
مدت تمہاری عمر کی اب ختم ہو چکی

پورا زمانہ اپنی نبوت کا کر چکے
اب علم اپنی آل ہیں حیدر کو دیجیے

کر دو سپرد حیدر صفدر کو جلد اب
ایمان و اسم اکبر و میراث علم سب

ہرگز نہ انکو قطع کرینگا ہیں بس کبھی
میراث علم دیتی رہی انبیا سبھی

الحدیث الشریف القدسی ۲۳ صفحہ ۶۷ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

عن احمد بن محمد و محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابی الحسن الکنانی عن جعفر بن نجیح الکندی عن محمد بن احمد بن عبد اللہ العمری عن ابیہ عن جدہ عن ابی عبد اللہ قال اِنَّ اللّٰہ تعالی اَنزَلَ علی نبیہ کتاباً قبل وفاتہٖ فقالَ یا محمد ہذہٖ وصیتک الی النجبۃ من اہلک قال وَمَن النجبۃ من اہلی قال علی بن ابی طالب و وُلدُہٗ علیہم السلام وکانَ علی الکتاب خواتیم من ذہب فدفعہُ النبیّ الی امیر المؤمنینَ وَامرہ ان یَفُکَّ خاتماً ویَعمَلَ بما فیہِ ففعلَ ودفعہٗ الی الحسنِ ففکَّ خاتماً وعَمِلَ بما فیہِ ثُمَّ دفعہٗ الی الحسینِ ففکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنْ اَخْرُجْ بِقومٍ الی الشہادۃ ولا شہادۃ لہم الا معکَ واشرِ نفسکَ للّٰہِ عزّ وجلّ ففعلَ ثُمَّ دفعہٗ الی علی بن الحسین ففکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنْ اَطرِقْ واصمُتْ وَالزَمْ منزلکَ واعبد ربکَ حتی یاتیکَ الیقین ففعلَ ثُمَّ دفعہٗ الی محمد بن علی ففکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنْ حَدِّثِ النَّاسَ وافتِہِم ولا تخافنَّ اِلّا اللّٰہَ فانّہٗ لا سبیلَ لاحدٍ علیکَ ثُمَّ دفعہٗ الی ابنہٖ جعفر ففکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ حَدِّثُ النَّاسَ وافتِہِم وَانشُر علومَ اہلِ بیتکَ وصدِّقْ آبائکَ الصّالحینَ ولا تخشَ اِلّا اللّٰہَ واَنتَ فی حِرزٍ وامانٍ ففعلَ ثُمَّ یدفعہٗ الی ابنہٖ موسیٰ وکذلکَ یدفعہٗ موسیٰ الی الَّذی بعدہٗ ثُمَّ کذلکَ الی قیامِ المہدی - الحدیث قالَ الشیخ الحرّ العاملی عاملہُ اللّٰہ بلطفہِ الخفی والجلی علی حاشیہ

ہذا الحدیث۔

قولہ۔ لاتخشی الا اللہ یعنی فی الجملہ لا فی التفاصیل فلا ینافی وجود التقیۃ فی احادیثہ علیٰ ان اللہ قد امرہ بالتقیۃ فاذا فعلہا یکون قد خشی اللہ ولم یخش سواہ لخ منہ رح۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۳

فرمایا ہے یہ گلشن زہرا کے پھول نے ۔۔۔ یعنے جناب صادقِ آلِ رسول نے
قبل از وفاتِ سیدِ و سردارِ مرسلیں ۔۔۔ لائے کتاب ایک بحکم خدا امیں
آکر کہا رسول خدا سے کہ اے نبی ۔۔۔ بھیجی ہے حق نے لیجئے وصیت آپکی
دیجئے اُسے جو اہل میں ہیں آپکے نجی ۔۔۔ وہ بولے کون ہے تو امیں نے کہا علی
اور بعد مرتضیٰ کے ہیں اولادِ مرتضےٰ ۔۔۔ اُن سب کے واسطے ہیں یہ احکام کبریا
مختوم تھی کتابِ وصیت وہ سب کی سب ۔۔۔ سونے کی اُسپہ مہریں لگی تھیں بحکم رب
حیدر کو وہ بحکم الٰہی نبی نے دی ۔۔۔ یعنے کریں وصیتِ رب پر عمل علی
مولی نے پہلی مہر کو انہیں سے وا کیا ۔۔۔ اُسپر عمل علی نے بحکم خدا کیا
پھر وہ کتاب حضرتِ شبر کو کی عطا ۔۔۔ جو انکو حکمِ حق تھا وہی لائے وہ بجا
حیدر نے تو کتابِ وصیت حسن کو دی ۔۔۔ پھر وہ حسن نے سیدِ تشنہ دہن کو دی
کھولی جو اپنی مہر حسینِ شہید نے ۔۔۔ لکھا تھا اُس میں آپ یہ ربِ مجید نے
تو لیکے اپنی قوم کو جا سوئے کربلا ۔۔۔ تجھکو اور اُنکو اجرِ شہادت کا ہو عطا
تو جان اپنی بیچدے ربِ علا کے ہاتھ ۔۔۔ کٹوا دے اپنے سر کو تو لیکن اقربا کے ساتھ
لیکر نکل مدینہ سے جو ہیں ترے قریب ۔۔۔ ہمراہ تیرے ہوگی شہادت انہیں نصیب

مقولۂ زائر

راہِ خدا میں بہوکے پیاسے نے سر دیا
بیشک مہم عشق الٰہی کو سر کیا

امت کو بخشوا گئے کیا کام کر گئے
راہِ خدا میں مر کے بڑا نام کر گئے

آفت میں گہر کے صبر کیا گہر لٹا دیا
اُس شافعِ دو کون نے اسپر عمل کیا

عابد کو جب وصیتِ پروردگار دی
راہِ خدا میں جان تب اپنی نثار کی

عابد نے اپنی مہر کو جسوقت وا کیا
دیکہا تو اُس میں حق نے یہہ تحریر تہا کیا

اب تم بسر سکوت میں شام و سحر کرو
صبح و مسا عبادت حق میں بسر کرو

لاؤ بجا عبادت باری یہاں تلک
آئے تمہیں یقین کی منزل جہاں تلک

اُس خاصہ خدا نے اسی پر عمل کیا
نامہ وہ پہر محمد باقر کو دے دیا

کہولی جو مہر حضرت باقر نے اس ہاں
تہا اس طرح پہ حکم خداوند دو جہاں

حکم خدائے پاک کا اظہار تم کرو
احکامِ حق کے نشر میں ہرگز نہ تم ڈرو

اصلا ڈرو کسی سے نہ تم جز خدائے پاک
تمکو مخالفین سے ہرگز نہیں ہے باک

اُسپر عمل کیا شہ عالی مقام نے
احکامِ حق بیان کئے اُس امام نے

پہر پائی اُنسے جعفر صادق نے وہ کتاب
اور وا کیا جو مہر الٰہی کا اُس سے باب

لکہا تہا اُسمیں جعفر صادق کے نام پر
ظاہر کرو مسائل حقہ انام پر

اظہار حکم ایزد بر حق کیا کرو
تم ہو امان میں نہ کسی سے ڈرا کرو

نشر علوم آلِ پیمبر کیا کرو
آبائے صالحین کی تصدیق تاکہ ہو

مقولۂ زائر

اس حکم پر حضور نے یہاں تک عمل کیا ‌ ‌ ‌ دنیا میں ایک علم کا دریا بہا دیا
وہ نامہ ان سے حضرت کاظم کو پھر ملا ‌ ‌ ‌ جو حکم تھا اسی پہ انہوں نے عمل کیا
پہنچی یونہی وہ مہدی ہادی تلک کتاب ‌ ‌ ‌ ہر ایک نے عمل کیا اسپر بہ آب و تاب
باقی جو حکم ہیں انہیں کامل کرینگے وہ ‌ ‌ ‌ انصاف سے زمیں کو سراسر بھرینگے وہ

الحدیث الشریف القدسی ۴۲ صفحہ ۱۷۹ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القد…

وباسنادہ الی ابی جعفر بن بابویہ عن محمد بن علی الاسترابادی عن ابیہ عن یوسف بن محمد بن زیاد وعلی بن محمد بن سیار عن ابویہما عن الحسن بن علی العسکری قال ان اللہ اوحی الی رسول اللہ انی قد ایدتک بشیعتین شیعۃ تنصرک سرا فسیدہم وافضلہم ابو طالب وشیعۃ تنصرک علانیۃ فسیدہم وافضلہم علی ابن ابی طالب ۔

ترجمہ الحدیث القدسی ۴۲

منقول یوں امام حسن عسکری سے ہے ‌ ‌ ‌ ماثور اہل بیت جناب نبی سے ہے
کی وحی حق نے خیر وری کو کہ اے نبی ‌ ‌ ‌ ہمنے ہی دو گروہ سے تائید تیری کی
اک وہ گروہ چھپکے جو امداد کرتے ہیں ‌ ‌ ‌ دم بالملا وہ تیری محبت کا بھرتے ہیں
سردار اس گروہ کا ہے والد علی ‌ ‌ ‌ جسنے مدام نصرت و امداد تیری کی
اور دوسرے گروہ کی تائید ہے خیال ‌ ‌ ‌ اعلان سے وہ کرتے ہیں امداد ہر زماں

ان ناصروں میں بہتر و افضل ہیں مرتضیٰ	ان دوستوں میں برتر و اکمل ہیں مرتضیٰ

الحدیث الشریف القدسی ۔۵ صفحہ ۱۸۱

قَالَ حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الہاشمی الکوفی قَالَ حدثنا فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی قال حدثنا محمد بن ظہیر قال حدثنا ابو الحسن محمد بن الحسن بن اخی یونس البغدادی ببغداد قال حدثنا محمد بن یعقوب النہشلی عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن النبیؐ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللہ تعالیٰ انہ قَالَ انا اللہ لا الٰہ الّا انا خلقت الخلق بقدرتی فاخترت منہم من شئت من انبیائی واخترت من جمیعہم محمداً حبیباً و خلیلاً و صفیاً فبعثتہ رسولاً الی خلقی و اصطفیت لہ علیاً فجعلتہ اخاً و وصیاً و وزیراً و مودیاً عنہ من بعدہ الی خلقی و خلیفتی علی عبادی لیبین لہم کتابی و لیسیر فیہم بحکمی و جعلتہ العَلَم الہادی من الضلالۃ و بابی الذی اوتی منہ و بیتی الذی من دخلہ کان آمنا من ناری و حصنی الذی من لجا الیہ حصنہ من مکروہ الدنیا و الآخرۃ و وجہی الذی من توجہ الیہ لم اصرف وجہی عنہ و حجتی علی من فی السمٰوات والارضین علی جمیع من فیہن من خلقی لا اقبل عمل عامل الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی و ہو یدی المبسوطۃ علی عبادی و ہو النعمۃ التی انعمت بہا علی من احببتہ من عبادی فمن احببتہ من عبادی و تولیتہ عرفتہ ولایتہ و معرفتہ و من ابغضتہ من عبادی ابغضتہ لانحرافہ عن معرفتہ و ولایتہ فبعزتی حلفت و بجلالی اقسمت انہ لا یتولی علیاً عبد من عبادی الا زحزحتہ عن النار و ادخلتہ الجنۃ و لا یبغضہ عبد من عبادی الا ابغضتہ و ادخلتہ النار و بئس المصیر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ٥

یعقوب کے پسر نے کہا آٹھویں امام ۔ کرتے ہیں یوں بیان زآبائے نیکنام
فرماتے ہیں حبیبِ خدا سید الانام ۔ جبریل نے بیاں کیا میکال سے کلام
میکال نے کہا کہ سرافیل کا بیاں ۔ یوں ہے کہ آپ کہتا ہے خلاق انس و جاں
میں ہوں خدائے واحد و خلاقِ دوسرا ۔ میرا شریک ہو نہیں سکتا ہے دوسرا
پیدا کیا ہے مینے زمین و زمان کو ۔ قدرت سے اپنے خلق کیا ہے جہان کو
پھر انبیا میں جسکو کہ چاہا کیا پسند ۔ اُن سب میں مصطفےٰ کو کیا مینے ارجمند
اپنا حبیب مینے محمد کو ہے کیا ۔ بعد اُسکے پھر علی کو بڑا مرتبہ دیا
اوسکو وزیر اور وصی نبی کیا ۔ پہنچائے تا کہ لوگونکو احکام مصطفےٰ
بندو نپہ مینے اپنا خلیفہ کیا اُسے ۔ تا منکشف کرے وہ مضامین کتاب کے
مینے بنایا اُسکو علم بہر ابتلا ۔ بچ جائیں تا کہ لوگ ضلالت سے بلا
حیدر کو مینے اپنا وہ در ہے بنا دیا ۔ جس سے کہ خلق میری طرف آئے دائما
وہ میرا گھر ہے آئیں جو داخل ہوا بشر ۔ لاریب نار سے ہے وہ بیخوف و بیخطر
مینے ہی اپنا حصن مقرر کیا علی ۔ اس حصن میں ہے جسنے کہ آکر پناہ لی
حاصل علی کے صدقہ سے اُسکو یہ بات ہے ۔ دنیا و آخرت کے غموں سے نجات ہے
حیدر وہ منہ ہے میرا کہ یا سید الانام ۔ جس شخص کو توجہ ہو اسکی طرف مدام
اُسکی طرف سے منہ کو نہ پھیرونگا ہر رسول ۔ وجہِ علی کی وجہ سے مجکو یہ ہے قبول
جو جو سما و ارض میں خلقت ہے اے نبی ۔ اُن سب پہ مرتضی ہے میری حجتِ قوی

ن جس کے در سے خلق میری طرف آئے دائما۔

عامل کو جبتلک کہ نہیں حب مرتضیٰ — کرتا نہیں قبول عمل کو میں مطلقا
جو ہو مقر ولایت حیدر کا اے رسول — او صدق دل سے تیری نبوت کرے قبول
اُسکے عمل قبول میں کرتا ہوں بیگماں — اُسکے سوا قبول کسیکا عمل نہیں
پہیلا ہوا جو خلق پہ خالق کا ہاتھ ہے — وہ ہاتھ میرا حیدر صفدر کی ذات ہے
لاریب میری نعمت عظمیٰ ہے مرتضیٰ — رکھتا ہوں جسکو دوست میں کرتا ہوں وہ عطا
بندو نمیں جسکو دوست ہیں رکھتا ہوں اے رسول — کرتا ہے بس ولایت حیدر وہی قبول
جو منحرف ولاے علی ولی سے ہے — بیشک کمال بغض مجہے اس شقی سے ہے
مجہکو قسم ہے اپنے ہی عز و جلال کی — بندو نمیں میرے ہوئیگا حیدر کا جو ولی
لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں — او رونگا اسکو آتش دوزخ سے میں اماں
رکہونگا اُس سے بغض جو دشمن علی کا ہی — دوزخ مقام اپنے عدوی شقی کا ہے
کچھ شک نہیں کہ نار میں اُسکا قیام ہے — اسمیں نہیں کلام ہرادہ مقام ہے

الحدیث الشریف القدسی مک ۶ صفحہ ۱۸۲

قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد الحسینی قال حدثنی محمد بن ابراہیم بن الفزاری قال حدثنا عبد اللہ بن یحیی الاہوازی قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا علی بن الحسن بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمد بن جمہور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسی بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم قال یقول اللہ عز و جل ولایۃ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن ناری۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۶

سلطانِ طوس شاہِ خراساں امام دیں ۔ کرتے ہیں نقل حضرت کاظم سے بایقیں

کاظم بیان کرتے ہیں صادق سے یہ خبر ۔ وہ کہتے ہیں کہ کرتے تھے ارشاد یوں پدر

یعنے سنی حدیث یہ ہم نے اپنے باپ سے ۔ یعنے جناب سید سجاد کہتے تھے

مجھ سے بیاں یہ سید مظلوم نے کیا ۔ فرماتے تھے امیر عرب شیر کبریا

فرمایا مصطفےٰ نے کہ جبریل نے کہا ۔ میکال نے بھی مجھ سے بیاں اسطرح کیا

یعنے کیا ہے مجھ سے سرافیل نے بیاں ۔ وہ کہتے ہیں کہ لوح و قلم نے کیا عیاں

فرماتا ہے یہ آپ خداوند کردگار ۔ ہے دوستی حیدرِ صفدر مرا حصار

اُس حصن میں جو داخل و آباد ہو گیا ۔ بے شبہ نار سے ہی وہ آزاد ہو گیا

الحدیث الشریف القدسی ۶ صفحہ ۱۸

قال حدثنا علی بن عیسیٰ قالَ حدثنا علی بن محمد ماجیلویہ قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد البرقی عن محمد بن حسّان السلمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہؑ قالَ نزل جبرئیل علی رسولِ اللہ فقالَ یا محمد السلام یقرئک السلام و یقول انی خَلَقتُ السّمٰواتِ السبع وما فیھنّ والارضین السبع ومن علیھنّ و ما خلقت موضعًا اعظم من الرکن والمقام ولو انّ عبدًا دعانی ھناک منذ خلقت السمٰوات والارضین ثم لقینی جاحدًا لولایۃ علی لاکببتہٗ فی سقر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۷

اسطرح یہ حدیث ز آبائے نیکنام — کرتے ہیں نقل جعفر صادق شہ امام
جبریل آئے نزد رسولِ فلک مقام — آکر کہا کہ کہتا ہے خالق تمہیں سلام
بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یوں خدا — مینے کئے ہیں خلق جو یہ ارض او سما
اینمیں ہر اک مکان سے ہر اک مقام سے — افضل نہیں ہے جا کوئی رکن و مقام سے
پس ابتدائے خلق سموات و ارض سے — اُس جا پہ بھی جو شخص عبادت میری کرے
منکر ہو پر ولایتِ حیدر کا وہ شقی — اوندھا گریگا یا بہ جہنم میں وہ غوی

الحدیث الشریف القدسی ۸ صفحہ ١٨

قال حدثنا احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ عن جدہٖ علی بن سعید عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قالَ رسولُ اللہِ اخبرنی جبریل عن اللہِ عزّ و جلّ انّہٗ قالَ علی بن ابی طالب حجتی علی خلقی ودیّانُ دینی اُخرِجُ مِن صلبہٖ اَئمّۃً یقومُونَ بامری وَیدعون الی سبیلی بہم اَدفعُ العذابَ عن عبیدی وامائی وبہم اُنزلُ رحمتی ورَواہُ فی عیونِ الاخبار بہذا السندِ ایضًا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۸

لوگو جناب شاہِ خراسان کا ہے بیاں — آبائے طاہرین سے کرتے ہیں لو عیاں
فرماتے ہیں حبیبِ خدا شاہِ انبیاء — جبریل نے کہا کہ ہے ارشاد کبریا

خلقت پہ میری حجت و برہان ہے علی	البتہ میرے دین کا دیّان ہے علی
پیدا کرونگا پشت سے حیدر کے وہ امام	یعنی کرینگے جو کہ میرے امر پر قیام
لوگوں کو وہ بلائینگے بس میری راہ پر	یعنی وہ ہونگے دین الٰہی کی راہ بر
اُنکے طفیل خلق چھٹیگی عذاب سے	اُنکے طفیل پائینگے حصّہ ثواب سے

الحدیث الشریف القدسی ۹ صفحہ ۱۸۸

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن ابی عمیر عن اسمٰعیل بن الفضل عن ابیہ عن ثابت بن دینار عن ابی حمزہ الثمالی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ انّ اللہ تعالیٰ اوحیٰ الیّ انّہ جاعلٌ لی من امّتی اخاً و وصیاً و وارثاً و خلیفۃً فقلت یا ربّ من ہو فقال یا محمد ذاک من احبّہ و یحبنی ذاک المجاہد فی سبیلی و المقاتل للناکثین عہدی و القاسطین فی حکمی و المارقین من دینی ذاک ولیی حقاً و زوج ابنتک و ابو ولدک علی بن ابی طالب ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۹

ابن جبیر نے یہ بیاں کی ہے یوں خبر	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے عباس کے پسر
فرمایا یوں جناب رسولِ کریم نے	کی مجھکو وحی صاحبِ عرشِ عظیم نے
امت میں میں نے تیرا برادر کیا وصی	وارث ترا وہی ہے خلیفہ ترا وہی
کی عرض میں نے کس سے ہے یارب تری مراد	فرمایا حق نے جس سے کہ کہتا ہوں میں وداد
الفت وہ مجھسے رکھتا ہے محبوبِ نیکنام	اور میری راہ میں ہی مجاہد علی الدوام

تو ملینگے جو کہ عہد مرا ہیں وہ ناکثیں　　پیکار و حرب انسے کریگا وہ شاہ دیں
قاسط شقی جو پھر گئے حکم اله سے　　ق　　مارق وہ لوگ بھاگی جو خالق کی راہ سے
اُن سے لڑیگا آپکا کرار وہ وصی　　کچھہ شک نہیں کہ میرا اخی تو وہی ولی
سبطین کا پدر ہے وہ اور شوہر بتول　　لاریب وہ علی ہے علی اے میرے رسول

الحدیث الشریف القدسی ۱۰ ازجواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی عن احمد بن محمد بن خالد عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی الخزاز عن طلحہ بن زید عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل من قبل ربی فقال یا محمد اِنّ اللہ یقرئک السلامَ ویقولُ بشّر اخاکَ علیًّا باِنّی لا اُعذّبُ مَنْ تولّاہُ ولا ارحم مَنْ عاداہُ ٭

ترجمہ الحدیث القدسی ۱۰ ازجواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

یعنے جناب جعفر صادق امام دیں　　کرتے ہیں یوں بیان ز آبای طاہریں
فرماتے ہیں رسول خدا خاتم الرسل　　سردار خلق باعث ایجاد جزو و کل
آکر امین وحی نے مجھسے بیاں کیا۔　　بعد از سلام کرتا ہے یوں حکم کبریا
مژدہ یہ اپنے بھائی علی کو سناؤ تم　　پیغام کبریا کا یہ اسکو بتاؤ تم
ناجی عذاب سے ہے جو حیدر کا ہے ولی　　اسکے عدو پہ رحم کرونگا نہیں کبھی

الحدیث الشریف القدسی ۱۱ ازجواہر سنیہ صفحہ ۱۹۸

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم لما خلق اللہ عز و جل آدم و نفخ فیہ من روحہ و اسجد لہ ملائکتہ و اسکنہ جنتہ و زوجہ حوا امتہ فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ہو بخمسۃ سطور مکتوبات قال آدم یا رب ما ہولاء فقال اللہ عز و جل ہولاء الذین اذا تشفعوا الی فی خلقی شفعتہم قال آدم یا رب بقدرہم عندک ما اسمہم فقال انا الاول فانا المحمود و ہذا محمد و انا الثانی فانا العالی و ہذا علی و انا الثالث فانا الفاطر و ہذہ فاطمہ و انا الرابع فانا المحسن و ہذا حسن و انا الخامس فانا ذو الاحسان و ہذا الحسین کل یحمد اللہ عز و جل۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۔۔ ۱۱

عباس کے پسر سے ہے منقول یہ خبر — فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر
آدم کو خلق خالق عالم نے جب کیا — مسجود کل ملائکہ کا ان کو کر دیا
حوا سے انکا عقد کیا پھر کریم نے — ساکن کیا بہشت میں انکو رحیم نے
آدم نے سوے عرش معظم جو کی نظر — دیکھا کہ پانچ سطریں ہیں مکتوب عرش پر
کی عرض بارگاہ خدا میں کہ یا الہ — کن کے یہ نام لکھے ہیں اسجا یہ عز و جاہ
فرمایا حشر میں یہ شفیعان خلق ہیں — انکی شفاعتوں کو کرونگا قبول میں
آدم نے نام پوچھے تو فرمایا یہ کلام — محمود میں ہوں پہلا محمد ہے انہیں نام
اور دوسرا علی ہے میں اعلی ہوں لا کلام — ہیں فاطر اور تیسرا ہے فاطمہ کا نام
چوتھا حسن ہے اور میں محسن بعز و شاں — احسان والا میں ہوں حسین انکا پانچواں
مشغول ہیں یہ میری عبادت میں دریا — کرتے ہیں یہ ہمیشہ میری حمد او ثنا

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ من الجواہر السنیہ صفحہ ۱۹

قال حدثنا محمد بن موسی بن المتوکل عن محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی عن موسی بن عمران النخعی عن الحسین بن زید النوفلی عن علی بن سالم عن ابی حمزہ عن سعد الخفاف عن الاصبغ بن نباتہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لما عرج بی الی السماء السابعۃ ومنہا الی سدرۃ المنتہی ومنہا الی حجب النور نادانی ربی تعالی یا محمد انت عبدی وانا ربک فلی فاخضع وایای فاعبد وعلی فتوکل فانی رضیت بک عبداً وحبیباً ورسولاً ونبیاً وباخیک علی خلیفۃ وباباً فہو حجتی علی عبادی وامام لخلقی بہ یعرف اولیائی من اعدائی وبہ یمیز حزب الشیطان من حزبی وبہ یقام دینی وتنفذ احکامی وتحفظ حدودی وبک وبہ وبالائمۃ من ولدہ ارحم عبادی وامائی وبالقائم منکم اعمر ارضی بتسبیحی وتہلیلی وتقدیسی وتکبیری وتمجیدی وبہ اطہر الارض من اعدائی واورثہا اولیائی وبہ اجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمتی العلیا وبہ احیی عبادی وبلادی وبہ اظہر الکنوز والذخائر بمشیتی وایاہ اظہر علی الاسرار والضمائر بارادتی وامدہ بملائکتی لتؤیدہ علی انفاذ امری واعلان دینی ذاک ولیی حقاً ومہدی عبادی صدقاً ـ

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۳

عباس کے پسر سے روایت ہے یوں رقم / کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں شافع امم
جب ساتویں فلک پہ میں معراج کو گیا / اور واں سے سیر کی ہوئی سدرہ پہ انتہا
پھر واں سے چلکے پہنچا میں اللہ کے حضور / یعنی پہنچ گیا میں قریب حجاب نور

آئی ندا یہ رب سے مجھے اسدم کہ مصطفیٰ	میں تو ترا الٰہ ہوں تو عبد ہے میرا
میرے لئے خضوع و عبادت میں کر قیام	لازم ہے یہ کہ مجھپہ بھروسہ تو رکھ مدام
ہے تیرے بندہ ہونے سے خورسند کبریا	خوش ہوں کہ تجھکو اپنا حبیب او نبی کیا
خوشنود ہوں میں تیری رسالت سے اے نبی	مسرور ہوں علی کی خلافت سے اے نبی
اے مصطفیٰ خلیفہ و وارث ہے مرا علی	بندوں پہ مرتضیٰ ہے میری حجت قوی
کل میری خلق کے لئے حیدر امام ہے	عرفان اولیا کا اسی سے تمام ہے
اعداء سے اولیاء الٰہی جو ہیں جدا	حیدر ہی کے سبب سے یہ حاصل ہے مدعا
حزب خدا و حزب شیاطیں میں بر ملا	اسکے سبب سے خلق میں ہے فرق ہو گیا

مقولۂ زائر در توضیح شعر بالا

بیت ترجمہ حد

حزب علی ہے حزب غفور الرحیم کا	اعدا کا حزب حزب ہے دیو رجیم کا
اس سے قیام دین خدا ہے زمین پر	احکام رب کا ہوگا نفاذ اس سے سر بسر
حفظ حدود ایزد باری اسی سے ہو	ہر حکم حق کا خلق میں جاری اسی سے ہو
لوگوں پہ اے رسول جو رحمت ہماری ہے	تم سبکے بس طفیل سے یہ فیض جاری ہے
یا مصطفیٰ جو ہوویگا قائم ترا پسر	اس سے کرونگا ارض کو آباد سر بسر
بھر جائیگی زمیں میری تسبیح سے تمام	بندوں میں پھیل جائیگی تہلیل لاکلام
تقدیس میری اور میری تحمید ہوئیگی	تکبیر میری اور مری تمجید ہوئیگی
کل اپنے دشمنوں سے زمیں کو کرونگا صاف	وارث کرونگا اسکا محبوں کو بے خلاف
کلمہ کو اہل کفر کے کرونگا تب میں پست	عہدی کے ہاتھ سے انہیں ہوجائیگی شکست

ہوگا جو میرے حکم سے غالب وہ ارجمند — اس سے کرونگا اپنے میں کلمہ کو سربلند
زندہ کرونگا اس کے سبب سے عباد کو — آباد تب کرونگا میں سارے بلاد کو
ظاہر کرونگا کنز و ذخائر کو اسپہ میں — اسپر عیاں کرونگا جو پوشیدہ بھید ہیں
دونگا میں اسکو علم ضمایر کا بیشتر — اسکی مدد کرینگے فرشتے بھی آنکر
اعلان دین حق کا کرے گا ضرور وہ — نافذ کریگا خلق میں میرے امور وہ
سچا مرا ولی ہے وہ مہدی پے عباد — از روئے صدق سید و سردار کل بلاد

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ صفحہ ۲۰۴

قالَ حدثنا محمد بن عمر الحافظ البغدادی قال حدثنی ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی ابو الحسن الرضا قالَ حدثنی ابی موسیٰ عن آبائہ عن رسول اللہ عن جبرئیل عن اللہ تعالیٰ قالَ مَن عادیٰ اولیائی فقد بارزنی بالمحاربۃ ومَن حارَبَ اہلَ بیتِ نبیّی فقد حَلَّ علیہِ عذابی ومن تولّیٰ غیرہم فقد حَلَّ علیہ غضبی ومن اعزّ غیرہم فقد اذانی ومَن اذانی فلہ النار۔

ترجمۂ الحدیث القدسی ۱۳

فرماتے ہیں امام رضا شاہِ اولیا — آبائے طاہرین سے ہے نقل ایں
فرماتے ہیں شفیعِ امم سیدِ جلیل — کرتے ہیں نقل ایزدِ برحق سے جبرئیل
ارشاد آپ کرتا ہے یوں ربِ دادگر — جو میرے دوستوں سے کرے دشمنی بشر
گویا کہ اسنے مجھسے کیا ہے مبارزہ — کچھ شک نہیں کہ مجھسے کیا ہے محاربہ

میرے نبی کی آل سے کی جسنے کارزار ‌ ‌ اُسکو عذاب دونگا میں بیحد و بے شمار

کرینگے جو ولایتِ اغیار اختیار ‌ ‌ اُنپر کرونگا اپنے غضب کو میں آشکار

آلِ نبی پہ فضل دیا جسنے غیر کو ‌ ‌ باندھا ہے اُس شقی نے میرے ساتھ بیر کو

اُنسے عزیز تر غیر کو جسنے سمجھ لیا ‌ ‌ ایذا وہ خاص مجھکو ہی دی اُسنے برملا

ایذا ہی جسنے دی مجھے اُنکو ستا ستا ‌ ‌ ہوگا وہ لعین سقر میں ذلیل و خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۴ صفحہ ۲۱۴

عن المفیدؒ قال اخبرنی ابو بکر محمد بن علی الجعابی قال حدثنا ابو محمد عبد الله بن محمد بن سعید بن کنانہ قال حدثنا احمد بن عیسی بن الحسن الجرمی قال حدثنا نصر بن حماد قال حدثنا عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقرؑ عن جابر بن عبد الله الانصاری قال قال رسول الله انّ جبرئیل نزل علیّ فقال انّ الله یامرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا فی اصحابک لیبلغوہ من بعدہم ذلک عنک و یامر جمیع الملائکۃ ان تسمع ما تذکرہ والله یوحی الیک یا محمد انّ من خالفک فی امرہ فلہ النار و من اطاعک فلہ الجنۃ۔ فامر النبی منادیا فنادی الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس حتی علا المنبر فقال و ذکر کلاما طویلا فی شان علیؑ من جملتہ انی مبلغکم عن الله تعالی فی امر رجل لحمہ من لحمی و دمہ من دمی و هو الذی انتجبہ الله من ہذہ الامۃ و اصطفاہ و فضلنی بالرسالۃ و فضلہ بالتبلیغ عنی و خصہ بالوصیۃ و غفر لشیعتہ و انہ تعالی یقول من عاداہ عادانی و من والاہ والانی و من ناصبہ ناصبنی و من خالفہ خالفنی و من عصاہ عصانی و من ابغضہ ابغضنی و من آذاہ اذانی و من احبہ احبنی و من ارادہ ارادنی و من کادہ کادنی و من نصرہ نصرنی و ذکر الحدیث

الیٰ ان قال فنزلَ جبریلُ وقالَ یا محمد اِنّ اللّٰہ یقریکَ السّلام ویقولُ جزاک اللّٰہ عن تبلیغکَ خیراً فقد بلّغتَ رسالاتِ ربّکَ ونصحتَ لِاُمّتکَ وارضیتَ المومنینَ وارغمتَ الکافرین یا محمد اِنّ ابنَ عمّکَ مُبتلًا ومبتلا بہٖ ۔ یا محمد قُل فی کل اوقاتکَ الحمد للّٰہ وسیعلمُ الذینَ ظلموا ایّ مُنقلبٍ ینقلبونَ

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۴

ہے یہ حدیث جابرِ انصار سے رقم
فرماتے ہیں حبیبِ خدا سید الامم

نازل ہوئے امین خدا مجھپہ اور کہا
کرتا ہے حکم آپکو یوں ربِّ دوسرا

خطبہ میں فضل شیرِ خدا کی بیاں کرو
اصحاب پر مناقبِ حیدر عیاں کرو

تا سامعین نقل کریں اس کلام کو
خلقت تمام جان لے فضلِ امام کو

حق نے ملائکہ کو بھی یہ حکم ہے دیا
تا جمع ہو کے سب سنیں ارشاد آپکا

اللہ نے کہا ہے کہ دربارۂ علی
مانے نہ حکم آپکا جو ہے وہ دوزخی

اس حکم کو تمہارے بشر جو کہ مان لے
اسکی جزا بہشت بریں ہی یہ جان لے

خیر الوری نے پایا جو یہ حکم کبریا
فرمایا شہر میں یہ منادی کرے ندا

مسجد میں آکے جمع ہوں سب لوگ یکجا
آکر سنیں رسول سے پیغام کردگار

حکم نبی سے جمع ہوئے لوگ سب ہم
منبر پہ جاکے بیٹھے شہنشاہ ذی کرم

اپنے وصی کے فضل بہت سے بیاں کیے
اصحاب پر مناقبِ حیدر عیاں کیے

منجملہ ان کے یوں ہوا ارشادِ مصطفیٰ
پہنچاتا ہوں میں تمکو یہ پیغام کبریا

اس شخص کے میں بارہ میں کرتا ہوں یہ بیاں
جسکا کہ لحم سے میرا ہی یکساں

خوں اُسکا میرا خون ہی کچھ اسمیں شک نہیں
پہنچائیگا وہ حکم میرے سبکو بالیقیں

اُمت میں انتخاب جسے حق نے ہے کیا
اللہ نے ہی جسکو بڑا مرتبہ دیا

تفضیل مجھکو اپنی رسالت سے حق نے دی
تخصیص اُسکو میری وصایت سے حق نے دی

اور اُسکے دوستونکو ہے بخشا رحیم نے
ارشاد یوں کیا ہے خدائے کریم نے

جسنے کہ دشمنی ہی علی ولی سے کی
لاریب دشمنی ہے وہ رب قوی سے کی

اور جسنے دوستی علی اختیار کی
اُسنے پسند کی ہے ولا کردگار کی

جو بد نصیب ناصبی حیدر سے ہے ناصبی
ہے نصب و بغض اُسکو جناب خدا سے بھی

جسنے کیا خلاف علی کا تو بالیقیں
لاریب وہ مخالف باری ہوا لعیں

کی حکم مرتضےٰ سے ہے جسنے کہ سرکشی
بس سرکشی وہ اسنے ہی خود کبریا سے کی

موذی علی کا موذی پروردگار ہے
اللہ کا محب علی دوستدار ہے

جسنے کہ بغض حیدر صفدر سے ہے کیا
اُسنے وہ بغض خالق اکبر سے ہے کیا

ناصر ہے میرا جسنے کہ نصرت علی کی کی
یاور ہے میرا جسنے اعانت علی کی کی

جس شخص نے کہ کید کیا ہے امیر سے
اسنے کیا ہے کید خدا سے قدیر سے

یاں تک کہ پھر کہا یہ رسول جلیل نے
جب کہہ چکا میں یہ تو کہا جبرئیل نے

کہتا ہے تمکو ایزد دانا پس از سلام
تمکو جزا دے حق کہ پہنچا دیا پیام

کی آپنے ہے خوب نصیحت سے اپنے اتمام
بیشک کیا ہے میری رسالات کو تمام

راضی کیا ہے آپنے کل مومنین کو
اور آپنے ذلیل کیا کافرین کو

یا مصطفےٰ علی کا مصاحب ہیں اتنے ہیں
کچھ شک نہیں کہ لیگا خداوند دو جہاں

کہا اسے نبی ہمیشہ پس از شکر کردگار
جانینگے ظالمین کہ کیونکر ہوسے وقوا

الحدیث الشریف القدسی ۱۵ صفحہ ۲۲

رَوی الشیخ الاجل عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری فی کتاب بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ قال اخبرنی الشیخ ابو محمد الحسن بن الحسین بن بابویہ عن عمہ محمد بن الحسن عن ابیہ الحسن عن عمہ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمٰن بن ابی حاتم قال حدثنی ہرون بن اسحاق الہمدانی قال حدثنی عبیدہ بن سلیمان قال حدثنا کامل بن العلا قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب یا علی انتَ صاحب حوضی وصاحب لوائی الی ان قال وما عَرَجَ بی ربی الی السماء فکلمنی ربی الا قال یا محمد اقرأ علیاً منی السلام وعرفہ انہ امام اولیائی ونور اہل طاعتی فہنیاً لک ہذہ الکرامۃ یا علی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۵

ابن جبیر نے ہے کیا اس طرح بیاں — عباس کے پسر کی زبانی ہوا عیاں

کرتے ہیں اسکو نقل جنابِ رسول یوں — اک دن کہا نبی نے یہ زوجِ بتول سے

حامل لوائے حمد کا یا مرتضےٰ ہے تو — ساقی بروز حشر مرے حوض کا ہے تو

مجھکو ہے جتنے بار خدا نے کیا طلب — معراج کو گیا ہوں میں جسوقت پیش رب

اور جب خدائے پاک نے مجھ سے کیا کلام — ہر بار مجھکو حق نے دیا ہے یہی پیام

یا مصطفےٰ علی کو ہمارا کہو سلام — کہدو کہ اولیا کا ہمارے وہ ہے امام

خلقت میں میری اہلِ طاعت جو ہیں بہشتی
ہے نور اُنکے واسطے حیدر بکرّ و فر

یا مرتضیٰ جو تمکو کرامت خدا نے دی
یہ فضل حق کا تمکو مبارک ہو یا علی

الحدیث الشریف القدسی ۱۶ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید محمد بن احمد النیسابوری قال اخبرنا ابو علی احمد بن الحسین ابن اقیط بقراتی علیہ قال حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد قراتہ علیہ قال حدثنی محمد بن الحسن بن الولید قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال حدثنی احمد بن محمد قال حدثنی ابی قال حدثنی علی بن المغیرہ ومحمد بن یحییٰ الخثعمی قال حدثنا محمد بن بہلول العبدی عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ قال رسول اللہ لما اُسری بی الی السماء وانتہی بی الی حجب النور کلمنی ربی فقال یا محمد بلّغ علی بن ابی طالب منی السلام واعلمہ انہ حجتی بعدک علی خلقی بہ اسقی العباد الغیث وبہ ادفع عنہم السوء وبہ احتج علیہم یوم یلقونی فایاہ فلیطیعو ولامرہ فلیأتمروا وعن نہیہ فلینتہوا اجعلہم عندی فی مقعد صدق وابیح لہم جنانی والا یفعلوا اسکنہم ناری مع الاشقیاء من اعدای ثم لا اُبالی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۶

کشافِ علمِ مصحفِ ناطق امامِ حق
یعنی جنابِ جعفرِ صادق امامِ حق

آبائے طاہرین سے کرتے ہیں یوں بیاں
فرماتے ہیں رسولِ خدا شاہِ انس و جاں

معراج کو گیا جو میں اللہ کے حضور
اور انتہائے سیر ہوا تا بہ ستر نور

فرمایا آپ ایزدِ دانا نے یوں کلام
اے مصطفیٰ علی کو ہمارا کہو سلام

کہنا علی سے تم کہ یہ کہتا ہے کبریا | بعد از نبی ہے خلق پہ وہ حجت خدا
مینہہ اسکے ہی طفیل سے پاتے ہیں عباد | سرسبز اسکی وجہہ سے ہوتے ہیں کل بلاد
بندوں سے اپنے رفع جو کرتا ہوں ہر بلا | وہ بھی بوجہ حیدر صفدر ہے برملا
آئینگے جب حضور میں میرے انام سب | بندوں پہ احتجاج اسی سے کرینگا رب
جس امر کا وہ حکم دے مردم وہی کریں | جس سے کرے وہ منع تو اس کام سے ڈریں
اس طرح سے کرینگے جو لوگ اسکا انقیاد | جنت میں رتبے دیکے کرونگا میں انکو شاد
مانینگے جو نہ حکم علی ولی بشر | ساتھ اشقیا کے ہونگے وہ داخل سقر
پروا نہیں ہے مجھکو سزا جیسے پائنگے | اعدائے حق کے ساتھ وہ دوزخ میں جائنگے

الحدیث الشریف القدسی ۱۷ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید بن احمد النیشاپوری قال حدثنا ابو بکر محمد بن احمد بن الحسن الخطیب الدینوری بقراتی علیہ قال حدثنی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البزاز بسامرا قال حدثنا احمد بن عبد اللہ بن المزور الہاشمی الحلبی حدثنا علی بن عادل القطان بصفین حدثنا محمد بن تمیم الواسطی حدثنا الحمانی عن شریک عن سلیمان الاعمش قال حدثنی ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامۃ یقول اللہ لی ولعلی ابن ابی طالب ادخلا الجنۃ من احبکما وادخلا النار من ابغضکما وذلک قول اللہ عز وجل القیا فی جہنم کل کفار عنید۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۷

حضرت ابو سعید مددگار مصطفےٰ | کرتے ہیں نقل اسکو زمحبوب کبریا

فرماتے ہیں کہ آئیگا روزِ قیام جب
جو ہو محب تمہارا وہ جنت میں اسکو بھر
اسپر وہ وال آیہ ربِ مجید ہے

حیدر کو اور مجھکو کہیگا کریم تب
دشمن جو ہو تمہارا کرو داخلِ سقر
جس آیہ کے اخیر میں لفظِ عنید ہے

الحدیث الشریف القدسی ۱۸ صفحہ ۲۲۴

روی الشیخ الثقۃ الجلیل محمد بن علی الخزاز القمی فی کتاب الکفایہ فی النصوص علی عدد الائمۃ قال حدثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابو محمد ہرون بن موسیٰ فی ربیع الاول سنہ ۳۸۱ قال حدثنی ابو علی محمد بن ہمام قال حدثنی عامر بن کثیر البصری قال حدثنی الحسن بن محمد بن ابی شعیب الحرانی قال حدثنی مسکین بن بکر ابو بسطام عن شعبہ بن الحجاج عن ہشام بن زید عن انس بن مالک قال ھرون وحدثنا حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی قال حدثنی ابو النصر محمد بن مسعود العیاشی عن یوسف بن سخت البصری قال حدثنا منجاب بن الحرث قال حدثنا محمد بن بشار عن محمد بن جعفر غندر عن شعبہ عن ہشام بن زید عن انس بن مالک وذکر حدیثاً من جملتہ ان قال قال رسول اللّٰہ لما عرج بی الی السماء ودعنی جبرئیل فقلت حبیبی جبرئیل افی مثل ہذا المقام تفارقنی فقال یا محمد انی لا اجوز ہذا الموضع فتحترق اجنحتی ثم زج بی فی النور ما شاء اللّٰہ فاوحی اللّٰہ الیّ یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعۃ فاخترتک منہا فجعلتک نبیاً ثم اطلعت ثانیاً فاخترت منہا علیاً فجعلتہ وصیک ووارث علمک والامام بعدک واخرج من اصلابکما الذریۃ الطاہرۃ والائمۃ المعصومین خزان علمی فلولاکم لما خلقت الدنیا ولا الآخرۃ ولا الجنۃ ولا النار یا محمد تحب ان تراہم قلت نعم یا رب فنودیت یا محمد ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انوار علی وفاطمۃ والحسن

(۱) اسپر وہ وال قول خداے مجید ہے ۔ ۱۲

ادخلته الجنة برحمتي ونجيته من النار بعفوي واوجبت له جواري واوجبت

له كرامتي واتممت عليه نعمتي وجعلته من خاصتي وخالصتي ان نادانی لبيته وان

دعانی اجبته وان سألنى اعطيته وان سكت ابتدأته وان اساء رحمته و

ان فر منی دعوته وان رجع الى قبلته وان قرع بابي فتحته ومن لم يشهد

ان لا اله الا انا وحدي او شهد ولم يشهد ان محمد عبدي و رسولي

او شهد ولم يشهد ان على بن ابى طالب خليفتي او شهد و لم يشهد

ان الائمة حججي فقد جحد نعمتي وصغر عظمتي وكفر باياتي وكتبي ان قصدني

حجبته وان سالني حرمته وان نادانی لم اسمع نداءه وان دعانی لم استجب

دعاءه وان رجانی خيبته وذلك جزاءه منی وما انا بظلام للعبيد۔

فقام جابر بن عبد الله الانصاري فقال يا رسول الله من الائمة من

ولد علي بن ابي طالب فقال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة

ثم سيد العابدين في زمانه علي بن الحسين ثم الباقر محمد بن علي وستدركه

يا جابر فاذا ادركته فاقرأه عني السلام ثم جعفر بن محمد الصادق ثم الكاظم

موسى بن جعفر ثم الرضا علي بن موسى ثم التقي محمد بن علي ثم النقي علي بن محمد

ثم الزكي الحسن بن علي ثم ابنه القائم بالحق مهدي امتي يملاء الله به

الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما هؤلاء يا جابر خلفائي واوليائي

وعترتي من عصاهم فقد عصاني ومن انكر واحدا منهم فقد انكرني

بهم يمسك الله السماء ان تقع على الارض۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۹

مولی الانام بحرِ حقایق شہِ اُمم
یعنے جناب جعفرِ صادق شہِ اُمم

کرتے ہیں نقل اپنے جدِ نامدار سے
اور وہ امیں سے اور امیں کردگار سے

ارشاد آپ کرتا ہے خلاقِ انس و جاں
جو شخص جانے یہہ کہ میں واحد ہوں بیگماں

اسکو یقین ہو کہ محمد تو ہے نبی
بعد اُنکے پہر خلیفہ حق ہے مرا علی

اولادِ مرتضے سے ایمہ کا اعتقاد
رکھتا ہو وہ کہ حجتِ حق ہیں پئے عباد

لاریب میں کرونگا اسے داخلِ جناں
دونگا نجات اسکو جہنم سے بیگماں

پوری کرونگا اسکے لئے اپنی نعمتیں
واجب کرونگا اسکے لئیں کرامتیں

دایم رکھونگا اسکو میں اپنے جوار میں
داخل کرونگا اپنے خواص اور خیار میں

گر وہ مجھے بلائیگا دونگا اسے جواب
گر وہ دعا کریگا کروں گا میں مستجاب

مانگے جو مجھسے وہ تو میں اسکو عطا کروں
خاموش وہ رہے تو میں خود ابتدا کروں

گر وہ کرے گناہ تو بخشونگا میں اسے
بہاگے وہ مجھسے گر تو بلاؤنگا میں آپ سے

لوٹے جو میری سمت قبول اسکو میں کروں
کہٹکا سے میرا در تو میں در اپنا کہولدوں

واحد نہ مجھکو جانیگا جو خلق میں جہول
یا جانے اور نہ مانے محمد کو وہ رسول

یا مانے مصطفے کو پہ ہو منکرِ علی
یعنے نہ جانے انکو خلیفہ پس از نبی

یا مرتضے کو میرا خلیفہ تو مان لے
پر سائر[1] ائمہ کا انکار وہ کرے

---

[1] سایر بمعنی باقی - اور بمعنی تمام - وکل جو کہ زبان زد اور مروج ہے - یہ منجملہ اغلاط الخواص ہے کما صرح بہ الحریری فی درۃ الغواص ۱۲ منہ

انکار اسنے ہی میری نعمت کا کردیا
سمجھا حقیر میری بزرگی کو برملا

کافر ہوا ہے وہ میری آیات سے ضرور
اور صحف کبریا سے بھی وہ شخص ہے نفور

گر قصد بھی کریگا میری سمت وہ شقی
آنے نہ دونگا اسکو میں اپنی طرف کبھی

مجھسے سوال جب وہ کریگا کبھی لعین
محروم اسکو رکھونگا میں اسمیں شک نہیں

ہرگز نہیں سنونگا پکارے وہ گر جہول
گر وہ دعا کرے نہ کرونگا اسے قبول

امید مجھسے رکھکے وہ خیبت اٹھائیگا
مجھسے جزا وہ اپنے عمل کی نہ پائیگا

اسکی رجا کے واسطے ہے خیبت مزید
ہرگز نہیں ہوں میں کبھی ظلام للعبید

خیر البشر سے سنکے یہ ارشاد کبریا
جابر نے اٹھکے سرور عالم سے یہ کہا

اولاد مرتضیٰ سے ہیں وہ کون مقتدا
ارشاد تب حبیب الٰہی نے یوں کیا

بعد از علی امام حسن اور حسین ہیں
فردوس کے جوانوں کی یہ زیب و زین ہیں

سردار عابدوں کے علی ہیں پس از حسین
پھر باقر العلوم ہیں عابد کے نور عین

جابر ضرور صحبت باقر تو پائے گا
جب پائے اسکو کہیو سلام اسے تو مرا

باقر کے بعد جعفر صادق امام ہیں
پھر کاظم و رضا و تقی لا کلام ہیں

بعد انکے ہیں علی نقی پھر ہیں عسکری
پھر انکے بعد قایم اولاد احمدی

پہلے زمیں جور سے پر ہوئیگی تمام
انصاف سے بھریگا اسے آکے وہ امام

جابر یہ ہیں خلیفہ میرے اولیا میرے
عترت مری یہی ہے یہی اوصیا میرے

عصیان انکا جسنے کیا جان بالیقیں
عصیان اسنے میرا کیا اسمیں شک نہیں

ان ہیں سے جو کہ ایک کا منکر ہے ہوگیا
انکار اسنے میری نبوت کا ہے کیا

عرض بندۂ اثم متقرب علی ابو القاسم العبد المسکین المستکین زائر سید المرسلین۔ شفیع المذنبین بدرگاہ جناب ارحم الراحمین خیر الغافرین الذی سبقت رحمتہ غضبہ تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ۔

اے مالک زمین و زماں خالق جہاں
اے فاطر مکین و مکاں رب انس و جاں

عالم ہے تو کہ تجھکو میں خالق ہوں جانتا
بے مثل و لاشریک ہوں میں تجھکو مانتا

ماہر ہے تو کہ شرک کو اس دل میں جا نہیں
سجدہ سوائے تیرے کسیکو کیا نہیں

ہے مجھکو تیرے سارے رسولوں پہ بھی یقیں
میرے نبی ہیں خیر وری ختم مرسلیں

اور بعد انکے تیرا ولی ہے میرا امام
اس دین حق کا جسکے سبب سے ہوا قیام

گیارہ امام نسل سے انکے ہوں مانتا
ان سبکو اپنا ہادی و رہبر ہوں جانتا

اقرار مجھکو دل سے ہے روز حساب کا
واللہ میں مقر ہوں عذاب و ثواب کا

قرآن کو کتاب الٰہی ہوں جانتا
احکام تیرے دل سے ہوں سارے میں مانتا

فرمایا ہے یہ تو نے کہ جس شخص کو یقیں
ہو ان امور پر اسے خشیت کبھی نہیں

فرمایا ہے یہ تو نے ہو جسکا یہ اعتقاد
انکی دعا قبول ہے دونگا اسے مراد

اسکے گناہ عفو کرونگا میں بالیقیں
محروم میرے در سے وہ ہرگز کبھی نہیں

وعدے کئے جو تو نے وہ سب دیجیو مجھے
محروم اپنے در سے نہ رد کیجیو مجھے

مجھکو طفیل سید سردار کائنات
آزاد کر جہنم سے اے رب پاک ذات

رضوان تیرا روضۂ رضواں سے ہے زیا
اور تیرا قہر آتش سوزاں سے ہے زیا

خواہاں ہوں اسکا تجھ سے کہ خوشنود مجھ سے ہو
اے میرے کردگار رضامند مجھ سے ہو

طالب ہوں تجھ سے میں تیری رضو انکا یا الٰہ		اور اپنے بطش و قہر سے دے مجھکو تو پناہ	

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰ صفحہ ۲۳۲

وفی تفسیر الامام ابی محمد الحسن العسکری عن آبائہ قال قال رسول اللہ عن جبرئیل عن اللہ تعالی قال یا عبادی اعملوا افضل الطاعات واعظم صالاسامحکم ان قصرتم فیما سواھا واترکوا اعظم المعاصی و اقبحھا لئلا اناقشکم فی رکوب ما عداھا ان اعظم الطاعات توحیدی و تصدیق نبیی والتسلیم لمن نصبہ من بعدہ وھو علی بن ابی طالب والائمۃ الطاھرین من نسلہ و ان اعظم المعاصی عندی الکفر بی و بنبیی ومنابذۃ ولی محمد بعدہ علی بن ابی طالب واولیائہ من بعدہ فان اردتم ان تکونوا عندی فی المنظر الاعلی والشرف الاشرف فلا یکونن احد من عبادی آثر عندکم من محمد وبعدہ من اخیہ علی وبعدھما من ابنائھما القائمین بامور عبادی بعدھما فان من کان ذالک عقدہ جعلتہ من اشرف ملوک جنانی واعلموا ان ابغض الخلق الی من تمثل بی وادعی ربوبیتی وابغض الخلق بعدہ من تمثل بمحمد فنازعہ نبوتہ وادعاھا وابغضھم الی بعدہ من تمثل بوصی محمد ونازعہ محلہ وشرفہ وادعاھما وابغض الخلق الی بعد ھولاء المدعین لما ھم بہ لسخطی متعرضون من کان لھم علی ذالک من المعاونین و ابغض الخلق الی بعد ھولاء من کان بفعلھم من الراضین وان لم یکن لھم من المعاونین کذالک احب الخلق الی القوامون بحقی و افضلھم

لدی اکرمہم علی محمد سید الوری واکرمہم وافضلہم بعدہ علی اخو المصطفیٰ المرتضیٰ ثم من بعدہ القوامون بالقسط من ائمۃ الحق وافضل الناس بعدہم من اعانہم علی حقہم واجب الخلق الی بعدہم من احبہم وابغض اعداہم وان لم یکنہ معونتہم۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۳۰

یوں فضل میں جناب نبی و علی کی ہے — تفسیر میں امام حسن عسکری کی ہے

فرماتے ہیں کہ کرتے ہیں ارشاد مصطفیٰ — اکثر امین وحی نے مجھ سے بیان کیا

کرتا ہے اپنے بندوں کو ارشاد کبریا — تم لوگ لاؤ افضل طاعات کو بجا

تا بخشدوں میں اپنے کرم سے تمہیں صرف — اعمال بادی ہیں جو ہوں تم سے کچھ قصور

اے بندو انکو چھوڑ دو عصیاں جو سخت ہیں — پرسش کروں نہ اور گناہوں کی تم سے میں

توحید میری اعظم طاعات جان لو — اور دل سے تم نبوت احمد کو مان لو

جانو علی کو بعد پیمبر کے تم امام — پھر نسل سے علی کے ائمہ میں لاکلام

توحید اور نبی و ائمہ کا اعتقاد — ہیں تین امر اعظم طاعات پر عباد

ہیں تین سخت تر گناہ خوب جان لو — ہیں کفر یہ ہمیشہ تم ان تینوں سے بچو

انکار میرا میرے پیمبر سے انحراف — بعد از نبی ائمہ اطہار سے خلاف

تم چاہو گر کہ منظر اعلا نصیب ہو — اور فضل تمکو اشرف و اسنیٰ نصیب ہو

پس اے عباد تمکو یہ لازم ہے لاکلام — بعد از نبی اطاعت حیدر کرو مدام

حیدر کے بعد انکے جو نائب امام ہیں — بندوں کے انتظام پہ قائم مدام ہیں

والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن
جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی والحجۃ
یتلألأ بینهم کانہ کوکب دری فقلت یا رب من ھؤلاء و من
ھذا فنودیت یا محمد ھم الائمۃ بعدک المطھرون من صلبک و
ھذا الحجۃ الذی یملأ الارض قسطاً و عدلاً و یشفی صدور قوم مومنین۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۸

مروی ہے انس سے کہ یہ ارشاد مصطفےٰ
فرمایا جب فلک پہ میں معراج کو گیا

اپنی قیام گاہ پہ جبریل رہ گئے
میں نے کہا اکیلا ہوں کیوں چھوڑتے مجھے

بولے قدم جو آگے یہاں سے بڑھاؤں میں
جل جائیں میرے پر یہ سزا حق سے پاؤں میں

آگے نہیں ہے جانیکا مقدور اب مجھے
جاؤں اگر جلائے تجلائے رب مجھے

آگے بلطف ایزد بر حق جو میں بڑھا
اسوقت نور رب نے احاطہ مجھے کیا

کی مجھکو وحی ایزد دانا نے اے نبی
مخلوق سب یہ خلق تھی جسوقت میں نے کی

ڈالی نگاہ خلق پہ تب میں نے اے رسول
کل خلق میں پسند کیا تجھکو اور قبول

تجھکو کیا پسند نبوت کیواسطے
پھر خلق میں سے تیری اخوت کیواسطے

بار دوم جو خلق پہ میں نے نگاہ کی ہے
سب میں پسند میں نے کیا مرتضیٰ علی

اسکو بنایا وارث علم پیمبری
مخلوق کا امام تمہارا کیا وصی

خزان علم طاہر و معصوم بارہ امام
تم دونوں کی ہی نسل سے ہونگے لاکلام

تم سب کا خلق ہوتا نہ مقصود گر مجھے
ہوتا نہ پھر قبول یہ خلق بشر مجھے

تم سبکو گر میں خلق نکرتا تو ای حبیب — ہوتا نہ پھر وجود کسی شی کو بھی نصیب
دنیا و آخرت نہ بناتا میں اے نبی — کرتا نہ خلق نار نہ جنت کو میں کبھی
پھر جانبِ خدا سے یہ آئی مجھے ندا — کیا چاہتے ہو دیکھ لو تم اپنی اوصیا
کی عرض چاہتا ہوں کہ دیکھوں میں نور دو — فرمایا سر اٹھا کے تم ان سبکو دیکھ لو
سر جب اٹھایا دیکھے یہ انوار کبریا — یعنے علی و فاطمہ شبیر و مجتبےٰ
سجاد اور محمد و جعفر ہیں رہنما — پھر کاظم و رضا و تقی دیں کے پیشوا
پھر ہیں نقی تو پھر ہے حسن عسکری کا نور — قایم کا نور نجم سا رخشاں ہے دور دور
کی عرض پھر یہ دیکھ کے اے رب دوسرا — یہ کون ہیں تو حکم یہ حق کا مجھے ہوا
یہ ہیں تمہارے بعد امام اور رہنما — ہونگے یہ تیری نسل سے پاکیزہ مقتدا
کوکب کی طرح ان میں چمکتا جو نور ہے — مہدی دیں وہ حجت رب غفور ہے
انصاف سے بھریگا زمیں کو یہ رہنما — اور مومنوں کے سینوں کو بخشے گا یہ شفا

الحدیث الشریف القدسی ۱۹ صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۸

وقال حدثنا محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا محمد بن موسے بن المتوکل قال حدثنا محمد بن عبد اللہ الکوفی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید النوفلی عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قال رسول اللہ حدثنی جبریل عن رب العزۃ انہ قال من علم انہ لا الہ الا انا وحدی وان محمد عبدی ورسولی وان علی بن ابی طالب خلیفتی وان ائمۃ من ولدہ حججی

اون کی ہمیشہ دل سے اطاعت کیا کرو / دم انکی انقیاد کا دایم بھرا کرو

افضل نہ ان سے تم کسی بندہ کو جاننا / اور صدق دل سے انکی ادھر کو ماننا

جس شخص کے یہ دل میں عقیدہ ہو سربسر / وہ اشرف ملوک جناں ہوئیگا بشر

دشمن زیادہ خلق میں میرا وہ ہوئیگا / جس نے کیا ہے خلق میں دعوا خدائیکا

بعد اوسکے سب سے ہی مرا دشمن وہی زیاد / جس شخص نے نہ رکھا محمدؐ کا اعتقاد

بعد از محمدؐ عربی شاہ دوسرا / جس شخص نے کیا ہے نبوت کا ادعا

اوس نے نزاع کی ہے محمدؐ سے برملا / اسمیں نہیں کلام کہ دشمن ہے وہ مرا

پھر اسکی بعد ابغض مخلوق بدترین / وہ لوگ ہیں بنزد خداوند عالمین

جھگڑا کیا جنہوں نے وصی رسول سے / پیش آئے ہیں بقہر جو زوج بتول سے

جھوٹا کیا خلافت احمدؐ کا ادعا / بن بیٹھے جو نبی کے خلیفہ بافترا

پھر اُن کے بعد ابغض مخلوق وہ ہو / اُن کا دلیل سے کہ حامی و ناصر ہیں جو ہو

اور اُن کے بعد نزد خدا ابغض انام / وہ ہیں جو انکے فضل پہ خوشنود ہیں مدام

کل خلق میں احب ہیں مجھے بس وہی بشر / قایم مرے حقوق کو رکھیں جو سربسر

اُن سب میں برگزیدہ و افضل ہیں مصطفےٰ / بعد انکے سب سے اکرم و اکمل ہیں مرتضےٰ

اور اُن کے بعد اشرف و افضل ہیں وہ امام / جن سے کہ عدل و داد کا قایم ہے انتظام

بعد انکے پھر حبیب مرے وہ ہیں جان لو / رکھتے ہیں جو ولاے نبی دایمہ کو

نصرت تو اُن کی کر نہیں سکتے وہ بتمام / پر اُن کے دشمنوں سے ہیں بیزار وہ مدام

الباب الثانی فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ

والاخبار الصحیحۃ الماثورۃ المرویۃ بطرق العامۃ ای بطرائق السنیۃ فی فضائل مولانا اسد اللہ الغالب غالب کل غالب ومقصود کل قاصد و مطلوب کل طالب ونقطۃ دائرۃ المطالب یعسوب الدین وقاتل المشرکین و حجۃ اللہ علی العالمین سید الوصیین وامام المتقین علی بن ابی طالب واثبات امامتہ ووصایتہ دینا بلا و خلافتہ بلا فصل بعد خاتم النبیین وسید الاولین و الاخرین و اشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہما وعترتہما الطیبین وفی مناقب الائمۃ المیامین من اولادہ الطاہرین المعصومین واثبات امامتہم واحداً بعد واحد عقب ابیہم امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین۔ وقد اخذت منہا فی ھذا الکتاب وحررت من جملتہا فی ھذا الباب عشرین حدیثاً وفیہا کفایۃ ان شاء اللہ الکریم الوھاب لمن تامل وتدبر وتانی وتذکر وتفحص واستبصر وسلک طریق الا نصاف وترک سبیل الغی والاعتساف من ارباب العقول واصحاب الالباب واللہ ولی التوفیق والیہ المرجع والماب۔

باب دوم

اس میں وہ بیس احادیث قدسیہ ہیں جو منقول و ماثور بطریق حضرات اہل سنت وجماعت ہیں۔

پس جو شخص جناب باری تعالیٰ شانہ وعظم برہانہ اور اوس کے حبیب رسول برحق پر صدق

دل سے ایمان لایا ہو اور جمیع اوامر و نواہی میں احکام الٰہی و ارشادات جناب رسالت پناہی کا تابع اور منقاد ہو اور روز معاد کا یقین رکھتا ہو اور یوم الفزع الکبریٰ سے ڈرتا ہو اور عقل و انصاف سے بہرہ ور ہو تو اوس کے لئے یہ احکام ربانی و احادیث رحمانی جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی علماء و محدثین و ثقات و معتمدین اہل سنت کے روایت کی ہوئیں جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب اور اون کی اولاد طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے امامت و وصایت و خلافت کے ثبوت کیواسطے کافی ہیں انشاء اللہ المستعان اگر دیکھنے اور پڑھنے والے حضرات چشم بصیرت اور انصاف سے ملاحظہ کریں اور جناب باری جلت آلائہ و عظمت نعمائہ توفیق بھی عنایت فرمائے

والھدایۃ امر من لدیہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱ من الجواہر السنیہ صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ بمبئی

سادی الخوارزمی فی کتاب المناقب قال ذکر الامام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان قال حدثنی ابو محمد ہارون بن موسیٰ عن عبد العزیز بن عبد اللہ عن جعفر بن محمد عبد الکریم قال حدثنی فیحان العطار ابو نصر عن احمد بن محمد بن الدلیل عن ربیع بن الجراح عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لما خلق اللہ آدم و نفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فقال اللہ حمدنی عبدی و عزتی و جلالی لولا عبدان ارید ان اخلقہما فی دار الدنیا ما خلقتک قال یا رب أیکونان منی قال نعم یا آدم ارفع رأسک فانظر فرفع

سمائه فاذا علی العرش لا اله الا الله محمد نبی الرحمة و علی مقیم الحجة من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقه لعن وخاب اقسمت بعزتی ان ادخل الجنة من اطاعه وان عصانی وان ادخل النار من عصاه وان اطاعنی۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷

لکھتا ہوں ہی کتاب مناقب میں جسطرح ۔۔۔ کرتا ہے نقل اخطب خوارزم اسطرح
مسعود کے پسر سے ہی منقول یہ خبر ۔۔۔ کہتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
آدم نے جان پائی تو اوسوقت چھینک لی ۔۔۔ اور بعد عطسہ حمد خدائے کریم کی
فرمایا حق نے حمد کی بندہ نے اے مری ۔۔۔ سوگند مجکو اپنے ہی عز و جلال کی
دو عبد خلق کرنے نہ ہوتے اگر مجھے ۔۔۔ ہرگز نہ خلق کرتا میں ای ابو البشر تجھے
آدم نے عرض کی کہ وہ کیا مجھ سے ہونگے ۔۔۔ فرمایا ہاں اٹھا کے تو سر انکو دیکھ لے
آدم نے سر اٹھا کے جو کی ہر طرف نظر ۔۔۔ لکھا ہوا تھا کلمۂ توحید عرش پر
لکھا تھا بعد اوس کے محمد رحیم ہے ۔۔۔ اور حجت خدا کا علی بس مقیم ہے
جس شخص نے کہ جان لیا ہی حق علی ۔۔۔ کچھ شک نہیں کہ ہو گیا وہ پاک اور زکی
منکر ہوا جو حق علی کا تو بالیقین ۔۔۔ خائب ہوا لعین ہوا وہ شخص شک نہیں
داخل کروں گا خلد میں اسکے مطیع کو ۔۔۔ کیسا ہی گو کہ میرا گنہ گار کیوں نہ ہو
عاصی جو ہوگا اوسکا جہنم میں جائیگا ۔۔۔ میرا ہو گو مطیع نہ کچھ نفع پائیگا

قال الشیخ المحقق العالم مؤلف الجواهر السنیة فی الاحادیث القدسیة

بعد نقل هذا الحديث الشريف اقول هذا ايدل صريحا على ان محمداً وعليًا علة خلق الخلق وانه يجب معرفة حق علي ويحرم انكاره حقه ويستحق منكره اللعن والخيبة وتجب طاعة علي ويحرم معصيته ووجه الاستدلال على ذلك واضح وكله من لوازم الامامة وملزوماتها وهو المطلوب ـ

ترجمہ قول جناب شیخ حرّ عاملی علیہ الرضوان

اب بعد اس کے کہتے ہیں یوں حرّ عاملی — دیکھو کہ اس حدیث سے تصریح ہو گئی
اس امر کے کہ باعث ایجادِ جزو و کل — شیرِ خدا ہے پاک ہیں اور خاتم الرسل
ظاہر ہوا کلام خدا سے بطرز خوب — عرفانِ حقِ حیدرِ کرار کا وجوب
کرتا ہے آشکار یہ اللہ کا کلام — انکارِ حقِ حیدرِ کرار ہے حرام
منکر جو ہوں حقوقِ جنابِ امیر کے — ارشادِ حق سے خائب و ملعون وہ ہوئے
واجب اطاعت انکی ہے عصیان حرام ہے — اسے بھائیو یہ مانو خدا کا کلام ہے

توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم کی ـ

صدر الائمہ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی المشہور باخطب خوارزم اہل سنت و جماعت کے ثقہ اور معتمد اور اعلا درجہ کے فاضل و محدث ہیں جو صاحب ان کی توثیق دیکھنا چاہئیں تو ان کی تعریفین مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار میں ملاحظہ کریں ـ جناب آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ فی اعلا علیین بیجاہ جدہ سید المرسلین و آبیہ امیر المؤمنین صلی اللہ علیہما و علی اولادہما الطیبین مجلد ششم عبقات الانوار ـ حدیث تشبیہ کے

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۷ صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی وانبانی ابو العلا الحسن بن احمد العطار المقری حدثنی الحسن بن احمد المقری اخبرنی احمد بن عبد اللہ الحافظ حدثنی محمد بن عمر بن سلام الحافظ وما کتبتہ الا عنہ حدثنی

صفحہ ۲۰۸ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے بہت بڑے علماء معتمدین وثقات محدثین میں سے ہیں اہل سنت کے بڑے بڑے عالموں اور عالیشان فاضلوں نے مثل عماد الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد الکاتب الاصفہانی - وابو الفتح ناصر بن ابی المکارم عبد السید بن علی المطرزی اور محمد بن محمود بن الحسن ہبۃ اللہ بن المحاسن المعروف بابن النجار اور ابو الولید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی - اور ابو الصفا صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی اور ابو الوفا عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی اور تقی الدین ابو الطیب محمد بن ابی العباس احمد بن علی الفاسی المکی - اور جلال الدین عبد الرحمن بن کمال الدین السیوطی - اور شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل - اور محمود بن سلیمان الکفوی نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ فضائل اور مناقب اور محامد اخطب خوارزم کے تحریر کئے ہیں - اور نیز علماء اہل سنت میں سے مثل محمد بن یوسف الکنجی الشافعی - اور محمد بن یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی اور محمد بن ابراہیم بن علی المعروف بابن الوزیر الصنعانی - اور نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بابن الصباغ المالکی - اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ السمہودی الحسینی - اور شہاب الدین احمد بن محمد - اور کمال الدین بن فخر الدین الجہرمی - اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر - اور عبد اللہ بن محمد المطیری - اور مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ

محمد الحسن بن مرداس من اہل کتابہ اخبرنی احمد بن الحسن الکوفی حدثنی اسمٰعیل بن علیۃ عن یونس بن عبد عن سعید بن جبیر عن ابی الحمرا صاحب رسول اللہؐ قال قال رسول اللہؐ رائت لیلۃ اسرای بی مثبتاً علی ساق العرش انا غرست جنۃ عدن محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲)

ہی نقل یہ بھی اخطب خوارزم نے کیا — یہ بھی کلام پاک مناقب میں ہی لکھا
حمرا کا باپ صاحب سردار کائنات — کہتا ہے آپ کہتے تھے یوں شافع عصا
جس رات عرش پر مجھے اللہ لے گیا — دیکھا یہ ساق عرش پہ میں نے لکھا ہوا

لکھنوی اور مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام نے اخطب خوارزم سے اپنی اپنی کتابوں میں مضامین اور روایات اور عبارات نقل کی ہیں۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے ان سب علماء مقبولین مذکورین کی عبارتیں جو کہ صدر الائمہ اخطب خوارزم کی مناقب و محامد پر مشتمل ہیں صفحہ ۲۷ سے ۱۲۳ تک نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ ان عبارات کی گنجائش نہیں رکھتا جن صاحبوں کو اس معاملہ میں تحقیق منظور ہو اور صدر الائمہ کی توثیق مفصل طور پر دیکھنا چاہیں تو مجلدات عبقات الانوار کو ملاحظہ کریں اور پھر اصل کتب کو جن کے حوالہ دیے گئے ہیں ملاحظہ کریں۔

ہم نے تو جس قدر ان کی توثیق کا پتہ اور نشان یہاں لکھدیا ہے اسی قدر کو کافی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ۔

قدرت سے اپنی خلد برین کو بنایا ہے	اور باغ عدن آپ سے میں نے لگایا ہے
کُل میرے خلق میں ہے محمد مصطفیٰ	تائید اسکی میں نے علیؑ ولی سے کی

توضیح پنجم در باب توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم از محققین علمای اہل سنت

اگرچہ اخطب خوارزم کی توثیق کا پتہ و نشان قبل ازین مفصل تحریر کیا گیا لیکن چونکہ اس کتاب میں اکثر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے روایتیں اور حدیثیں درج کی گئیں ہیں لہذا ضرور ہے کہ مختصر طور پر ہم یہ ثابت کر دیں کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے علماء مقبولین و اساطین دین میں سے ہیں بنابران ہم پہلے چند علمائے اہل سنت کا اخطب خوارزم سے روایات کا نقل کرنا مجاہد حدیث تشبیہ سے نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے کہ صدر الائمہ ابو المؤید اخطب خوارزم علمائے اہل سنت میں محسوب و معدود اور محدثین اہل سنت کے نزدیک مقبول ہیں کیوں کہ محدثین و علماء اہل سنت اخطب خوارزم کی کتاب سے احادیث و روایات نقل کرتے ہیں. دیکھو شہاب الدین احمد بن حجر المکی اپنی کتاب صواعق محرقہ میں کہتے ہیں۔ اَخرَجَ ابوبکر الخوارزمی انہ صلے اللہ علیہ وسلم خَرَجَ علیہم و وَجھُہٗ مشرقٌ کدائرۃ القمر فسأله عبدالرحمن بن عوف فقال بشارۃٌ اَتتنی من ربّی فی اَخی و ابنِ عمّی و ابنتی بان اللہ زَوَّجَ علیًّا من فاطمۃ و اَمَرَ رضوان خازنَ الجنان فَهَزَّ شجرۃَ طوبٰی فَحَملت رِقاقًا یعنی صِکاکًا بعدد محبّی اھل البیت و انشاء تحتہا ملائکۃً من نور دفع الی کلِ ملکٍ صکًّا فاذا استوت القیامۃُ باھلہا نادت الملائکۃُ فی الخلائق فلا یبقی محبٌّ لاھل البیت الا دفعت الیہ صکًّا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی

فکاکٌ رقابِ رجالٍ ونساءٍ من امتی من النّار۔ اور کمال الدین بن فخرالدین جہرمی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں لکھا ہے۔ ابوبکر خوارزمی روایت کردہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے بیروں آمد روے مبارک آں حضرت نورانی بود مثل دائرہ قمر یعنی مستبشر وخوش حال بود انگاہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ از سبب ایں پرسید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بشارتے بمن رسیدہ است از جناب پروردگار من درباب برادر وابن عم من ودرباب دختر من کہ خدائے عزوجل تزویج نمود علی را بفاطمہ رضی اللہ عنہا ورضوان خازن جنان را امر فرمود تا درخت طوبےٰ را جنبانید انگاہ آں درخت نوشتہ چند بار آورد بعدد دوستان اہل بیت ودر زیر آں درخت فرشتہا از نور آفرید وبدست ہر فرشتہ یکے ازاں نوشتہا داد پس چوں قیامت قایم شود آں فرشتہا درمیان خلایق منادی کنند وہیچکس را از دوستان اہل بیت نماند مگر آنکہ آں نامہ آزادی او از آتش دوزخ بدست وے دہند پس برادر وابن عم ودختر من باعث خلاصی بسیاری از مردان وزنان امت من خواہند بود از آتش دوزخ۔

اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے اپنی کتاب وسیلۃ المآل میں اخطب خوارزم سے یوں نقل کیا ہے۔ روے ابوبکر الخوارزمی عن ابی القاسم بن محمد انہ قال کنتُ بالمسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراھیم الخلیل علی نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والسلام فقلت ماھذا فقالوا راھبٌ قد اسلم وجاء الی مکۃ وھو یحدثُ بحدیثٍ عجیبٍ فاشرفتُ علیہ فاذا ھو شیخٌ کبیرٌ علیہ جبۃ صوفٍ وقلنسوۃ صوفٍ عظیم الجثۃ وھو قاعدٌ عند المقام یحدث الناس وھم یستمعون الیہ۔ قال بینما انا قاعدٌ فی صومعتی فی بعض الایام اذ اشرفت منھا اشرافۃ

فاذا بطاير كالنسر الكبير قد سقط على صخرة على شاطى البحر فتقايا فرأى من فيه
رابع انسان ثم طار فغاب يسيرا ثم عاد فتقايا ربعا آخر ثم طار فدنت
الاجزاء بعضها من بعض فالتامت فقام منها انسان كامل وأنا اتعجب مما
رأيت فاذا بالطاير قد انقض عليه فاختطف ربعه ثم طار ثم عاد فاختطف
ربعا آخر وهكذا يفعل الى ان اختطفه جميعه فبقيت اتفكر واتحسر من عدم
سوالى للاعن قصته فلما كان اليوم الثانى فاذا انا بالطاير قد أقبل وفعل
كفعله بالامس فلما التامت الاجزاء وصارت شخصا كاملا نهضت من مكانى
سابقا اليه وسالته بالله من انت يا هذا فقال انا قلت فما قصتك مع هذا
الطاير قال انى قتلت على بن ابى طالب فوكل الله بى هذا الطاير يفعل بى
ما ترى كل يوم فخرجت من موضعى وسالت عن على بن ابى طالب من هو
فقيل لى انه ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت واتيت ما
تائبا الى بيت الله الحرام قاصدا للحج وزيارة النبى صلى الله عليه
وسلم ـ اور نیز وسیلۃ المآل میں کہتے ہیں اخرج ابو المؤيد فى كتاب
المناقب فيما نقله ابو الحسن على السفاقسى ثم المكى فى الفصول
المهمة عن ابى برزة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ونحن جلوس ذات يوم والذى نفسى بيده لا تزول قدما عن
قدم يوم القيامة حتى يسأل الله الرجل عن اربع عن عمره فيما أفناه
وعن جسده فيما ابلاه وعن ماله مما اكتسبه وفيما انفقه وعن حب اهل
البيت فقال عمر رضى الله عنه ما اية حبكم فوضع يده على رأس على

وهو جالسٌ علی جانبهٖ و قال ابنهٗ حُبّی حب هذا من بعدی اور عبداللہ بن محمد المطیری نے بھی وہی روایت صواعق محرقہ والی جو ابھی مذکور ہو چکی ہے اپنی کتاب ریاض الزاہرہ فی آل بیت النبی و عترۃ الطاہرہ میں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے۔ اور نیز مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی نے اپنی کتاب مرآۃ المومنین میں وہی روایت مشتمل بر بشارت صدکاک اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے لیکن اخیر میں اسقدر اس میں جملہ زیادہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اهل البیت الا مومن تقی و لا یبغضنا الا منافق شقی۔

ان منقولات کے نقل کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین سمیٰ اللہ عنہ کلام فرماتے ہیں و بالاتر از ہمہ آنست کہ خود مخاطب عالیشان باین ہمہ مجازفت و عدوان و ابا و استنکاف از قبول روایات فضائل جلیلۃ الشان نقل اہل سنت از اخطب خوارزم ثابت کردہ و حکایت روایت او مثل روایت دیگر ساطین سینہ در باب کسر اصنام و برائت آن از فقرہ کہ سبب رد و ابطال بزعم او توانہ شد واضح ساختہ چنانچہ در کید ہشتاد و چہارم می گوید و قصہ برآمدن امیر المومنین بر شانہ آن جناب بجہت شکستن بت و روایت کرد تمہ چنید زبان زد عوام است لیکن در احادیث صحیح اہل سنت یافتہ نمی شود انتہی و در حاشیہ می فرمایند و اہل سنت این قصہ را از کتاب اخطب خوارزمی و زعفرانی در کتاب الالقاب و شیرازی و ابن منده و ابن مردویہ و ثعلبی و جرجانی روایت می کنند لیکن در ان روایات این لفظ واقع نیست کہ تو بار امت را بر داشتہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و نیز شاہ صاحب در حاشیہ بیبایانہ ہم چنانچہ سابقاً شنیدی فرمودہ اند ابن الشمس کہ از خیرہ محدثین

شیعہ است در صراط المستقیم آوردہ کہ ابن جریر تصنیف کردہ است کتاب یوم الغدیر را و ابن شاہین کتاب المناقب و ابن ابی شیبہ کتاب اخبار و فضائل آنحضرت را و ابونعیم اصفہانی کتاب منقبۃ المطہرین را و ما نزل من القرآن فی فضل امیر المومنین و ابوالمحاسن رویانی شافعی کتاب جعفریات و موفق مکی کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین و ابن مردویہ کتاب رد الشمس فی علیؑ و شیرازی نزول القرآن فی شان امیر المومنین و امام احمد بن حنبل کتاب مناقب اہل البیت را و نسائی کتاب مناقب امیر المومنین را و نطنزی کتاب خصایص علویہ را و ابن المغازلی شافعی کتاب مناقب امیر المومنین و دیلمی کتاب المراتب ایضاً و بصری کتاب درجات امیر المومنین را و خطیب کتاب حدائق را۔ و سید مرتضی گفتہ کہ از عمر بن شاہین شنیدم کہ می گفت جمع کردہ ام از فضائل علی ہزار جزو انتہی۔ نقلاً عن ترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للمعین القضاۃ مبینی الاثنی عشری۔ پس انصاف باید داد کہ از شیعہ تصنیف این تصانیف در عالم نیست کہ متضمن فضائل امیر المومنین و اہل بیت باشند بلکہ ہر کہ تتبع کتب شیعہ نماید بیقین می داند کہ تمام علماء شیعہ در نقل فضائل و مناقب امیر المومنین و زہرا و حسنینؑ کاسہ لیس و خوشہ چین اہل سنت اند۔ ہر جا از ہمین کتب نقل می آرند آری در حال ائمہ مابعد اگر چیزے داشتہ باشند محتمل است یدل علی ذلک کتاب کشف الغمہ و الفصول المہمہ و غیرہما من کتب ہذا الفن انتہی۔ ازین عبارت ظاہر است کہ شاہ صاحب بعد ذکر عبارت انوار العرفان کہ مشتمل است بر ذکر تصنیف موفق مکی کہ ہمین اخطب خوارزم است کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین بشمول اشتمال آن بر ذکر تصانیف دیگر اساطین فخام و ایمہ اعلام سنیہ افادہ می فرمایند کہ تمام علماے شیعہ در نقل فضائل و

مناقب امیرالمومنین وحضرت زہرا وحسنین علی جمیعہم افضل التحیہ والسلام
کاسہ لیس وخوشہ چیین اہل سنت اند ودر ہرجا ازہمیں کتب نقل می آرند پس معلوم
شد کہ حسب اعتراف شاہ صاحب اخطب خوارزم مثل دیگر ائمہ واساطین مذکورین اہل
سنت ہست کہ علمائے شیعہ بسبب نقل ازو وامثال او بزعم شاہ صاحب کاسہ لیس وخوشہ
چیین اہل سنت گردیدند ومورد طعن معکوس وتشنیع منکوس وتعریض مدسوس وعیب
منحوس وغمز مغشوش ولمز مخدوش حضرت مخاطب دقیق النظر شدند۔ اس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مولوی حیدر علی صاحب منتہی
الکلام کی کتاب ازالۃ الغین سے ایک عبارت نقل فرمائی ہے جس میں چند اشعار
اخطب خوارزم کے بمدح امام اعظم ابوحنیفہ صاحب مندرج ہیں اُس عبارت میں مولوی
حیدر علی صاحب نے (جو کہ اہل سنت کے نزدیک شاہ عبدالعزیز صاحب سے بہت
بڑھکر محقق اور مدقق ہیں) اخطب خوارزم کو من جملہ فقہائے متبحرین وائمہ محدثین ثابت
کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار
صفحہ ۲۰۹ سے ۲۱۳ تک۔

قدرے از مرویات اخطب خوارزم درباب فضائل امیرالمومنین ع

اب ہم اس مقام میں صدر الائمہ اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے چند احادیث
واخبار وروایات وآثار فضائل حیدر کرار ومناقب وصی احمد مختار کے واضح اور آشکار
کرنے کے لئے نقل کرتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ د

ارضاہ نے کتاب استطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد ششم حدیث نوریں ساق عرش پر جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی کے مکتوب و مرقوم ہونے کے باب میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں من جملہ اون کے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے حدیث مذکورۃ المتن بھی ہے۔ جناب آیۃ اللہ فخر العلمین کی تحریر بے نظیر کا لب لباب یہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اسم شریف کا عرش و دیگر مقامات شریفہ پر بعد اسم مبارک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب کے مرقوم و مکتوب ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت و متحقق ہے۔ اور اس امر سے افضلیت اور اکرمیت اور احبیت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ کے مبرہن و مدلل و ہویدا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ نے اپنی شفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ میں۔ اور ابن المغازلی نے اپنی کتاب المناقب میں۔ اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اور محمد بن یوسف زرندی نے نظم درر السمطین میں اور سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں شعیب گازرونی نے منتقی میں۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی نے در منثور و خصائص کبری میں۔ اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں۔ اور میرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں۔ اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اسی مضمون کی احادیث روایت کی ہیں جن سب کا مطلب اور ماحصل یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ میں نے ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ یعنی ساق عرش پر

پہر کلمۂ توحید کے بعد لکہا ہے کہ محمد رسول اللہ میری تمام خلقت میں میرا برگزیدہ ہے اور علی سے میں نے اوس کی تائید اور نصرت کی ہے۔ مقولہ زائر یہیں ای بہائیو انصاف سے غور کرو اور سوچو کہ جب نام نامی علی علیہ السلام کا بعد اسم مبارک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساق عرش پہ لکہا ہوا ہے تو بعد ازیں ثابت ہوتا ہے امیر المؤمنین علیہ السلام کی افضلیت اور اقربیت واولویت واکرمیت واولیت کا شمس حقیقت بایۃ الفہار ظاہر وآشکار ہوگی اور افضل امت ہی اولی بامامت وخلافت ہے نہ مفضول۔

ای حضرات ناظرین۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین نور اللہ مساقدہ الشریف وطاب مضجعہ المنیف نے اکیسو باسٹہ ۱۶۲ محدثین وعلماء اہل سنت سے حدیث غدیر کو نقل فرمایا ہے منجملہ اون کے چہٹی صدی کے علماء ومحدثین میں نمبر ۸۰ پر موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم ہیں انکی روایت کو حدیث غدیر کے مجلد دوم کے صفحہ ۱۶۲ پر تحریر فرمایا ہے میں یہاں اُردو میں اوس کا خلاصہ لکہتا ہوں تاکہ عام فہم ہو۔ مخفی نرہے کہ برّا سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ تھے۔ جب مابین مکہ اور مدینہ کے پہونچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوترے اور حکم دیا کہ منادی ندا کرے تاکہ نماز کے لئے سب لوگ جمع ہوں۔ پس جب سب لوگ جمع ہوگئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ید اللہ علیہ السلام کا ہاتہ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ آیا میں کل مومنین کے نفسوں سے اولی نہیں ہوں۔ سب نے عرض کیا کہ بیشک آپ اولی اور افضل ہیں پہر فرمایا کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں؟ سب نے کہا کہ بیشک آپ بہتر ہیں۔ پہر فرمایا پس یہ بہی ولی اوس کا جس کا میں ولی ہوں۔ خداوندا دوست رکہہ اوس کو جو

اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوس کو جو اس کو دشمن رکھے ہیں جس کا مولا ہوں
پس علی ہے مولا اوس کا۔ اس معاملہ کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ علی سے ملے
اور کہا کہ مبارک ہو تم کو اے ابن ابی طالب کہ تمنے آج ایسی حالت میں صبح اور شام کی
کہ مولا ہو گئے ہر مومن و مومنہ کے نیز اخطب خوارزم نے ابو الحمرا سے روایت کی ہے کہا
اونھوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ دیکھے آدم کو
علم میں اور نوح کو فہم میں اور یحیی کو زہد میں اور موسی بن عمران کو بطش یعنی قوۃ اور
بہادری میں پس چاہیے کہ دیکھے علی بن ابی طالب کو۔ الی آخرہ۔ مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۷۶
ایضاً حارث اعور سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے خبر پائی ہے کہ ایک دن جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ میں دکھلاؤں تم لوگوں کو ایسا شخص جو علم میں آدم اور فہم میں نوح اور
حکمت میں ابراہیم ہے پس جناب بشیر و نذیر صلے اللہ علیہ و آلہ اصحاب التطہیر کی اس
تقریر سے تھوڑی دیر کے بعد جناب امیر کل امیر تشریف لائے۔ اوسوقت حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایک شخص کو تین پیغمبران مرسل کے ساتھ قیاس
کیا ہے یا رسول اللہ ایسا وہ کون ہے مبارک ہو اوسکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تو اوس کو نہیں جانتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا کہ اللہ اور اوس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے کہ وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مبارک ہو مبارک ہو تمکو اے ابو الحسن تمہارا مثل کون ہو سکتا ہے ایضاً جناب حجۃ الاسلام
والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ و ارضاہ مجلد حدیث طیر کے

صفحہ ۱۵۳ پر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل فرماتے ہیں جسکا اُردو میں خلاصہ یہ ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہوں نے کہ ایک پرند کا گوشت پکا ہوا جناب رسول خدا کی خدمت میں بطور ہدیہ حاضر کیا گیا۔ جناب سرور کائنات نے دعا مانگی اور بارگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض کی کہ خداوندا جو تیرے نزدیک کل خلق سے دوست تر ہو اوس کو بھیج۔ پس علی ابن ابی طالب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نیز اُسی کتاب میں انس ابن مالک سے منقول ہے کہا اونہوں نے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ایک طائر کا گوشت رکھا گیا جناب رسول خدا نے دعا مانگی اور عرض کی کہ الٰہی جو تیرے نزدیک کل خلقت میں سے زیادہ تر دوست ہو اوسکو بھیج تاکہ میرے ساتھ اس جانور کا گوشت کھائے پس علی حاضر ہوئے اور جناب رسول کریم کے ساتھ وہ گوشت تناول فرمایا یہ مضمون یہاں پر بالاجمال ہے تفصیل اس کی عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر میں مذکور ہے اور وہ کتاب مطبوع و معروف و شائع و مشہور ہے من شاء الاطلاع بالتفصیل علیہ فلیرجع الیہ۔ اور اسے حضرات ناظرین اس حدیث شریف کو ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع مشہور بصحیح ترمذی میں بھی وارد کیا ہے فلینظر ثمہ اور اس سے جو احبیت اور افضلیت امیرالمومنین علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے وہ خود ناظرین سمجھ لیں گے عیان راچہ بیان نیز اخطب خوارزم نے عمرو بن العاص کا ایک خط معاویہ بن ابی سفیان کے نام کا کتاب المناقب میں وارد کیا ہے چونکہ خط مذکور جناب امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے لہذا اس مقام پر اوس کا درج کرنا موجب ٹھنڈکی چشم مومنین و باعث تنبیہ غافلین جانکر درج کرتا ہوں حضرات۔ مقام غور و تامل ہے فتأمل

والله قد شهد العدو بفضله	والفضل ما شهدت به الاعداء

عمرو بن عاص کے خط کی عبارت مجلد حدیث طرح میں یہ ہے صفحہ ۳۵۲ -

واما ما نسبت ابا الحسن اخا رسول الله صلى الله عليه وسلم و
وصيه الى الحسد والبغي على عثمان وسميت الصحابة فسقة وزعمت
انه اشلاهم على قتله فهذا غواية ويحك يا معاوية اما علمت ان ابا الحسن
بذل نفسه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبات
على فراشه وهو صاحب السبق الى الاسلام والهجرة - وقد قال
فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم هو مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي وقد قال فيه رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم غدير خم الا من كنت مولاه فعلي مولاه - اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله وهو
الذي قال فيه عليه السلام يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا
يحبه الله ورسوله وهو الذي قال فيه عليه السلام يوم الطير اللهم
ائتني باحب خلقك اليك فلما دخل عليه قال والي والي - وقد قال عليه
السلام فيه يوم النضير علي امام البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره
ومخذول من خذله - وقد قال فيه علي وليكم من بعدي وذلك علي
وعلى جميع المسلمين - وقال اني مخلف فيكم الثقلين كتاب الله عز وجل
وعترتي - وقد قال انا مدينة العلم وعلي بابها انتهى ماحصل اسکا یہ ہے کہ ای
معاویہ تو نے جو ابو الحسن برادر رسول اور ان کے وصی کو حسد اور بغاوت کی طرف

منسوب کیا اور کہا اونہوں نے عثمان پر حسد کیا اور اوس سے بغاوت کی اور تو نے صحابہ
کو فاسق خیال کیا اور تو نے گمان کیا کہ علی نے صحابہ کو عثمان کے قتل کرنے پر تحریص
دی اور اسپر اون کو اوکسایا - پس یہ تیرا گمان غوایت اور گمراہی ہے افسوس ہے تجھپر
اے معاویہ کیا تو نہیں جانتا کہ ابو الحسن نے اپنی جان کو جناب رسول خدا سے پیارا نکیا
اور اون کے سامنے بذل نفس کیا اور آں حضرت کے فراش پر سوئے اور وہ سابق الاسلام
اور سابق بالہجرۃ ہیں اور تحقیق کہا ہے رسول خدا نے اون کی شان میں کہ وہ میری لئے
ایسا ہے کہ جیسا ہارون تھا موسیٰ کے لئے - مگر میرے بعد نبی کوئی نہ ہوگا - اور بیشک کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے غدیر خم کے دن اون کی بابت کہ خبردار ہو اے لوگو
جسکا میں مولا ہوں پس اُسکا علی مولا ہے - الٰہی دوست رکھ اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ
اُسکو جو علی سے دشمنی کرے اور مدد کر اُسکی جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اُسکو جو علی کو مخذول
کرے - اور علی وہ ہیں کہ جن کے باب میں آں حضرت علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا
تھا - کل میں ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور
رسول دوست رکھتے ہیں اوس کو اور علی وہ ہیں کہ جن کی حق میں رسول خدا نے پرندہ
کا گوشت کھانے کے دن فرمایا تھا کہ الٰہی بھیج میرے پاس ایسے شخص کو جو تیرے نزدیک
تیری تمام خلقت میں سے دوست تر ہو پس علی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ - اور بنی نضیر کے معاملہ کے دن رسول خدا نے
اون کے بارہ میں فرمایا تھا علی امام ہے ابرار کا اور قاتل ہے فجّار کا منصور ہے وہ جس
نے علی کی نصرت کی مخذول ہے وہ جس نے علی کا خذلان کیا - او تحقیق کہا رسول مقبول
نے لوگوں سے علی کے حق میں کہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد - او جو امر یعنی علی کا ولی

اور حاکم اور والی ہونا اے معاویہ تیرے اوپر بھی ہے اور میرے اوپر بھی اور تمام کافۂ
انام اہل اسلام پر بھی ہے۔ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اے لوگو
میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدا عزوجل اور اپنی عترت اور بیشک
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے
نیز اخطب خوارزم نے کتاب المناقب میں حدیث شوریٰ وارد کی ہے اور جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۵۲ میں اوس کو نقل کیا ہے۔
چونکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ اولاد الطاہرین نے اہل شوریٰ
پر بایں مضامین صادقہ وبقیہ قطیعۃ الصدور وبراہین ساطعۃ النور احتجاج فرمایا ہے
لہذا ہم اتباعاً لامیر المومنین ان مضامین صدق آئین وحق آگین کو پیش کر کے کل غافلین
وقاطبہ ذاہلین وجمیع نائمین وتمام راقدین کو فضایل حیدر کرار سے خبردار اور ان کو غفلت
کی گہری نیند سے جگا کر ہوشیار کرتے ہیں۔ خطیب خوارزم لکھتے ہیں قال اخبرنی
الشیخ الامام شہاب الدین افضل الحفاظ ابو النجیب سعد بن عبد اللہ
بن الحسن الھمدانی المعروف بالمروزی فیما کتب الیّ من ھمدان
اخبرنا الحافظ ابو علی الحسن بن احمد بن الحسن الحدّاد باصبہان فیما
اذن لی فی الروایۃ عنہ قال اخبرنا الشیخ الادیب ابو یعلی عبد الرزاق
بن عمر بن ابراھیم الطھرانی سنۃ ثلاث وسبعین واربعمائۃ قال
اخبرنا الامام الحافظ طراز المحدثین ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصفہانی
قال الشیخ شہاب الدین ابو النجیب سعد بن عبد اللہ الھمدانی واخبرنا
بھذا الحدیث عالیاً الامام الحافظ سلیمان بن ابراھیم الاصبہانی فی

کتابہ الیّ من اصفہان سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ عن ابی بکر احمد بن
موسیٰ بن مردویہ قال حدثنا سلیمان بن عبد الواحد قال حدثنا
علی بن سعید الرازی۔ قال حدثنا محمد بن حمید حدثنا زافر بن سلیمان
قال حدثنا الحارث بن محمد عن ابی طفیل عامر بن واثلہ۔ قال کنت
علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات بینہم فسمعت علیًّا یقول
بایع الناس ابابکر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ واحق فسمعت واطعت
مخافۃ ان یرجع الناس کفارًا یضرب بعضھم رقاب بعض بالسیف ثمّ
بایع ابی بکر لعمر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ فسمعت واطعت مخافۃ ان
یرجع الناس کفارًا ثم انتم تریدون ان تبایعوا عثمان اذا لا اسمع ولا
اطیع انّ عمر جعلنی فی خمسۃ نفر انا سادسہم لایعرفن لی فضل فی الصلاح
ولا یعرفونہ لی کما نحن فیہ شرع[1] سواء وایم اللہ لو اشاء ان اتکلّم ثم لا
یستطیع عربیّہم ولا عجمیّہم ولا المعاہد منہم ولا المشرک ردّ خصلۃ
منہا۔ قال انشدکم اللہ ایّہا الخمسۃ أمنکم اخو رسول اللہ غیری قالوا
لا۔ قال أمنکم احد لہ عمّ مثل عمی حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و
اسد رسولہ غیری۔ قالوا لا۔ قال أمنکم لہ ابن عمّ مثل ابن عمّی رسول
اللہ۔ قالوا لا۔ قال أمنکم احد لہ اخ مثل اخی المزیّن بالجناحین یطیر

---

[1] الناس شرع واحد ویحرک یعنی۔ یک طریقہ اند وکذا الناس فی ہذا الامر
شرع ویحرک یعنی برابر اند مذکر ومونث واحد وجمع دروے یکسان ست ۱۲۔ از حاشیہ عبقات الانوار
فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مجلد حدیث طیر صفحہ ۳۵۳۔

مع الملائكة فی الجنة۔ قالوا لا۔ قال امنکم احد له زوجة مثل زوجتی
فاطمه بنت رسول الله سیدة نساء هذه الامة۔ قالوا لا۔ قال امنکم احد
له سبطان مثل الحسن والحسین سبطا هذه الامة ابنی رسول الله غیری۔ قالوا
لا قال امنکم احد قتل مشرکی قریش غیری قالوا لا۔ قال امنکم احد وحد الله
قبلی۔ قالوا لا۔ قال امنکم احد صلی القبلتین غیری۔ قالوا لا۔ قال امنکم احد
امر الله بمودته غیری۔ قالوا لا۔ قال امنکم احد غسل رسول الله قبلی قالوا لا
قال امنکم احد سکن المسجد یمر فیه جنبا غیری۔ قالوا لا قال افیکم احد
ردت له الشمس بعد غروبها حتی صلی العصر غیری۔ قالوا لا قال افیکم احد
قال له رسول الله حین قرب الیه الطیر فاعجبه اللهم ائتنی باحب خلقك الیك
یاکل معی من هذا الطیر فجئت وانا لا اعلم ما کان من قوله فدخلت قال والی
یا رب والی یا رب غیری قالوا لا۔ قال فیکم احد کان اقتل للمشرکین عند کل شدة
تنزل برسول الله منی قالوا لا۔ قال افیکم احد کان اعظم غناء عن رسول
الله منی حتی اضطجعت علی فراشه ووقیته بنفسی وبذلت مهجتی غیری قالوا
لا قال افیکم احد کان یاخذ الخمس غیری وغیر فاطمة قالوا لا۔ قال افیکم
احد کان له سهم فی الخاص وسهم فی العام غیری۔ قالوا لا قال افیکم
احد یطهره کتاب الله غیری حتی سد النبی ابواب المهاجرین جمیعا و
فتح بابی حتی قاما الیه عماه حمزة والعباس وقالا یا رسول الله سددت
ابوابنا وفتحت باب علی فقال النبی ما انا فتحت بابه ولا سددت ابوابکم بل
الله فتح بابه وسد ابوابکم۔ قالوا لا۔ قال افیکم احد۔ تمم الله نوره سمت

الناء حين قال وانت ذالقربیٰ حقہ قالوا اللّٰھم لا۔ قال افیکم احدٌ ناجی رسول اللہ ست عشر مرۃً غیری حین قال اللہ عزوجل یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ قالوا اللّٰھم لا قال اَفیکم احدٌ ولی غمضُ رسول اللہ غیری قالوا اللّٰھم لا قال اَفیکم احدٌ آخر عھدہٖ برسولِ اللہ حین وضعتہ حفرتہٗ غیری۔ قالوا لا۔

پس ماحصل ان حجج قاہرہ و دلایل باہرہ کا اور خلاصہ ترجمہ اس کلام بلاغت نظام کا جس کے ہر ہر فقرہ اور ہر ہر جملہ سے بکمال وضوح افضلیت و اولویت و اولیت و اکرمیت و اشرفیت و اقربیت و استحقاق خلافت نبویہ و اہلیت وصایت و نیابت مصطفویہ خاص جناب امام برحق و وصی مطلق امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے واسطے ظاہر و عیان و آشکار و متحقق و مبرہن و مدلل ہو رہی ہے یوں ہے۔ کہ صدر الایمہ اخطب خوارزم کتاب المناقب میں باسناد مذکورۃ المتن عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں اور عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں روز شوریٰ دروازہ پر کھڑا تھا کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ پس میں نے سنا کہ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی حالانکہ قسم خدائے تعالیٰ کی کہ میں اُس سے اس امر یعنی خلافت کے لئے اولیٰ اور افضل تھا اور زیادہ تر اُس سے مستحق خلافت تھا۔ پس میں نے سنا کہ وہ خلیفہ بن بیٹھے مجبوراً میں نے اس خوف کے سبب سے اطاعت کی کہ لوگ پھر ہٹ کر کافر نہ ہو جاویں اور آپس میں تلواروں سے نہ لڑیں۔ توضیح یعنی جناب امیر فرماتے ہیں کہ

لہ اے ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے ظاہر و آشکار ہو گیا جواب باصواب اُس اعتراض کا جو بعض لوگ بے سمجھے وارد کیا کرتے ہیں۔

کہ میں نے ابوبکر سے مخالفت اور جنگ اس واسطے نہ کی کہ مجھے یہ خوف تھا کہ اگر میں لڑوں گا
تو لوگ چونکہ حدیث الاسلام ہیں پھر کفر کی طرف رجوع کریں گے اور آپس میں تلواروں سے
لڑ مرینگے پھر حضرت فرماتے ہیں کہ ابوبکر نے عمر کو اپنا خلیفہ بنا دیا۔ حالانکہ قسم بخدائے عزوجل
کہ میں خلافت کے لئے اوس سے اولیٰ اور افضل تھا پس میں نے سُنا اور اطاعت کی
اِس خوف کی وجہ سے کہ لوگ ہٹ کر پھر کافر نہ ہو جاویں پھر اب تم چاہتے ہو کہ عثمان کی
بیعت کرو اب بھی میں بحالت مجبوری قبول کرونگا اور اطاعت کروں گا عمر نے مجھے پانچ
آدمیوں میں داخل کر کے چھٹا مقرر کیا ہے نہ وہ میری فضیلت اور صلاحیت کو پہچانتا ہے
اور نہ وہ لوگ میرے فضائل کا خیال کرتے ہیں بلکہ ایک ہی لاٹھی سب کو ہانکتے ہیں اور
قسم خدائے تعالیٰ کی کہ اگر میں چاہوں کہ تقریر کروں تو میری تقریر کو کوئی عربی یا عجمی یا
معاہد یا مشرک رد نہیں کر سکتا اور جو فضائل اور خصائل اور خصوصیات اور فضیلتیں میں
اپنی بیان کروں تو کوئی شخص اِن میں سے ایک فضیلت اور خصلت کو بھی رد نہیں کر سکتا

اور کہا کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین تو اسد اللہ الغالب تھے پھر اونھوں نے خلفائے ثلاثہ
کی بیعت کیوں کر لی اگر خلفائے ثلاثہ غاصب تھے تو اون سے کیوں نہ لڑے اور اون
کو قتل و مغلوب کر کے اپنا حق کیوں نہ لیا دیکھو کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ میں نے اس خوف کی وجہ سے اطاعت کی کہ اگر میں لڑوں گا تو لوگ پھر
کفر کی طرف رجوع کرینگے اور آپس میں لڑ مریں گے ۔ اے حضرات ناظرین اسی مسئلہ
کے بارہ میں ایک دفعہ میں نے بفرمایش بعض احباب جناب قبلہ و کعبہ آیۃ اللہ فی
العلمین رضی اللہ عنہ سے استفتا کیا تھا۔ جناب ممدوح مرحوم نے جو جواب باصواب

اے پانچو آدمیوں میں خدا کو یاد دلواکر تمکو اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں آیا تم میں ہے کوئی جو بھائی ہو رسول اللہ کا سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ جسکا چچا میرے چچا حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول اللہ جیسا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں کہا آیا ہے تم میں سے کسی کا چچا زاد بھائی ایسا جیسے میرے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ہیں سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم سے کسی کا بھائی ہے مثل میرے بھائی کے جسکو خدا نے دو پر عنایت فرمائے کہ وہ جنت میں ہمراہ ملائک کے پرواز کرتے ہیں۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

تحریر فرمایا تھا وہ اگر اس مقام پر درج کیا جاوے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اہل انصاف بغور پڑہیں اور بصیرت حاصل کریں۔ استفتا کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ موضع مہم کے سکان میں سے ایک مولوی نے ڈاکٹر سید حامد حسین صاحب رئیس موضع جارچہ مقیم بھوانی سے کہا کہ اگرچہ فی الحقیقت بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے مستحق خلافت و اولی بامامت جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام تھے مگر جب ان حضرت نے خود بیعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کر لی تو تم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کیوں ہوتے ہو۔

عبارت فتویٰ یہ ہے۔

در باب بیعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ استفسار فرمودہ اند پس قبل از ورود خط سامی عبارتی بہمیں مضمون ۱۴ ذی الحجہ سنہ ہجری از اتفاقات نیز بنظر رسیدہ کہ واقع بسیاری از شبہات است ہر چند در باب تقیہ بسیاری از رسائل مشروح است و لیکن

کہا کہ آیا تم میں سے کسی کی زوجہ ہے مثل میری زوجہ کے جو بیٹی ہیں رسول اللہ کی اور سردار ہیں تمام زنان امت کی سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے فرزند ہوں مثل حسن اور حسین کے جو دونوں سبط ہیں اس امت میں اور دونو فرزند ہیں رسول اللہ کے سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں سے جس نے مشرکین قریش کو قتل کیا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے مجھ سے پہلے خدائے تعالیٰ کو ایک جانا اور وحدہ لاشریک مانا ہو۔ سب نے کہا کہ نہیں

در رسالہ تقیہ مطبوعہ مذکور لیکن چوں ایں عبارت جدیدہ بہمیں روز بہ نظر رسیدہ بود گویا جواب قبل از ورود سوال بالہام غیبی بہم رسیدہ غالباً آن انفع برائے تسلیہ قلوب و تسکین شبہات باشد۔ قاضی شوکانی کہ از اجلہ ائمہ سنیہ در صنعاے یمن بودہ و مولوی صدیق حسن خاں محامد و مناقب او در اتحاف النبلا ذکر کردہ۔ در کتاب بدر طالع می فرماید۔

غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن جنگیز خاں السلطان معزالدین سلطان التتار کان جلوسہ علی تخت الملک سنۃ ۶۹۳ وحسّن لہ نائبہ نوروز الاسلام فاسلم فی سنۃ ۶۹۶ ونثر الذہب والفضۃ واللؤلؤ علی رؤس الناس وفشاء الاسلام فی التتار وکان ملک خراسان والعراق وفارس والروم واذربیجان والجزیرۃ وکان یتکلم بالفارسیۃ ویفہم اکثر اللسان العربی ولما ملک اخذ نفسہ بطریق جدہ الاعلی چنگیز خان الطاغیۃ الذی اہلک العباد وصرف ہمتہ توفیر العساکر وسد الثغور وعمارۃ البلاد

کہاکہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑہی ہو سوائے
میرے سب نے کہاکہ نہیں۔ کہاکہ آیا ہے کوئی تم میں سے ایسا کہ جس کی مود ت اور
محبت کا جناب باری تعالی شانہ نے لوگوں کو حکم فرمایا ہو سوائے میرے سب نے کہاکہ
نہیں۔ کہاکہ آیا ہے تم سے کوئی ایسا کہ جسکے لئے آفتاب بعد غروب ہونے کے لوٹا آیا
ہوتا اینکہ اوس نے نماز عصر کی پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہاکہ نہیں۔ کہاکہ آیا
تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لئے رسول خدا نے فرمایا جبکہ ایک طائر کا گوشت اون
حضرت کے سامنے حاضر کیا گیا اور حضرت کو بہلا معلوم ہوا تو خدائے کریم سے دعا مانگی
کہ الٰہی بہیج میرے پاس ایسے شخص کو کہ جس کو تو اپنی تمام خلقت میں سے زیادہ تر دوست
رکہتا ہے تاکہ میرے ساتھ اس پرند کا گوشت کہائے پس میں رسول خدا کی خدمت میں

والکشف عن سفلۃ النساء لما اسلم قیل له ان دین الاسلام یحرم نکاح
نساء الآباء وکان قد استضاف نساء ابیه الی نسائه وکان احبهن الیه
خاتون وهی اکبر نساء ابیه فهم ان یرتد عن الاسلام فقال له بعض خواصه
ان اباك کان کافرا ولم یکن خاتون معه فی عقد صحیح انما کان مسافحا بها
فاعقد انت علیها فانها تحل لك ففعل ولولا ذلك لارتد عن الاسلام وهو
استحسن ذلك من الذی افتاه بهذه المصلحة بل هو حسن ولو کان ثمة الف
امراة علی سفاح فان مثل هذا السلطان المستولی علی اکثر بلاد الاسلام فی
اسلامه من المصلحة ما یسوغ ما هو اکبر من ذلك حیث یودی التغیر علیه و
المشی معه علی مرالحق الی ما فیه فرحم الله ذلك المفتی۔ انتهی کلامه۔

حاضر ہوا اور دعا کیا میں اس امر کو نہ جانتا تھا کہ رسول خدا نے یہ دعا مانگی ہے جب
میں حاضر ہوا تو جناب رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے
پاس آؤ کہو سوائے میرے کوئی ایسا ہے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے
کوئی ایسا ہے جو بہت قتل کرنے والا ہو مشرکین کا اور سختی اور مصیبت میں مدد کرنے
والا ہو جناب رسول خدا کا مجھ سے زیادہ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے
مجھ سے زیادہ حامی اور مددگار و ناصر اور جان فدا کرنیوالا رسول کا۔ قول او یہاں تک

ازیں عبارت ظاہر است کہ برائے حمایت اسلام و سلطانی کہ از وقایۂ اسلام ہا قرار شود
تجویز ہزار سفاح مستحسن است پس اگر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام بغرض حفظ سلاطین
از ارتداد صریح و ترویج اسلام ظاہری کہ آخر ہا منجر بترویج ایمان و اسلام حقیقی شد
بیعت اہل جور کہ مراد از آں دادن دست بدست ایشان است اختیار فرمودہ باشد درال
کدام مقام استعجاب است چہ آنحضرت را خوف بود کہ اگر با خلفائے جور در ابتدائے
اسلام محاربہ و مقاتلہ آغاز می فرمود کفار ایں را سبب استہزا و طعن می گردانیدند کہ معاذ اللہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ برحق نبود کہ بعد وفات آں حضرت اصحاب
آں حضرت مختلف شدند و باہم محاربہ و مقابلہ آغاز کردند و نیز ضعفا کہ حدیث العہد
باسلام بودند بایں محاربہ از اسلام ارتداد صریح می ورزیدند پس آں حضرت موافقت
ظاہری اہل جور را اصلح نزد آنست از ایثار و برانگیختن محاربہ و مقاتلہ کہ مفضی بانمحا
انمحای اسلام گردد۔ و جناب رسالت مآب را حدیث العہد بودن صحابہ بکفر و جاہلیت مانع
از بنائے کعبہ معظمہ بر قواعد حضرت ابراہیم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام شدہ کما فی صحیح البخاری

کہ میں لیٹا اون حضرت کے بچھونے پر اور اون پر اپنی جان کو قربان کیا اور اون کی حفاظت کی بتلاؤ کوئی ہے میرے سوا ایسا۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں ہے کوئی ایسا جو خمس لیتا تھا میرے اور فاطمہ کے سوا۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں ایسا کہ جسکا حصہ تھا خاص میں اور عام میں بھی سوا میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا کہ جس کی طہارت اور پاکیزگی کتاب اللہ سے ثابت ہو سوا میرے یہاں تک کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمام مہاجرین کے دروازے مسجد میں سے بند کر دی اور میرا دروازہ کھلا رکھا یہاں تک کہ آن حضرت کے دو چچا حمزہ اور عباس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ یا رسول اللہ

وغیرہ پس حدیث العہد بودن صحابہ بکفر چرا جناب امیر المومنین علیہ السلام را از مجادلہ و محاربہ حضرات ثلاثہ مانع نگردد۔ چون در عہد معاویہ این عذر مرتفع شد و اسلام شایع گردید و کفار ذلیل و قتیل شدند آن وقت با ناکثین و قاسطین و مارقین مقاتلہ و محاربہ فرمود۔ و نیز ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین با خلفای بنی امیہ و بنی عباس کہ قطعاً و جزماً اہل جور بودند و اکابر اہل سنت بہ بطلان خلافت شان قائل اند منازعہ نکردہ بلکہ موافقت ظاہری اختیار فرمودہ پس چنانچہ این موافقت ظاہری اصلا مثبت حقیت خلفای بنی امیہ و بنی عباس نمی تواند شد کذا فیما تقدم۔

دستخط جناب نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین ابن العلامۃ
آیۃ اللہ فی العالمین

(ناصر حسین)

آپ نے ہمارے دروازے بند کر دئے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کئے ہیں سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے جس کی بابت خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہو وات ذا القربیٰ حقہ سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جس نے نجویٰ اور مشورہ کیا ہو رسول اللہ سے سوا دو دفعہ سوائے میرے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ سب نے کہا کہ بیشک آپ کے سوائے کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ رسول خدا کے انتقال کے وقت اون کی خدمت میں حاضر رہا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے اور کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جو اخیر وقت میں رسول اللہ کے سامنے حاضر ہوا اور آں حضرت کا غسل و کفن کیے اون حضرت کو دفن کیا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں انتہیٰ۔

حضرات ناظرین انہیں اخطب خوارزم نے اپنا ایک قصیدہ غرا بمدح جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اپنی کتاب المناقب کے اخیر میں درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ نے مجلد حدیث طیر میں وارد کیا ہے چند اشعار اوس میں یہ ہیں کیا خوب کہا ہے

اشعار

هل ابصرت عيناك في المحراب	كابي تراب من فتى محراب
لله در ابي تراب انه	اسد الحراب و زينة المحراب
هو ضاربٌ و سيوفه كثواقب	هو مطعم و جفانه كجواب

بلکہ خدائے تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے صح

ھو من ماھل الأرض الدماء ... ومطلع شھب الاسنۃ فی سماء
دو قاصم الاصلاب غیر مدافع ... یوم الھیاج و قاصم الاصلاب
انّ النبیّ مدینۃ لعلومہ ... وعلیؑ الھادی لھا کالباب

الی اخر ما قال

یہاں بمناسبت مقام یہ احقر الانام زاید چھپا بنا اپنی ایک تضمین میں سے وارد کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ وھی ھذا

کلام احمد مختار ہے کلام علی ... قیام دین ہوا ازضربت حسام علی
نبی کے دوش پہ معراج تھا قیام علی ... یہاں سے غور کرو عز و احترام علی

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جان گرامی فدائے نام علی

علی ہیں محرم اسرار حضرت احمدی ... علی ہیں قاضی دین محمد عربی
علی ہیں والد سبطین و زوج بنت نبی ... علی ہیں احمد مختار کے وزیر وصی

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جان گرامی فدائے نام علی

علی ہیں قوت بازو برائے پیغمبر ... علی ہیں دست زبردست ایزد داور
ہے زیب دوش نبی پائے حیدر صفدر ... علی کا دست مبارک ہے فاتح خیبر

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جان گرامی فدائے نام علی

علی ہیں سابق الاسلام سب صحابہ میں ... علی ہیں تارک اصنام سب صحابہ میں

زیادہ قابلِ اکرام سب صحابہ میں
احبِ ایزدِ منعام سب صحابہ میں

علی امام من است ومنم غلام علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نام علی

رہے نبی کے لئے دائما سپر حیدر
ہیں بعد خیر وری افضل البشر حیدر
نبی مدینۂ علم اور اوس کا در حیدر
رسول منذر امت ہیں رہبر حیدر

علی امام من است ومنم غلام علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نام علی

بہ نصِ ایزدِ متعال ہیں وصی حیدر
کہا نبی نے میرے بعد ہے ولی حیدر
امیر و حاکم و مولا پس از نبی حیدر
ہوئے خلیفہ بہ تصریحِ منجلی حیدر

علی امام من است ومنم غلام علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نام علی

نبی کے بعد نہیں ہے علی سا کوئی بشر
علی کے بعد جو ہیں سب سے رتبہ میں بڑھ کر
علی ہیں افضلِ کل خلق بعد پیغمبر
تو شک نہیں کہ علی کے ہی ہیں وہ گیارہ پسر

علی امام من است ومنم غلام علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نام علی

الی اخر ما قلت

نیز بمناسبت مقام ہم اس جگہہ پر ایک اور تقریر عدیم الجواب والنظیر جناب امیر کل امیر صلواۃ وسلامہ علیہ کی معہ ترجمہ اردو بسلسلۂ فضائل جناب امیر المومنین و تنبیہ غافلین و ذاہلین کے لئے درج کرتے ہیں۔ پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین

وسید المتکلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد سوم حدیث ولایت کے صفحہ ۵۰۴ پر شیخ سلیمان القندوزی البلخی کی کتاب ینابیع المودۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

الحموینی بسندہ عن سلیم بن قیس الھلالی قال رائت علیاً فی مسجد المدینۃ فی خلافۃ عثمان ان جماعۃ المھاجرین والانصار یتذاکرون فضائلھم وعلیٌ ساکتٌ فقالوا یا ابا الحسن تکلم فقال یا معشر قریش والانصار اسألکم ممن اعطاکم اللہ ھذہ الفضل بانفسکم او بغیرکم قالوا اعطانا اللہ ومنّ علینا بمحمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم قال الستم تعلمون انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی واھل بیتی کنا نوراً نسعی بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق اللہ عزوجل ادم باربعۃ عشر الف سنۃٍ فلما خلق اللہ ادم علیہ السلام وضع ذلک النور فی صلبہ واھبطہ الی الارض ثم حملہ فی السفینۃ فی صلب نوحٍ علیہ ثم قذف بہ فی النار فی صلب ابراھیم علیہ السلام ثم لم یزل اللہ ینقلنا من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاھرۃ من الآباء والامھات لم یکن واحدٌ منا علی سفاحٍ قط فقال اھل السابقۃ واھل بدر واحد نعم قد سمعناہ ثم قال انشدکم اللہ اتعلمون انّ اللہ عزوجل فضل فی کتابہ السابق علی المسبوق فی غیر ایۃ۔ ولم یسبقنی احدٌ من الامۃ فی الاسلام قالوا نعم قال فانشدکم اللہ اتعلمون حیث نزلت والسابقون السابقون اولئک المقربون سئل عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزلھا

الله عزوجل فی الانبیاءِ والاوصیاءِ فانا افضل انبیاء الله ورسله
وعلیٌ وصیّی افضل الاوصیاء قالوا نعم قال انشدکم الله اتعلمون
حیث نزلت یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم وحیث نزلت انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون وحیث لم نزلت لم یتخذوا من دون
الله ولا رسوله ولا المؤمنین ولیجة. وامر الله عزوجل فیه ان یعلمهم
ولاة امرهم وان یفسر لهم من الولایة کما فسر لهم من صلوٰتهم وزکوٰتهم
وحجهم فنصبنی للناس بغدیر خم فقال ایها الناس ان الله جل جلاله ارسلنی
برسالة ضاق بها صدری فظننت ان الناس مکذبی فاوعدنی ربی ثم
قال اتعلمون ان الله مولای وانا مولی المؤمنین وانا اولی بهم من انفسهم
قالوا بلی یا رسول الله فقال اخذ بیدی من کنت مولاه فعلیٌ مولاه اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه فقام سلمان وقال یا رسول الله ولاء
علی ماذا فقال ولاء کولائی من کنت اولی به من نفسه فعلیٌ اولی به
من نفسه فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا فقال صلی الله علیه وسلم الله اکبر باکمال الدین و
اتمام النعمة ورضاء ربی برسالتی وولایة علی بعدی قالوا یا رسول
الله هذه الآیات فی علیٍ خاصة قال بلی فیه وفی اوصیائی الی یوم القیامة
قال بینهم لنا قال علیٌ اخی ووارثی ووصیی وولی کل مومن بعدی
ثم ابنی الحسن ثم الحسین ثم التسعة من ولد الحسین القرآن معهم و

هم مع القرآن لا یفارقونه و لا یفارقهم حتی یردوا علی الحوض قال بعضهم
قد سمعنا ذلک و شهدنا و قال بعضهم قد حفظنا جل ما قلت و لم نحفظ کله
و هولاء الذین حفظوا اخیارنا و افاضلنا. ثم قال اتعلمون ان الله انزل
انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا فجمعنی و
فاطمه و ابنی حسنا و حسینا ثم القی علینا کساء و قال اللهم هولاء اهل بیتی
لحمهم لحمی یولمنی ما یولمهم و یحرجنی ما یحرجهم فاذهب عنهم الرجس و
طهرهم تطهیرا فقالت ام سلمه و انا یا رسول الله فقال انت الی خیر فقالوا
نشهد ان ام سلمة حدثتنا بذلک۔ ثم قال انشدکم الله اتعلمون ان الله
عزوجل انزل یا ایها الذین امنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادقین فقال سلمان
یا رسول الله هذه عامة ام خاصة قال اما المامورون فعامة المومنین و اما
الصادقون فخاصة اخی علی و اوصیائی من بعده الی یوم القیامة قالوا نعم
فقال انشدکم الله انی قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک
خلفتنی علی النساء و الصبیان قال ان المدینة لا تصلح الا بی او بک و انت
منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی قالوا نعم قال انشدکم
الله اتعلمون ان الله انزل فی سورة الحج یا ایها الذین امنوا ارکعوا و اسجدوا
و اعبدوا ربکم و افعلوا الخیر الی اخر السورة فقال سلمان فقال یا رسول
الله من هولاء الذین انت علیهم شهید و هم شهداء علی الناس الذین
اجتباهم الله و لم یجعل علیهم فی الدین من حرج ملة ابراهیم
قال عنی بذلک ثلاثة عشر رجلا قال سلمان بینهم لنا یا رسول الله قال

انا و اخی علیؑ و احد عشر من ولدی قالوا نعم قال انشد کم الله اتعلمون

ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال فی خطبته فی مواضع متعددة و

فی اخر خطبته لم یخطب بعدها ایها الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب

الله و عترتی اهل بیتی فتمسکوا بهما لن تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرنی و

عهد الی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فقال کلهم نشهد ان رسول

الله صلی الله علیه وسلم قال ذالک انتهی۔

ماحصل اس روایت سراپا ہدایت کا یہ ہے کہ حموینی (جو کہ علماء اہل سنت میں سے ہے)

سلیم بن قیس سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا علی علیہ السلام کو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک دن مسجد مدینہ میں مجمع اصحاب مہاجرین

و انصار میں تشریف فرما تھے اوسوقت مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضایل اور مناقب

بیان کر رہے تھے مگر امیر المومنین علی علیہ السلام خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مہاجرین

و انصار جو کہ اُس جلسہ کے حضار تھے اونھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض

کیا کہ آپ بھی کچھ ارشاد فرمائیے تب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای گروہ

قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ آیا تمکو جو خدا تعالے نے یہ فضیلتیں دی

ہیں کیا یہ خود تمہاری نفوس کی بزرگیوں اور فضیلتوں کی وجہ سے یا کسی غیر کے وسیلے

سے تمکو حاصل ہوئے ہیں سب نے کہا کہ ہم میں خود ذاتی یہ فضیلتیں نہیں ہیں بلکہ خداوند

تعالیٰ نے ہمکو یہ فضائل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود ذی جود

کے سبب سے عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کیا

تم نہیں جانتے ہو کہ فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں اور

میرے اہل بیت آدم کی پیدایش سے چودہ ہزار برس پہلے خالق برحق کے سامنے بطور نور کے موجود تھے اور معبود حقیقی کی عبادت میں مشغول تھے جب خالق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور ان کی پشت میں رکھا اور ان کو زمین پر اتارا یہاں تک کہ ہمارا نور نوح علیہ السلام کی پشت میں رہا جب وہ کشتی میں سوار تھے پھر نور ہمارا ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اسی طرح سے ہم پشت ہائے کریمہ آباء وارحام طیبہ امہات میں منتقل ہوتے چلے آئے کہ کل حلال زادہ تھے۔

پس یہ سنکر سب اہل بدر واحد نے اس مضمون صداقت مشحون کو تسلیم اور تصدیق کرکے کہا کہ بیشک ہمنے یہ مضمون جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے پھر جناب علی مرتضےٰ وصی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلواکر اور اس کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب ایزد متعال قادر لایزال جل جلالہ وعم نوالہ نے سابق کو مسبوق پر کئی جگہہ قرآن شریف میں تفضیل دی ہے اور مجھسے بڑھکر سابق الاسلام ساری امت میں کوئی نہیں سب نے اقرار کیا اور کہا کہ بیشک صحیح اور درست ہے پھر فرمایا جناب سید الاوصیاء برادر سید الانبیاء صلی اللہ علیہما واولادہما الطیبین نے کہ تم کو میں خدائے کریم کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جب آیہ والسابقون السابقون اولئک المقربون نازل ہوئی تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب سے لوگوں نے سوال کیا کہ وہ کون ہیں فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ یہ آیت انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کی تعریف میں نازل ہوئی ہے پس میں ہوں افضل تمام انبیاء ومرسلین سے اور علی میرا وصی افضل ہے تمام اوصیاء سے سب نے تسلیم کیا

اور کہا کہ بیشک صحیح و درست ہے۔ پھر فرمایا کہ برائے خدا میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ
تم جانتے ہو کہ جب آیہ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم نازل ہوئی اور جب آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و ھم راکعون
نازل ہوئی اور جب آیہ لم یتخذوا من دون اللہ و لا رسولہ و لا المؤمنین
ولیجہ نازل ہوئی تو جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول مقبول کو حکم دیا
کہ لوگوں کو والیان امر خلافت کے نام بتائیں اور ولایت و حکومت کے معاملہ کو
اچھی طرح اونہیں سمجھائیں جس طرح سے نماز و زکوٰۃ و حج کے مسائل و ارکان وغیرہ سمجھائے
ہیں اوسوقت جناب رسول خدا نے خم غدیر میں مجکو امام اور خلیفہ مقرر کیا تہا فرمایا
رسول خدا نے کہ اے لوگو اللہ جلشانہ نے مجکو ایک پیغام بہیجا اور حکم دیا کہ میں وہ پیغام
الہی لوگوں کو پہونچاؤں اُس پیغام کے پہونچانے سے میرا دل تنگ ہوا کیونکہ میں نے
گمان کیا کہ لوگ میری تکذیب کرینگے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ذکرہ جل شانہ نے اُس
حکم کے نہ پہونچانے پر وعید فرمائے۔ یہ کہا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے لوگو تم
جانتے ہو کہ تحقیق اللہ عز و جل میرا مولا ہے اور میں مولا ہوں تمام مؤمنین کا اور
میں اولیٰ ہوں سب کے نفوس سے۔ سب حاضرین نے عرض کیا کہ بیشک یا رسول
اللہ آپ ہماری مولے اور ہمارے نفسوں سے اولیٰ ہیں اوسوقت جناب رسول خدا
نے ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑے ہوئے تھے فرمایا کہ میں
جس کا مولا ہوں پس علی اُس کا مولیٰ ہے خدا وندا دوست رکھ اوس کو جو علی کو دوست
رکھے اور دشمن رکھ اوس کو جو علی کو دشمن رکھے اوسوقت سلمان اوٹھکر کھڑے ہوئے

اور پوچھا کہ یارسول اللہ علی کے ولا سے کیا مراد ہے فرمایا رسول خدا نے کہ ولا علی کی
مانند میرے ولا کے ہے جس کی جان سے میں افضل ہوں پس علی اوس کی جان سے
افضل ہے اس معاملے کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا نازل ہوئی فرمایا جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ نے اللہ اکبر اکمال دین اور اتمام نعمت اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی
پر میری رسالت سے اور بعد میرے علی کی ولایت سے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول
اللہ یہ آیات خاص علی کی شان میں ہیں فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہاں علی
کی مدح میں اور دیگر اوصیاء کی شان میں ہیں جو قیامت تک ہوں گی لوگوں نے
عرض کیا کہ ان اوصیاء کا ذکر فرمایئے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ پہلے تو میرا بھائی علی ہے جو میرا وارث اور وصی ہے اور ولی ہے ہر مومن کا بعد
میرے پھر میرا بیٹا حسن پھر حسین پھر نو امام ہیں حسین کی اولاد میں سے قرآن اُن کے
ساتھ رہے گا اور یہ ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہیں گے کبھی یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے
اور کبھی قرآن ان سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں۔ یہ
تقریر جناب امیر سے سنکر بعض آدمیوں نے اون میں سے کہا کہ بیشک سنا ہمنے جناب
رسول خدا سے اور ہم اوسوقت حاضر تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ ہمکو اکثر باتیں ان
تقریروں میں سے یاد ہیں لیکن کُل مضامین یاد نہیں اور یہ لوگ جنہوں نے ساری
یہ مضامین یاد رکھے ہیں یہ ہمارے بزرگ اور ہمسے افضل اور بہتر ہیں پھر فرمایا جناب
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق اللہ عزوجل نے جب آیہ انما
یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا۔

نازل فرمائی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجکو اور فاطمہ کو اور میرے دونو بیٹے
حسین وحسن کو جمع کیا اور پھر ہمارے اوپر ایک عبا ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں میرے
اہل بیت گوشت انکا میرا گوشت ہے درد پہونچاتی ہے مجکو وہ چیز جو درد پہونچاسے اُن
کو اور زخمی کرتے ہے مجکو وہ چیز جو زخمی کرے انکو پس دُور کر اُن سے ہر طرح کی بُرائی
اور گناہ اور بدی اور نجاست کو اور پاک کر دے اُن کو ہر گناہ سے پاک کرنا اوسوقت
اُم سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بھی انہیں سے ہوں جناب رسول مقبول
نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں لیکن رستہ تیرا طرف خیر اور نیکی کے ہے یہ سنکر سب سامعین
انصار ومہاجرین نے کہا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہمنے حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے سُنی ہے پھر فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد
دلواتا ہوں اور اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہوں کہ آیا جانتے ہو تم کہ جب
آیہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین نازل ہوا تو اوسوقت
سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عام ہے یا خاص فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مامورین عام ہیں لیکن صادقین جن کے ساتھ رہنے کا جناب
احکم الحاکمین نے حکم دیا ہے وہ خاص میرا بھائی علی ہے اور دیگر اوصیا میرے
جو کہ علی کے بعد ہوں گے قیامت تک سب حاضرین انصار ومہاجرین نے اس کی
تصدیق کی اور کہا کہ بیشک درست اور صحیح ہے۔ پھر فرمایا کہ میں خدا کو تمہیں یاد دلوا کر
تمسے پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ میں نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں غزوہ
تبوک کی طرف جانے کے دن عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجکو عورتوں اور بچوں
میں چھوڑتے ہیں پس فرمایا اُس جناب نے کہ مدینہ کا انتظام درست نہیں رہ سکتا

جب تک کہ میں اوس میں نہ ہوں یا جب تک تم اوس میں نہ ہو اور اے علی تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سب نے اسمضمون کی تصدیق کی اور کہا کہ درست ہے پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمھیں خدا کو یاد دلوا کر اور اُس کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں کہ جب اللہ عزوجل نے سورہ حج میں آیت یا ایھا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا وافعلوا الخیر آخر تک نازل فرمائی اوسوقت سلمان فارسی نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنپر آپ گواہ ہوں گے اور وہ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ نے اون کو برگزیدہ کیا ہے۔ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ خداوند تعالیٰ نے اس سے تیرہ۱۳ آدمی مراد لئے ہیں سلمان نے عرض کیا بیان فرمائے کہ وہ تیرہ آدمی کون ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور میرا بھائی علی اور گیارہ آدمی میری اولاد میں سے۔ پھر فرمایا جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ السلام نے کہ میں تمھیں خدا کو یاد دلوا کر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے خطبات کے متعدد مواضع و مقامات میں بارہا فرمایا ہے اور نیز بالخصوص اوس اخیر کے خطبہ میں جس کے بعد رسول خدا نے کوئی خطبہ نہیں پڑھا فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو میں تم میں دو بزرگ چیزوں کو چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ اور میرے عترت اور اہل بیت پس ان دونوں سے تمسک کرو گمراہ نہ ہوگے۔ پس لطیف خبیر خداوند قدیر نے مجھے خبر دی ہے اور مجھسے عہد کیا ہے کہ یہ دو یعنی قرآن اور میرے اہل بیت ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پہ پہونچیں۔ پس یہ سُنکر سب سامعین و حاضرین

انصار و مہاجرین نے متفق الکلمہ ہو کر اقرار کیا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ جناب سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ انتہیٰ۔

توثیق ابو المجامع صدر الدین حموینی کی

حضرات ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ ابو المجامع صدر الدین حموینی اہل سنت کے محدثین ثقات و معتمدین عالی درجات میں سے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۸۲ ۵ پر اُن کی توثیق مفصل تحریر فرمائی ہے جس میں سے ایک عبارت یہاں درج کی جاتی ہے جناب ممدوح رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان فرماتے ہیں۔ علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی در معجم مختص کہ نسخۂ آن مکتوب بخط میرزا محمد صاحب مفتاح النجا بیش ایں خاکسار حاضر گفتہ ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ الامام الکبیر المحدث شیخ المشایخ صدر الدین ابو المجامع الخراسانی الحموینی الصوفی ولد سنہ اربع واربعین و ستمائۃ وسمع بخراسان وبغداد والشام والحجاز وکان ذا اعتناء بہذا الشان وعلی یدہ اسلم الملک غازان نو فی بخراسان فی سنۃ اثنتین وعشرین وسبعمائۃ انا ابو عمرو عثمان بن موفق الاذکانی بقراتی سنہ اربع وستین انا المؤید بن محمد الطوسی ح وانا احمد بن ہبۃ اللہ عن المؤید اخبرنا ہبۃ اللہ بن سہل انا سعید بن محمد البحیری انا زاہر بن احمد الفقیہ انا ابراہیم بن عبدالصمد ثنا ابو مصعب ثنا مالک عن سمی مولا ابی بکر بن عبدالرحمن عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ متفق علیہ۔

اخرجہ ابن ماجہ عن مصعب الزھری فی اُفقناہ بعلیٍ۔ ازین عبارت ظاہر ست کہ صدر الدین ابراہیم بن محمد امام کبیر و محدث و شیخ المشائخ و صاحب اعتنا بفن حدیث بودہ و برکت او ملک غازان اسلام اوردہ و ذہبی اخذ روایت ازو نمودہ و بعلوان مفاخرت فرمادہ پس ظاہر شد کہ حموینی شیخ ذہبی ہم بودہ وکفاک بہ عظمتہ و جلالتہ و سناؤ نبالتہ اس عبارت کے بعد حموینی کی توثیق میں جناب مرحوم نے اور بہت کچھ تحریر فرمایا ہے دیکھو عبقات الانوار۔

شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق

اور شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے یہ عبارت نقل فرمائی ہے ومخفی نماند کہ فاضل قندوزی بلخی از اکابر محققین و اعاظم منقدین ست در آخر نسخہ مطبوعہ ینابیع المودہ محامد و مفاخرش چنین مسطور ست۔

مؤلف الکتاب ھو العالم العابد الورع البارع التقی الشیخ سلیمان بن خواجہ کلان الحسینی القندوزی البلخی وُلِدَ فی سنۃ ۱۲۲۰ الف و مائتین وعشرین و رَقی مراقی العلوم والآداب فی بلخ و اکمل التحصیل ببخارا و نال الاجازاتِ مِنْ اھلھا و سافر الی البلادِ الافغانیۃِ والہند ثم و صاحب کبار مشایخ الطریقۃ وکمل فی مقاماتِ السلوکِ وتفقہ فی الدین لینذر قومہ اذا رجع الیھم فرجع الی قندوز واقام بھا زمانًا ینشر العلم والادب وبنی بھا جامعًا وخانقاھًا ومدرسًا۔ فبعد ان ینصب ھناک الخلیفۃ محمد صلاح فی مسند الارشادِ خلفًا عن اخیہ محمد

ميرزا خواجه ابن مولانا خواجه كلان ولازم المدرّس العالم الافضل
دامولاعوض اذكان قد تمايز بين تلاميذه ونال شرف الاجازة من
جانبه العالي واراد ان يسافر الى بلاد الروم ويروم التوطن في جوار
بيت الله الحيّ القيوم فهاجر من قندهار مستصحبًا من المريدين نحو ثلاثمائة
انفار من اهل الطلب والسلوك ونزل بغداد في سنة الف ومائتين وتسعة
وستين من طريق الايران واكرمه الوالي ببغداد واعزّ اصحابه لفضائل
والمعارف قد ومن احد كل نصيبه من فيوض علومه ونهض من بغداد
متوجهًا الى دار الخلافة العلية وفي اثناء الطريق وقع المكث في بعض البلاد
مثل موصل وديار بكر وحلب وغيرها ايامًا حتى وصل الى قونيه واقام
بها ثلث ستين وستة اشهر واستنسخ هناك بنفسه الفتوحات المكية و
الفصوص من النسخ التي كانت بخط مؤلفها العزيز الشيخ الاكبر تغمده الله
برحمته الواسعة والمحفوظة بدار الكتب الكائنة في مقبرة الشيخ الكبير صدر الدين
القونوي قدس سره وخرج من قونيه في سنة الف ومائتين وسبعين فنزل
بدار الخلافة العليه ونال الالطاف والعواطف السنية من الحضرة العليّة
السلطانية وبينما هو متهيئ للعزيمة الى جوار بيت الله الحرام اقتضت الاسباب
والغيبية تاخير العزيمة فتوجه من السلطنة السنية العظمى مشيخة تكية الشيخ
مراد البخاري الكائنة في خارج الباب الادرنه الى جنابه واشتغل بالقيام
بامر ارشاد المسترشدين ونشر علم التفسير والحديث للطالبين وفي خلال
تلك الاحوال كان لا يتخلف من تاليف الكتب والرسائل التي منها ينابيع

المودة الجامعة لمناقب اهل بيت نبينا صلى الله عليه وسلم حيث جمعه رحمه الله تعالى من الكتب المعتبرة المشهورة والعمدة منها الصحاح الستة التى لا خلاف فى صحتها بين اهل السنة والجماعة من المسلمين وما كان من غير الصحاح فهو ايضاً مما لا يمكن القدح والغرض فيها حيث هى معاضدة بمحكمات الآيات وصحاح الروايات غير مخالفة لصريح روايات من الدين وليس لانكارها طريق لاحد من المسلمين ثم انه على ما علمنا ان الشيخ المشار اليه هو من السادات الحسينية ومن اجلة المشائخ الكرام ومن جملة الفضلاء والمحدثين وفيما كتب الينا ولده العزيز خليفة الشيخ السيد عبد القادر افندى ان والده رحمة الله كان حنفى المذهب نقشبندى المشرب ولا يعتقد فى حقه الا ما علمنا توفى المؤلف رحمه الله فى دار الخلافة فى سنة الف ومائتين وسبعين ودفن فى مقبرة المخصوصة فى الخانقاه المرادية اسبل الله عليه شآبيب رحمته وحشره مع من احبه بجمهم واهل بيته الطاهرين سلام الله عليهم اجمعين اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ینابیع المودة کے مقدمہ اور تمہید کی عبارت نقل فرمائی ہے جس سے کمال درجہ کا اعتبار اور اعتماد اور وثوق کتاب موصوف کی روایات اور احادیث کا ثابت اور ظاہر ہوتا ہے جس صاحب کا جی چاہے حدیث ولایت کے صفحہ ۵۰۰ پر عبارت مذکورہ کو ملاحظہ فرمائیں یا اصل کتاب ینابیع المودة مطبوعہ مصر میں دیکھیں۔

عامر بن واثلہ صحابی تھے

عامر بن واثلہ کی توثیق اور ان کی تعریفیں مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔ عامر بن واثلہ جنگ احد کے دن پیدا ہوئے تھے اور جناب رسالت مآب

صلے اللہ علیہ والہ الاطیاب کو انہوں نے دیکھا ہے حافظ ابو عمر نمری قرطبی نے کتاب
الاستیعاب میں اونکا حال اور اُن کی مدح تحریر کی ہے اور لکھا ہے نہ آخر من مات
من رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز ابو الحسن المعروف بابن الاثیر الجزری
نے اسد الغابہ میں ان کی تعریف کی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع
الی ھذہ الکتب والاسفار والی الکتاب المستطاب المسمی بعبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار لمولانا آیۃ اللہ فی العالمین
حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین السید حامد حسین رفع اللہ درجاتہ
فی اعلا علیین بجاہ جدہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳ صفحہ ۲۳

قال الخوارزمی۔ و فی معجم الطبرانی الی عبد اللہ بن علیم الجہنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوحی الیّ فی علیٍ ثلاثۃ اشیاء
لیلۃ اسری بی۔

انہ سید المومنین۔ و امام المتقین۔ و قائد الغر المحجلین۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳ صفحہ ۲۳

منقول ہے مناقب و معجم میں یہ خبر — لکھتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
معراج میں ہوا یہ خدا کا مجھے خطاب — فرمائے تین امر یہ در باب بوتراب
سردار مومنوں کا علی لاکلام ہے — تقوی ہے جن کا کام وہ اونکا امام ہے

جنت کی سمت کھینچنے والا ہے بالیقیں — اون کا جو اہل دین میں ہیں عزّ المجلیں

قال الجناب الشیخ الحرّ العاملی المرحوم بعد نقل هذا الحدیث الشریف اقول هذا النصّ صریح علی انّه افضل من جمیع الصحابة بل من جمیع المومنین بقوله تعالی انه سید المومنین و یدل علی امامته لانّ السیادة الامام والقائد بمعنی واحد او متقاربة المعنی والتفضیل المشار الیه

معجم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی کی

مناقب سے مراد کتاب صدر الائمہ اخطب خوارزم کی ہے اور اون کی توثیق کا پتہ ونشان سابق میں ہم لکھ چکے ہیں۔ معجم سے مراد کتاب ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کی ہے۔ اور فضائل ان کے ابو سعید عبد الکریم سمعانی نے اپنی کتاب مشہور مسمّے بانساب سمعانی میں اور قاضی شمس الدین احمد المعروف بابن خلکان نے وفیات الاعیان میں اور ذہبی نے عبر میں اور عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی نے طبقات الحفاظ میں اور محمد بن محمد الجزری نے طبقات القرآء میں بہت کچھ لکھی ہیں دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶ یا اصل کتب مذکورہ میں ملاحظہ کیجیے۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۲۲۶ پر طبرانی کے فضائل میں سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ الباب الحادی والعشرون فی انّ اللہ تعالی باهی به الملائکة السموات العلی وایهم والانبیاء مشتاقون الی لقائه من اعتلائه غوارب المناقب و امتطائه مناکب المراتب و ارتقائه عن فاطمة الزهرا علیها السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

دالٌ علی الامامۃ لامتناعِ تقدیمِ المفضولِ علی الافضلِ عقلاً ونقلاً والنصُّ المذکورُ اوضحُ دلالۃً۔

مقولہ زائر

دیکھو کہ یہ کلام جو ربِّ قوی کا ہے — اس سے عیاں وہ فضل علی ولی کا ہے
جس سے کہ کچھ ثبوت خلافت میں شک نہیں — یعنی یہ ہے کہ مرتضیٰ کی امامت میں شک نہیں
افضل ہیں کل صحابہ سے کل مومنین سے — اکمل ہیں اہل دین سے کل متقین سے
معصوم بعد احمد مختار ہیں یہ ہی — معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں یہ ہی
شاہد ہیں عقل و نقل کہ امت میں لاکلام — افضل جو سب سے ہو وہی ہو سکتا ہے امام
سب سے زیادہ رتبے ہیں زوج بتول کے — واجب یہ ہے کہ ہوں یہ خلیفہ رسول کے

علیہ وآلہ وبارک وسلم انّ اللہ عزّ وجلّ باھی بکم وغفر لکم عامۃً ولعلیٍّ خاصۃً وانی رسول اللہ غیر محابٍ عن قومی ولا محابٍ لقرابتی ھذا جبرئیل یخبرنی انّ السعید کلّ السعید من احبّ علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ۔ وانّ الشقی کلّ الشقی من ابغض علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ رواہ الصالحانی۔ وقال اوردہٗ امامُ زمانہ والمقدم علی سائر اقرانہ الحافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی فی معجمہ باسنادہ یعنی صالحانی نے طبرانی کو بلفظ امام یاد کیا ہے اور مقدم علی القرآن ٹھیرایا ہے جن صاحبوں کو مفصل فضائل اور محامد طبرانی کے دیکھنے منظور ہوں وہ عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر وغیر مجلد دوم حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں ۱۲۔ مقرب علی زائر۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

قال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مھذب الائمہ
ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الھمدانی اخبرنی ابو القاسم
نصر بن محمد بن زیرک المقری اخبرنی والدی ابو عبد اللہ محمد حدثنی
ابو علی عبد الرحمن بن محمد بن احمد النیساپوری حدثنی احمد
بن محمد بن عبد اللہ الناریخی البغدادی من حفظہ بدینور حدثنی
محمد بن جریر الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنی
العلاء بن الحسین الھمدانی حدثنی ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی عن
عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی بلغۃ علی بن
ابی طالب فالھمنی ان قلت خاطبتنی یا رب ام علی فقال یا احمد
انا شئ لا کالاشیاء لا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک
من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم
اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما
یطمئن قلبک۔ ونقلہ عبد المحمود فی کتابہ عن مھذب الائمہ من قول احمد
اخطب خوارزم بھذا الاسناد بعینہ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

عبد الملک سے نقل ہوا خطب نے یوں کہا	ابن عمر بیان یہ کرتے ہیں برملا

پوچھا کسی نے آکے کہ یا سید الانام
کس کی زباں میں حق نے کیا آپ سے کلام

فرمایا مصطفیٰ نے کہ تھا لہجۂ علی
تقریر مجھ سے حق نے زبان علی میں کی

کی عرض میں نے حق سے کہ اے رب دوسرا
مجھ سے خطاب کرتا ہے تو یا کہ مرتضیٰ

ارشاد کبریا ہوا مجھ سے کہ اے نبی
میں وہ ہوں جو مشابہ اشیا نہیں کبھی

شے سے بھی وصف کر نہیں سکتا کوئی مرا
مخلوق پر قیاس ہے خالق کا ناروا

مخلوق تجھکو میں نے کیا اپنے نور سے
پیدا کیا علی کو ہے تیرے ظہور سے

اور تیرے دل کے بھید کو پہچانتا ہوں میں
سب سے احب ہے تجھکو علی جانتا ہوں میں

تقریر اس لئے ہے زبان علی میں کی
تا تیرے دل کی اس سے تسلی ہو جاتی

قول الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول هذا ابین دلالة واضحة علی ان علیاً افضل الناس بعد رسول الله لتضمنه انه احب الناس الیه و یمتنع عقلاً تقدیم المفضول علی الافضل فثبت امامته علیه السلام۔

مقوله الناشر عفا الله عنه

ظاہر ہوا کہ شمس ضحیٰ اس حدیث سے
محبوب تر رسول خدا کو علی ہی تھے

محبوب تر تھے جبکہ بہ نزد نبی علیؑ
ثابت ہوا کہ افضل و اعلیٰ تھے بس یہی

مفضول کو جو فضل دے افضل پہ ہے خطا
ظاہر ہوا وصی پیمبر ہیں مرتضیٰ

افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضیٰ نہیں

الحدیث الیفث القدس نمبر ۵ صفحہ ۲۳۹

قال صدر الائمہ ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب اخبرنی شھرداد بن شیرویہ بن شھرداد الدیلمی اخبرنی ابو الفتح عبدوس الھمدانی حدثنی ابوطاھر الحسین بن علی بن سلمہ حدثنی ابو الفرج الصامت بن محمد بن احمد حدثنی الحسن بن علی بن عاصم القرشی حدثنی صھیب بن عباد حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب علیھم السلام قال قال رسول اللہ اتانی جبرئیل وقد نشر جناحیہ فاذا فیھا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی الاخر لا الہ الا اللہ علی الوصی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المحققین ورئیس المدققین مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ فی حدیث مذکورۃ المتن مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۱۰ میں وارد کی ہے اور نیز جناب ممدوح اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل در ذکر اسمائے جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام گفتہ ومنھا وصی اللہ وخلیفۃ اللہ۔ عن الامام جعفر الصادق عن ابیہ الامام عن جدہ الامام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وقد نشر جناحیہ فاذا

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۵

اخطب نے یوں مناقب حیدر کے باب میں — منقول دیلمی سے کیا ہے کتاب میں

ماثور یہ حدیث علی ولی سے ہے — اس کی سند رسول خدا کے وحی سے ہے

فرمایا اس طرح سے شہ مرسلین نے — بازو جو میرے سامنے کھولا امین نے

کلمہ کے بعد لکھا تھا اک پہ میرے نبی — اور دوسرے پہ تھا کہ علی اونکا ہے وصی

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول هذا اوضح دلالة وابین نصا مما تقدم فیتجه کونه من کلام الله والا فمن کلام من هو ولیس لنا فکونه مکتوبا علی جناح جبرئیل وروایة الرسول له وتقریره کاف فی کونه حجة ونصا۔

علی احد جناحیه مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی الاخر مکتوب لا اله الا الله علی وصی الله رواه الصالحانی باسناده ایضا۔

جناب شیخ حر عاملی اعلی الله مقامه فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت واضح الدلالت ہے کیونکہ اگر یہ کلام الہی نہیں تو پھر اور کس کا کلام ہے جبرئیل امین کے بازو پر اس مضمون کی تحریر اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶ صفحہ ۲۴۰

وقال اخبرنی ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری اخبرنی الاستاذ ابو الحسن علی بن مردک الرازی اخبرنی الحافظ ابو سعید اسمعیل بن الحسین السمان اخبرنی ابو بکر محمد بن احمد الحمدونی بقرائتی علیہ سنۃ ۳۸۲ حدثنی ابو محمد عبد الرحمن بن حمدان بن عبد الرحمان المرزبان الجلاب حدثنی ابو بکر محمد بن ابراھیم السوسی المصری نزیل حلب حدثنی ابو عثمان بن عبد اللہ القرشی الشامی بالبصرۃ حدثنی . . . .

یوسف بن اسباط عن مجل الضبی عن ابراھیم النخعی عن علقمہ عن ابی ذر قال لما کان یوم البیعۃ لعثمان و ذکر الحدیث و فیہ خطبۃ لعلی بن ابی طالب یقول فیھا ھل تعلمون یا معشر المہاجرین و الانصار ان جبرئیل اتی النبی فقال لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی قالوا اللھم نعم قال ھل تعلمون ان رسول اللہ قال لما اسری بی الی السماء السابعۃ الی رفارف من نور ثم رفعت

کی تقریر یعنی آں حضرت کا اس مضمون کو بیان فرمانا جناب امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے وصی برحق ہونے کے واسطے حجت بالغہ اور نص صریح اور دلیل کافی و برہان وافی ہے ۔

الیٰ حبیب من نوب فوحمد الله النبی اشیاءً فلما سمع نادی منادی من قبل الله تعالیٰ نعم الاب ابوك ابراهیم ونعم الاخ اخوك علی بن ابی طالب واستوص به هل تعلمون ذلك فقام عبد الرحمان بن عوف من بینهم فقال نعم سمعته من رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الحدیث۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶

اخطب کا قول ہے کہ ہے کہتا زمخشری — اس کی سند ہے حضرت بوذر نے نقل کی
جس دن ہوا تھا بیعت عثمان کا معرکہ — خطبہ تھا ایک حیدر کرار نے پڑھا
اوس میں کیا مہاجر و انصار کو خطاب — کہتے تھے سب کے سامنے اسوقت بوتراب
جبرئیل میری شان میں لائے تھے لافتی — بولی یہ سب کہ آپ نے واللہ سچ کہا
فرمایا پھر علی نے کہ کیا جانتے ہو تم — جو کہہ رہا ہوں میں اسے کیا مانتے ہو تم
معراج میں رسول خدا کو ندا ہوئی — اچھا ہے تیرا باپ براہیم یا نبی
اور شک نہیں کہ خوب ہے بھائی علی ترا — لازم ہے بعد تیرے وہ ہو وصی ترا
اوسوقت ابن عوف نے اٹھکر کہا کہ ہاں — بے شک سنا یہ میں نے نبی کرتے تھے بیاں

قال الشیخ الحسن العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی اقول

لافتی الا علی صریح فی تفضیله علی جمیع الناس فی الفتوة و

یلزم من ذلک تفضیلہ علیہم فی غیرہا لان الامۃ علی قولین فمن فضل علیا علیہم فی الفتوۃ دون غیرہا لنا ما احداث قول ثالث وخارق الاجماع اذ لا قایل بالفرق و الافضل ہو الامام کما تقدم وقد سبق تقریر الاستدلال ببقیۃ الحدیث۔

ترجمہ قول شیخ علیہ الرحمہ

جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لافتیٰ الا علی صراحۃ اس امر پر دال ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فتوۃ میں تمام لوگوں سے افضل ہیں اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سوائے فتوہ کے اور صفات حمیدہ میں بھی سب سے افضل ہوں کیونکہ امت میں قول تو دو ہی ہیں ورنہ تیسرے قول کا پیدا کرنا اور خرق اجماع لازم آئیگا پس ظاہر ہے کہ علی سب سے افضل ہیں اور افضل ہی امام ہوسکتا ہے

ع۱ ابو القاسم محمود بن عمر جار اللہ الزمخشری صاحب الکشاف کی توثیق میں دو عبارتیں لکھتا ہوں اگر کوئی شخص زیادہ تر تفصیل اون کی توثیق میں چاہتا ہو تو عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلدات میں دیکھے بالخصوص مجلد دوم من جملہ مجلدات حدیث غدیر۔ یہاں صرف اسی قدر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کہ مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری جامع الاصول میں لکھتے ہیں۔

علامہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف کی توثیق۔

الحدیث الثانی عشر القدسی نمبر صفحہ ۲۴۱

و قال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مہذب الائمۃ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الہمدانی انبانا محمد بن الحسین بن علی المقری اخبرنی محمد بن محمد بن احمد الشاہد حدثنی ہلال بن محمد بن جعفر حدثنی ابو الحسین علی بن الحسین البجلی حدثنا محمد بن اسحاق المقری حدثنا علی بن حماد الخشاب حدثنا علی بن محمد المدینی حدثنا وکیع بن الجراح حدثنا سلیمان بن مہران حدثنا جابر عن مجاہد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما عرج بی الی السماء رأیت علی باب الجنۃ مکتوبًا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ الحسن الحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ علی مبغضیہم لعنۃ اللہ۔

ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی الحنفی مذہبًا صاحب التصانیف العجیبۃ والتالیفات الغریبۃ مثل الفائق فی غریب الحدیث والکشاف فی تفسیر القرآن والامثال والمفصل فی النحو ولہ الید الباسطۃ واللسان الفصیح فی علوم الادب لغتہا و نحوہا و شعرہا و رسایلہا۔ و علم البیان الیہ انتہت ہذہ الفضائل و بہ ختمت واقام بمکۃ دہرًا حتی صار یعرف بجار اللہ انتہی۔ اور محمود بن سلیمان الکفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہا مذہب النعمان المختار میں کہا ہے الشیخ

قول الجناب الشيخ المرحوم

اقول لا ريب ان ما هو مكتوب على باب الجنة فهو من كلام الله تعالى او كتب باذنه ثم قوله علي حبيب الله لا ريب انه كتب على باب الجنة مع علم الله انه يدعي الامامة والخلافة بعد الرسول بغير فصل ويمتنع من البيعة وكونه مع ذلك حبيب الله واضح الدلالة على صحة تلك الدعوى وبطلان دعوى غيره لها وكذا القول في موافقة الحسنين عليهما و دعويهما الخلافة ومحاربتهما معاوية وابنه عليهما وكونهما مع ذلك صفوة الله دال على امامتهما وبطلان غيرهما كما تقدم ويستفاد من اخر الحديث تحريم بغضهم وهو يقتضي وجوب تصديق دعواهم المذكورة.

الامام الفهامة جار الله العلامة ابو القاسم محمود بن عمر معين الدين الزمخشري امام عصره بلا مدافعة كان نحويا ذكيا خبيرا بالمعاني والبيان فقيها مناظرا متكلما نظارا اديبا شاعرا محدثا مفسرا واستاذ زمانه في الادب ومجتهدا او انه في المذهب له في العلوم اثار ما ليس لغيره من اهل عصره وكان من الفصاحة والبلاغة بالمحل الاعلى الذي تشهد به تصنيفاته سيما الكشاف في التفسير بما فيه من ايجاز البيان وبيان اعجاز القرآن وحسن التاليف ولطف التر

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۱

منقبت

اخطب نے یوں فضائل حیدر کے باب میں — عبدالملک سے نقل کیا ہے کتاب میں
جابر ہیں نقل کرتے مجاہد سے بے خبر — وہ کہتے ہیں کہ کہتے تھے عباس کے پسر
بولے رسول جبکہ میں معراج کو گیا — دیکھا یہ باب خلد پہ میں نے لکھا ہوا
خالق ہے لاشریک محمد رسول ہے — حیدر حبیب حق ہے اسد اللہ تول ہے
لاریب برگزیدہ خلاق مشرقین — سبط نبی ہیں ایک حسن دوسرے حسین
ان کے جو ہیں عدو وہ ہیں ملعون کردگار — اوپر خدائے پاک کی لعنت ہے بے شمار

مقولہ شاعر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر — کس نے لکھا ہے تمکو بھی اسکی ہے کچھ خبر
کس نے لکھا ہے گر یہ خدا نے لکھا نہیں — لکھا ہے جب خدا نے تو کیا یہ بجا نہیں
جب مرتضے حبیب خدا نے جہان کے ہیں — پھر کسطرح امام نہ اہل زمان کے ہیں
بعد از نبی نزاع جو واقع ہوئے بہم — دیکھو بغور تم کہ کتابوں میں ہیں رقم
بعد از نبی علی نے امامت کا ادعا — ظاہر ہے کہ مجمع اصحاب میں کیا
اون کے خلیفہ ہونے پہ نص صریح ہے — جب وہ حبیب حق ہیں تو دعوا صحیح ہے

دہ مشاقۃ التعب و لطافۃ التعبیر بیان التناسب فی المبانی بلا غلط و ما لیس فیہا بعہد ہی مثل کشاف ان کنت تبتغی الہدی فالزم قرائتہ فانہ کالداء و الکشاف کالشافی۔ انتہی دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر صفحہ ۳۰۵۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲

وقال اخبرنی شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی عن ابیہ عن ابی الحسن المیدانی عن ابی محمد الحلال عن محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب عن محمد بن الحسن بن نعیم بالطایف عن عبد اللہ بن المنہال بن بحر عن عبد اللہ بن حمید عن موسیٰ بن اسمٰعیل بن موسیٰ عن جدہ جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاءنی جبرئیل من عند اللہ بورقة آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبة علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی ۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸

اخطب نے شہردار سے اپنی کتاب میں ۔۔۔ لکھا ہے یوں مناقب حیدر کے باب میں
جابر نے نقل سید کونین سے کیا ۔۔۔ کہتے ہیں وہ کہ سید عالم نے یوں کہا
جبرئیل آئے حکم الٰہی سے میرے پاس ۔۔۔ اور لائے ساتھ اپنے وہ اک سبز ورق آس
اس میں لکھا ہوا تھا یہ جانب خدا ۔۔۔ خلقت پہ میں نے فرض ہی کی حب مرتضےٰ
یا مصطفیٰ بتا دو یہ مضموں انام کو ۔۔۔ لوگوں کو یہ ہماری طرف سے پیام دو

توثیق شہردار ابن شیرویہ ابو المنصور دیلمی کی ۔

توثیق شہردار و ابو المنصور از لسان المحدثین ۔

جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین نے توثیق
ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی بڑے بسط اور تفصیل سے
مجلد حدیث تشبیہ میں تحریر فرمائی ہے۔ من جملہ اون عبارات کے تین کتابون
کی عبارتوں پر یہاں اکتفا اور اقتصار کیا جاتا ہے۔ تقی الدین ابو بکر بن احمد
الاسدی طبقات شافعیہ میں کہتے ہیں شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ
ابو منصور بن ابی الشجاع الدیلمی۔ کان محدثاً عارفاً بالادب ظریفاً خرج اسانید
لکتاب والدہ المسمی بالفردوس فی ثلاث مجلدات ورتبہ ترتیباً
حسناً وسمی الفردوس الکبیر ولد سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ
وتوفی فی رجب سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ انتہی اور ابو مہدی
عیسی بن محمد الثعالبی نے مقالید الاسانید میں کہا ہے۔ تلبیۃ من عجالۃ
قال الذہبی۔ ہو الامام الحافظ ابو منصور شہردار ابن شیرویہ
بن شہردار الدیلمی ینتہی نسبہ الی فیروز الدیلمی الصحابی قال
ابن السمعانی کان ابو منصور حافظاً عارفاً بالحدیث فہماً عارفاً
بالادب ظریفاً خفیفاً لازماً مسجدہ متبعاً اثر والدہ فی کتابۃ الحدیث
وسماعہ وطلبہ رحل الی اصبہان مع والدہ سنۃ خمس وخمسمائۃ
ثم رحل الی بغداد سنۃ سبع وثلاثین سمع اباہ ومکی ابن منصور الکرجی
وابا محمد الدونی وابا بکر بن خلف وبہ ولہ اجازۃ من ابی منصور
بن الحسین المقری کان یجمع اسانید کتاب الفردوس لوالدہ
ورتبہ ترتیباً عجیباً حسناً وقد فرغ منہ وہذبہ وثقتہ سافری عنہ

ابنہ ابو مسلم احمد و طایفۃ۔ توفی سنہ ثمان وخمسین وخمسمائۃ رحمہ
اللہ ۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب بستان المحدثین میں فرماتے ہیں پسر
او شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کنیت او ابو منصور در معرفت حدیث
وفہم آن از پدر بہتر بود چنانچہ سمعانی ہم در حق او بفہم و معرفت گواہی دادہ
و علم و ادب را نیز خوب می دانست و مرد سبک روح و عابد بود و در مسجد خود
ملازمت داشت و غالبا بشغل استماع حدیث و نوشتن آن می گزرانید
و در طلب علم حدیث با والد خود شریک بود در سفر اصفہان سال پانصد و پنج
ہمراہ او بود و بعد از خود در رفتہ در سال سی و ہفت بعد از موت پدر خود از اساتذہ
بسیار تحصیل کردہ چنانچہ از مکی بن منصور الکرخی و ابو محمد الدونی و ابو بکر بن
زنجویہ واز بعضے محدثان اجازت حاصل کردہ و ترتیب کتاب فردوس برین
وضع او دادہ و اسانید این کتاب را بجنت تمام جمع کردہ و چون از تنقیح
و تہذیب فارغ شد پسر او ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی و جماعت دیگر
از شاگردان او از وے روایت کردند و وفات شہردار در سال پانصد و
پنجاہ و ہشت است و نسب این خاندان بفیروز دیلمی میرسد کہ قاتل اسود عنسی
بود در حق او جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ فاز فیروز و او
صحابی ست ۔ انتہی تنبیہ جلیلہ چون از تنقیح الخزیہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین
نے ایک حاشیہ لکھا ہے جو قابل دید ہے عقرب علی

اخطب خوارزم نے الحافظ ابو المنصور شہردار بن شیرویہ سے حدیث نور کو روایت

روایت کردن خوارزم از شہردار حدیث نور را مجلد حدیث نور صفحہ ۱۴۴ ۔

کیا ہے۔ قال اخبرنی شہردار ہذا الحافظ قال اخبرنا عبدوس
بن عبد اللہ الہمدانی کتابۃ حدثنا ابو الحسن علی بن عبد اللہ
حدثنا ابو علی محمد بن احمد العطشی حدثنا ابو سعید العدوی
والحسن بن علی حدثنا احمد بن المقدام العجلی حدثنا ابو الاشعث
حدثنا الفضیل بن عیاض عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن
زاذان عن سلمان قال سمعت حبیبی المصطفی محمد صلی اللہ علیہ و
سلم یقول کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ عزوجل مطیعا یسبح اللہ
ذلک النور و یقدسہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما
خلق اللہ تعالی آدم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ
واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی
شہردار بسندہ مذکورۃ المتن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ الاطیاب نے۔ کہ میں اور علی چودہ ہزار برس پہلے خلقت آدم سے
بطور نور کے سامنے پروردگار عالم کے حاضر تھے کہ وہ ہمارا نور اطاعت رب غفور
اور اوس کے تسبیح و تقدیس میں مشغول تھا جب خداوند تعالی نے آدم کو
پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا میں ہم دونوں تھے میں اور علی ایک
جگہہ اور ایک صلب میں چلی آئے یہاں تک کہ عبد المطلب کے صلب میں
آکر اوس نور کے دو ٹکڑے ہوئے ایک جز اوس نور کا میں ہوں اور ایک
جز علی ہے۔ و قال اخبرنی شہردار ہذا اجازۃ قال اخبرنا عبدوس

بن عبد الله بن عبد وس الهمدانی فی کتابہ حدثنا الشریف ابو طالب
الجعفری حدثنا ابن مردویہ الحافظ حدثنا اسحاق بن محمد بن
علی بن خالد حدثنا احمد بن زکریا حدثنا ابن طہمان حدثنا محمد
بن خالد الہاشمی حدثنا الحسین بن اسماعیل بن حماد عن ابیہ عن
زیاد بن المنذر عن محمد بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نورا بین یدی
اللہ تعالیٰ من قبل ان یخلق ادم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ
ادم سلک ذالک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب
الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما
فی صلب عبد اللہ و قسما فی صلب ابی طالب فعلی منی و انا
منہ لحمہ لحمی و دمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فبغضی
ابغضہ ۔ نیز اخطب خوارزم نے شہدار سے بسند مذکورۃ المتن بہ
طریق آل محمد روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میں اور علی بطور نور چودہ ہزار برس آدم کی پیدایش سے پہلے سے سامنے
جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کے حاضر تھے جب خدائے تعالیٰ نے آدم کو پیدا
کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اس کو ایک صلب
سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ ہمارا نور صلب عبد المطلب
میں پہونچکر دو ٹکڑے ہوا آدھا عبد اللہ کی صلب میں گیا اور آدھا ابو طالب
کے صلب میں گیا پس علی مجھ سے ہے میں اوس سے ہوں گوشت اوس کا میرا

گوشت ہے خون اوس کا میرا خون ہے جو علی کو دوست رکھے پس وہ میری محبت کی وجہ سے ہے اور جو علی کو دشمن رکھے پس وہ میری دشمنی کی وجہ سے ہے۔ نیز اخطب خوارزم نے شہردار دیلمی کی سند سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ملائکہ کو علی بن ابی طالب کے چہرہ مبارک کے نور سے۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث نور صفحہ ۱۲۳ سے ۱۲۶ تک۔

مقولہ ناظر

ان احادیث کو جو کتب معتبرہ حضرات اہل سنت ہین اور پھر ایسے ایسے بزرگان دین وثقات ومعتمدین بلکہ خلفاء راشدین سے منقول ہین بنظر غور وتامل سوچو اور پڑھو سب صفا ہین صداقت آئین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور اولویت پر بکمال متانت ووضوح دلالت کرتی ہین اور ان احادیث قدسیہ ونبویہ سے صاف صاف ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب امیر المومنین افضل انام ہین پس جب وہ حضرت بعد آنحضرت کے سب سے افضل ہین تو بیشک وبے شبہ بعد جناب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی خلیفہ اول بلا فصل ہین عقل خداداد سے کام لیا جائیگا تو یہ عقدہ منکشف ہوجائے گا۔

الحدیث القدسی نمبر ۹ صفحہ ۲۴۲

روی الشیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی وھو من علمائنا فی الجزو الثالث من کنز الفوائد۔ قال حدثنا الشیخ الفقیہ ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان القمی من کتابہ الذی سماہ بایضاح دقایق النواصب وھذا کتاب جمع فیہ مائۃ منقبۃ لامیر المومنین مما رواہ من طریق العامۃ۔

قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ قال حدثنی محمد بن القاسم قال حدثنی عباد بن یعقوب قال حدثنی عمر بن المقدام عن ابیہ قال حدثنی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق بشیراً ونذیراً ما استقر العرش والکرسی ولا دار الفلک ولا قامت السموات والارض الا بان کتب فیہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ امیر المومنین وان اللہ تعالی لما عرج بی الی السماء واختصنی بلطیف ندایہ قال یا محمد قلت لبیک ربی وسعدیک قال انا المحمود وانت محمد شققت اسمک من اسمی

حضرات ناظرین یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی نے جو ہمارے علماء میں سے ہیں اپنی کتاب کنز الفوائد کے جزو ثالث

وفضلتاک علی جمیع خلقی وبریتی فانصب علیاً علماً لعبادی یہلدہم الی دینی یا محمد انی قد جعلت علیاً امیر المومنین فمن تامر علیہ لعنۃ ومن خالفہ عذبتہ ومن اطاعہ قربتہ یا محمد انی جعلت علیاً امام المسلمین فمن تقدم علیہ اخزیتہ ومن عصاہ استنفعۃ ان علیاً سید الوصیین وقاید الغر المحجلین وحجتی علی الخلق اجمعین۔

قول الجناب الشیخ المرحوم

اقول دلالۃ ہذا الحدیث الشریف واضح علی المقصود من ان تحتاج الی بیان ویمکن الاستدلال بہ علی اثنی عشر موضعاً کما لا یخفی۔

ترجمہ قول جناب شیخ حر عاملی طاب ثراہ

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف مقصود یعنی اثبات امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام پر ایسے صراحت سے دال ہے کہ محتاج بیان

میں جناب شیخ ابو الحسن محمد بن علی بن شاذان القمی کی کتاب الیضاح دقائق النواصب میں سے جسمیں کہ سو فضیلتیں جناب امیر المومنین کے اہل سنت کے طریق سے منقول ہیں نقل کی ہیں اور تصدیق الحدیث الماثور المذکور فلیرجع الی اصل کتاب المذکور ۱۲

نہیں اس میں بارہ جگہ سے استدلال امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر ہو سکتا ہے

مقولۃ الناظر

یہ حقیر سراپا تقصیر ناظر جناب بشیر و نذیر عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب شیخ نے جو بارہ مقاموں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ فانصب علیاً[1] علماً۔ یہدیہم[2] الی دینی جعلت علیاً[3] امیر المومنین۔ فمن تامر[4] علیہ لعنتہ۔ ومن خالفہ[5] عذبتہ۔ ومن اطاعہ قربتہ جعلت علیاً[6] امام المسلمین فمن تقدم[7] علیہ اخزیتہ۔ ومن عصاہ[8] استخففتہ۔ ان علیاً سید الوصیین[9] وقاید الغر المحجلین[10]۔ وحجتی[11] علی الخلق اجمعین[12]

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹

ابن جبیر سے یہ روایت بیاں ہوئی
عباس کے پسر سے خبر یوں عیاں ہوئی

عباس کے پسر کا ہے اسطرح سے بیاں
کہا کہ قسم یہ کہتے تھے سردار انس و جان

کرسی و عرش اور سما و زمین نے
پکڑا نہیں قرار مکان اور مکین نے

قائم ہوئی زمیں نہ اوس وقت تک فلک
لکھا نہ اونپہ کلمۂ توحید جب تلک

توحید حق کے بعد محمد کا نام ہے
بعد از رسول پاک کے اسم امام ہے

یعنی لکھا ہے حق کا محمد رسول ہے
سردار مومنین کا زوج بتول ہے

فرماتے ہیں یہ صاحب معراج مصطفٰے
معراج کے لئے جو گیا میں سوے سماء

اللہ نے کمال عطوفت سے دی ندا
لبیک کہہ کے میں جو بڑھا حکم یہ ہوا

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے نام سے
اور تجکو ہیں نے فضل دیا کل انام سے

کر نصب تو علی کو علم بہر اہتدا
تا لوگ اقتدا کریں پائیں رہ خدا

حیدر امیر مومنوں کا بالیقین ہے
اوسپر امیر جو کہ بنے وہ لعین ہے

اوسپر امیر بن کے حکومت کریگا جو
لعنت خدا ئے پاک کی ایسے شقی پہ ہو

اُن سے خلاف جو کہ کریگا کوئی بشر
بدلے میں مجھسے پائیگا تعذیب بیشتر

اوس کا مطیع جو ہے وہ مجھسے قریب ہے
اوس کی دعا کا خالق عالم مجیب ہے

میں نے کیا امیر اوسے مومنین کا
میں نے کیا امام اوسے مسلمین کا

آگے بڑہے جو حیدر کرار سے رذیل
اوس میں نہیں کلام کروں گا اوسے ذلیل

سردار اوصیا کا ہے وہ سید جلیل
جو اوس سے سرکشی کرے ہوگا بہت ذلیل

غر المحجلین کا قائد بہی ہے شہی
کل خلق پہ خدا کی وہ ہے حجت قوی

مثنوی الارشاد

کیون بہائیو خیال کرو اس حدیث پہ
اے مصطفیٰ تو اپنا خلیفہ علی کو کر

سو جو کہ کبریا کی طرف سے ہوا یہ حکم
فرماتا ہے جناب خداوند دادگر

مشہور ہے حدیث جو خم غدیر کی
تا ہووے میرے دین کی جانب سے راہبر

کل مومنین شیر خدا کے غلام ہیں
ظاہر یہ ہے کہ لائے پیمبر بجا یہ حکم

آؤ علی کی راہ پہ جو مستقیم ہے
تکمیل اوس سے ہوگئی حکم قدیر کی

کل مسلمین کے لئے حیدر امام ہیں
حقا علی ہے رہبر راہ قویم ہے

علی کی راہ بیشک مستقیم ہے۔ دیکہو قرآن شریف سیپارہ ۱۴ سورۃ الحجر۔ قولہ تعالیٰ ہذا صراط علی مستقیم۔

روی الخوارزمی فی المناقب عن الحسن البصری انه کان یقرء هذا صراط علی مستقیم ویقول معناه هذا صراط علی بن ابی طالب ودینه طریق ودین مستقیم فاتبعوه وتمسکوا به فانه واضح لا عوج فیہ انتہی۔

یعنی صدر الائمہ ابو المؤید خوارزمی نے کتاب مناقب میں حسن بصری سے روایت کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں پڑھتا تھا کہ ہذا صراط علی مستقیم اور کہتا تھا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ راہ علی بن ابی طالب کی اور اونکا طریق و دین مستقیم ہے اوسکا اتباع کرو اور اوسی سے تمسک کرو کہ وہ واضح ہے اور اوس میں کجی نہیں انتہی اور ہمارے آئمہ طاہرین جو کہ احد الثقلین ہیں اور من جانب خدا و رسول ہم لوگ اون سے تمسک کرنے کے لئے مامور ہیں اونہوں نے بھی اس آیت کو اسی طرح پڑھا ہے اور یہی معنی بیان فرمائے ہیں ۔ مقرب علی زائد۔

الحدیث الیقین القدسی نمبر ۱ صفحہ ۲۴۴

قال اخبرنا ابو المحاسن محمد بن طالب البلدی قال اخبرنی ابو المفضل قال اخبرنا احمد بن محمد بن مخلد ابو الطیب الجعفی الدهان بالکوفۃ قرائۃ علیہ قال حدثنا محمد بن سالم بن عبد الرحمن الازدی قال حدثنا غوث بن مبارک الخثعمی قال حدثنا حماد بن یعلی السعدی عن علی بن الحزور عن صالح بن میثم عن زاذان عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ

قال هبط جبرئيل عليه السلام يوم احد فقد انهزم المسلمون و لم يبق غير على و قد قتل الله على يده جماعة من المشركين من قتل فقال جبرئيل يا محمد ان الله يقرأ عليك السلام و يقول لك اخبر عليًا انى عنه راضٍ و انى اليت على نفسى ان لا يحبه عبد الا احببته و من احببته لم اعذبه بنارى و لا يبغضه عبد الا ابغضته و من ابغضته ماله فى الجنة من نصيب قال و هبط على جبرئيل يوم الاحزاب لما قتل على بن ابى طالب عمروًا فارسهم فقال يا احمد ان الله يقرأ عليك السلام و يقول لك انى افترضت الصلوٰة على عبادى فوضعتها عن العليل الذى لا يستطيعها و افترضت الزكوٰة فوضعتها عن المقل و افترضت الصيام فوضعته عن المسافر و افترضت الحج فوضعته عن المعدم و من لا يجد السبيل اليه و افترضت حب على بن ابى طالب و مودته على اهل السموات و اهل الارض فلم اعذر فيه احدًا فمر امتك بحبه فمن احبه فبحبى و حبك احبه و من ابغضه فببغضى و بغضك ابغضه ـ

ترجمه الحديث الشريف القدسى نمبر ۱۰

سلمان فارسیؓ نے کیا اس طرح بیاں	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے سردار انس و جاں
جبرئیل آئے لیکے یہ روز احد پیام	جب پا چکا تھا لشکر اسلام انہزام

بھاگڑ پڑی تھی لشکر اسلام میں کمال
باقی نہ تھا وہاں کوئی جز شیر ذوالجلال

میدان جنگ میں کوئی جز مرتضےٰ نہ تھا
ثابت قدم جہاد میں کوئی رہا نہ تھا

کرتے تھے قتل مشرکوں کو شیر کبریا
اون کے پروں کو دیتے تھے حیدر پرے ہٹا

تنہا تھے کافی سینکڑوں کفار کیلئے
سینہ سپر تھے احمد مختار کے لئے

جبرئیل بولے آپکو کہتا ہے حق سلام
بعد از سلام دیتا ہے اس طرح سے پیام

کہدو علی سے کرتا ہے ارشاد یوں خدا
اے مرتضیٰ ہے تم سے رضا مند کبریا

حق نے کہا ہے جسکو ولا مرتضیٰ کی ہے
رکھے گا اوس کو دوست یہ مرضی خدا کی ہے

جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا کا ہے
جنت سے بے نصیب عدو کبریا کا ہے

فرمایا پھر حبیب غفور الرحیم نے
یعنی کہا جناب رسول کریم نے

عمرو ابن عبدود کو جو فی النار کر چکے
خندق کو فتح حیدر کرار کر چکے

اُس وقت جبرئیل نے مجھپر کیا نزول
اور بولے آکے حکم خدا سے کہ اے رسول

تمکو سلام ایزد دانا نے ہے کہا
بعد از سلام حق نے یہ ارشاد ہے کیا

لوگوں پہ میں نے فرض کیا ہے نماز کو
واجب کیا ہے خلق پہ عجز و نیاز کو

لیکن جو ہو علیل تو تخفیف اوسکو دی
دشوار امر کی نہیں تکلیف اوسکو دی

جائز رکھا ہے ترک رکوع و سجود کا
اس کے لئے سقوط قیام و قعود کا

میں نے زکوٰۃ بندوں پہ بیشک ہے فرض کی
نادار کو کیا مگر اس فرض سے بری

روزے تمام خلق پہ واجب کئے مگر
سب کو معاف کردیا درحالت سفر

کعبہ کا حج بھی فرض کیا ہے انام پر
مفلس کو اس وجوب سے رکھا بری مگر

کی فرض میں نے خلق پہ حیدر کی دوستی
اس سے نہیں کیا ہے کسی شخص کو بری

کل ساکنان ارض وسموات پر مدام — حب علی کو فرض کیا ہے نے لاکلام
کی فرض سب پہ حیدر کرار کے ولا — اس میں کسیکا عذر نہ مسموع ہوئیگا
امت کو اپنی حکم ولاے علی کا دو — ہر اک پہ فرض ہے کہ محبت علی کا ہو
جس شخص کو کہ حیدر صفدر سے ہے ولا — رکھونگا میں بھی اپنا اوسے دوست دائما
اور جو کہ بدنصیب عدو مرتضےٰ کا ہے — کچھ اسمین شک نہین کہ وہ دشمن خدا کا ہے

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رفع اللہ مقامہ

اقول و ہذا واضح الدلالۃ علے وجوب محبت علی وتحریم بغضہ وان من احبہ لم یدخل النار ای لم یخلد فیہا ومن ابغضہ لم یدخل الجنۃ وان اللہ یحب من احبہ ویبغض من ابغضہ وان حبہ ومودتہ فرض علی اہل السموات والارض بل اوجب من جمیع الفرایض وھو دال علی الامامۃ بل علی ما ھو اجل واعلے لما تقدم تقریرہ ـ

ترجمہ وماحصل قول جناب شیخ مرحوم

یعنی یہ حدیث شریف واضح طور پر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ محبت و مودت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی واجب ہے اور بغض انکا حرام ہے اور یہ کہ دوست آن حضرت کا کبھی مخلد فی النار نہ ہوگا اور دشمن اس جناب کا ہرگز داخل بہشت نہ ہوگا اور یہ کہ علی کے دوست کو خدا دوست رکھتا ہے

اور علی کے دشمن کو خدا دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ دوستی اور مودۃ یعنی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنا علی بن ابی طالب سے اوجب اور افرض یعنی زیادہ تر فرض کی ہے اور یہ امر آن حضرت کے امامت و خلافت وصایت پر بکمال وضوح دلالت کرتا ہے کما لا یخفیٰ۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۱ صفحہ ۲۴۵

مروی صاحب الکشاف من الحدیث القدسی عن الرب العلی انہ قال لادخلن الجنۃ من اطاع علیاً وان عصانی ولادخلن النار من عصاہ وان اطاعنی۔

مقولہ زائر قبل از ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

حیدر پہ کیسا فضل خدائے کریم ہے کرتا ہے نقل صاحب کشاف صاف صاف کی حق نے لام و نون سے تاکید بیشتر	دیکھو کہ یہ حدیث غفور الرحیم ہے ہے گرچہ پیروان علیؑ سے اسے خلاف فرماتا ہے یہ آپ خداوند دادگر

ماحصل حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

ہوگا جو شخص تابع فرمان مرتضیٰ	بیشک میں دونگا اسکو بہشت بریں میں جا

جار اللہ زمخشری صاحب کی توثیق پہلے ہم لکھ چکے ہیں اگر زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو مجلد اول کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۱۲

لائے بجا جو دل سے فرامین بوتراب ... عاصی ہو گرچہ میرا نہ دونگا اُسے عذاب
فرمان مرتضےٰ سے کرے جو کہ سرکشی ... گو ہو مطیع میرا نہ بخشوں گا میں کبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۶

قال الحافظ الدیلمی و من کتاب الفردوس لابن شیرویۃ الدیلمی مرفوعًا الی جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکتوبٌ علی باب الجنۃ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی اخوہ ولی اللہ اخذتُ ولایۃ علی الذر قبل خلق السمٰوٰت و الارض بالفی عام من سرہ ان یلقی اللہ و ھو عنہ راضٍ فلیوال ال علیًا و عترتہ مظھر جنایتی و اولیائی وخلفائی واحبائی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

فردوس دیلمی کے جو مشہور ہے کتاب ... تحریر یہ حدیث ہے اس میں بآب و تاب
منقول ہے یہ جابر انصار سے خبر ... کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں سید البشر
جنت کے در پہ پہلے سے کلمہ لکھا ہوا ... یعنی نہیں الٰہ کوئی غیر کبریا
احمد جناب ایزد برحق کا ہے نبی ... حیدر نبی کا بھائی ہے اللہ کا ولی
لکھا ہے باب خلد پہ یوں ربّ دادگر ... اُسکی ولا کا عہد لیا ہے بوقت ذر
اہل جہاں سے اور مکان و مکیں سے قبل ... اعوام دو ہزار سماء و زمیں سے قبل
جو کوئی چاہے یہ کہ رضا مند ہو خدا ... رکھے علی و عترت اطہار سے ولا

وہ میرے برگزیدہ ہیں اور اولیا وہی | وہ سب میرے خلیفہ ہیں میرے حبیب ہی

مقولۂ زائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر | تحریر کس نے کر دیا بولو تو سوچ کر
کچھ اس میں شک نہیں کہ بجز حکم کردگار | ممکن نہیں کہ ہووے یہ تحریر آشکار
خود لکھدیا خدا نے کہ شوہر بتول کا | اللہ کا ولی ہے برادر رسول کا
مضموں کیا جو مخبر صادق نے بیاں | ہے دال یہ امامت حیدر پہ بیگماں
دعوی کیا علی نے امامت کا بالیقیں | دیکھو کتب کو اس کا تو منکر کوئی نہیں
نص امامت شہ مرداں یہ ہے صریح | جب وہ ولی حق ہیں تو دعوی وہ ہے صحیح
گر چاہتے ہو تم کہ رضامند ہو خدا | لازم ہے تمکو پیروی آل مصطفی
دیکھو کلام حق یہ خلیفہ خدا کے ہیں | محبوب رب یہ ہیں یہ ولی کبریا کے ہیں
واجب ہوئی بہ حکم خدا ان کی دوستی | اور فرض سب پہ انکا ہوا اتباع ہی

قول الجناب الشیخ المرحوم

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی بعد نقل هذا الحدیث الشریف القدسی۔ اقول ای نص ابین من هذا وای تصریح اوضح منه حیث تضمن ان علیاً اخو رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وان علیاً ولی الله ولا یخلوا اما ان یکون کتب هذا علی باب الجنة وامر الرسول بتبلیغه حیث انه

لا ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی مع علمہ اللہ ان علیاً سیمنعہم عن بیعتہ الی بکر ساعۃ اشہر و یدعی الامامۃ لنفسہ او مع علم علم اللہ بذلک فلا سبیل الی الثانی فتعین الاول فکونہ مع ذلک ولی اللہ دلیل علی صحۃ دعواہ و ثبوت امامتہ و خلافتہ وتضمن الحدیث ایضاً ان اللہ اخذ ولایتہ علی الناس وان ولایۃ علی و عترتہ واجبۃ وانہم نجباء اللہ واولیائہ و خلفائہ واحباؤہ وھو نص صریح علی امامۃ الاثنی عشر بالتقریر المذکور وغیرہ من تصریح ھذا اللفظ خصوصاً قولہ وخلفائی فانہ اوضح من ان یحتاج الی بیان الدلالۃ ـــ

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی بعد نقل اس حدیث شریف قدسی کے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ نص اور تصریح جلی اور دلیل واضح و برہان ظاہر و آشکار در باب اثبات امامت مولانا امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس حدیث قدسی سے ثابت و مبرہن ہو گیا کہ علی علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے بھائی ہیں اور اللہ جلشانہ کے ولی یعنی دوست ہیں اور یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا کہ خدا وند تبارک وتعالی نے مضمون مذکور باب جنت پر تحریر فرمایا اور اس کی تبلیغ کا اپنے حبیب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ کو حکم دیا کیونکہ

جناب رسول خدا بموجب آیہ وانی مہا یہ ما ینطق عن الھوے ان ہو الا وحی یوحی سوائے حکم الٰہی کے کچھ ارشاد نہ فرماتے تھے اب سوچنا چاہئے کہ جناب باری تعالیٰ شانہ عالم الغیب والشہادہ کو اس کا علم تہا کہ علی چھ مہینے تک حضرت ابوبکر خلیفہ اول کی بیعت نہ کرینگے بلکہ خود اپنے لئے امامت اور خلافت کا دعوے کرتے رہیں گے یا اوس عالم الغیب کو اس امر کا علم نہ تہا پس شق ثانی تو محال ہے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خداوند تبارک وتعالیٰ جاہل ہو نعوذ باللہ من ذالک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ خدائے تعالیٰ اس امر سے جاہل تہا پس پہلی شق قایم رہی تو اب مقام غور ہے کہ باوجود اس کے پھر علی ولی اللہ تھے تو صاف صاف یہ امر اون کی امامت اور خلافت کی دعوے کی صحت کو ثابت اور ظاہر کر رہا ہے بلکہ علی علیہ السلام کی امامت اور خلافت کے ثبوت پر یہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کی دلیل ہے اور نیز اس حدیث قدسی سے یہ ثابت ہوا کہ جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے علی علیہ السلام کی ولایت کا عالم ذرّ میں لوگوں سے عہد لیا تہا اور دوستی علی واولاد علی کی لوگون پر واجب کی ہے اور نیز یہ کہ علی واولاد علی نجباء اور خلفاء اور اولیا اور احبّاء خدائے تعالیٰ کے ہیں اور یہ امر نص صریح ہے امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پر بالخصوص لفظ خلفاء کا تو بیان دلالت کا محتاج نہیں بلکہ اس لفظ سے بصراحت امامت اور خلافت بارہ امام علیہم السلام کے ظاہر وعیاں ہے وہو المقصود۔

توثیق شیرویہ بن شہردار کی

شیرویہ بن شہردار بن فناخسرو دیلمی اہل سنت کے محدثین ومعتمدین علماء میں سے ہیں اُن کی اور اُن کی کتاب فردوس الاخبار کے فضائل اور مناقب جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ ودرجاتہ فی اعلی علیین نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد حدیث تشبیہ میں صفحہ ۲۴۵ سے صفحہ ۲۶۰ تک علماء اہل سنت کی معتبر کتابوں سے نقل فرمائے ہیں جس کا دل چاہے عبقات الانوار کی مجلد مذکور کو ملاحظہ کرے اس رسالہ میں اُن عبارات میں سے صرف دو عبارتوں پر اقتصار کیا جاتا ہے تا کہ ناظرین کی تسلی ہو جاوے پس واضح ہو کہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی طبقات شافعیہ کبرے میں لکھتے ہیں شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الحافظ الشجاع الدیلمی مورخ ہمدان ومصنف کتاب الفردوس ولد سنۃ خمس واربعین واربعمائۃ وسمع ابا الفضل محمد بن عثمان القومسانی ویوسف المستملی و ابا الفرج علی بن محمد بن علی الحریری البجلی واحمد بن عیسی بن عباد الدینوری و ابا منصور عبدالباقی بن علی العطار وابا القاسم بن البسری وابا عمرو بن مندہ و غیرہم ببلاد کثیرہ روی عنہ شہردار ومحمد بن الفضل الحافظ وابوموسی المدینی و آخرون کان یلقب الکیا مات تاسع شہر رجب سنۃ تسع وخمسمائۃ اور علی بن شہاب الدین الہمدانی روضۃ الفردوس میں لکھتے ہیں۔ اما بعد فیقول اضعف عباد اللہ واحقرہم الفقیر الی رحمۃ اللہ العلی الکبیر علی بن شہاب الدین الہمدانی عفا اللہ عنہ بکرمہ

و وقفۃ تشکر نعمہ لما طالعت کتاب الفردوس من مصنفات الشیخ الامام
العلامہ قدوۃ المحققین حجۃ المحدثین شجاع الملۃ والدین ناصر السنۃ
ابی المحامد شیرویہ بن شہردار الدیلمی الہمدانی افاض اللہ علی
روحہ سجال الرحمۃ الربانی الخ پس اسی قدر ان کی توثیق میں کافی
ہے کہ ان کو قدوۃ المحققین اور حجۃ المحدثین اہل سنت کے ایک زبردست
عالم نے تحریر کیا ہے۔ انتہٰی۔

؎ جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسید المتکلمین وسند المحدثین وخاتم المناظرین
قبلہ وکعبہ مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتاب مستطاب
عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلد حدیث نور میں بہت سی احادیث
مؤیدات حدیث مذکور المتن علماء ومحدثین اہل سنت کی کتب معتمدہ سے نقل فرمائی
ہیں۔ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس مقام پر ان کل احادیث کو معہ ترجمہ اردو وارد
کروں لیکن نہ اسقدر فرصت ہے نہ اس رسالہ مختصرہ میں ان سب احادیث کی
گنجایش ہے مگر تاہم ایک حدیث شریف کو جو بہت سی فوائد پر مبنی ہے اس مقام
میں نقل کرتا ہوں پس واضح ہو کہ جناب آیت اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ مجلد
حدیث نور کے صفحہ ۵۰۵ میں فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح
الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

؎ ابواب جنت پر بعد کلمۂ طیبہ کے علی ولی اللہ کا نام مرقوم ہونا۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله و بارك و سلم لما اسري
بي الى السماء امر بعرض الجنة و النار علىّ فرايتهما جميعاً رايتُ
الجنة و الوان نعيمها و رايتُ النار و انواع عذابها فلما رجعتُ
قال لي جبرئيل عليه السلام قرات يا رسول ما كان مكتوباً على باب
الجنة و ما كان مكتوباً على ابواب النار فقلت لا يا جبرئيل فقال
ان للجنة ثمانية ابواب على كل باب منها اربع كلمات كُل كلمةٍ خيرٌ
من الدنيا وما فيها لمن تعلمها و استعملها و ان للنار سبعة ابوابٍ
على كل بابٍ منها ثلاث كلماتٍ كل كلمةٍ خيرٌ من الدنيا و ما فيها
لمن تعلمها و عرفها فقلت يا جبرئيل ارجع معي لاقراها فرجع معي
جبرئيل عليه السلام فبدا بابواب الجنة فاذا على الباب الاول
مكتوبٌ لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي الله لكل شيءٍ حيلةٌ
وحيلةُ طلب العيشِ في الدنيا اربع خصالٍ . القناعةُ و نبذ الحقد
و ترك الحسدِ و مجالسة اهل الخير و على الباب الثاني مكتوبٌ
لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي الله لكل شيء حيلةٌ وحيلةُ
السرور في الآخرةِ اربع خصال مسح راسِ اليتامى و التعطف على
الارامل و السعي في حوائج المسلمين و تفقد الفقراء و المساكين
و على الباب الثالث مكتوبٌ لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي
الله لكل شيءٍ حيلة وحيلةُ الصحة في الدنيا اربع خصال قلة الطعام
و قلة الكلام و قلة المنام و قلة المشي و على الباب الرابع مكتوب

لا إله الا الله محمد رسول الله علیؑ ولی الله من كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره من كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه من كان يومن بالله واليوم الآخر فليبر والديه من كان يومن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً اوليسكت وعلى الباب الخامس مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علیؑ ولی الله من اراد ان لا يذل فلا يذل ومن اراد ان لا يشتم فلا يشتم ومن اراد ان لا يظلم فلا يظلم ومن اراد ان يستمسك بالعروة الوثقى فليستمسك بقول لا إله الا الله محمد رسول الله وعلى الباب السادس منها مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله من احب ان يكون قبره واسعاً فسيحاً فليتق المساجد من احب ان لا ياكله الديدان تحت الارض فليكنس المساجد من احب ان لا يظلم لحده فلينور المساجد من احب ان يبقى طرياً تحت الارض فليشتر بسط المساجد وعلى الباب السابع منها مكتوب لا إله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله بياض القلب في اربع خصال في عيادة المريض واتباع الجنائز وشراء اكفان الموتى ودفع القرض وعلى الباب الثامن منها مكتوب لا إله الا الله محمد رسول الله من اراد الدخول من هذه الابواب الثمانية فليتمسك باربع خصال بالصدقة والسخاء وحسن الخلق وكف الاذى عن عباد الله عزوجل ثم جئنا الى النار فاذا على

الباب الاول منها ثلاث کلمات لعن الله الکاذبین لعن الله الباخلین
لعن الله الظالمین۔ وعلی الباب الثانی منها مکتوب من رجا
الله سعد ومن خاف الله امن والهالك المغرور من رجا سوی
الله وخاف غیره۔ وعلی الباب الثالث منها مکتوب من اراد ان
لا یکون عریانا فی القیامة فلیکس الجلود العاریة ومن اراد ان
لا یکون جایعا فی القیامة فلیطعم الجائع فی الدنیا ومن اراد ان
لا یکون عطشانا فی یوم القیامة فلیسق العطشان فی الدنیا وعلی
الباب الرابع منها مکتوب اذل الله من اهان الاسلام اذل الله من
اهان اهل البیت بیت نبی الله صلی الله علیه وآله وبارك وسلم
اذل الله من اعان الظالمین علی ظلم المخلوقین وعلی الباب الخامس
لا تتبع الهوی فان الهوی یجانب الایمان ولا تکثر منطقك فیما لا
یعنیك فتسقط من عین ربك ولا تکن عونا للظالمین فان الجنة لم
تخلق للظالمین وعلی الباب السادس منها مکتوب انا حرام علی
المجتهدین انا حرام علی المتصدقین انا حرام علی الصائمین
وعلی الباب السابع منها مکتوب حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا
ووبخوا انفسکم قبل ان توبخوا وادعوا الله عز وجل قبل ان تردوا علیه
فلا تقدروا علی ذلك رواه الزرندی وقال نقل الشیخ العالم
صدر الدین ابراهیم بن محمد بن المؤید رحمة الله تعالی فی کتاب
فضل اهل البیت انتهی (ترجمہ اس حدیث شریف کا) سید شہاب الدین

جو کہ علمار مقبولین ومحدثین معتمدین اہل سنت مین سے ہیں اپنی کتاب توضیح الدلائل
علیٰ ترجیح الفضائل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں معراج کو گیا تو جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے
حکم فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ دکھلائے جائیں پس میں نے بہشت اور اوس
کی رنگارنگ نعمتوں کو دیکھا اور جہنم اور اوس کے انواع عذاب کو ملاحظہ
کیا جب بہشت اور دوزخ کو دیکھکر ہم واپس آئے تو جبرئیل امین علیہ السلام
نے مجھسے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت اور دوزخ کے دروازوں پر
جو کچھہ کہ تحریر ہے وہ بھی آپ نے پڑھا یا نہیں میں نے کہا ای جبرئیل میں نے
نہیں پڑھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ بہشت کے آٹھہ دروازے ہیں اور ہر ایک
دروازے پر چار کلمے ایسے لکھے ہیں کہ دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہیں اگر کوئی سیکھے
اور اوسپر عمل کرے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر تین
کلمہ ایسے لکھے ہیں کہ دنیا وما فیہا سے افضل ہیں اوس کے لئے جو جانے اور اونکو
پہچانے۔ اوسوقت میں نے جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل واپس چلو کہ میں اُن
کلمات کو دیکھوں اور پڑھوں پس جبرئیل میرے ساتھہ ہوئے۔ پہلے ہم بہشت کے
دروازے پر پہونچے تو پہلے دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
ولی اللہ لکل شئ حیلة وحیلة طلب العیش فی الدنیا اربع خصال
القناعة ونبذ الحقد وترک الحسد ومجالسة اہل الخیر یعنے
خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی حق سبحانہ وتعالے

شانہ کا دوست ہے ہر شے کے لئے حیلہ ہے دنیا میں عمدہ طور پر بسر کرنے کا حیلہ
چار خصلتیں ہیں۔ قناعت۔ کینہ کسی سے نہ رکھنا۔ حسد کسی پر نہ کرنا۔ نیک لوگوں
کی صحبت اختیار کرنا۔ بہشت کے دوسرے دروازے پر تحریر تھا لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلۃ وحیلۃ السرور فی
الاخرۃ اربع خصال مسح راس الیتامی والتعطف علی الارامل
والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء والمساکین یعنی خدا ایک ہے
اس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد خداوند کریم کا رسول ہے علی جناب غفور الرحیم کا
دوست ہے ہر شے کے لئے حیلہ ہے اور آخرت میں خوشی اور سرور کا حیلہ چار
خصلتیں ہیں یتیموں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا۔ رانڈوں پر مہربانی او
عنایت کرنا۔ مسلمانوں کی حاجتوں کے بر لانے میں کوشش کرنا۔ مسکینوں اور
فقیروں کی خبر گیری اور مدد کرنا۔ اور تیسرے دروازے پر مکتوب تھا لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلۃ وحیلۃ الصحۃ
فی الدنیا اربع خصال قلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ المنام
وقلۃ المشی یعنی خدا ایک ہے سوا اسکے اور کوئی معبود برحق نہیں محمد صلعم اس کا رسول
ہے اور علی باری تعالی شانہ کا ولی اور دوست ہے ہر شے کے لئے بہانہ ہے
دنیا میں تندرست رہنے کا یعنی حفظان صحت کا حیلہ چار خصلتیں ہیں کم کھانا
کم بولنا۔ کم سونا۔ کم تردد کرنا یعنی طلب دنیا میں مارے مارے نہ پھرنا۔ چوتھے
دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ من
کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ ومن کان یومن باللہ

والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر
فلیبر والدیہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً
اولیسکت یعنی خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اُس کے سوائے کوئی معبود
نہیں محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی اللہ عزوجل کا ولی ہے جو شخص جناب
باری عزاسمہ پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے
ہمسایہ کی عزت کرے اور جو شخص حق سبحانہ تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان لایا ہے اسکو
ضرور ہے کہ وہ مہمان کی تواضع اور تعظیم اور اکرام کرے ۔ جو شخص خدا اور روز جزا
پر ایمان لایا ہے اُس پر فرض ہے کہ وہ اپنی والدین کے ساتھ نیکی و احسان سے پیش
آئے جو شخص خداوند کریم اور روز خوف وبیم پر ایمان لایا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ
کلمہ خیر کہے ورنہ چپ رہے اور بہشت کی پانچویں دریچہ پر تحریر تھا لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد کلمہ طیبہ کے لکھا تھا جس کا حاصل
یہ ہے کہ جو شخص چاہے کہ خود ذلیل نہ ہو وہ دوسرے کو ذلیل نہ کرے ۔ اور جو چاہے
کہ اسکو کوئی گالی نہ دے تو اسکو چاہیئے کہ وہ بھی کسی کو گالی نہ دے جو شخص چاہے
کہ اوس پر کوئی ظلم نہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ وہ بھی کسی پر ظلم نہ کرے جو چاہے
کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے پس اس کو چاہیئے کہ تمسک کرے کلمہ طیبہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے اور چھٹے دروازے پر لکھا تھا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد اس کلمہ
طیبہ کے لکھا تھا کہ جو شخص چاہے کہ قبر اُس کی فراخ ہو چاہیئے کہ وہ مسجدوں
کو صاف اور ستھرا کرے جو چاہے کہ اسکو قبر میں کرم نہ کھائیں تو چاہیئے کہ وہ

مسجدوں میں جاروب کشی کرنے جو چاہے کہ اس کے لحد میں اندھیرا نہ ہو تو اسکو
چاہیئے کہ مسجدوں میں چراغ روشن کرے۔ جو چاہے کہ اس کا بدن قبر میں سڑ کر
نہ گلے بلکہ اسی طرح تر و تازہ باقی رہے اُس کو چاہیئے کہ فرش مسجدوں کے لئے
خرید کرے اور مساجد میں فرش کرے اور ساتویں در پر تحریر تھا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اس کلمہ طیبہ کے بعد لکھا تھا کہ بیاض
القلب یعنی روشنی و سفیدی دل کی چار خصلتوں سے حاصل ہوتی ہے بیماروں
کی عیادت اور مزاج پرسی کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا مُردوں کیلئے کفن
خریدنا۔ لوگوں کے قرض ادا کرنا۔ اور بہشت بریں کے آٹھویں دروازے پر مکتوب
تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ پھر اس کلمہ طیبہ
کے بعد تحریر تھا کہ جو شخص ان آٹھوں ابواب سے داخل جنت ہونا چاہے پس اسکو
لازم ہے کہ وہ چار خصلتیں اختیار کرے۔ صدقہ دینا۔ سخاوت کرنا۔ لوگوں سے
با خلاق حسنہ پیش آنا یعنی سب سے نیک برتاؤ کرنا اور بندگان خدا کو نہ ستانا
پھر ہم دوزخ کی طرف آئے جہنم کے پہلے دروازے پر تین کلمے تحریر تھے جھوٹوں پر
خدا کی لعنت۔ بخیلوں یعنی کنجوسوں پر خدا کی لعنت۔ ظالموں پر خدا کی لعنت دوزخ
کے دوسرے دروازے پر لکھا تھا جس نے خدا سے امید رکھی نیک ہوا جو خدا
سے ڈرا امن میں رہا جس نے سوائے خدا کے اور کسی سے امید رکھی اور سوائے
خدا کے اور کسی سے ڈرا وہ منفرد را اور ہالک ہے تیسرے دروازے پر مکتوب
تھا جو چاہے کہ قیامت کے دن برہنہ نہ ہو اس کو چاہیئے کہ برہنہ لوگوں کو کپڑے
پہنائے۔ جو چاہے بروز حشر بھوک کی تکلیف نہ اوٹھائے پس اوسکو چاہیئے کہ واردنیا

میں بھوکھوں کو کھانا کھلائے۔ جو چاہے کہ بروز قیامت پیاس کی اذیت سے محفوظ رہے اُس کو چاہئیے کہ دارِ دُنیا میں پیاسوں کو سیراب کرے۔ اور چوتھے دروازہ پر لکھا تھا کہ ذلیل کرے اللہ اُس کو جو اہانت کرے اسلام کی۔ ذلیل کرے اللہ اوس کو جو شخص اہانت کرے اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کی۔ ذلیل کرے اللہ اوسکو جو خلقت پہ ظلم کرنے میں ظالموں کی مدد کرے۔ اور پانچویں در پر لکھا تھا کہ حریص کی پیروی او راتباع نکرکیونکہ حریص ایمان سے مخالف ہے اور بیہودہ زیادہ گوئی نکر کہ تو خدا کی نظر سے گر جائے گا۔ اور مددگار ظالموں کا نہ بن بیں تحقیق بہشت ظالموں کے لئے نہیں بنایا گیا اور دوزخ کے چھٹے دروازہ پر مکتوب تھا میں حرام ہوں خدا کی عبادت میں کوشش کرنیوالوں پہ میں حرام ہوں صدقہ دینے والوں پہ۔ میں حرام ہوں روزہ رکھنے والوں پہ۔ اور ساتویں در پہ لکھا تھا کہ اپنے نفسوں کا خود حساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جاوے اپنے نفسوں کو خود نجات دو قبل اس کے کہ تم نجات دے جاؤ۔ خداوند غفور الرحیم سے دعا مانگو مغفرت طلب کرو قبل اس کے کہ تم اس مالک یوم الدین کے سامنے پیش کئے جاؤ کیونکہ اُس وقت تم کو معافی مانگنے کی قدرت باقی نرہے گی۔

اے حضرات ناظرین اس روایت کو محمد بن یوسف زرندی نے بھی کتاب درالسمطین میں لکھا ہے اور نیز صدر الدین ابراہیم بن محمد بن المویٔد نے اپنی کتاب فضل اہل بیت میں نقل کیا ہے۔ اور یہ علماء ومحدثین اہل سنت وجماعت کے معتمدین وثقاۃ ومشائخ کبار وعالی درجات میں سے ہیں ان صاحبوں کے محامد ومدائح اور توثیقات جسکو دیکھنے منظور ہوں وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار

فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار میں ملاحظہ کریں بڑی بسط اور تفصیل سے ہر ایک
کی ان علماہیں سے توثیق جناب آیت اللہ فی العالمین سید المحققین و
سند المدققین سلطان المحدثین وخاتم المتکلمین مولانا مولوی سید
حامد حسین نور اللہ مرقدہ الشامیۃ" کتاب مستطاب المنیف سے
تحریر فرمائی ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳ صفحہ ۴۷

روی ابو نعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیا عن ابی برزۃ الاسلمی
عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ قال ان
رب العالمین عھد الیّ فی علیٍ عھداً انہ رایۃ الھدیٰ ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳

حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں ہے لکھا
اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ مرتضےٰ
تابع ہیں جوکہ سب یہ اونکے لئے ہیں نور

کہتا ہے انس کہتے تھے سردار انبیا
ایمان کا منار ہے اور رایۃ الھدیٰ
میرے ولی جو ہیں یہ امام انکا ہے حضور

توثیق حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء کی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رحمۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی

السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین کتاب مستطاب عبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد یعنی حدیث
تشبیہ کے صفحہ ۱۸۷ مین فرماتے ہین جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فضائل زاہرہ و
محامد باہرہ و مناقب فاخرہ و مآثر منیفہ و مفاخر شریفہ و جلائل ساطعہ و عوالی لامعہ
حافظ ابونعیم کے بیان اور احصا او حساب سے افزون اور بالاتر ہین کچھ ان
مین سے ان اشخاص پر ظاہر و آشکار و ہویدا ہین جنہون نے کتاب فضائل
شافعی فخر الدین محمد بن عمر الرازی کے اور وفیات الاعیان ابن خلکان کے
اور منہاج ابن تیمیہ حنبلی کے اور زاد المعاد محمد بن ابی المعروف بابن القیم
حنبلی کے اور اسما الرجال جامع مسانید ابی حنیفہ محمد بن محمود خوارزمی کے
اور عبر فی خبر من غبر محمد بن احمد ذہبی کے اور طبقات شافعیہ عبد الوہاب بن علی
السبکی کے اور وافی بالوفیات خلیل بن ایبک صفدی کی اور مراۃ الجنان
ابومحمد عبد اللہ بن اسعد الیافعی کے اور طبقات شافعیہ جمال الدین عبد الرحیم
الاسنوی کی اور اسما الرجال مشکوۃ ولی الدین خطیب کے اور طبقات شافعیہ
ابوبکر اسدی کے اور طبقات الحفاظ جلال الدین سیوطی کے اور لواقح الانوار
عبد الوہاب شعرانی کے اور تاریخ خمیس حسین بن محمد الدیار بکری کی اور مقالید
الاسانید ابومہدی عیسی بن محمد الثعالبی کے اور بستان المحدثین شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی کی اور کتاب قول مستحسن مولوی حسن الزمان حیدرآبادی
کے ملاحظہ و مطالعہ کئے ہون اس تقریر کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین
طاب اللہ ثراہ و جعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے کل ان علماء

معتمدین مذکورین کی عبارات رائقہ کو اُن کے کتب مذکورہ سے جو حافظ ابو نعیم کی
مدح پر مشتمل ہین نقل فرمایا ہے مختصر یہ ہے کہ اکثر علماء و محدثین نے حافظ ابو نعیم
کو تاج المحدثین لکھا ہے اور نیز اون کی تعریف مین ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی
نے اسما الرجال جامع مسانید ابو حنیفہ مین یہ مضمون لکھا ہے۔ قال الحافظ
ابو عبد اللہ النجار فی تاریخہ ھو تاج المحدثین و احد الاعلام
و من جمع لہ العلو فی الروایات والحفظ والفہم والدرایۃ و
کان تشد الیہ الرحال و تھاجر الی بابہ الرجال و کتب فی الحدیث
کتبا سارت فی البلاد و انتفعت بھا العباد الخ اور یافعی مراۃ الجنان و
عبرۃ الیقظان مین حافظ ابو نعیم کی مدح مین یون لکھتے ہین۔ کان من اعلام
المحدثین و اکابر الحفاظ المفیدین اخذ عن الافاضل و اخذوا
عنہ و انتفعوا بہ و کتاب الحلیہ من احسن الکتب الخ اور
ابو مہدی ثعلبی نے مقالید الاسانید مین حافظ صاحب موصوف کی بہت سی
تعریفین لکھی ہین منجملہ اُن کے یہ چند فقرات ہین۔ قال الخطیب لم ار احدا
اطلق علیہ اسم الحفظ غیر ابی نعیم و ابی حازم العبدوی قال علی
بن المفضل الحافظ قد جمع شیخنا السلفی اخبار ابی نعیم فسمی نحوا
من مائتی نفس حدثوا عنہ و قال لم یصنف مثل کتابہ حلیۃ
الاولیاء و قال ابن مردویہ کان ابو نعیم فی وقتہ مرحولا الیہ
لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ و لا اسند منہ و قال
حمزۃ بن العباس العلوی کان اصحاب الحدیث یقولون بقی الحافظ

اربع عشر سنة بلا نظیر لا یوجد شرقاً ولا غرباً اعلا اسناداً منه ولا احفظ منه وکانوا یقولون لما صنف کتاب الحلیه حمل الکتاب فی حیاته الی نیسابور فاشتراه باربعمائة دینارا۔

غرض فضائل حافظ ابونعیم کے کتب اہل سنت مین اس قدر کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مین نہین سما سکتے۔

اس[1] حدیث شریف قدسی کو ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی نے بھی اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول مین بڑی زور وشور سے درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس تحریر کو حدیث ولایت کی تصدیق مین وارد کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث ولایت کے صفحہ ۲۴۷ مین فرماتے ہین۔ وجہ چہل ونہم آنکہ ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی حدیث ولایت را تصحیح نمودہ استدلال واحتجاج بان فرمودہ چنانچہ در مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول گفتہ اعلم اظہرک اللہ بنور حلی اساس التنزیل ومنحک بلطفہ تبصرۃ تہدیک الی سواء السبیل انہ لما کان من محتمل لفظۃ مولی الناصر کان معنی الحدیث من کنت ناصرہ فعلی ناصرہ فیکون النبی قد وصف علیاً بکونہ ناصراً لکل من کان النبی ناصرہ فانہ ذکر ذالک بصیغۃ العموم وانما اثبت

---

[1] حدیث مذکورہ کا متن کا مطالب السؤل مین منقول ومذکور ہونا

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هذه الصفة الناصرية لعلی
لما اثبتها الله عز وجل لعلی فانه نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی یرفع
بسنده فی تفسیره الی اسما بنت عمیس قالت لما نزل قوله تعالی و
ان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وصالح المومنین سمعت رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول صالح المومنین علی بن ابی
طالب فلما اخبر الله بما انزله علی رسوله انه ناصره هو الله
وجبرئیل وعلی ثبت صفة الناصریة لعلی فاثبته النبی اقتداء
بالقران الکریم فی اثبات هذه الصفة له ثم وصفه بما هو من لوازم
ذلک بصریح قوله فیما رواه الحافظ ابو نعیم فی حلیة بسنده ان علیاً
دخل فقال مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فسیادة المسلمین
وامامة المتقین لما کانت من صفات نفسه وقد عبر الله تعالی
عن نفس علی بنفسه وصفه بما هو من صفاتها فافهم ذلک ثم لم یزل
یخصصه بعد ذلک بخصائص من صفاته نظراً الی ما ذکرناه حتی
روی الحافظ ایضاً فی حلیة بسنده عن انس بن مالک قال قال
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لابی برزه وانا اسمع یا ابا برزة
ان الله عهد الی فی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی
بن ابی طالب امینی غداً فی القیامة وصاحب رایتی فی القیامة و
امینی علی مفاتیح خزاین رحمة ربی وهو الکلمة التی الزمتها

المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فاذا وضح لک ھذا المستند ظھرت حکمۃ تخصیصہ علیاً بکثیر من الصفات دون غیرہ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون وقد روی الائمۃ الثقات البخاری والمسلم والترمذی فی صحاحھم باسانیدھم احادیث اتفقوا علیھا وزاد بعضھم علی بعض بالفاظ اخری والجمیع صحیح فمنھا عن سعد بن ابی وقاص قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلف علیاً فی غزوۃ تبوک علی اھلہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلفنی علی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی۔ قال ابن المسیب اخبرنی بھذہ عامر بن سعد عن ابیہ فاحببت ان اشافہ سعداً فلقیتہ فقلت لہ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوضع اصبعیہ علی اذنیہ وقال نعم والا فاسکتا وقال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وروی مسلم والترمذی بسندیھما ان معاویہ بن ابی سفیان امر سعد بن ابی وقاص وقال مامنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ماذکرت ثلاثاً قالھن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض
مغازیه فقال علی خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین
الرایة هذا رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فتطاولنا
الیها فقال ادعوا لی علیا فاتی به ارمد فبصق بعینیه و
دفع الیه الرایة ففتح الله علیه ولما نزلت هذه الآیة ندع ابنائنا
وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول الله صلی
الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هولاء
اهلی ونقل الترمذی بسنده عن عمران بن حصین قال بعث
رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشا واستعمل علیهم علی بن ابی طالب
فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه وتعاقد اربعة من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا اذا لقینا رسول
الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه بما صنع علی بن ابی طالب وکان
المسلمون اذا رجعوا من سفر بدءوا برسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فسلموا علیه ثم انصرفوا الی رحالهم فلما قدمت
السریة سلموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رجل
من الاربعة فقال یا رسول الله الم تر الی علی بن ابی طالب صنع
کذا وکذا فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

ثم قام الثانی فقال مثل مقالته فاعرض عنه فقام الثالث فقال مثل ما قالا فاعرض عنه فقام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا من علی وھو ولی کل مومن بعدی۔ اقول۔ ماحصل اور ترجمہ اس تحریر بے نظیر کا یہ ہے کہ جان تو کہ خداوند تعالیٰ تجھپر اپنے نور کی برکت سے اسرار تنزیل کو ظاہر فرمائی اور اپنی مہربانی اور لطف سے تجھکو راہ راست کی طرف ہدایت کرے کہ ہر گاہ من جملہ معانی ومحال لفظ مولی کے ناصر بھی ہے تو معنی حدیث کے یہ ہوئے کہ جس کا مین ناصر ہون علی اس کا ناصر ہے پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کا وصف بلفظ ناصر کیا کہ علی ناصر ہین ہر اس شخص کے جس کا مین ناصر ہون اور سوا اس کے نہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کیواسطے ناصر ہونے کی صفت جب ثابت کی ہے کہ جب خدا نے علی کیواسطے پہلے یہ صفت ثابت کردی تھی پس تحقیق امام ابواسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ اسما بنت عمیس نے کہا کہ جب نازل ہوئی آیت وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین تو سنا مین نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ صالح المومنین سے مراد علی بن ابی طالب ہے پس جب جناب باری تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو اس امر کی اطلاع دی کہ اللہ اور جبرئیلؑ اور علی اون کے ناصر ہین تو صفت ناصریت کی علی کے لئے ثابت ہوئی تب رسول خداؐ نے اُن کیلئے

یہ صفت باقتداء قرآن کریم ثابت فرمائی پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
نے موصوف کیا علی کو ان امور سے جو اس کے لوازم ہین سے تھے تصریحاً
اپنے قول کے ساتھ جو حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اپنی سند سے روایت کی
ہے کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
تو فرمایا مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین بس سردار ہونا مسلمانون کا اور
متقیون کا امام ہونا یہ دونو صفتین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین اور خداے تعالی نے علیؑ کو نفس رسولؐ سے تعبیر کیا ہے پس وصف
کیا علی کا انھین الفاظ سے جو صفات نفس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین ہمیشہ رسول خدا تخصیص دیتے رہے علیؑ کو بعد اس کے اپنی صفات
کے خصائص کے ساتھ اس بنا پر جو ہم بیان کر چکے ہین حتی کہ حافظ ابونعیم
نے حلیۃ الاولیا مین بسند خود انس بن مالک سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ابوبرزہ سے کہا اور مین سن
رہا تھا کہ اے ابوبرزہ جناب باری تعالی شانہ نے مجھسے علی بن ابی طالب
کے بارہ مین عہد کیا ہے کہ وہ نشان ہے ہدایت کا اور منار ہے ایمان کا اور
امام ہے خدا کی کل دوستون کا اور نور ہے واسطے ان کل لوگون کی جو
خدا کی اطاعت کرتے ہین اور اے ابوبرزہ علی ابن ابی طالب میرا امین ہے
کل کو قیامت مین اور روز محشر کو وہ میرا علم بردار ہے اور وہ میرا امین ہے
خداوند رحمان کی رحمت کے خزانون کی کنجیون پر اور فرمایا ہے خدا نے کہ
علی وہ کلمہ پاکیزہ ہے جس کو مین نے متقین کے لئے لازم کیا ہے جس نے

اس کو دوست رکھا اوس نے مجھے دوست رکھا جس نے اس سے دشمنی کی
پس بشارت دے اے محمد اس امر کی علی کو۔ بعد اس کی ابن طلحہ شافعی کہتا
ہے کہ جب تجھکو یہ معلوم ہوا تو ظاہر ہوگئی حکمت اس تخصیص کی علی کیلئے
بہت سی صفات عالیہ کے ساتھ جو اور کسی شخص کو یہ امر حاصل اور نصیب نہین ہوا
او بتحقیق روایت کیا ہے ائمہ ثقات و معتمدین محدثین مثل بخاری و مسلم و ترمذی
نے ان احادیث صحیحہ کو اپنے اپنے صحاح مین باسانید خود اور ان احادیث پر
اُن سب کا اتفاق ہے بکمی وزیادتی بعض الفاظ اور تمام یہ احادیث صحیح
ہین منجملہ اُن کے یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے خلیفہ کیا علی کو غزوہ تبوک مین اپنے اہل وعیال پر علی نے عرض
کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین چھوڑتے ہین پس رسول خدا
نے فرمایا کہ یا علی آیا تم اس امر پر راضی نہین ہوتے کہ تم میرے واسطے ایسے
ہو جیسے کہ ہارون تھے موسے کے لئے سوا اس کے نہین کہ میرے بعد کوئی
نبی نہوگا۔ ابن مسیب نے کہا ہے کہ عامر بن سعد نے میرے سامنے یہ حدیث
بیان کی مین نے چاہا کہ بالمشافہ سعد سے خود دریافت کرون اس لئے مین
سعد سے جاکر ملا اور کہا کہ تو نے اس حدیث کو رسول خدا سے سنا ہے اُس نے
کانون پر اپنی انگلیان رکھین اور کہا کہ بیشک مین نے رسول خدا سے یہ حدیث
سنی ہے ورنہ میرے دونون کان بہرے ہوجاوین۔ جابر بن عبداللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سُنا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ علی سے
فرماتے تھے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر یہ ہے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور امام مسلم و ترمذی نے اپنی سندون سے روایت
کی ہے کہ تحقیق معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ کیا
چیز مانع ہے تجھکو اس امر سے کہ تونے ابوتراب کو گالی اور دشنام دی سعد
بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین یاد کرتا ہون تین باتون کو جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُن کی شان مین کہے ہین تو مین ہرگز انکو سب نکرونگا
اور دشنام نہ دونگا اگر اُن تین امورمین سے ایک امر بھی میرے لئے ہوتا
تو میرے لئے بہتر ہوتا شتران سرخ موسے مین نے سنا جناب رسول اللہؐ
سے اُسوقت کہ جب حضرت نے ایک غزوہ مین علی کو ساتھ نہین لیا تھا بلکہ
مدینہ مین انکو چھوڑا تھا علی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین
چھوڑتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آیا تو اس امر
پر راضی نہین ہے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسےٰ سے مگر یہ کہ میرے
بعد کوئی نبی نہوگا اور سُنا مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے
کہ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ البتہ کل مین ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست
رکھتا ہے اللہ اور رسولؐ کو اور اللہ اور رسولؐ اوس کو دوست رکھتے ہیں
پس ہم سب نے اس امر کے حاصل کرنے کے لئے گردنین بلند کین جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ علی کو بلاؤ پس علی آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے
دران حالیکہ اُن کی آنکھین درد کرتی تھین جناب سرور کائنات نے
لعاب دہن مبارک علیؑ کی آنکھون پر لگایا اور علم اپنا علیؑ کو عنایت فرمایا
پس خداوند تعالی نے اونکو فتح عنایت فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی

ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم تب جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا پس فرمایا
کہ خداوندا یہ ہین میرے اہل - اور ترمذی نے اپنی مسند کے ساتھ عمران بن
حصین سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے
لشکر ایک سریہ کے لئے معین فرمایا اور اس لشکر کا سردار علی کو مقرر کرکے روانہ
کیا جب علی نے وہان فتح پائی تو ایک لونڈی اپنے لئے پسند کی ساتھیون
نے اس امر کو برا جانا چار شخصون نے عہد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سے علی کے اس امر کی بابت شکایت کرینگے اور یہ امر مقرر تھا کہ جب لشکر
کہین سے واپس آتا تھا تو پہلے سب لوگ لشکر والے جناب سرور کائنات کی
خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور سلام کرتے تھے بعد اس کے اپنے اپنے گھرونکو
واپس جاتے تھے اس معمول کے موافق جب سب لوگ آن حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے تو اُن چارون آدمیون نے جدا جدا مضمون معہود کہنا
شروع کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی نے ایسا کیا حضرت نے اُن کے
اقوال سے اعراض فرمایا جب چوتھے آدمی نے وہی الفاظ شکایت کے بیان
کئے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے ایسی حالت مین
کہ آثار غصہ اور غضب کے چہرۂ مبارک سے نمایان تھے فرمایا کہ کیا چاہتے
ہو تم علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ ولی ہر مومن
کا ہے بعد میرے انتہیٰ -

اے حضرات ناظرین دیکھو مسلم اور ترمذی جو کہ اعلیٰ درجہ کے محدث حضرات

اہل سنت وجماعت کہتے ہین اُن کی اِس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ معاویہ بن ابی سفیان نفس رسول وزوج بتول ولی خدا علی مرتضی صلواۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ صرفا دشنام دیتا تھا اور لوگون کو اُس جناب پر گالیان دینے کیلئے آمادہ کرتا تھا اور آن حضرت علیہ السلام کو دشنام دینے کے لئے لوگون کو حکم کرتا تھا اور حضرات اہل سنت کی کتابون سے یہ امر ثابت و تحقیق ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَن سَبَّ عَلِیًّا فقد سَبَّنِی اور نیز فرمایا ہے من ابغض علیا فقد ابغضنی یعنی جس نے علی کو گالی دی اوس نے مجھے گالی دی جس نے علی سے دشمنی رکھی اوس نے مجھسے دشمنی رکھی کتب متعدد مین بطریق متعدد یہہ مضمون سرور عالم سے منقول و ماثور ہے یہانتک کہ کوئی شخص اس کا انکار نہین کرسکتا۔ دیکھو مودۃ القربی کے مودۃ ثالثہ مین محقق لاثانی سید علی ہمدانی جو کہ اہل سنت کے نزدیک بہت بڑے عارف ربانی ہین اور بڑے اعلا درجے کے محدث ہین بیوی عایشہ رضے اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیوی عایشہ رض نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھسے خداوند تعالی نے اس امر کا عہد کیا ہے کہ جس شخص نے خروج کیا علی پر یعنی جس شخص نے علی کا مقابلہ بسیف وسنان کیا وہ کافر جہنمی ہے لوگون نے اون سے یہ حدیث سنکر سوال کیا کہ پھر آپ نے علی پر کیون خروج کیا تہا بیوی عایشہ رضے اللہ عنہا نے فرمایا کہ مین اس حدیث کو روز جمل بہول گئے تھے پھر بصرہ مین مجکو یاد آئی اور مین استغفار کرتی ہون۔ نیز مودۃ القربی مین عبد اللہ بن عباس رضے اللہ عنہ سے منقول ہے

کہا اونہون نے کہ مین خدا کو گواہ کرکے اور اوس کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ جسنے گالی دی علی کو اوس نے گالی دی مجکو اور جس نے گالی دی اوس نے گالی دی اللہ عز وجل کو پس اس مین کوئی شک نہین کہ جسنے اللہ اور رسول کو گالی دی خداوند قہار ضرور اس سے مواخذہ کرے انتہی۔ پس اے مسلمانون ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو انصاف سے سوچو اور اپنے ایمان سے کہو کہ جو شخص اللہ اور رسول کو گالیان دے اوس کو تم مسلمان سمجھوگے۔ دیکھو معاویہ اور اوس کے اتباع جو کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیان دیتے تھے وہ خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ثابت ہوئے اور جو خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ہوئے اون کو مسلمان نہین کہہ سکتے اور وہ مسلمان نہین رہ سکتے پس معاویہ اور اوس کے اتباع یقیناً وحتماً دایرۂ اسلام سے خارج ہین اور جو اونکو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھین وہ مثل اونکے ہین

مختصر طور پر حدیث منزلت کا بیان

حضرات ناظرین چونکہ اس مقام مین حدیث منزلت کا ذکر کئی دفعہ آیا لہذا اجمالاً ایجاز واختصار حدیث شریف موصوف کے بارہ مین کچھ عرض کرتا ہون۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے حدیث منزلت سے وصایت اور امامت جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد طاہرین علیہ علیہم السلام کی اسطرح بدلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ثابت کر دی ہے کہ مین بلا مبالغہ کہہ سکتا

ہون کہ اگر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی
مجلدات کثیرہ ہین سے صرف مجلد حدیث منزلت کو صاحب عقل و انصاف
بغور و تامل پڑہی تو اس کے لئے جناب امیرالمومنین اور اون کی اولاد طاہرین
کی امامت کے ثبوت ہین اور کسی کتاب کی حاجت نہین کوئی پہلو نہین چہوڑا
کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا دلائل عقلیہ اور نقلیہ و نحویہ و علمیہ کا شمار نہین کچہہ
حساب نہین ہر ایک مضمون کو بدلائل متعددہ ثابت کیا ہے بعض دلائل کے
عنوان بطور فہرست عرض کرتا ہون۔

دلیل اول مین افتراض اطاعت جناب امیرالمومنین بوجہ ثبوت افتراض طاعت
حضرت ہارون بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دلیل دوم مین جناب
امیرالمومنین کی امامت و وصایت کا ثبوت بوجہ ثبوت امامت و وصایت حضرت
ہارون از توریت و کتب اہل سنت سے مبرہن اور مدلل کردیا ہے کہ کسی کے
لئے جائے دم زدن باقی نہین رہی یعنی یہ امر ثابت اور روشن کردیا ہے کہ اصل
مین امامت اور وصایت بعد موسیٰ علیہ السلام کے ہارون اور اون کی اولاد
کے لئے مستقرہ اور دائمہ اور غیر منقطعہ تہے اسی طرح سے امامت دائمہ عامہ
مستقرہ غیر منقطعہ بعد سرور عالم کے علی اور اولاد علی کے لئے ہونی چاہئے دلیل
سوئم مین یہ امر ثابت کیا ہے کہ حدیث منزلت صرف حدیث نبوی ہی نہین بلکہ
حدیث قدسی اور کلام الٰہی بھی ہے چنانچہ اہل سنت کی معتمد کتابون سے ثابت
کیا ہے کہ جبرئیل امین بوقت ولادت حسین بحکم جناب رب العالمین نازل
ہوئے اور یہ پیغام الٰہی پہنچا۔ ان علیا منک بمنزلۃ ہارون من موسیٰ

فتمہ پاسے ہارون غرض بحکم باری تعالیٰ نام جناب امام حسن علیہ السلام
اور جناب امام حسین ؑ کے حضرت ہارون کے دونوں بیٹون شبر اور شبیر
کے ناموں پر رکھے گئے جن کا ترجمہ عربی مین حسنؑ اور حسینؑ ہوا دلیل پانچم
مین یہ ثابت کیا ہے کہ سوائے نبوت کے اور تمام منازل و مراتب ہارون
علیہ السلام کے جناب امیر المومنینؑ کے لئے ثابت ہین منجملہ منازل و مراتب
و اوصاف ہارون علیہ السلام کے ایک عصمت بھی ہے پس ضرور ہے کہ جناب
امیر المومنینؑ کے لئے عصمت ثابت ہو جب عصمت امیر المومنینؑ کی ثابت
ہوئے تو واجب ہے کہ وہی بعد سرور کائنات کے امام ہون کیونکہ با وجود
معصوم امامت غیر معصوم امکانی ندارد۔ اسی طرح سے دلائل لکھتے چلے جاتے
ہین یہان تک کہ بیسوین دلیل مین ثابت کیا ہے کہ چونکہ ہارون امت موسیٰ مین
سب سے افضل تھے لہذا امیر المومنین علیہ السلام بھی سب سے افضل ہین کیونکہ
بمنزلۂ ہارون ہین جناب رسول خدا کے لئے اور جب افضل ہین تو وہی امام ہین۔
اکیسوین دلیل مین حدیث منزلت سے یہ ثابت کیا ہے کہ خدا کے چار خلیفہ ہین
اول آدم پھر داؤد پھر ہارون چوتھے علی۔ اکتیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے
کہ حدیث منزلت کا ارشاد فرمانا صرف غزوۂ تبوک پہ منحصر نہین دیگر مواقع وارشد
مین بھی اس حدیث کو بارہا جناب سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے بتیسوین [۳۲]
دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث
منزلت کو بوقت مواخات حضرت امیر المومنینؑ کو خطاب کر کے فرمایا ہے چنانچہ
احمد بن محمد و عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل و ابو محمد عبد اللہ بن عبد اللہ بن جعفر

بن حبان الاصبهانی المعروف بابی الشیخ وسلیمان بن احمد الطبرانی واحمد بن علی الخطیب وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد المعروف باخطب خوارزم وابو محمد حامد بن محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی ومحمد بن یوسف الزرندی ونور الدین علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ وعبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی وعطاء الدین فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث وعلی بن حسام الدین المتقی وشہاب الدین ومحمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری ومولوی محمد مبین لکھنوی وحسن علی المحدث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس عبارت کے بعد روایات ان علماء کی کتب سے تحریر فرمائے ہیں جنکو دیکھکر محبان علی کے دل باغ باغ اور آنکھیں روشن چون چراغ ہو جاتی ہین - دیکھو مجلد حدیث منزلت تاکہ مراتب ومنازل ومدارج امیر المومنین ع سے تمکو آگاہی حاصل ہو تیئتیسوین دلیل مین لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث منزلت کو روز خیبر ہمراہ فضائل عظیمہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد فرمایا ہے اور یہہ بھی ارشاد کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل مین سے یہی کافی ہے چنانچہ اس کو عبد الملک بن محمد بن ابرہیم الخرگوشی وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد وعمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بملا وسلیمان بن موسیٰ المعروف بابن سبع ومحمد بن یوسف الکنجی وابراہیم بن عبد اللہ الیمنی الشافعی وشہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل ومحمد بن اسمٰعیل الامیر وغیرہ نے روایت کیا ہے - اس کے بعد جناب آیۃ اللہ

فی العلمین نے تمام اُن علما کی کتابون سے وہ روایتین جو اونہون نے لکھی ہین نقل فرمائی ہین۔ اس رسالہ مین انکو کیونکر لکھہ سکتا ہون قابل دیکھنے کے ہین اُن سے دل کو سرور اور آنکھون کو نور حاصل ہوتا ہے لیکن تبرکاً و تیمناً ایک دو آیت مین بھی اس مقام پر نقل کردیتا ہون ناظرین اور دیگر روایات کو اسی پر قیاس کرلین۔ علامہ ابن مغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین قوله علیه السلام لما قدم بفتح خیبر اخبرنا ابوالحسن علی بن عبید الله بن القصاب البیع رحمه الله تعالی ثنا ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب المفید الجرجرائی ثنا ابوالحسن علی بن سلیمان بن یحیی ثنا عبدالکریم بن علی ثنا جعفر بن محمد بن ربیعه البجلی ثنا الحسن بن الحسین العرنی ثنا کادح بن جعفر عن سلم بن بشار عن جابر بن عبدالله قال لما قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال له النبی صلی الله علیه واله وسلم یا علی لولا ان تقول طائفة من امتی فیك ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیك مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذ والتراب من تحت رجلیك وفضل طهورك یستشفون بهما ولکن حسبك ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الاخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتك علی منابر من نور مبیضة وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی لان حربك حربی وسلمك سلمی وسریرتك سریرتی وان ولدك ولدی وانت تقضی

دینی وتنجز وعدی وان الحق علی لسانک وفی قلبک ومعک وبین
یدیک ونصب عینیک الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی و
دمی لا یرد علی الحوض مبغض لک ولا یغیب عنہ محب لک فخر علی ساجدا
وقال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القران وحببنی الی
خیر البریۃ واعز الخلیفۃ واکرم اھل السموات والارض علی ربہ وخاتم
النبیین وسید المرسلین وصفوۃ اللہ فی جمیع العالمین احسانا من اللہ
وتفضلا منہ علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لولا انت یا علی
ما عرف المومنون بعدی لقد جعل اللہ عز وجل نسل کل نبی من صلبہ
وجعل نسلی من صلبک یا علی انت اعز الخلق واکرمھم علی واعزھم
عندی ومحبک اکرم من یرد علی من امتی انتھی۔

ماحصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر المومنینؑ قلعہ خیبر کو فتح کرکے جناب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با سعادت مین حاضر ہوئے تو جناب سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علی اگر مجھے یہ خوف نہ ہو کہ ایک گروہ میری
امت کا تجھے بھی مثل عیسیٰ کے خدا کہنے لگے گا تو مین تیری مدح اور شان مین ایسا
کچھ کہون کہ تو مسلمانون کی جس جماعت کے پاس سے گذرے وہ تیرے پاؤن
کے نیچے کی خاک کو اور تیرے وضو کے پانی کو تبرک کے طور پر لین اور اون سے
اپنے امراض کے لئے شفا طلب کرین لیکن اسقدر تجھکو کافی ہے کہ تو میرے
واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسیٰؑ کے لئے مگر میرے بعد کوئی نبی نہ

ہوگا ای علی تو وہ ہے کہ میرے ذمہ کو بری کریگا اور مجھے تو دفن کریگا اور میری سنت کے بموجب تو جنگ و جدال کریگا اور تو تمام خلق مین سب سے زیادہ آخرت مین میرے قریب ہوگا اور تو حوض کوثر پر میرا خلیفہ ہوگا اور تیرے شیعہ نور کے منبرون پر میرے آس پاس بروز قیامت ایسی طرح سے بیٹھین گے کہ اون کے چہرے براق اور روشن ہون گے مین اون کی شفاعت کرونگا وہ سب بہشت مین میرے ہمسایہ مین ہون گے اسواسطے کہ تجھسے لڑنا مجھسے لڑنا ہے اور تجھسے صلح رکھنا مجھسے صلح رکھنا ہے تیری خصلت میری خصلت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین تو میرے قرض کو ادا کریگا تو میرے وعدونکو پورا کریگا حق تیرے زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری آنکھون کے آگے ہے اور ایمان تیرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے جس طرح میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔ تیرا دشمن حوض کوثر پر نہ پہونچ سکیگا اور تیرا دوست اوس سے غائب اور محروم نہ ہوگا یہ سنکر جناب امیر المومنین علم نے سجدۂ شکر کا کیا اور فرمایا کہ شکر ہے اوس پروردگار عالم جل جلالہ کا جس نے مجکو نعمتِ اسلام عطا کی اور مجھے قرآن سکھایا اور جناب خیر البریہ و اعز الخلیقہ و اکرم اہل السموات والارض اور خاتم النبیین اور سید المرسلین اور برگزیدۂ خدا از جمیع عالمین کے نزدیک مجکو محبوب کیا یہ اوس مالک الملک کا احسان ہے اور مہربانی ہے مجھپر پس فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے علی اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد مومن کوئی نہ پہچانا جاتا خداوند تعا نے ہر نبی کی نسل اوس کی پشت سے کی ہے مگر میری نسل یا علی تیری

پشت سے کی ہے یا علی تو میرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ تر عزیز اور
اکرم اور اعز ہے اور تیرے دوست تمام میرے امت مین سے میرے نزدیک
اکرم ہین پینتیسوین دلیل مین بیان کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھی درباب جناب امیر المومنین علیہ السلام جناب الہی سے
وہی سوالات کئے ہین جو موسی علیہ السلام نے درباب ہارون علیہ السلام
کئے تھے پس جسطرح سے جناب باری تعالی شانہ نے موسی علیہ السلام کے
مسئولات کو قبول فرماکر ہارون علیہ السلام کو مرتبہ عظیمہ عنایت فرمایا اوسی
طرح جناب سید المرسلین وخاتم النبیین والاخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ الطیبین الطاہرین کے مسئولات کو جناب ایزد متعال جل جلالہ نے قبول
فرماکر جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ علیہ کو
مراتب عظیمہ ومناقب فخیمہ عنایت فرمائے ہین سوا سے نبوت کے جو مراتب اور
درجات ہارون علیہ السلام کے لئے تھے وہ سب مراتب اور درجات امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے ثابت اور متحقق ہین ـ
اڑتالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ علی علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تین فضیلتین اور بزرگیان
ایسی ہین کہ اگر میرے لئے ایک بھی اون مین سے ہوتی تو میرے نزدیک
وہ محبوب تر ہوتے ہر اوس چیز سے کہ جسپر آفتاب چمکا ہے یعنی تمام دنیا
ومافیہا سے وہ فضیلت میرے نزدیک بہتر اور محبوب ومرغوب تر ہوتے
اون تین فضیلتون مین سے اونہون نے ایک حدیث منزلت بیان

فرمائی ہے پس حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے صاف صاف ظاہر و عیان ہو گیا کہ حدیث منزلت سے اعلا درجہ کی فضیلت جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کی ثابت ہوتی ہے ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس کی کیون آرزو کرتے۔ چالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ جناب امیرالمومنین نے روز شورے کے اہل شورے کے سامنے حدیث منزلت کو اپنی خلافت بلافصل اور افضلیت کے ثبوت مین پیش کیا ہے اگر اس حدیث سے افضلیت اور خلافت بلافصل جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ثابت نہ ہوتی تو جناب امیر جو باب مدینہ علم نبوی ہین اس حدیث کو کیون پیش کرتے۔

مقولہ شاعر

ای حضرات ناظرین کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مین سے مجلد حدیث منزلت کو ضرور ملاحظہ کرو اور مطالعہ فرماؤ اوس کتاب مستطاب کے ملاحظہ سے اس حدیث شریف کی وقعت اور رفعت اور منزلت اسقدر ثابت ہو گی کہ خیر تحریر و تقریر سے باہر ہے میری زبان اور قلم کو طاقت نہین کہ بیان کرون یا لکھ سکون صرف اسقدر لکھ سکتا ہون کہ ہر سہ مجلدات حدیث غدیر اور ایک یہ مجلد حدیث منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی ہین اور کسی کتاب کی ضرورت نہین اگر صاحب فہم انصاف سے انکو دیکھے تو حقیقت مذہب

حق کے اوسپر ظاہر و آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہوجاے اور کوئی
شبہہ اور شک باقی نہ رہیگا مجکو ان لوگون کی حالت پر نہایت افسوس ہے
جو بے سوچے بے سمجھے اندھا دہندا اپنے باپ دادا کی تقلید کو فوز عظیم گمان
کر رہے ہین اور اون کے دلون مین کبھی تحقیق حق کا خیال ہی نہین گزرتا
اس جماعت مین اکثر لوگ ان پڑھ اور جاہل ہین وہ تو بیچارے جاہل ہین محسوب
اور شامل ہین باقی رہے وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہین اونکو محض اپنے حلوے
مانڈے سے کام ہے اگر تحقیق حق کرنے لگین تو مذہب سے دست بردار
ہونا پڑے اور اکثرھم لا یعقلون ولکن الناس لا یشکرون و
ان کثیرا من الناس عن آیتنا لغافلون ۔ ولکن اکثر الناس لا یومنون
واکثرھم لا یعلمون کی بہت بڑی جماعت مین سے نکلکر فیہ قلیلہ و
قلیل من عبادی الشکور وما امن معہ الا قلیل مین داخل
ہوکر دنیا کے مصائب اور تکلیفین جو ہمیشہ مردان راہ خدا کو علی حسب المراتب
والدرجات جھیلنے پڑتے ہین برداشت کرنے پڑین اور حلوے مانڈے اور
آئے دن کی دعوتون اور ضیافتون سے محروم ہوجاوین اس لئے وہ لوگ
اہل حق کی کتابون کے ملاحظہ کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہین افسوس صد
افسوس ہزار افسوس حیف صد حیف ہزار حیف اون لوگون پر جو باوجود لیاقت
اور فہم کے پھر ان کتابون کو مطالعہ نہین کرتے جو لوگ بیچارے جاہل
ہین وہ تو مجبور ہین کیا کرین سمجھ نہین سکتے سمجھنے والون پر زیادہ تر افسوس
ہے کہ وہ کیون نہین دیکھتے اور کیون نہین سمجھتے اور کیون ادھر ادھر

غیر موصل الی المطلوب راہ پر چل رہے ہیں سیدھی راہ پر کیوں نہیں آتے ۔

شعر

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

خداوند کریم ہادی مطلق رحم کرے ہدایت فرمائے بمنہ واحسانہ وکرمہ وامتنانہ اور اے ناظرین اگر ہمارا عقیدہ پوچھتے ہو تو ہم غلامان علی کے حسب حال تو یہ دو شعر ہیں جو اس حقیر نے عرض کی ہیں ۔ لمولفہ

اگر ولائے علی موجب جہیم بود	مرا جہیم بہ از جنت النعیم بود
اگرچہ خوف سقر آن غلام را باشد	کہ بہر نار و جنان سید قسیم بود

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳ صفحہ ۲۴۷ از جواہر السنیہ

قال احمد بن حنبل فی مسندہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اول من یدعا بہ یوم القیامہ الی ان قال ثم ینادی مناد من العرش نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی ولما کان لیلۃ بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا ماءً فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ ثم اتی الی بئر بعیدۃ القعر فانحدر فیہا فاوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان تھیئوا لنصر محمد واخیہ وحزبہ

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳

مسند مین دیکھو احمد حنبل نے ہی لکھا | کہتا ہی وہ کہ کہتے ہین سلطان انبیا
محشر مین سب سے پہلے پکارا مین جاؤنگا | من جانب جناب خدا ہوگی یون ندا
اچھا پدر تمہارا خلیل خدا ہوا | بہتر برادر آپکا ہے مرتضے ہوا
مذکور پھر کیا ہے شب بدر کا یہ حال | لکھتا ہوں اس مقام پہ مین خلص مقال
پیاسے ہوئے نبی تو کہا یون پکار کے | ہے کوئی تم مین جو ہمین سیراب کیجیے
بولا نہ بدریون مین کوئی غیر مرتضے | کامد ہے یہ مشک ساقی کوثر لی ہاتھ
آئے کنوئین پہ جو کہ نہایت عمیق تھا | بے خوف آئین کود پڑے شاہ لافتی
اوس وقت مین یہ وحی ز سرکار ایزدی | میکال و جبرئیل و سرافیل کو ہوئی
امداد مین گروہ پیمبر کے کد کرو | جا کر محمدؐ اور علیؑ کی مدد کرو

توثیق و مدح امام احمد حنبل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

یہ صاحب حضرات آئمہ اربعہ اہل سنت مین سے ایک امام ہین انکے ثقہ اور معتمد ہونے مین کسی کو مجال کلام نہین ہوسکتی کیونکہ انکی مقبولیت پر ہر چہار فرقہ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے اگرچہ صرف یہی امر امام صاحب موصوف کی توثیق کے لئے کافی ہے تاہم جن صاحبون کو ان حضرات کے فضائل اور محامد کے دیکھنے کا شوق ہو انکو لازم ہے کہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مین سے مجلد حدیث تشبیہ وحدیث نور کو ملاحظہ فرمائین حضرات ناظرین اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہوسکتی ہی جو حضرت امام موصوف کے بارہ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے رجال مشکوۃ

مین تحریر فرمایا ہے۔ قال المیمونی قال قال لی ابن المدینی بالبصرۃ بعد المحنۃ یا میمونی ما قام احد فی الاسلام ما قام احمد فتعجبت من ھذا ابوبکر قد قام فی الردہ قلت بای شئ قال ان ابابکر وجد انصاراً وان احمد لم یجد ناصراً پس مقام غور وتامل ہے کہ جب امام حنبل صاحب کا رتبہ حضرت ابوبکر خلیفہ اول ؓ سے بھی بڑہا دیا گیا تو اب اون کی روایت کیونکر معتبر اور قابل قبول ولایق احتجاج نہ ہوگی حضرات ناظرین اس سے بڑھکر یہ ہے کہ نووی تہذیب الاسمارمین رقم فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن الحرث نے بیان کیا کہ لوگون نے بشر حافی سے کہا کہ اگر تو بھی قایم ہوتا اور وہی کہتا جو کہ احمد نے کہا تو خوب ہوتا بشر حافی نے کہا کہ مین اس امر پر قادر نہیں ہون احمد قایم مقام انبیاء علیہم السلام کا ہوا ہے۔ پس ای ناظرین باانصاف سوچکر دیکھو کہ اس کلمہ سے زیادہ الستان کی اور تعریف کیا ہوسکتی ہے جب امام احمد حنبل صاحب قایم مقام پیغمبرون کے ہین تو اون سے بڑھکر اور کون ہوسکتا پس ان حضرت کی روایات کا قبول کرنا حضرات اہل سنت پر فرض اور ضروری ہوگا۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث نورین یہ بھی ثابت کیا ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ امر ثابت ومتحقق ہے کہ جس حدیث کو امام احمد حنبل صاحب نے روایت کیا ہے صرف اون کا روایت کرنا اس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے۔

حدیث شریف تشبیہ

حضرات ناظرین ان امام احمد حنبل صاحب نے بھی (جو کہ حضرات اہل سنت کے

نزدیک قایم مقام انبیاء کے ہیں اور جنکا روایت کرنا کسی حدیث کو اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے) حدیث تشبیہ کو بطریق صحیح روایت کیا ہے جس سے جناب امیرالمومنین و امام المتقین و سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کی افضلیت و اشرفیت و اکرمیت اور اولویت بہ کمال وضوح ثابت اور متحقق ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے تحفہ مین اس حدیث شریف کا بالکل انکار کردیا تھا۔ اور فرمادیا تھا کہ اول این حدیث از احادیث اہل سنت نیست اس فقرہ کے جواب مین جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ نے مفصل ذیل علماء مقبولین و محدثین و معتمدین اہل سنت کی کتابون سے حدیث شریف موصوف کو ثابت کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں این ست اسامی جمعے از ناقلین این حدیث شریف۔

سنین وفات	راویان این حدیث
سنہ ۲۱۱ھ	۱ ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری مولاہم الصنعانی شیخ البخاری وغیرہ۔
سنہ ۲۴۱ھ	۲ واحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی احد ایمتہم الاربعۃ۔
سنہ ۲۷۷ھ	۳ وابو حاتم محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی الرازی المجاری للبخاری و مسلم
سنہ ۳۸۵ھ	۴ وابو حفص عمر بن احمد بن عثمان الشاہینی المعروف بابن شاہین المحدث المفسر۔
سنہ ۳۸۷ھ	وابو عبداللہ عبیداللہ بن محمد بن احمد البطی العکبری المعروف بابن بطہ

سنین وفات	راویان حدیث تشبیہ
سنہ ٤٠٥ھ	٦ وابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ الضبی الطہمانی المعروف بالحاکم۔
سنہ ٤١٠ھ	٧ وابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی طراز المحدثین و ملاذ المفسرین
سنہ ٤٣٠ھ	٨ وابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ الاصبہانی۔
سنہ ٤٥٨ھ	٩ وابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی الخسروجردی
سنہ ٤٨٣ھ	١٠ وابوالحسن علی بن محمد بن الطیّب الجلاّبی المعروف بابن المغازلی
سنہ ٥٠٩ھ	١١ وابوالشجاع شرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الدیلمی الہمدانی
	١٢ وابومحمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتیٰ فی شرح سورۃ ہل أتیٰ۔
	١٣ وابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی صاحب الخصائص العلویہ
سنہ ٥٥٨ھ	١٤ وابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی المحدث المشہور
سنہ ٥٦٨ھ	١٥ وابوالموید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف باخطب خوارزم
سنہ ٥٩٠ھ	١٦ وابوالخیر رضی الدین احمد بن اسمٰعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکم
	١٧ والشیخ عمر بن خضر المعروف بالملا الاردبیلی صاحب وسیلۃ المتعبدین
مائہ سابعہ	١٨ ونورالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی۔
سنہ ٦٥٢ھ	١٩ وکمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول۔
سنہ ٦٥٨ھ	٢٠ وابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب

سنین وفات راویان تشیعہ	[21] ومحب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری
سنہ ۶۹۶ھ	الشافعی صاحب ریاض النضرہ۔
سنہ ۷۸۶ھ	[22] وسید علی بن شہاب الدین الہمدانی مصنف مودۃ القربیٰ۔
	[23] ونور الدین جعفر بن سالار المعروف بامیرلا خلیفۃ السید علی الہمدانی۔
	[24] وسید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل
	[25] وشہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الزوالی الدولتابادی الملقب
سنہ ۸۴۹ھ	بملک العلماء۔
سنہ ۸۵۵ھ	[26] ونور الدین علی بن محمد بن الصبّاغ المالکی المکّی صاحب الفصول المہمہ
سنہ ۸۹۳ھ	[27] وکمال الدین حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی صاحب الفواتح

[28] وعبد الرحمن بن عبد السلام بن عبد الرحمن بن عثمان الصفوری الشافعی۔

[29] وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء۔

[30] وجمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیشاپوری

[31] والشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی صاحب وسیلۃ المآل۔

[32] ومیرزا محمد بن معتمد خان بن رستم الحارثی البدخشی صاحب مفتاح النجا۔

[33] ومحمد صدر عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلیٰ فی مناقب المرتضیٰ۔

[34] ومحمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی صاحب الروضۃ الندیہ۔

[35] واحمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی صاحب ذخیرۃ المآل۔

[36] ومولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ السہالی اللکھنوی صاحب مرآۃ المومنین وغیرہم۔

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ان تمام علماء ومحدثین و

مقبولین اہل سنت سے حدیث شریف موصوف کو نقل فرمایا اور ساتھ کے ساتھ ہے ان محدثین معتمدین کی تعریفین اور توثیقین کتب اہل سنت سے تحریر فرمائی ہین۔ اوس کے بعد شاہ صاحب کے اقوال کے جوابات ایسے مسکت لکھے ہین کہ جنکا جواب نہین ہے یہ احقر الانام بندہ کمترین مؤلف اربعین بمناسبت مقام امام احمد حنبل صاحب والی روایت اور اوس کے بعد چار روائتین اور اوس کی تائید مین بیان وارد کرتا ہے تاکہ اس اربعین کے ناظر بھی اس حدیث شریف سے مستفید ہون۔

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۱ پر فرماتے ہین وجہ دویم از وجوہ ابطال نفی وانکار حدیث تشبیہ آنکہ این حدیث شریف را امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی بطریق صحیح روایت نمودہ چنانچہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی سقی تربتہ الشریفۃ بشآبیب الرضوان الربانی وحف مرقدہ بانواع اللطف الصمدانی در کتاب مناقب جناب امیر المومنینؑ فرمودہ احمد بن حنبل عن عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ وابن بطۃ فی الابانۃ باسنادہ عن ابن عباس کلاہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی موسی فی مناجاتہ والی عیسی فی سمتہ والی محمد فی تمامہ وکمالہ وجمالہ فلینظر الی ہذا الرجل المقبل قال فتطاول الناس اعناقہم فاذا ہم بعلی کانما ینقلب فی صبب وینحط من جبل تابعہما

انس الا انہ قال والی ابراھیم فی خلتہ والی یحییٰ فی زھدہ والی موسیٰ فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب اس حدیث شریف کی نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ والرضوان کی مدح کتب اہل سنت سے ثابت کی ہے اور نیز احمد حنبل کا اس حدیث شریف کو روایت کرنا کتب اہل سنت سے ہی ثابت کیا ہے۔ وجہہ سوم از وجوہ ابطال نفی و انکار حدیث تشبیہ آنست کہ ابو حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی انرا بوجہہ اکمل وابلغ از قدرے کہ مخاطب ذکر کردہ روایت نمودہ چنانچہ ابو محمد احمد بن محمد العاصمی درزین الفتی فی شرح سورہ ہل اتی گفتہ اخبرنا الحسین بن محمد البستی قال حدثنا عبد اللہ بن ابی منصور قال حدثنا محمد بن ادریس الحنظلی قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری قال حدثنی حمید عن انس قال کنا فی بعض حجرات مکہ نتذاکر علیا فدخل علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ایھا الناس من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی شدتہ والی عیسیٰ فی زھادہ والی محمد فی بہائہ والی جبرئیل فی امانتہ والی الکوکب الدری والشمس الضحی والقمر المضی فلیتطاول ولینظر الی ھذا الرجل واشار الی علی بن ابی طالب۔

وجہہ چہارم از وجوہ رد و ابطال نفی مخاطب باکمال حدیث تشبیہ آنکہ ابو الخیر رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی این حدیث شریف را روایت نمودہ چنانچہ محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری در ریاض النضرہ

کفتہ ذکر شبیہ بخمسۃ من الانبیاء علیہم السلام فی مناقب لہم عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب اخرجہ القزوینی الحاکمی نیز محب الدین طبری نے ذخایر العقبی میں یہ روایت وارد کی ہے۔ اور شیخ فرید الدین عطار نے حدیث تشبیہ کو نظم کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۳۳۶ - اور ۳۳۷ -

وجہ بست ویکم از وجوہ اثبات حدیث تشبیہ و ابطال انکار مخاطب نبیہ آنکہ ابو سالم محمد بن طلحہ بن محمد القرشی النصیبی الملقب بکمال الدین این حدیث شریف را بروایت بیہقی آوردہ و در تبیین معانے آن داد بلاغت و فصاحت دادہ حیث قال فی مطالب السئول فی فضایل علی علیہ السلام من ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضایل الصحابۃ یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسی فی ھیبۃ والی عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فقد اثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث علماً یشبہ علم آدم وتقوی تشبہ تقوی نوح وحلماً یشبہ حلم ابراھیم وھیبۃ تشبہ ھیبۃ موسی وعبادۃ تشبہ عبادۃ عیسی وفی ھذا تصریح لعلی رضی اللہ عنہ بعلمہ وتقواہ وحلمہ وھیبۃ وعبادۃ وبعلو ھذہ

الصفات الی اوج العلی حیث شبہہ بھولاء الانبیاء المرسلین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین فی الصفات المذکورۃ والمناقب المعدودۃ۔ صفحہ ۳۲ وجہ بست وچہارم از وجوہ الابطال درد وانکار مخاطب عمدۃ الاخیار آنکہ سید علی بن شہاب الدین الہمدانی حدیث تشبیہ را بوجہ ادل و ابلغ واعلی واسنی واسنی واکمل وابہی واجمل کہ ازان اجتماع نو خصلت از خصائل جمیلہ و خلال جلیلہ انبیائے کرام علیہم السلام در ذات قدسی صفات جناب امیر المومنین علیہ الاف التحیۃ والسلام من اللہ الملک العلام ظاہر و باہرست روایت نمودہ چنانچہ در کتاب مودۃ القربی کہ عظمت وجلالت مرویات ان از خطبۂ شش ظاہرست کہ آنرا جواہر اخبار ولالی آثار دانستہ و از حقتعالی امید نمودہ کہ آنرا وسیلۂ او باہل بیت علیہم السلام ونجات او بہ سبب انحضرات گرداند و نیز دعائے حفظ خود از خبط وخلل در قول وعمل و عدم تحویل بسوئے مالم ینقل نمودہ حیث قال۔ الحمد للہ علی ما انعمنی اولی النعم والہمنی مودۃ حبیبہ جامع الفضائل والکرم الذی بعثہ اللہ رسولاً الی کافۃ الامم محمد الامی العربی صلی اللہ علیہ وسلم وبعد فقد قال اللہ تعالیٰ قل لا اسالکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربی۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی فلما کان مودۃ آل النبی مسئولاً عنہا حیث امر اللہ تعالیٰ حبیبہ العربی بان لا یسال عن قومہ سوی المودۃ فی القربی وان ذلک سبب النجاۃ للمحبین وموجب وصولہم الیہ

والی آله علیهم السلام کما قال علیه السلام من احب قوماً حشر فی زمرتهم وایضاً قال علیه السلام المرء مع من احبّ فوجب علی من طلب طریق الوصول ومنهج القبول محبة الرسول ومودة اهل بیت البتول وهذه لا تحصل الا بمعرفة فضائله وفضائل آله علیهم السلام وهی موقوفة علی معرفة ما ورد فیهم من اخباره علیه السلام ولقد جمعت الاخبار فی فضائل العلماء والفقراء اربعینات کثیرة ولم تجمع فی فضائل اهل البیت الا قلیلاً فلذا انا الفقیر الجانی علی العلوی الهمدانی اردت ان اجمع فی جواهر اخباره ولالی آثاره مما ورد فیهم مختصراً موسوماً بکتاب مودة القربی تبرکاً بالکلام القدیم کما هو مأمولی ان یجعل الله ذلک وسیلتی الیهم ونجاتی بهم وطویته علی اربعة عشر مودة والله یعصمنی من الخبط والخلل فی القول والعمل ولم یجول قلمی الی ما لم ینقل بحق محمد ومن اتبعه من اصحاب الدول - عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی هیبته والی میکائیل فی رتبته والی جبرائیل فی جلالته والی آدم فی سلمه والی نوح فی خشیته والی ابراهیم فی خلته والی یعقوب فی حزنه والی یوسف فی جماله والی موسی فی مناجاته والی ایوب فی صبره والی یحیی فی زهده والی عیسی فی سنته والی یونس فی ورعه وخلقه فلینظر الی علی فان فیه تسعین خصلة من خصال الانبیاء جمعها الله فیه ولم تجمع فی احد

غیرہ وعلیٰ جمیع ذلک فی جواہر الاخبار انتہی۔
ان احادیث شریفہ مذکورۃ الصدر کے بعد ایک تضمین اپنی تصنیفات مین
سے وارد کرتا ہون جو بجائے ترجمہ احادیث مذکورہ کافی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وہو ہذا

تضمین تصنیف زاہر درباب حدیث تشبیہ

جو فضیلت ہے محقق ہے وہ حقا تجھمین — یا علی جمع فضائل ہوئی یکجا تجھمین
علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی تجھمین — زور موسے کا ہے اور زہد مسیحا تجھمین

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے امانت مین تو جبرئیل کی مانند شہا — تجھمین ہے حلم براہیم کا بطش موسی
زہد یحیی کا ہے اور احمد مرسل کا بہا — علم آدم کا ہے اور نوح کا ہے فہم وذکا

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل عیسی کے عبادت مین ہو یا شیر خدا — زہد مین آپ ہیں یحیی کے مثابہ مولا
شدت و زور و شجاعت مین لسان ہو بہی — حسن یوسف کا ہے اللہ نے تمکو بخشا

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نور مین کوکب دری سے بھی بڑھکر ہین حضور — فیض مین شمس تھے بدر منور ہین حضور
اور ہیبت میں سرافیل کے ہمسر ہین حضور — مثل جبرئیل جلالت میں مقرر ہین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے رتبے ہین جلیل اور ترا وصف جمیل — جن وانسان کی زبان تیری ثنا مین ہے کلیل
تیرا مداح ہے احمد سا شہنشاہ نبیل — تو خلیل ایزد برحق کا ہے مانند خلیل

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یا علی آپ ہین وہ صاحب فضل و افضال — جنکو اللہ نے بخشا ہے رسولون کا کمال
آپ کی شان مین ہے قول حبیب متعال — جمع حیدر مین رسولون کے ہین تسعین خصال

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل جبرئیل ہین واللہ امانت مین حضور — چون سرافیل ہوئی شوکت و ہیبت مین حضور
مثل میکال ہوئے رتبہ و عزت مین حضور — حسن مین نوح براہیم ہین خلت مین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ان الفاظ سے خطاب قصاید اساتذہ مین موجود ہین دیکھو قصیدہ غالب دیوان اردو مین بمدح جناب امیرالمومنین علیہ السلام جسکا مطلع یہ ہے ۔ قصیدہ

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہین — ہم کہان ہوتے اگر حسن نہوتا خودبین
جان پناہا دل و جان فیض رسانا شاہا — وصی ختم رسل تو ہے بفتواے یقین

علم اور تعلم مین آدم ہو نہین ہمین کلام ۔ زہد مین حضرت یحییٰ سے بڑھا آپکا نام
ورع یونس کی تو یعقوب کی پاسے آلام ۔ صبر ایوب ہوا بعد نبی تم پہ تمام
بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سروری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ ہو کر دا مین ہو عیسی مریم کی مثال ۔ جسم اور خلق مین ہو مثل حبیب متعال
حق نے بخشا ہے تمہین یوسف مصر کا جمال ۔ مثل موسی کے مناجات مین ہے تمکو کمال
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سروری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہین کرامات اگر احمد و اوصیا کا ہے محل ۔ تو کہاں اور کہاں مدح شہنشاہ اجل
وہ غرض ایک ایک جو رکھتے تھے نبی و مرسل ۔ یا علی جمع ہین سب تم مین بوجہ اکمل
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سروری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذکر حدیث نور

حدیث نور جو کہ جناب امیر المومنین ع کی افضلیت اور اقدسیت اور اشرفیت واکرمیت اور اولویت پر بالغ وجوہ دال ہے اس حدیث شریف صحیح ومتواتر وقطعی الصدور کا بھی یہی حال ہے یعنی شاہ صاحب نے اپنے تحفہ میں اسکا بھی انکار کر دیا ہے اور معاذ اللہ اس حدیث متواتر کی نسبت فرمادیا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے بنابر ان جناب آیۃ اللہ فی العالمین فرماتی ہیں اما صحابہ کہ روایت این حدیث شریف نمودہ اند پس اول و افضل ایشان خود جناب علی بن ابی طالب ہستند و حدیث نور را بروایت آنحضرت صالحانی و کلاعی و سید محمد بن جعفر

جسم اطہر کو ترے دوش پیمبر منبر ۔ نام نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگین
کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از واجب ۔ شعلۂ شمع اگر شمع پہ باندھے آئین
آستان پر ہے ترے جوہر آئینۂ سنگ ۔ رقم بندگی حضرت جبرئیل امین
تیرے در کے لیے اسباب نثار آمادہ ۔ خاکیون کو جو خدا نے دئے جان و دل و دین
تیری مدحت کیلئے ہین دل و جان کام و زبان ۔ تیری تسلیم کو ہے لوح و قلم دست و جبین

مکی وابراهیم وصابی ومحمد واعظ هروی ومحمد صدر عالم ذکر نموده اند. دوم
حضرت ابو عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب علیه وعلی جده وابیه وامه
واخیه وابنائه الطاهرین الاف سلام رب العالمین روایت آنحضرت
را عاصمی واخطب خوارزم ونطنزی وشهاب الدین احمد نقل نموده اند. سوم حضرت
سلمان در روایت اوشان را احمد بن حنبل وعبد الله بن احمد وابن المغازلی وشیرویه دیلمی
ونطنزی وشهردار دیلمی واخطب خوارزم وابن عساکر وحموینی وشرف الدین
محمود طالبی وعلی همدانی ومحمد بن یوسف گنجی ومحب الدین طبری وابراهیم بن عبد الله
وصابی ومحمد واعظ هروی. ومحمد صدر عالم ذکر نموده اند. چهارم ابو ذر غفاری روایت
اوشان را ابن المغازلی نقل کرده. پنجم جابر بن عبد الله انصاری در روایت اوشان را
ابن المغازلی نقل کرده. ششم ابن عباس در روایت اوشان را خطیب بغدادی
ونطنزی ومحمد بن یوسف گنجی وحموینی وزرندی وشهاب الدین احمد وجمال الدین
محدث ذکر کرده اند. هفتم ابو هریره روایت او را المؤید ابراهیم بن محمد الحموینی ذکر کرده
هشتم انس بن مالک روایت او را ابو محمد احمد بن محمد بن عاصمی در زین الفتی فی شرح
سورة هل اتی ذکر نموده. واما تابعین که از صحابه روایت این حدیث شریف نموده
اند وصدق وصلاح شان از اعتراف خود مخاطب در باب مکاید همین کتاب تحفه ثابت
ومتحقق ست پس اسمائے ایشان این ست امام زین العابدین سید الساجدین علی
بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیهم السلام وتعدید آنحضرت در تابعین بنا بر
اصطلاح اهل سنت هست وچون آن حضرت از اهل بیت طاهرین ست واهل بیت
علیهم السلام افضل هستند از صحابه ونیز حسب دلائل ساطعه وبراهین قاطعه عصمت

این حضرت ثابت ست پس تنها روایت آنحضرت کافی و وافی باشد۔ و ز آذان[2]
ابو عمر الکندی المتوفی سنه اثنین وثمانین وابو عثمان[3] نرذی وسالم[4] بن
ابی جعده الاشجعی المتوفی سنه سبع اوثمان وتسعین۔ اومایته۔ و
ابو زبیر[5] محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی المتوفی سنه ست
وعشرین وعکرمه[6] بن عبد الله البربری مولی ابن عباس المتوفی سنه
سبع ومایة وعبد الرحمن[7] بن یعقوب الجهنی المدنی۔ وابو عبیده[8] بن حمید
بن ابی حمید الطویل البصری المتوفی سنه اثنین اوثلث واربعین۔ اما
اسماء علماء کبار وناقدین آثار وحاملین اخبار وکاشفین اسرار
وفضلاے عالی تبار ونبهای جلیل الفخار که بروایت ونقل این
حدیث شریف حیازت شرف جمیل واحراز فضل جزیل نموده اند این ست احمد[1]
بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشیبانی وابو حاتم[2] محمد بن ادریس
بن المنذر الحنظلی الرازی۔ وعبد الله[3] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی
وابوبکر احمد[4] بن موسی بن مردویه الاصبهانی وابو نعیم[5] احمد بن
عبد الله الاصبهانی وابو عمر[6] یوسف بن عبد الله المعروف بابن
عبد البر النمری القرطبی وابوبکر[7] احمد بن علی بن ثابت البغدادی
المعروف بالخطیب وابو الحسن[8] علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف
بابن المغازلی وابو الشجاع[9] شیرویه بن شهردار بن شیرویه بن
فناخسرو الدیلمی الهمدانی وابو محمد[10] احمد بن محمد بن علی العاصمی
صاحب زین الفتی فی شرح سوره هل اتی وابو الفتح[11] محمد بن علی بن

علی بن ابراهیم النطنزی. و [١٢] ابو منصور شهردار بن شیرویه المعروف
بابن الدیلمی و [١٣] ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف
باخطب خوارزم و [١٤] ثقة الدین ابو القاسم علی بن الحسن بن
هبة الله المعروف بابن العساکر و [١٥] نور الدین ابو حامد محمود بن
محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی و
[١٦] ابی الفتح ناصر بن عبد السید المطرزی و [١٧] ابو محمد قاسم بن الحسین
بن محمد الخوارزمی و [١٨] عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم بن
الفضل القزوینی الرافعی و [١٩] ابو الربیع سلیمان بن موسی بن سالم
البلنسی الکلاعی المعروف بابن سبع و [٢٠] محمد بن یوسف بن محمد
الکنجی الشافعی صاحب کفایة الطالب و [٢١] محب الدین ابو العباس احمد
بن عبد الله بن محمد الطبری و [٢٢] ابو المؤید ابراهیم بن محمد الحموینی
و [٢٣] شرف الدین محمود بن محمد بن محمود الدرگزینی الطالبی القرشی
و [٢٤] محمد بن یوسف الزرندی و [٢٥] سید محمد بن یوسف الحسینی المعروف
بگیسو دراز و [٢٦] سید محمد بن جعفر الحسینی المکی و عمدة عرفائهم
[٢٧] جلال الدین البخاری و رأس اولیائهم [٢٨] السید علی بن
شهاب الدین الهمدانی. و [٢٩] جلال الدین احمد الخجندی و
[٣٠] شهاب الدین صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل. و
[٣١] شهاب الدین صاحب بن شمس الدین بن عمر الزاولی الدولت آبادی الملقب
بملک العلماء و [٣٢] احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی

و احمد بن محمد الحافی الحسینی الشافعی وابن[۳۴] حیدر بن عبد اللہ الوصابی
الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء وجمال[۳۵] الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ
بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری وشیخ[۳۶] بن علی بن محمد بن
عبد اللہ العلوی الجعفری صاحب کنز البراہین الکسبیہ والاسرار
اللوہیبۃ الغیبیہ لسادات مشایخ الطریقۃ العلویۃ الحسینیۃ الشعیۃ
وشیخ[۳۷] محمد الواعظ الہروی۔ وسید محمد[۳۸] بن سید جلال ماہ عالم و
محمد صدر[۳۹] عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلی فی
مناقب المرتضیٰ وحسان الہند غلام علی آزاد البلگرامی۔ ان اسمائے
گرامی ونامہائے نامی کے لکھنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بموجب مسلمات حضرات اہل سنت اس حدیث شریف کا متواتر
ہونا بلکہ برابر آیۃ قرآنیہ کے قطعی الصدور اور یقینی ہونا ثابت اور روشن کر دیا
ہے۔ دیکھو مجلد حدیث نور۔

شاہ صاحب کے مرغوبات کا جواب صفحہ ۱۳ سے یوں شروع کیا ہے۔ وجہ اول
آنکہ حدیث نور را امام احمد بن حنبل کہ یکے از ارکان اربعہ اہل سنت ست روایت
نمودہ چنانچہ ابو المظفر یوسف بن فزعلی سبط ابن الجوزی در تذکرہ خواص الائمہ
فی معرفۃ الائمہ در فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام گفتہ حدیث فیما
خلق منہ قال احمد فی الفضائل حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری
عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا وعلی بن ابی طالب نوراً بین یدی اللہ

تعالیٰ قبل ان یخلق آدم باربعة الاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی وفی سایۃ خلقت انا وعلی من نور واحد - اس حدیث شریف کے نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ثابت کیا ہے کہ اس حدیث شریف کے روات کلہم ممدوح اور ثقات اور ایمہ عالی درجات ہیں سب کی توثیق بہ تفصیل تمام نقل فرمائی ہے اور کل علماء ومحدثین مذکورین کی کتابون سے اس حدیث شریف کو ثابت کیا ہے اور تمام راویان وناقلان حدیث نور کی توثیق کا ثبوت حضرات اہل سنت کی کتابون سے مبرہن ومدلل کر دیا ہے اخیر مین شاہ صاحب کے ہر ہر قول کا جواب بنظیر ولاجواب لکھا ہے دیکھو مجلد حدیث نور از مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الایمہ الاطہار - بندۂ کمترین زائر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے ترجمہ حدیث شریف موصوف صرف اپنے ان چند اشعار کو جن مین تقریب استدلال کی طرف بھی بکمال ایجاز واختصار اشعار ہے اس مقام مین وارد کرنا کافی سمجھتا ہے سمجھنے والون کے لئے کفایت کرتے ہیں اور ہدایت بمعنی ایصال الی المطلوب جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے -

اشعار زاہر درباب نتیجہ حدیث شریف نور

واحد ہے نور احمد مختار ومرتضےٰ	شاہد ہے اسپہ قول شہنشاہ انبیاء
واحد ہے جبکہ نور نبی وامام دین	افضل تمام خلق سے پھر کیون علی نہین
ثابت حدیث نور سے ہے مرتضےٰ کا فضل	دیکھو بغور سوچئے اے صاحبان عقل
افضل تمام خلق سے ہین خاتم الرسل	جو کلمہ گو ہین کرتے ہیں اقرار اسکا کل

واحد ہے نور احمد و حیدر کا شک نہیں
ثابت ہی ہر طرح سے کہ بیشک پس از نبی
بعد از نبی جو خلق سے افضل علی ہوئے
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں

پس مرتضیٰ بھی خلق سے افضل ہیں یقیناً
افضل تمام خلق سے ہیں مرتضیٰ علی
پس منکشف ہوا کہ وصی بھی یہی ہوئے
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضیٰ نہیں

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵ صفحہ ۲۴۸ از جواہر سنیہ

وقد نقل جماعةٌ من العلماء عن ابن شیرویه الدیلمی انه روی فی کتاب الفردوس عن حذیفةؓ الیمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم الناس متی سمّی علیٌّ امیر المومنین ما انکروا فضله سمّی امیر المومنین وادم بین الماء والطین قال الله تعالی اذ اخذ ربک من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالت الملائکة بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵

اس طرح دیلمی نے ہے فردوس میں لکھا
کہتے ہیں وہ کہ بولے رسول فلک سریر
قائل ہوں تب علو جناب امیر کے
آدم تھے آب و گل میں تو حیدر امیر تھے

مضمون یہ اس نے نقل حذیفہ سے ہی کیا
جانیں جو لوگ یہ کہ علی کب ہوئے امیر
منکر نہ ہوویں فضل شۂ قلعہ گیر کے
موسوم اس لقب سے بحکم قدیر تھے

جب قدسیوں سے عہد یہ اللہ نے لیا — اون سے کہا الست انہوں نے کہا بلی
فرمایا کردگار نے میں رب ہون جانو تم — احمد نبیکم و علی امیرکم

مقولۂ زایر عفا اللہ عنہ وعن ابائہ بسیدنا محمد وابنائہ

افضل تمام خلق سے مولی ہمارے ہین — اے بھائیو خدا کو نہایت یہ پیارے ہین
معصوم ہیں ملائکہ کچھ اس مین شک نہین — حیدر ہوے امیر ملایک کے بالیقین
معصوم جبکہ ہوئین گے مامور بھائیو — تب انکا جو امیر ہے معصوم کیون نہو
قول خدا کو غور سے تم دیکھ بھال لو — اور صاف صاف اس سے نتیجہ نکال لو
انکار اس سے ہو نہین سکتا ہے زینہار — ہے عصمت علی ولی اس سے آشکار
معصوم بعد احمد مختار ہیں علی — معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہین علی
اے منصفو یہ سوچو کہ ہو کس طرح بھلا — مامور انس جو ہو اسیر ملائکہ
دیکھو کہ جب علی ہیں ملایک کے بھی امیر — رتبے مین اون کو جانتے ہو کس لیے حقیر
فضل علی پہ دیکھو حدیثین یہ ہین صریح — مفضول کو جو فضل دین افضل پہ ہے قبیح
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہین — نائب نبی کا کوئی بجز مرتضے نہین

اخذ میثاق نبوت سیدنا خاتم النبیین و مولانا امیر المومنین
صلی اللہ علیہما واولادہما الطیبین الی یوم الدین

جناب خاتم المتکلمین آیۃ اللہ فی العلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے قبل از ایراد حدیث شریف مذکورۃ المتن مجلد حدیث نور مین جناب رسالت

باب صلے اللہ علیہ وآلہ کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور محبت
پر انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے بارہ میں حدیثیں نقل فرمائی ہیں چنانچہ
صفحہ ۵۵۷ میں فرماتے ہیں از انجملہ ست حدیث بعثت انبیاء علیہم السلام بروایت
امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا عبد اللہ الحاکم واحمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی
وابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی۔ و عبد الرزاق بن
رزق اللہ الرسعنی و سید علی بن شہاب الدین ہمدانی و ابو نعیم احمد
بن عبد اللہ الاصفہانی و سید شہاب الدین احمد و شمس الدین
بن یحیی بن علی الجیلانی و عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشی روایت کردہ اند۔ اس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے ان تمام علماء مقبولین اہل سنت
کی کتابوں سے وہ حدیثیں نقل فرمائی ہیں اون میں سے چند حدیثیں یہ
احقر الانام بھی اس مقام میں درج کرتا ہے تاکہ ناظرین باانصاف کے لئے
موجب بصیرت و استبصار ہوں پس مخفی نرہے کہ آیہ سل من ارسلنا من
قبلک من رسلنا کی تفسیر میں ثعلبی نے تحریر کیا ہے۔ اخبرنا ابو
عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین الدینوری حدثنا ابو الفتح
محمد بن الحسین الازدی الموصلی حدثنا عبد اللہ بن محمد بن
غزوان البغدادی حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن
عبد اللہ و محمد بن اسماعیل قال حدثنا محمد بن فضیل عن محمد
بن سوقہ عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ملک فقال یا محمد سل من
ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثو قال قلت علی ما بعثو قال
علی ولایتک وولایت علی بن ابی طالب۔ یعنی ثعلبی نے آیہ
وافی ھذ ایہ سل من ارسلنا من قبلک من رسلنا کی تفسیر مین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوس نے
آکر کہا کہ اے محمد جو آپ سے پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اون سے آپ سوال
کریں کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوئے ہیں مین نے اون سے پوچھا کہ تم بتاؤ
کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوے ہیں اوس فرشتے نے کہا کہ آپ کے اور علی بن
ابی طالب کے دوستی اور محبت اور ولایت پر تمام انبیا مبعوث ہوئے ہیں۔
اور شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل مین نقل کیا ہے
عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وبارک وسلم لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علیّ الانبیاء
فی السماء فاوحی اللہ الیّ سلھم یا محمد بماذا بعثتم فقالوا بعثنا علی
شھادۃ ان لا الہ الا اللہ والاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن
ابی طالب اورد ہ الشیخ المرتضی العارف الربانی السید شرف الدین
الھمدانی فی بعض تصانیفہ وقال رواہ الحافظ ابو نعیم یعنی فرمایا
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کہ جب میں شب
معراج کو آسمان پر گیا تو انبیا علیہم السلام میرے پاس جمع ہوے اوس وقت

جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو وحی کی کہین ادن سے دریافت کردن کہ آپ سب صاحب کس امر پر مبعوث ہوئے تھے جب مین نے اس امر کو دریافت کیا توسب انبیاء علیہم السّلام نے کہاکہ ہم جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت پر مبعوث ہوئے تھے نیز شیخ عبدالوہاب نے اپنی تفسیرمین یہ حدیث وارد کی ہے اس مضمون کی بہت سی احادیث نقل کرنے کے بعد جناب اٰیۃ اللہ فی العٰلمین طاب ثراہ نے بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ علی نبینا وآلہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت کا عرض اور پیش کئے جانا میرزا محمد بدخشانی کی کتاب مفتاح النجا سے نقل فرمایا ہے ۔ وھذا لفظہ اخرج ابن مردویہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین قال ھو علی بن ابی طالب عرضت ولایتہ علیٰ ابراھیم علیہ السلام قال اللّٰھم اجعلہ من ذریتی ففعل ذلک اس حدیث شریف کو نقل کرکے جناب مرحوم فرماتے ہین ازین روایت بکمال وضوح ظاہرست کہ ولایت جناب امیرالمومنین علیہ السلام برحضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام عرض کردہ شد آنجناب بہ سبب ظہور علو رتبت ورفعت منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام ازواہب العطایا سوال کردند کہ او سبحانہ وتعالیٰ شانہ آنجناب را از ذریت آنحضرت گرداند واین دعائے آنجناب بانجاح واسعاف ہم رسید وہمین ست تفسیر واجعل لی لسان صدق فی الاخرین پس ازین روایت علاوہ برعرض ولایت

آن جناب کہ مستلزم افضلیت واکرمیت آنجناب ہست بوجہ دیگر ہم افضلیت
واکرمیت واشرفیت آنجناب بظہور رسید چہ ازان ظاہر شد کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
از حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ طلب کرد کہ آنجناب را در ذریت آن حضرت گرداند و
ظاہر ہست کہ دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نیست مگر بوجہ افضلیت واکرمیت
جناب امیر المومنین علیہ السلام و نیز ظاہر ہست کہ برائے حضرات ثلاثہ این مرتبۂ
عظیمہ کہ عرض ولایت شان بر حضرت ابراہیم علیہ السلام شود و آنحضرت سوال حصول
شان از ذریت خود کند حاصل نیست فثبت إنّ ھذہ مزیۃ عظیمۃ وموھبۃ
سنیۃ وغنیمۃ من اللہ القدیر خصت بامیر کل امیر علیہ وآلہ الصلوۃ
والسلام الی یوم القیام اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین
رفع اللہ منازلہ ودرجاتہ فی اعلیٰ علیین نے حدیث مذکورۃ المتن
فردوس الاخبار دیلمی سے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۶۳ میں نقل فرمائی ہے
اور پھر ارشاد فرماتے ہیں۔ این روایت دلالت صریحہ دارد بر اینکہ حق تعالیٰ بعد
آنکہ از ملائکہ اخذ میثاق بر بوبیت خود فرمودہ بیان نبوت جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و امارت جناب امیر المومنین علیہ السلام ہم فرمودہ متحقق
گردید کہ چنانچہ میثاق ربوبیت جناب ایزد وہاب و نبوت جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ملائکہ گرفتہ شد ہمچنین اخذ میثاق امارت جناب
امیر المومنین علیہ السلام از ملائکہ واقع شد پس چنانچہ کمال شرف وفضل وعلو
وسمو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ سبب اخذ میثاق نبوت
آنحضرت ظاہر ہست واکابر اساطین سنیہ تقریر آن کردہ اند ہمچنان نہایت

شرف و فضل و علاو سنا جناب امیر المومنین علیہ السلام بسبب اخذ میثاق امارت آنحضرت ثابت گردید و ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام امیر ملائکہ معصومین باشد افضلیت آنحضرت از ملائکہ قطعاً و حتماً ثابت شد پس افضلیت آنحضرت از انبیاء بعد جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماع مرکب ثابت خواہد شد پس در ثبوت افضلیت جناب امیر المومنین علیہ السلام از اصحاب ثلاثہ کدام مقام اشتباہ است۔ ونیز ہرگاہ جناب امیر المومنینؑ امیر ملائکہ معصومین باشد عقل عاقل حیران [حق گزین] باور تو اند کرد کہ آنجناب امیر اصحاب ثلاثہ نباشد بلکہ العیاذ باللہ اینہا امیر باشند و آنحضرت مامور ایشان کلا ثم کلا اعلی اللہ مقامہ

پھر جناب مرحوم نے اسی حدیث مذکورۃ المتن کو سید علی ہمدانی کی روضۃ الفردوس اور مودۃ القربی اور تفسیر انوری تصنیف حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد سے نقل کیا ہے پھر ان صاحبوں کی توثیقین اور تعریفین کتب معتمدہ اہل سنت سے تحریر فرمائی ہین من شاء الاطلاع علی تلک الاخبار و الآثار فلیرجع الی عبقات الانوار

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۶ صفحہ ۲۴۸ از جواہر سنیہ

ونقلوا عن الثعلبی انہ روی فی تفسیر قولہ تعالی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما اراد الھجرۃ خلف علی بن ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودایع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ الغار فی قد

احاط المشرکون بالدار ان یناموا علی فراشه الیٰ ان قال فاوحی الله الیٰ جبرئیل ومیکائیل انی قد اٰخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول من عمر الاٰخر فایکما یؤثر صاحبه بالحیوٰة فاختار کلٌّ منهما الحیاة فاوحی الله الیهما الا کنتما مثل عبدی علیٍ اٰخیت بینه وبین نبی محمدٍ فبات علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیوٰة اهبطا الیه فاحفظاه من عدوه فنزلا فکان جبرئیل عند راسه ومیکائیل عند رجلیه فقال جبرئیل بخٍ بخٍ من مثلك یا ابن ابی طالب یباهی الله به ملائکة السماء فانزل الله علی رسوله وهو متوجه الی المدینة ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله رواه ابوحامد الغزالی فی احیاء علوم الدین فی الکتاب السابع من ربع المهلکات فی بحث ایثار النفس۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۶

تفسیر مین یہ کرتا ہے تحریر ثعلبی
ہجرت کے واسطے ہوئے تیار جب نبی

چھوڑا علی کو ردِ امانات کے لئے
اور تا کہ قرض آپکا حیدر ادا کرے

قتلِ رسول پاک پہ مشرک تُلے ہوے
تھے خانۂ نبی کو احاطہ کئے ہوے

تب یون علی سے کہنے لگے سید البشر
بھائی تم آکے سو رہو میرے فراش پر

یہ کہکے سوئے غار گئے سید الانام
حیدر نے یان فراش نبی پر کیا قیام

فرمایا مصطفےٰ نے کہ من جانب خدا
میکال وجبرئیل کو تب حکم یہ ہوا

اک دوسرے کا تمکو برادر بناتے ہین — پہر یوں تمہارے قلب کو ہم آزماتے ہیں
تم دونوں میں سے ایک کو عمر طویل دین — اور دوسرے کی عمر کو کوتاہ ہم کرین
ایثار زندگی کا برادر کیواسطے — کرتا ہے کون تم مین بتاؤ یہ غور سے
انکار اس سے کر دیا دونون نے برملا — ایثار ہم سے ہو نہین سکتا ہے مطلقاً
اسوقت حکم حق ہوا دیکہو علی کا حال — سوچو مرے فرشتو اخوت کا یہ کمال
مین نے اسے نبی کا برادر بنایا ہی — دیکہو یہ اوسنے حق اخوت نبہایا ہے
بہائی کے بدلے ہاتہہ اوٹہایا ہی جان سے — فرش نبی پہ سوتا ہے کس آن بان سے
ایثار نفس بہر برادر کیئے ہوئے — بہائی کے بدلے جان وہ اپنی دیئے ہوئے
بے خوف سو رہا ہے نہ مطلق ہراس ہے — دیکہو علی کو کیسا محمد کا پاس ہے
اعدا ہیں جمع گرد عداوت کیواسطے — تم جاؤ جلد اوس کی حفاظت کیواسطے
میکال و جبرئیل بحکم الہ ناس — آئے اور آکے بیٹھے وصی نبی کی پاس
جبرئیل تھے سرہانے تو میکال پائنتی — اور شیر کبریا سے انہیں کہتے تہے یہی
مثل آپکا ملائکہ میں بہی کوئی نہین — افضل تمام خلق سے ہو آپ بالیقین
کرتا ہے تم سے آپ مباہات کبریا — یہ فخر و فضل تمکو گوارا ہے سدا
لکہا ہے جب مدینہ کو جاتے تہے مصطفے — شان علی مین آیہ من یشری آیا تہا

قول الجناب الشیخ المرحوم اعلی اللہ مقامہ

اقول فی هذین الحدیثین من الدلالة علی ثبوت امامة علی دانه
امیر المومنین وافضل الناس بل افضل الخلق بعد محمد صلی اللہ علیه

والله حتی الملائکة ما هو اوضح من ان یبین و دلالة ذلک علی اصل المطلوب واضحة۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ مرحوم کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ یہ دونوں حدیثین مذکورۃ الصدر بکمال وضوح جناب امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں اور ان احادیث سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ علی امیر ہیں مومنون کے اور تمام آدمیون سے بلکہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں حالانکہ یہ امر بخوبی ثابت اور متحقق ہوتا ہے کہ علی مرتضی بعد محمد مصطفی[ص] کے تمام خلقت سے افضل اور اعلا ہین اور اون کا تمام خلقت سے افضل ہونا اون کی امامت کے ثبوت پر بڑی دلیل واضح ہی

توثیق ثعلبی

ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری کی توثیق بھی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے حدیث غدیر کے دوسری مجلد کے صفحہ ۴۹۴ پر وفیات الاعیان لابن خلکان کی عبارت جو مذکور ہے اوس کا لب لباب یہ ہے۔ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر مشہور علم تفسیر میں یکتائے زمان ہے اوس نے تفسیر ایسی لکھی ہے کہ جو تمام تفاسیر پر فایق ہے۔ اور ابو القاسم قشیری نے کہا ہے کہ مین نے خواب میں جناب باری تعالی شانہ کو دیکھا حق سبحانہ تعالی شانہ مجھسے خطاب کرتا تھا اور

ہین جناب الہی سے باتیں کر رہا تھا کہ اس اثنا میں جناب رب العزۃ نے فرمایا
کہ مرد صالح آیا میں نے جو ہٹکر دیکھا تو احمد ثعلبی کو پایا کہ وہ آرہا تھا الی آخر ما
قال ثعلبی کی تعریف میں یہی فقرہ کافی ہے کہ اہل سنت کے ایک عالم معتمد کے
قول کے موافق اسکو جناب باری تعالیٰ شانہ نے مرد صالح سے تعبیر کیا ہے
پس اے حضرات ثعلبی کی صلاحیت و قدر و منزلت و رفعت و وقعت کو خیال
کرو اور ان کی روایت کو مانو اور قبول کرو۔

توثیق ابو حامد الغزالی کی

ان کی عظمت و رفعت اور ان کی منزلت و وقعت کو اسے ہر سے خیال کر سکتے
ہیں کہ انکا نام حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں بے انضمام لفظ امام
نہیں بولا جاتا اور حجت الاسلام تو انکا لقب عام میں خاص ہے۔ کما قلت ہو گیا
مشہور ما بین العوام حجت الاسلام غزالی کا نام۔ یافعی نے مراۃ الجنان میں
امام ابو حامد غزالی صاحب کی بے انتہا تعریف لکھی ہے اور انکو سید المصنفین
ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ اونہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا اور نیز
لکھا ہے کہ امام محدث شیخ الاسلام عمدۃ المستندین مفتی المسلمین جامع الفضائل
قطب الدین محمد بن الشیخ الامام العارف ابی العباس القسطلانی رضی اللہ عنہما
نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمیں اونہوں نے بعض علما اور مصنفین کا
انکار کیا ہے اوس کتاب میں امام ابو حامد غزالی صاحب کی بہت کچھ تعریف
لکھی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب التنبیہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ

میں کہا ہے کہ عفیف الدین یافعی ارشاد میں ارشاد کرتے ہیں کہ علما کی ایک جماعت نے (جن میں سے ایک حافظ ابن عساکر بھی ہے) (اس حدیث نبوی کے بارہ میں کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایک مجدد اس دین کا مبعوث کرے گا) لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز تھا اور دوسری میں شافعی اور تیسری میں ابو الحسن اشعری اور چوتھی میں ابو بکر باقلانی اور پانچویں صدی میں ابو حامد غزالی مجدد دین تھے۔ امام صاحب موصوف کے اوصاف اور فضائل یہاں تک بیان کئے ہیں کہ بعض علماء و اکابر جو جامع تھے علوم ظاہر و باطن میں کہتے ہیں لو کان بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی لکان الغزالی یعنی اگر بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور کوئی نبی ہوتا تو غزالی ہوتا اور نیز لکھا ہے کہ انہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ انتھی یعنے امام غزالی صاحب کی بعض کتابوں سے ان کے معجزات ثابت ہوتے ہیں اس سے بڑھکر اور کیا مناقب اور تعریفیں ہو سکتی ہیں اگر اسباب میں اس سے زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو عبقات الانوار کو ملاحظہ فرمائیے۔ ان امام غزالی صاحب نے بھی حدیث مذکورۃ المتن کو کتاب احیا علوم الدین میں در بحث ایثار نفس وارد کیا ہے۔

اعتراف اور اقرار ابو حامد امام غزالی صاحب کا ثبوت امامت و ولایت جناب امیر ع بموجب حدیث غدیر

حضرات ناظرین حضرت امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو پانچوین صدی میں

حضرات اہل سنت وجماعت کے دین کے مجدد ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف
میں علماء اہل سنت یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بعد جناب رسول خدا
کے کوئی نبی ہوتا تو وہ امام غزالی ہوتا اور جن کی تصنیفات سے بقول علماء واکابر
اہل سنت ثبوت اون کے مجتہد کا ہوتا ہے۔ ایسے عالم متبحر جامع معقول
ومنقول ومحدث مقبول کا ایک قول بیان اُن کی توثیق لکھتے ہوئے مجھے یاد
آیا ہے لہذا بمناسبت مقام درج کرتا ہوں قابل غور ہے جناب آیۃ اللہ
فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد سوم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۴ میں فرماتے
ہیں چنانچہ محمد بن محمد الغزالی در سر العالمین وکشف ما فی الدارین کہ دو تا نسخہ عتیقہ
آن پیش نظر آثم حاضر ست می فرماید اختلف العلماء فی ترتیب الخلافۃ
وتحصیلہا لمن آل امرھا الیہ فمن ھم من زعم انہا بالنص و
دلیل ھم فی المسئلۃ قولہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون
الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ
اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم اللہ عذابا الیما وقد
دعاھم ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الطاعۃ فاجابوہ وقال بعض المفسرین فی قولہ تعالی واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا قال فی الحدیث ان اباک ھو الخلیفۃ
من بعدی یا حمیرا۔ وقالت امراۃ اذا فقدناک فالی من نرجع فاشار
الی ابی بکر۔ ولانہ ام المسلمین علی بقاء رسول اللہ والامامۃ عماد الدین
ھذہ جملۃ ما یتعلق بہ القائلون بالنصوص نثرا ولو اتفقوا لو کانت

علیؑ اول الخلفاء لا نسحب علیهم ذیل الفناء ولم یاتو بفتوحٍ ولا
مناقب ولا یقدح فی کونه رابعاً کما لا یقدح فی نبوة رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا کان اخیراً والذین عدلوا عن هذا الطریق
زعموا ان هذا وما تعلق به فاسدٌ وتاویلٌ باردٌ وعلی زعمکم ق
الهوینکم وقد وقع المیراث فی الخلافة والاحکام مثل داؤد و
زکریا وسلیمان ویحییٰ قالوا کان لانه واجب ثمن الخلافة فهذا
تعلقوا وهذا باطلٌ اذ لو کان المیراث لکان العباس اولیٰ لکن
اسفرت الحجةُ وجهها واجمع الجماهیرُ علی متن الحدیث من خطبته
فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وهو یقول من کنت مولاه فعلیٌ مولاه
فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای ومولا کل مومنٍ
ومومنةٍ فهذا تسلیمٌ ورضیٌ وتحکیمٌ ثم بعد هذا غلب الهویٰ
لحب الریاسة وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقانِ الهویٰ
فی قعقعةِ الراياتِ واشتباکِ ازدحام الخیول وفتح الامصارِ
سقاهم کاس الهوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوه وراء
ظهورهم واشتروا به ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون۵ اگر حضرات
اہل سنت بعد ملاحظہ این عبارت حجۃ الاسلام سرہاے خود را بسنگ خارا زنند
وزمین وآسمان بہم کنند نمی توانند کہ در تاویل وتوجیہ آن حرفے زنند کہ از ان
بصراحت تمام ظاہر ست کہ حدیث غدیر حجت واضحہ وبرہان سفر ست وجمہور انام
بران اتفاق دارند ونص ست بر خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام

وابن الخطاب کہ تہنیت آنجناب نمودہ تسلیم ورضا بخلافت آن جناب کردہ برخود حاکم ساختہ ولعد آن غالب گردید ہوی بہ سبب حب ریاست وحل عمود خلافت وعقود بنود وخفقان ہوے در قعقعہ رایات واشتباک ازدحام خیول وفتح امصار نوشانید اوشان را کاس ہوی پس عود کردند بسوے خلاف اول پس انداختند این تسلیم ورضا وتحکیم را پس پشتہاے خود واشتراکردند بان ثمن قلیل پس بدست اوچہ می خرند بحیرتم کہ چگونہ بعد این تصریح صریح امام الانام وحجۃ الاسلام و مایۂ مباہات سرور سل کرام برانبیاے عظام کما ہیجی خیال محال قیل وقال در نص نمودن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برامامت جناب امیرالمومنین علیہ السلام در سر خواہند کرد وبعد چنین شگرف کاری علو حق چسان ہوس باطل ابطال استدلال اہل حق بحدیث غدیر بخاطر خواہند آورد۔ عجیب کہ خود بادنے شبہات وساوس واسخف توہمات وہواجس تشبث کنند واز اہل حق چنین حرف مسکت ومفحم بسمع اصغا نشنوند۔ اس عبارت متین وتقریر رزین وتحریر رصین کے بعد تذکرہ خواص الامہ تصنیف سبط ابن الجوزی سے عبارت مذکورہ مندرجہ سر العالمین بہ نقل فرمائی ہے پھر اس امر کو بڑی زور شور سے ثابت کیا ہے کہ کتاب سر العالمین امام ابوحامد غزالی صاحب کی تصنیفات میں سے ہے۔ اگر شک ہو یا تفصیل اس مضمون کی دیکھنا چاہو تو حصہ سوم حدیث غدیر میں ملاحظہ فرمائیے۔ امام غزالی صاحب کی عبارت مذکورہ کا ماحصل جو اس حقیر سراپا تقصیر نے ایک ایک قصیدہ غدیرہ میں بمدح جناب امیر کل امیر ومولای ہر صغیر وکبیر ووزیر حضرت بشیر نذیر صلوٰۃ اللہ علیہما واولادہما اصحاب التطہیر لکھا ہے بجائے

ترجمہ اوس کا وارد کرنا کافی ہوگا۔

استفسار قصیدہ غدیریہ درباب ترجمہ کلام امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خم میں احمد نے کیا اپنا وصی حیدر کو | کیسے تاکید سے از حکم خدائے علّام
اس خبر سے نہیں انکار کسی نے بھی کیا | شاہ صاحب کو یہ ہے معنی مولیٰ میں کلام
لیک حسان جو مداح رسول اللہ تھا | اوسنے مولیٰ کے کئی معنی ہیں ہادی و امام
اور سوا اس کے علماء نے ہے مانا اسکو | یعنی اولیٰ بہ تصرف ہی یہاں اس سے مرام
گر ہو انصاف تو مولا کی وصایت اس سے | واضح و روشن و ثابت ہی نہیں ہمیں کلام
دیکھو غزالی نے کس طرح سے تصدیق ہی کی | یعنی ہی بیان لیا اسکو کہ حق ہے یہ تمام
یعنی کہتا ہے کہ بیشک کہا احمد نے وصی | خم میں حیدر کو بارشاد خدائے منعام
خطبۂ خم سے کسی شخص کو انکار نہیں | اس خبر پہ ہیں جماہیر ہوئے جمع تمام
پس عمر نے کہا حیدر سے مبارک تمکو | اہل ایمان کے مولا ہوئی پایا یہ مقام

صاحبو

انہیں کچھ شک نہیں تسلیم و رضا یہ ہی بنی | دیکھو تو حضرت ثانی کا یہ ہے قول تمام
بعد احمد ہوئے یہ حرص صحابہ کو مگر | پیچھے ہو خفق نعال و رہوں آگے اعلام
حرص غالب ہوئی اور عود کیا سو خلاف | کہ بھلا بیٹی نبی اور خدا کے احکام
مست کاسات ہوا نے کیا اونکو ایسا | کہ پس پشت دے ڈال رضا کی وہ کلام
دولت دین کو کھو کر لیا دنیا کو خرید | کیا بُری شے تھے جو لے ہاتھ سے دیکے سلام

انتہی حاصل عبارات غزالی

مضمون دیگر ثابت از روضۃ الصفا وغیرہ

حکم حضرت نے دیا بیٹھیں علی خیمہ میں — اور صحابہ میں سے ہر ایک ہی جا کے سلام
اسطرح دیچکے جب سارے مبارکبادی — اپنے ازواج کو بھیجا یہ پیمبر نے پیام
تہنیت تم بھی دو سب جا کے علی کو اسپر — کہ کیا بعد میرے اسکو ہے خالق نے امام
ایسی تاکیدین کین حضرت نے کہ اس سے بڑھکر — اور کیا ہوتا امامت کے لئے استحکام

اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور واضح ہو کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے صحابی اور مداح اور آنحضرت کے شاعر تھے اونہون نے بحکم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب اس واقعہ کو نظم کیا ہے اور قصیدہ غرا بمدح جناب علی مرتضےٰ تصنیف کرکے اوسی وقت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پڑھا ہے اوس قصیدہ میں اونہون نے تصریح کردی ہے کہ مراد اس حدیث شریف سے امامت بلافصل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے چند شعر اس قصیدہ غرا میں سے یہ ہیں۔

يناديهم يوم الغدير نبيهم — بخم فاسمع بالنبي مناديا
وقال فمن مولاكم ووليكم — فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا
الهك مولانا وانت ولينا — ولم تلق منا في الولاية عاصيا

فقال لہ قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وھادیا
فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ	فکونوا لہ انصار صدق موالیا
ھناک دعا اللھم وال ولیہ	وکن للذی عاد علیاً معادیا

پس مخفی نرہے کہ حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصفہانی اور ابونعیم احمد عبداللہ الاصفہانی اور موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق ابوالموید المعروف باخطب خوارزم اور ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی اور شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی ۔ اور ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی اور ابراہیم بن محمد بن الموئد الحموینی او عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی وغیرہ علما و محدثین اہل سنت نے یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اپنی کتابوں میں درج فرمائے ہیں اور نیز اُن حضرات محدثین جلیل الاخطار و اساطین عالی تبار و محققین کبار نے بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے کہ یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے باجازت و حکم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف کرکے مجمع عام میں سب کے سامنے پڑھی ۔ دیکھو مجلد دوم حدیث غدیر ۔ پس اے حضرات ناظرین انصاف سے سوچو کہ حسان بن ثابت کے اس شعر سے بالخصوص صراحۃ جو ثابت ہوتا ہے ۔ شعر

فقال لہ قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وھادیا

اس سے بڑھکر تصریح اور نص کیا ہوسکتی ہے اس سے صاف صاف عیاں اور ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بعد اپنے اپنا جانشین اور خلیفہ اور خلفت

کے لئے امام اور ہادی مقرر و معین فرمایا ہے اس شعر میں ایسے صاف طور پر تصریح ہے کہ بعد اس کے کسی قسم کا شبہہ اور شک باقی نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حسان بن ثابت جو کہ عرب اور اہل زبان بلکہ فصحاء عرب میں منتخب اور اعلا درجے کے شاعر و زباندان تھے اونہوں نے مولی کے معنی اس حدیث شریف میں ہادی اور امام کے سمجھے ہیں اب ہماری عقل حیران ہے کہ منکرین ہندوستان مین پیدا ہو کر صرف دہلی ہی کی چار دیواری مین ساری عمر رہکر حسان بن ثابت کے برابر عربی کی زباندان کیونکر ہوگی۔

تقریر در باب معنی مولی

واضح ہو کہ مولی کے معنی اولی بالتصرف کے عرب میں شایع اور مشہور در السنۂ خواص و عوام پر مذکور ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد دویم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۶ میں فرماتے ہیں کہ کسی نے اہل عربیت مین سے یہ نہیں کہا کہ مولے بمعنی اولی نہین آتا مولی بمعنی اولی سے انکار کرنا بعینہ ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ عربی زبان مین قول کے معنی کہنے کے نہین ہیں پھر جناب ممدوح مرحوم نے اون علماء و محدثین کے نام تحریر فرمائے ہیں جنہون نے مولی کے معنی اولے لکھے ہیں وہ بیالیس عالم ہین پھر اون بیالیس عالمون کی کتابون کی عبارتین اس امر کی تصدیق کیواسطے نقل فرمائی ہیں اور صفحہ ۲۴۶ سے صفحہ ۲۷۵ تک اس دعوے کو مدلل اور مبرہن کیا ہے یہاں تک کہ صفحہ ۳۴۸ و صفحہ ۳۴۹ میں یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ حضرات شیخین یعنی حضرت

ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اس حدیث شریف میں مولے کے معنی
اولیٰ ہی سمجھے ہیں دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر یعنی حصہ سوم حضرات ناظرین مجکو
اس مقام پر پہونچکر اپنی ایک سرگذشت یاد آگئی - اوس کا عرض کرنا خالی از
لطف نہوگا - ۱۲۹۵ھ میں جب یہ احقر الانام ہائی اسکول گجرات پنجاب مین مدرس
اول عربی اور فارسی کے لئے مقرر تھا تو اُن ایام میں وہان کے حضرات احناف
و اہل حدیث اکثر آپسمین مسائل جزیہ فروعیہ میں بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے اور
اکثر اوقات ہر دو فریق اپنی بحث مین مجکو حکم مقرر کرتے تھے چنانچہ کئی دفعہ اس
جھگڑے نے اون دو فریق مین محاکمہ تحریراً و تقریراً کیا ایک روز میرے ہی مکان
پر جلسہ مباحثہ قرار پایا اور دونو فریق جمع ہوئے اور مجھے جانبین نے اپنی اپنی
طرف سے منصف مان لیا بعد ختم ہونے بحث کے جب مولوی فخر الدین صاحب
سرگروہ حضرات احناف مع اپنے گروہ کے تشریف لیگئے اور مولوی شیخ محمد صاحب
سرگروہ اہل حدیث شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے معہ اپنے
گروہ و تلامذہ کے میرے پاس بیٹھے تھے مین نے اون سے عرض کیا کہ آپکے
ہاں کی تو بحث ختم ہو چکی آئیے اب ہم اور آپ بحث کرین اونہون نے فرمایا
کس مسئلہ مین میں نے عرض کیا جس مسئلہ میں آپ چاہیں اونہون نے کہا
کہ اچھا آپ امامت جناب علی مرتضےٰ علیہ السلام کی بہ نص صریح ثابت کر دین مینے
حدیث من کنت مولاہ فہذا علیؑ مولاہ الخ پڑہی اونہون نے فرمایا
بیشک یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں لیکن مولے کے معنی
اولے بالتصرف و مالک کے ثابت کر دیجئے تو ابھی میں شیعہ ہوتا ہون

اور اپنے مذہب سے ابھی دست بردار ہوتا ہوں میں نے کہا کہ پہلے آپ ایک عالم کے قول کو معین کریں جو آپ کے نزدیک مسلم الثبوت ہو ہیں اُس عالم کا نام لیجیے اور مقرر فرمائیے کہ ہم فلان عالم و محدث کے قول کو قبول کرینگے تا کہ ایسا نہو کہ جس عالم و محدث کا قول مین اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کروں آپ کہدیں کہ ہم اُنکا قول نہین مانتے۔ اونہون نے کہا کہ اسماعیل بخاری کے قول کو ہم تسلیم کرینگے مین نے فوراً مجلد دوم حدیث غدیر میں سے صفحہ ۳۶۶ نکال کر اون کے سامنے پیش کیا جب مولوی صاحب موصوف نے یہہ عبارت پڑہی قال البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر باب قولہ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون الایہ وقال معمر موالی اولیاء والذین عاقدت ایمانکم ھو مولی الیمین و ھو الحلیف والمولی ایضا ابن العم والمنعم المعتق والمولی المعتق والمولی الملیک[ف] والمولی مولی فی الدین۔ تو رنگ اون کے چہرہ کا بالکل اوڑ گیا اور متغیر ہو گیا اور ایسے مبہوت ہوئے کہ کچھہ جواب نہ دے سکتے تھے بلکہ دو گھنٹہ تک ایک عجیب حالت مین رہے گویا مبہوت و مسکوت تھے مطلق نہ بولتے تھے آخر کار کہا کہ اب نماز عصر پڑھنا چاہتا ہون مین نے کہا یہان جماعت کراؤ اور نماز پڑہو خلاصہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نماز سے فارغ ہو کر بمنت و سماجت ہم سے رخصت ہوئے اگرچہ ظاہر میں مولوی صاحب

ف یعنی مالک، والی، متصرف ۱۲ زائر

ممدوح نے اپنے مذہب کو جیسا کہ وعدہ کیا تھا اوس وعدہ کے موافق ترک تو
نہ کیا لیکن اوس دن سے اونکو مجھسے ایک گونہ دلی الفت ہو گئی یہانتک اونہوں
نے پھر اپنی وعظ مین لوگوں کو میرے وعظ میں شامل ہونے کی ترغیب دی
اور کہا کہ اوس کے وعظ اور مجالس میں جایا کرو جو کچھ وہ فضائل اہل بیت
بیان کرتا ہے وہ ہماری کتابوں سے بیان کرتا ہے اور اوس کے وعظ کا
سننا نہایت ثواب ہے اس بنا پر ۱۲۹۹ھ کی محرم کی مجالس مین اکثر لوگ اہل حدیث
و احناف شہر کے میرے وعظ سننے کے لئے جمع ہوتے رہے یہان تک اسی
محرم میں چند لوگ مستبصر بھی ہوئے فالحمد للہ علی ذلک پھر جناب آیۃ
اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے حدیث غدیر مین بجائے لفظ مولی لفظ
ولی وارد ہونے کے دلائل بہت سے تحریر کئے ہیں۔ پھر جناب ممدوح مرحوم
نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۴۶۹ میں اہل سنت کے بائیس ۲۲ محدثین
و علماء متقدین کے نام لکھے ہیں جنہوں نے واقعہ غدیر خم میں ایہ یا ایھا الرسول
بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کا نازل ہونا اپنی
اپنی کتابون مین مندرج کیا ہے پھر اون سب علماء کی عبارتین نقل فرمائی ہیں
پھر ثبوت اس امر کا تحریر فرمایا ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
عہد باندھ چکے اور موالات امیر المومنین علیہ السلام کی بیان فرما چکے تو اوس وقت
آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

۱ حدیث غدیر مین بجای لفظ مولی لفظ ولی کا ورود۔ ۲ واقعہ غدیر خم مین آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک کا نازل ہونا۔ ۳ امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ کر چکے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نازل ہونا۔

نازل ہوئی اس امر کا ثبوت صفحہ ۴۷ ۵ تک کیا ہے پھر دلیل سوم میں اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۵۹۰ تک بدلائل ثابت و مبرہن کیے ہیں اور دلیل چہارم میں یہ اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کے (جو اصحاب کبار میں سے ہیں) یوں تحریر فرمائی ہیں۔ کہ علامہ ابو المظفر یوسف بن قزعلی جن کو رشید الدین خان صاحب دہلوی نے اپنے ایضاح میں ائمہ دین و قدمائے معتمدین اہل سنت میں سے مانا ہے تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں قال قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین۔ قلت لما بغی العدو علینا۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل۔ و علیٌّ امامنا و امام۔ لسوانا اتی بہ التنزیل۔ یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطبٌ جلیلٌ۔ انما قالہ النبی علی الامۃ۔ حتم ما فیہ قالٌ و قیلٌ۔

پس ان اشعار متانت آثار سے ظاہر و آشکار ہو گیا کہ حدیث غدیر سے امامت اور امارت جناب حیدر کرّار کی مراد ہے ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین اوس کے اور سوائے اوس کے سب کے امام ہیں۔ اور قرآن شریف میں اس جناب کی امامت کا حکم نازل ہوا ہے جس دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی تھی اور یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کا بہت بڑا عظیم الشان امر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے کل امت پر علی علیہ السلام کا امام ہونا مقرر فرمایا ہے۔ انتہیٰ

اشعار قیس بن سعد بن عبادہ۔

بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ملایم این حدیث ست والله اعلم۔

اشعار

لمن یلقی الا له غدا الظلمی	فویل ثم ویل ثم ویل
لجاحد طاعتی ومزید هضمی	وویل ثم ویل ثم ویل
یرید علا اوتی من غیر جرمی	وویل للذی یشقی سفاها

یعنی چیزے از حق کسے کم کردن وجرم گناہ می فریاد پس وائے پس وائے مرانکار کنندہ فرمانبرداری مراو خواہندہ کم کردن حق مرا و وائے مرانکس راکہ بدبخت شود از بیخردی خواہد دشمنی مرابے گناہ۔ اشعار

یکرنگ نہ شد زجہل باآل نبی	ہر آنکہ نگشت واقف از حال نبی
باید کہ کنی فہم ز اقوال نبی	گر فضل علی خود نتوانی دانست

حکایت

امام علی بن احمد واحدی از ابوہریرہ روایت کند کہ مرتضی علی این ابیات را درحضور امیر المومنین ابوبکر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبدالرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود انتہی

تقریر جناب آیۃ اللہ فی العالمین بعد نقل اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام

متعجب نماند کہ این اشعار اعجاز آثار امام ابرار علیہ الالاف سلام الملک الغفار علاوہ

برانکه دلالت دارد برینکه جناب رسالت مآب صلے الله علیه وآله وسلم در واقعه غدیر خم حضرت امیر المومنین علیه السلام را امام انام گردانیده بوجوه دیگر نیز دلالت صریحه دارد بر امامت وخلافت آن حضرت - اول آنکه آنحضرت بقول خود لقد علم الناس الخ تصریح صریح بثبوت افضلیت ذات قدسی صفات فرموده چه فاضل بودن سهم آنجناب از اسلام بر بر سهم دلیل قاطع افضلیت ذات معجز سمات ست ودافع هر ریب ووهم کما لا یخفی علی من له ادنی قسطاً من الادراک والفهم دوم آنکه قول آن حضرت وانی قائدٌ للناس طراً الخ دلالت واضحه دارد برانکه آنحضرت سبب اسلام جمیع مردم از عرب وعجم بوده وظاهرست که هرگاه آنحضرت سبب اسلام جمیع مسلمین عرب وعجم باشد افضلیت آنحضرت از همه کس کالشمس فی رابعة النهار متحقق وثابت خواهد شد وخرافات وتعصبات واختراعات متعصبین ومخالفین در خلق محامد ومدائح محیره عقول برائے اغیار باطل ومضمحل خواهد گردید - سوم آنکه اختصاص آنحضرت بقتل صنادید ورؤساء کفار واستیصال جماعت کبار این اشرار که از قول آنحضرت وقاتل کل صندید الخ هویدا وآشکارست نیز دلیل قاطع بر افضلیت آنحضرت است چه از عمده اسباب استحکام دین مبین قتل کفار ومعاندین ست فلا یستریب فی ذلک الا من عقله افین ودینه غبین وقد استهوته الشیاطین فهو لا یمیز السمین من الغث چهارم آنکه قول آنحضرت شعر

	وفی القرآن الزمهم ولائی		واوجب طاعتی فرضاً بعزم	

دلالت صریحه دارد برآنکه حق تعالی ولا واتباع وانقیاد آنحضرت را در قرآن شریف

بالقطع فرض و واجب فرموده پس ثابت شد که آنحضرت بنص قرآن شریف واجب الاطاعة ولازم الاتباع ست پس امامت وخلافت آنحضرت بہ نص قرآن شریف ثابت شد چہ ہر کہ واجب الاطاعت ست امامست چنانچہ خود شاہ صاحب درہمین باب کما سبق فرمودہ اند وہر کہ واجب الاطاعة بود امام ست انتہی۔ پنجم آنکہ قول آنحضرت من منکم یبادلنی الخ صریحست در آنکہ کسی از اصحاب مساوی ومعادل ومشابہ ومماثل آنحضرت در سہم واسلام وسابقہ و رحم نبود وکل ذلک دلیل الافضلیة والارجحیة کما ھو متیقن عند من لہ ادنی بصیرة المعیة۔ دچون بروایت واحدے ثابت شد کہ این اشعار را جناب امیرالمومنین علیہ السلام بحضور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وامثال شان فرمودہ بطلان مزعوم اہل سنت کہ جناب امیرالمومنین عہ بحدیث غدیر استدلال واحتجاج برامامت خود نفرمودہ بکمال وضوح وظہور رسید وظاہر ولائح گردید کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام حضرات ثلاثہ وامثال ایشان را باثبات امامت خود برایشان وغیرایشان از حدیث مفحم ومحجوج ساختہ مقام شبہہ وارتیاب برائے منکرین وجاحدین نگذاشتہ۔ انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے میر حسین میبذی کی توثیق تحریر فرمائی ہے

خلاصہ دلیل ششم از جملہ دلائل حدیث غدیر مندرجہ عبقات الانوار

مجلد سوم حصہ چہارم کے صفحہ اول پہ دلیل ششم میں جناب مرحوم نے اس امر

کو ثابت کرنا شروع کیا ہے کہ آیہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع حارث بن نعمان فہری کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوس نے مولای مومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مولایت سے کراہت ظاہر کرکے خود معذب ہونے کی درخواست خداوند قہار سے کی اور معذب ہوا پس یہ امر اسپر دلیل قاطع وبرہان ساطع ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین نے بحکم جناب رب العلمین اس حدیث شریف کے ارشاد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور جانشین بالحتم والیقین مقرر ومعین فرمایا ہے اور نزول آیہ سال سائل بعذاب واقع الخ کا حارث بن نعمان فہری کے حق میں اٹھارہ عالم ومحدث اہل سنت کے اپنی اپنی کتابوں میں روایت کرتے ہیں جناب مرحوم نے حصہ چہارم کے صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۳ تک اون کل روایات کو مع دلائل وبراہین ومدائح محدثین مذکورین تحریر فرمایا ہے ایک روایت اون میں سے یہ احقر الانام بھی اس رسالہ میں درج کرتا ہے تاکہ اس رسالہ میں بھی یہ دعوی مدلل ہوجائے پس واضح ہو کہ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی اپنی تفسیر مسمے بالکشف والبیان عن تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں سئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عزوجل سال سائل فیمن نزلت فقال لقد سالتنی عن مسالۃ ما سالنی عنہا احد قبلک حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن آبائہ لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی بن ابی طالب فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک وطار فی البلاد فبلغ

کچھ قیل وقال کی گنجائش نہیں ہے ان اشعار سے استدلال کرنے کے بعد قیس بن سعد بن عبادہ کی توثیق اور مدح ابن عبدالبر کی استیعاب اور ابن اثیر جزری کی اسد الغابہ اور ابن حجر عسقلانی کے اصابہ فی تمیز الصحابہ سے تحریر فرمائی ہے۔

اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مع اُس شرح کے جو میبذی نے کی ہے

پھر فرماتے ہیں دلیل پنجم از دلائل واضحہ و براہین لائحہ بر ارادہ امامت و خلافت از حدیث غدیر آن است کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام تصریح فرمودہ بآنکہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آن حضرت را امام گردانیدہ و بایں معنی بغدیر خم خبر دادہ۔ اس کے بعد ملا حسین میبذی کی وہ عبارت جناب آیۃ اللہ فی العالمین مرحوم نے نقل فرمائی ہے جس میں اونہوں نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے دیوان کی تعریف و توصیف کی ہے پھر حضرت کے یہ اشعار نقل کیے ہیں۔ اشعار

لقد علم الاناس بان سهمي	من الاسلام يفضل كل سهمي
واحمد النبي اخي وصهري	عليه الله صلى وابن عمي
واني قائد للناس طرا	الى الاسلام من عرب وعجم
وقاتل كل صنديد رئيس	وجبار من الكفار ضخم

وفی القرآن الزامهم ولائی   واوجب طاعتی فرضاً بعزمٍ
کما هارون من موسی اخوه   کذاک انا اخوه وذاک اسمی
لذاک اقامنی لهم اماماً   واخبرهم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی   واسلامی وسابقتی ورحمی
فویل ثم ویل ثم ویلٌ   لمن یلقی الاله غداً بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویلٌ   لجاحد طاعتی ومرید هضمی
وویل للذی یشقی سفاهاً   یرید عداوتی من غیر جرمی

پھر فرماتے ہیں۔ ازین اشعار کرامت شعار بکمال صراحت واضح وظاہر ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد بیان افضلیت خود وبیان سوق آنجناب جمیع مردم رابسوے اسلام وثبوت ایجاب طاعت واتباع آنحضرت در قرآن شریف بقول خود ولذاک اقامنی الخ مبین فرمودہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنحضرت را در روز غدیر امام وپیشواے خلق ساختہ ومردم را باین معنی خبر دادہ الخ پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں میر حسین میبذی در فواتح بشرح این اشعار گفتہ مباہات بقرابت نبی ومفاخرت بر مردم اجنبی۔

اشعار

لقد علم الاناس بان سهمی   من الاسلام یفضل کل سهم
واحمد النبی اخی وصهری   علیه الله صلی وابن عمی
وانی قائدٌ للناس طراً   الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل صندید رئیس   وجبار من الکفار ضخم

صمهایه سازنت والعرب بالضم خلاف العجم والعرب واحد
مثل العجم والعجم وهندیه بکسر هتر وضخم بزرگ ودر بعض
نسخ سیکامن الکفارات الاسلام می فرماید هر آئینه بحقیقت واننده مردم
که بخش من از اسلام افزون می آید بر هر بخشی واحمد پیغمبر برادر من وپدر زن منست
برو خدا درود فرستاد و پسر برادر پدر من ست وبدرستیکه من کشنده ام مردم
را همه بسوی اسلام از عرب و عجم وکشنده هر مهتر سردارم وسرکش از کافران بزرگ

از خلق جهان پایهٔ من بیشتر ست   در علم وعمل مایهٔ من بیشتر است
جاهل که ز بخت بد بگیرد خویشش   در دیدهٔ او خنجر من نیشتر است
وفی القرآن الزمهم ولائی   واوجب طاعتی فرضاً بعزم
کما هارون من موسی اخوه   کذاک انا اخوه وذاک اسمی
لذاک اقامنی لهم اماماً   واخبرهم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی   واسلامی وسابقتی ورحمی

امامت پیشوایی - وامام پیشوا وغدیر آب گیر در دشت - وخم بضم موضعی ست
میان مکه ومدینه بجحفه بتقدیم جیم مضمومه که میقات اهل شام است
ومعادله با چیزی برابر آمدن ویقال له سابقة فی هذا الامر اذا سبق
الناس الیه ودر بعضی نسخ بجای بعزم بزعم می فرماید - در قرآن لازم گردانید
ایشانرا دوستی من و وجب کرد فرمانبرداری مرا فرض یالی بکار نهادن -
چنانچه هارون از موسی برادر او بود همچنین من برادر اویم واین نام من ست برای
آن به پایه داشت مرا برای ایشان پیشوا وخبر داد ایشانرا بآن غدیر

خم پس کیست از شما که برابر باشد مرا بخشش من و اسلام من و پیشی من و خویشی من - ای آنکه مهر تو بر تمام عالم شده قرض در ذمه همت ست احسان تو قرض سبب مهر تو حق نمی کند هیچ قبول روزے که رسد نامۂ اعمال بعرض

حکایت

امام احمد از براء بن عازب و زید بن ارقم روایت کند که چون حضرت مقدس نبوی صلوٰة الله و سلامه علیه در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست مرتضی علی را بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم گفتند آری فرمود الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسه گفتند آری گفت اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه پس عمر او را دید و گفت هنیئا یا ابن طالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنة - و ثعلبی روایت کند که پیغمبر این سخن بعد از آن فرمود که یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و پیشتر ازین آیه ولیکم الله و رسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة و یوتون الزکوٰة و هم راکعون نازل شده بود در شان امیرالمومنین علی رضی الله عنه در وقتی که در نماز خاتم خود را بسائل داده بود چنانچه مفسران همه برین اتفاق دارند و حضرت نبی صلی الله علیه و آله وسلم مضمون آنرا بامت نرسانیده بود چون حضرت نبی صلی الله علیه و آله وسلم از حجة الوداع بازگشته بموضع غدیر خم رسید یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و بر اهل توفیق پوشیده نیست که آیه النبی اولی بالمومنین من انفسهم و ازواجه امهاتهم والوالارحام

ذلك الحارث بن النعمان الفهری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ حتی اتی الابطح فنزل عن ناقتہ فاناخہا وعقلہا ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی ملاء من اصحابہ فقال یا محمد امرتنا عن اللہ ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم شہر رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ ثم لم ترض برھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک ففضلتہ علینا وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فھذا شیئ منک ام من اللہ عزوجل فقال صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ھو ان ھذا من اللہ فولی الحارث بن النعمان یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء اوئتنا بعذاب الیم فما وصل الیہا حتی رماہ اللہ بحجر فسقط علی ھامتہ وخرج من دبرہ فقتلہ وانزل اللہ عزوجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع۔ ترجمہ

اس روایت کا احقر الانام کے قصیدہ غدیریہ سے جو آگے چلکر وارد کیا جائے گا منکشف ہوجائے گا۔ مخفی نرہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے بے سمجھے اور لاعلمی یا تعصب وہٹ دھرمی سے اس روایت پر چند اعتراض کئے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ وارضاہ نے ابن تیمیہ کے اعتراضات نقل فرماکر پہلے توثیق ثعلبی کی لکھی ہے اور اوس کی تفسیر کا اہل سنت کے نزدیک معتمد ہونا بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے پھر سفیان بن عیینہ مفسر ومحدث کے (جو اس

روایت کے راوی ہیں) توثیق بابلغ وجوہ کی ہے اوس کے بعد ابن تیمیہ کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ارشاد فرمائے ہیں یہانتک کہ ایک ایک اعتراض کے کئی کئی جواب مسکت تحریر فرمائے ہیں اور یہ ہر ثابت اور روشن کردیا ہے کہ ابن تیمیہ کے اعتراضات بے سمجھے اور لاعلمی کی وجہ سے یا عداوت اور تعصب کی راہ سے ہیں پس قدرے قلیل اون اجوبہ مسکتہ میں سے مع اعتراضات مذکورہ یہان وارد کرتا ہوں تاکہ ناظرین کی تسلی ہو جائے۔ جو صاحب کل جوابات مذکورہ کو دیکھنا چاہیں وہ حدیث غدیر کی مجلد سوم حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات اعتراضات ابن تیمیہ بروایت تعذیب حارث بن نعمان فہری

پس واضح ہو کہ ابن تیمیہ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس روایت مین ابطح کا ذکر ہے اور ابطح خاص مکہ میں ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بیان کرنے کا واقعہ ۱۸ ذالحجۃ الحرام سنہ حجۃ الوداع کو بمقام غدیر خم واقع ہوا ہے اور اس واقعہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف نہیں لیگئے۔ جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ابن تیمیہ ابطح کے معنی نہیں سمجھا دیکھو ابونصر جوہری صحاح مین لکھتا ہے الابطح مسیل واسع فیہ دقاق الحصے والجمع الاباطح والبطاح ایضاً غیرا قیاس قال الاصمعی

بطاح بطم کما یقال عوام وعوم حکاہ ابو عبید والبطیحۃ والبطحا مثل الابطح ومنہ بطحاء مکہ یعنی ابطح سیل وادی فراخ کو کہتے ہیں جس میں باریک باریک سنگریزہ ہوں اور جمع اوس کے اباطح اور بطاح علی غیر قیاس ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ابطح اور بطحا کسی جگہ معین کا نام نہیں ہے بلکہ ہر ایک سیل وادی یعنی خشک ندی کو ابطح و بطحا کہتے ہیں جہاں سنگریزہ باریک باریک ہوں مقولہ زائر جب مینہ برسے تو اس میں پانی آجائے ورنہ خشک ندی پڑی رہی جیساکہ موضع شاہپور علاقہ باتودی کے متصل سیل وادی مسمی بصاجی موجود ہے جو کہ سانبھر کی طرف سے آتی ہے اور علی ہذا القیاس ہزاروں جگہہ پر سیل وادی موجود ہے اون ہر ایک کو ابطح اور بطحا کہہ سکتے ہیں یہ لفظ مکہ ہی کے سیل وادی کے لیئے خاص نہین ہے مدینہ کے قریب میں شام کی جانب کو بھی سیل وادی موجود ہے اوسکو بھی ابطح کہتے ہیں اور مکہ کو ابطح اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہاں سیل وادی ہے ورنہ ابطح کا لفظ اعلام شخصیہ میں سے نہیں ہے یہ لفظ اسم جنس ہے جہاں سیل وادی پائی جائیگی اوسی کو ابطح کہیں گے پس حضرات ناظرین اس بنا پر موضع شاہپور و کوٹ قاسم وغیرہ دیہات و قصبات کو بھی ابطح کہہ سکتے ہیں جہاں جہاں صاجی ندی گزری ہے قاموس وصراح ومجمع البحرین وشرح دیوان ابن فارض وشرح قصیدہ بردہ۔ وشرح مختصر تلخیص المعانی وتاریخ یمینی[۱] وشروح سبعہ معلقہ

---

[۱] تاریخ یمینی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۲۶۰ پر یہ عبارت خود اس حقیر نے دیکھی ہے ملاحظہ فرمائیے قولہ فاتفق عند اقتحامہ تلک البلاد یا مران سقطت ثلوج لم یعہد قبلہا مثلہا فسدت مفارق تلک الجبال وسوت بین الاباطح والتلال الی آخرہ ۱۲ حقیر قریشی

وغیرہ کتب سے جناب مرحوم نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ ابطح خاص مکہ کا نام نہیں
بلکہ اسم جنس ہے اور ملا حسین میبذی کی تحریر سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ ابطح مدینہ
منورہ میں بھی ہے جسکو وادی عقیق بھی کہتے ہیں۔ اور نیز بدلائل متعددہ ثابت و
مبرہن کر دیا ہے کہ ابطح جناب امام حسین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے مقتل اور مشہد
کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اوس جناب کا مشہد عراق میں ہے اور مکہ سے بہت دور
ہے اس سے ظاہر و آشکار ہوا کہ ابطح کا لفظ خاص مکہ ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ
عام ہے پس اعتراض مذکور بالکلیہ دور بلکہ ہباء منثور ہو گیا۔ ابن تیمیہ کا دوسرا اعتراض
یہ ہے کہ سورہ سأل سائل مکی ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ نے تفاسیر و کتب اہل سنت سے بہت سی آیات کا
مکرر و سہ کرر نازل ہونا ثابت کر دیا ہے مثل سورۂ نحل کے اخیر کی آیتیں پہلے تو
مکہ میں قبل از ہجرت نازل ہوئیں پھر جنگ احد میں بعد از ہجرت پھر فتح مکہ کے بعد
نازل ہوئیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ جو ابن تیمیہ نے گمان کیا ہے کہ یہ روایت صحیحہ
اس وجہ سے غلط ہے کہ آیۃ اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك الخ تو
پہلے نازل ہو چکی تھی یہ اوسکا گمان اسلئے غلط ہے کہ اس روایت میں اس آیت کے
نزول کا ہرگز ذکر نہیں اس روایت میں صرف اسی قدر مضمون مذکور ہے کہ جب حارث
بن نعمان فہری نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ اوس جناب نے
خداوند تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ امر من عند اللہ ہے تو اوس نے منتقم حقیقی کی طرف
خطاب کر کے کہا کہ الٰہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمکو عذاب
دردناک میں مبتلا کر تو حارث نے بہ تقلید دیگر کفار کے یہ کلمہ زبان سے کہا جیسا کہ پہلے

کفار نے کہا تھا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس سے یہ ہرگز لازم نہین آتا کہ یہ آیت و اذا قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق الخ اس واقعہ مین نازل ہوئی ہے اور اگر اس روایت مین اس آیت کے نازل ہونے کا ذکر بھی ہوتا تو بھی یہ امر اس روایت کے تکذیب پر دلالت نہین کر سکتا تھا کیونکہ بہت سی آیات کا مکرر نازل ہونا حضرات اہل سنت کے نزدیک ثابت و تحقیق ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اگر اس امر کو حضرات اہل سنت قبول نہ کرینگے تو بہت سی روایات اون کی جھوٹی ہو جاوینگی اور ایسے اعتراضات وارد ہون گے کہ اون سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا چوتھا اعتراض ابن تیمیہ کا یہ ہے کہ حق تعالی نے اہل مکہ پر بسبب اس کے کہ جناب رسول خدا اون میں تھے عذاب نازل نہین کیا باوجود اس کے کہ اونھون نے عذاب کا سوال کیا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم علی الاطلاق نفی تعذیب پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ قرآن اور حدیث سے کفار پر عذاب کا واقع ہونا ثابت ہے اسی آیت کے بعد جناب حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے و ما لھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام و ما کانوا اولیاءہ ان اولیاؤہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون وما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء و تصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یہ آیت جو کہ ساتھ ہے ما کان اللہ لیعذبھم کے ہے واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ کفار کو عذاب دیا گیا اگر آیت اول میں مطلقاً تعذیب کی نفی ہوتی تو ھر دو آیتون میں تناقض لازم آتا۔ دیکھو رازی تفسیر کبیر میں کہتا ہے۔ قال تعالی وما لھم الا یعذبھم اللہ۔ واعلم انہ تعالی بین فی الایۃ الاولی انہ لا یعذبھم ما دام الرسول فیھم

وذکر فی ھذہ الآیۃ انہ یعذبھم اذا خرج الرسول من بینھم ثم اختلفوا
فی ھذا العذاب فقال بعضھم لحقھم ھذا العذاب المتوعد بہ یوم
بدر وقیل بل یوم فتح مکہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ نفی تعذیب کفار سے
اوسی وقت تک تھی کہ جب تک جناب رسول خدا اون میں موجود تھے پھر جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے علیحدہ ہونے کے بعد اُن کفار پر عذاب واقع ہوا
اور حارث پر جو عذاب نازل ہوا وہ بعد ہجرت کے ہی یعنی رسول خدا مکہ سے مدینہ
کو ہجرت کر چکے تھے۔ اور ابن تیمیہ نے جو آیت ماکان اللہ لیعذبھم وھم
یستغفرون اس مقام میں لکھی ہو پس اس آیت کو اس مقام سے بالکل کچھ
بھی ربط اور تعلق نہیں محض بے محل اور بےموقع ہے اس لئے کہ حارث میں استغفار
مفقود تھا اوسپر عذاب کا واقع ہونا جایز ہوا اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین
رضی اللہ عنہ نے وہ عبارات تفسیر رازی و دیگر کتب اہل سنت سے لکھی ہیں جن سے
ثابت ہوتا ہے کہ مانع تعذیب کفار یہ امر تھا کہ جناب باری عز اسمہ کو اس امر کا علم
حاصل تھا کہ ان کفار کی اولاد میں مومنین پیدا ہوں گے یا یہ کہ بعض ان میں سے خود
ایمان لائیں گے اس لئے اونکو عذاب نہ دیا۔ مگر چونکہ حارث کی بابت یہ دونو جہتیں
مفقود تھیں لہذا اوس کو عذاب دینا جائز تہا اسواسطے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ
نے اوس کو ہلاک کیا۔ اور یہ جو ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اگر حارث پر عذاب واقع
ہوتا تو یہ ایک آیت اور نشانی ہوتی جیسا کہ قصہ اصحاب فیل کا ہے اور بہت سے لوگ
اسکو نقل کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف ایک شخص یعنی حارث بن نعمان کا
ہلاک ہونا ایک جماعت کثیر وانبوہ دفیر یعنی اصحاب فیل کے ہلاک اور غارت ہونے کی

قیاس کرنا محض لغو اور بیہودہ خیال ہے کیونکہ انبوہ کثیر کا ہلاک ہونا تو بہت جلد متواتر
ہو سکتا ہے اور ایک آدمی کے مارے جانے کی بہت لوگون کو تو خبر ہی نہیں ہوتی
اگر اسی قسم کا خیال کیا جائے تو بہت سے معجزات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جو حد تواتر کو نہیں پہونچے معاذ اللہ اونکا باطل ہونا لازم آئیگا دوسرا جواب
یہ ہے کہ اصحاب فیل پر عذاب نازل ہونے کے قصہ کو کوئی چھپانیوالا نہ تھا اور اُسکے
پوشیدہ کرنے کی کسی کو ضرورت نہ تھی کیونکہ کعبہ معظمہ سے کسی کو عداوت نہ تھی کسی کو اُسکی
فضیلت کے پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی برخلاف کعبہ مکرمہ کے مولود مسعود وصی
حبیب رب ودود قبلۂ ایمان وکعبۂ دین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی
بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے کہ اُن حضرت سے ہزارون بلکہ
لاکھون آدمیون کو عناد شدید وبغض مزید تھا کما ھو ظاہر لا سترہ فیہ اور
حارث بن نعمان فہری کے معذب ہونے سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے
امامت کا پورا پورا ثبوت ہوتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمن اوس جناب
کی امامت کے دلائل کو بدل پوشیدہ کرنا چاہتے تھے پس حارث کے معذب ہونے
کو چھپانے والے ہزارون موجود تھے جو لوگ اہل بیت پیغمبر کے دشمن تھے بالخصوص
جو لوگ جناب وصی برحق کی وصایت اور امامت سے منحرف تھے وہ سب لوگ اس
واقعہ کے چھپانے والے تھے اور ظاہر ہے کہ کثرت سے وہی لوگ تھے پھر یہ امر
حد تواتر کو کیونکر پہونچ سکتا تھا۔ اور ابن تیمیہ نے اس روایت کی سند کو جو منکر بتلایا
ہے یہ اوسکا محض تعصب ہے کیونکہ ابن عیینہ نے جو کہ اہل سنت کے نزدیک نہایت
ثقہ اور معتمد ہے اپنے باپ کے حوالہ سے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت

نقل کی ہے اور ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے تو واضح ہو کہ جس طرح اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے اوسی طرح اُس کا کفر اور ارتداد بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو نہ مانا بلکہ کہا کہ الٰہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو اُس شخص پر عذاب نازل کر اخیر میں ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ حارث بن نعمان فہری کا نام صحابہ کی فہرست میں کہیں نہیں لکھا پس جواب اسکا یہ ہے کہ حارث بن نعمان فہری نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرتابی کی اور کافر ہو گیا اسلام سے اوسکو کچھ بہرہ باقی نہ رہا اسلام ظاہری اوسکا جو سابق میں بھی تھا وہ اس امر کا موجب نہیں ہو سکتا کہ وہ صحابہ میں داخل ہو کیونکہ صحابہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اسلام پر انتقال کیا ہے مرتدین و کافرین صحابہ میں داخل نہیں ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ بیچارہ ابن تیمیہ صحابہ کے معنی اور صحابیت کی حدود تعریف بھی نہ جانتا تھا اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ نے ابن حجر عسقلانی کی کتاب الاصابہ سے صحابہ کا ذکر لکھا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ابن حجر عسقلانی نے صحابہ کے نام جمع کرنے میں بہت کچھ کوشش کی اور نہایت اہتمام کیا ہے لیکن باین ہمہ سعی بلیغ کل صحابہ میں سے دسویں حصہ کے نام بھی جمع نہیں ہو سکے۔ اور ابو زرعہ رازی نے تصریح کی ہے کہ لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے پس یہ تو خاص رواۃ کا ذکر ہے اور جو رواۃ نہیں انکا تو کیا حساب ہے۔ پس کوئی کتاب صحابہ کے ناموں پر حاوی جس میں کل صحابہ کے نام ہوں موجود نہیں ہے تو حارث بن نعمان کا بھی اگر نام

موجود نہ ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ غرض ہر ایک اعتراض کے متعدد جوابوں کو بکمال متانت و استحکام جناب مرحوم نے تحریر فرمایا ہے دیکھو مجلد سوم حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۴ تک۔

استشہاد جناب امیر از حدیث غدیر

پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین دلیل ہفتم میں فرماتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا حدیث غدیر سے استشہاد کرنا اُس جناب کی امامت و خلافت پر دلیل واضح ہے اور حدیث غدیر سے امیر المومنین علیہ السلام کا استشہاد کرنا چوالیس علماء و محدثین اہل سنت نے روایت کیا ہے جناب مرحوم نے انمیں سے اون علماء کی عبارات کو یہاں نقل فرمایا ہے جن علماء کی عبارتیں پہلے نقل نہیں ہوئیں تھیں۔ منجملہ اُن کے ایک یہ عبارت ہے فرماتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ البزار الشافعی در فوائد خود کہ نسخہ آں منقول از خط خطیب بغدادی در خزانہ حرم مکہ معظمہ موجودست و بر اول آں اجازہ یوسف بن محمد بن مقلد الشافعی برائے ابی المظفر یحیی بن محمد بن ہبیرہ ثبت ست و انا حقیر روایات عدیدہ نقل کردم می فرماید حدثنا محمد بن سلیمان بن الحرث ثنا عبید اللہ بن موسی ثنا ابو اسرائیل الملائی عن الحکم عن ابی سلیمان المؤذن عن زید بن ارقم ان علیا انشد الناس من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشھدوا و ابن لك و کنت فیھم۔ اس کے بعد ابوبکر شافعی کی توثیق لکھی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کا حضرت خلیفہ اول کے عہد میں اپنی خلافت و امامت پر بنص جناب رسالت مآب استدلال کرنا

یہاں تک کہ صفحہ ۱۵۳ پر فرماتے ہیں کہ اگر حضرات اہل سنت استبعاد و انکار این روایات آغاز نہند بعد از طریق خود ایشاں باثبات رسانم کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام در ایام ابی بکر بر خلافت و امامت خود استدلال بنص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی در اربعین حدیث در فضائل امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا از استاد خود علا مہ عمر بن الحسن المعروف بابن دحیہ روایت کردہ و جلایل فضائل ابن دحیہ از افادات محققین ثقات ظاہر ست یہ لکھکر پھر وفیات الاعیان کی عبارت اُن کی توثیق میں نقل فرمائی ہے یہاں تک کہ اربعین مذکور سے نقل فرماتے ہیں۔ الحدیث الثالث یرویہ الثوری عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد وقال حضرت انس بن مالک وھو مکفوف البصر وفیہ وضح فقام الیہ رجل وکانہ کان بینہ وبینہ احنة وقال یا صاحب رسول اللہ ما ھذہ السمة التی اراھا بک وقد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان البرص والجذام ما یبتلی بہما مومن فاطرق انس وعیناہ تذرفان وقال اما الوضح

الوضح بالتحریک برص از مجمع البحرین ۱۲

فانه دعوة دعا بها امير المومنين علي بن ابي طالب فسأله جماعة ان
يحدثهم بالحديث فقال لما انزلت سورة الكهف سال بعض الصحابة
ان يريهم اهل الكهف فوعدهم ذلك فاهدي بساطًا له ثم
ذكر الصحابة وعدة فقال احضروا عليًا فلما حضر قال لي
يا انس ابسط البساط فبسطته وامر الصحابة ان يجلسوا عليه فلما جلسوا
ثم البساط وسار في الهواء الى الظهر فوقف البساط ثم قمنا نمشي
على الارض حتى شاهدنا الكهف ورأينا قومًا نيامًا اتت وجوههم
كالقناديل وعليهم ثياب بيض وكلبهم باسط ذراعيه بالوصيد
فملئنا رعبًا فتقدم امير المومنين وقال السلام عليكم فردوا عليه السلام
وتقدم القوم وسلموا فلم يردوا عليهم السلام فقال لهم علي لهم
لا تردون على صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهم
سل ابن عمك ونبيك ثم قال علي للجماعة خذوا مجالسكم فلما اخذوا
قال علي يا ملائكة الله ارفعوا البساط فرفع وسرنا في الهواء ما شاء الله
ثم قال ضعونا لنصلي الظهر فاذا نحن في ارض ليس فيها ماء نشرب
ولا نتوضأ فوكز الارض برجله فنبع الماء العذب فتوضينا وصلينا
وشربنا فقال ستدركون صلوة العصر مع رسول الله وسار بنا البساط
الى العصر واذا نحن على باب المسجد فلما رآنا قال تحدثوني او احدثكم
وجعل يحدثنا كانه كان معنا فقال له علي لم ردوا على السلام ولم
يردوا على اصحابي فقال انهم لا يردون السلام الا على نبي او

وصی نبی ثم قال اشهد لعلی یا انس فلما کان بعد یوم السقیفة استشهدنی
علی یوم البساط فقلت انی نسیت قال ان کنت کتمتها بعد وصیة
رسول الله صلی الله علیه وسلم فرماك الله ببیاض فی وجهك
ولظی فی جوفك وعمی فی بصرك فبرصت وتلظی جوفی وعمیت و
کان انس لا یطیق الصیام فی شهر رمضان ولا فی غیره من
حرارة بطنه ومات بالبصرة وکان یطعم کل یوم مسکیناً عن یوم
یفطر من رمضان ۔ ماحصل اس کا یہ ہے کہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن
علی الحنبلی کی اربعین میں سے تیسری حدیث سالم بن ابی جعدہ سے یوں منقول
ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اون ایام
میں اندھے تھے اور اون کے ماتھے پر برص کا نشان تھا ایک آدمی نے جس کو
اون سے قرابت حاصل تھی اون سے سوال کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مصاحب یہ داغ تمہارے ماتھے پر کیا ہے جناب رسول خدا
نے تو فرمایا ہے کہ مومن برص اور جذام میں مبتلا نہیں ہوتا انس ابن مالک
نے سر جھکا لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے پھر کہا کہ یہ برص کا داغ امیر المومنین ؑ
کی بد دعا سے ہوا ہے لوگوں نے اون سے سوال کیا کہ آپ اس قصہ کو بیان کریں
اونہوں نے کہا کہ جب سورہ کہف نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے جناب رسول خدا
کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں آپ اصحاب کہف کو دکھلا دیں حضرت نے
اس امر کا اون سے وعدہ کیا کچھ عرصہ کے بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں ایک فرش بطور ہدیہ کے حاضر کیا گیا اوس وقت صحابہ نے

حضرت کو وہ وعدہ یاد دلوایا۔ آن حضرت نے فرمایا کہ اچھا علیؑ کو میرے پاس لاؤ جب
علیؑ حاضر ہوئے تو جناب رسول اللہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے انس اس بساط
کو بچھادے میں نے اوسکو بچھا دیا حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس فرش پر بیٹھ جائیں
چنانچہ جب صحابہ اوسپر بیٹھ گئے تو وہ بساط بلند ہوئی یہانتک کہ ہوا میں یعنی ہوامین
اوڑتے چلے جاتے تھے پس ظہر کے وقت تک وہ فرش ہواپر اوڑا کیا اور ہم لوگ
اوسپر بیٹھے رہے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت وہ فرش زمین پر آکر ٹھہر گیا ہم
اُس بساط سے اوٹھے اور تھوڑی دور پیدل چلے یہانتک کہ ہم نے وہ غار دیکھے
جسمین اصحاب کہف سو رہے تھے اون کے چہرے چراغ کی مانند روشن تھے
اور وہ سب سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کتا اونکا غار کے منہ کے آگے دونو
ہاتھہ اپنے پھیلائے ہوئے سو رہا ہے ہم پر رعب غالب ہوا۔ جناب امیر المومنین
علی علیہ السلام آگے بڑھے اور اصحاب کہف سے مخاطب
ہوکر فرمایا السلام علیکم۔ اصحاب کہف نے حضرت کے سلام کا جواب دیا بعد
اوس کے اور صحابہ آگے بڑھے اور سب نے اصحاب کہف پر سلام کیا لیکن اونہون
نے انمین سے کسی کے سلام کا جواب کیون نہیں دیا اونمین سے ایک نے کہا
کہ اپنے چچیرے بھائی اور نبی سے اسکا سبب دریافت کر لینا۔ پھر جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے جماعت اصحاب سے فرمایا کہ لو اب تم اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ جاؤ
جب سب لوگ بساط مذکور پر آکر بیٹھ گئے تو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے
ملائکہ بساط کو اُٹھاؤ پس بساط اوٹھائی گئی اور ہم ہوا میں چلے کچھ عرصہ کے بعد
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرشتون کو حکم دیا کہ بساط کو زمین پر اوتارو

۴ یعنی اسوقت جناب امیر المومنین نے اُنسے پوچھا کہ تمنے اُن اصحاب رسول ہسکے سلام کا جواب۔

تاکہ ہم ظہر کی نماز پڑہیں پس فرش مذکور زمین پر اتارا گیا وہ زمین ایسی تہی کہ
اوسمین پانی مطلق نہ تہا کہ پئیں یا وضو کریں پس جناب ساقی کوثر علیہ السلام
نے اپنے پاے مبارک سے زمین پر ایک ٹہوکر ماری پس یکایک ایک چشمہ آب شیرین
وخوشگوار کا پیدا ہوا پس ہمنے وضو کیا اور نماز پڑہی اور وہ پانی خوشگوار پیا۔ پہر
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ نماز عصر جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ پڑہ سکو گے پہر وہ بساط ہمکو لیکر روانہ ہوئی یہانتک
کہ نماز عصر کیوقت ہم مسجد نبوی مین پہونچ گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ نے جب ہمکو دیکہا تو فرمایا کہ تم لوگ اپنے سفر کا قصہ مجہسے بیان
کروگے یا مین تمہارے سفر کا حال بیان کرون یہ کہکر جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حالات ہمارے سفر کے اول سے آخر تک اسی طرح
ہماری سامنے بیان فرمائے کہ گویا آنحضرت ہمارے ساتھ ہی تھے جب حضرت
ہمارے حالات بیان فرما چکے تب جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
اصحاب کہف نے میرے سلام کا جواب دیا لیکن میرے ساتھیون کے سلام
کا اونہون نے جواب نہین دیا اس کا کیا سبب ہے فرمایا جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ وہ لوگ سواے نبی اور وصی ہی کے اور کسی کے
سلام کا جواب نہین دیا کرتے۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ پہر رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے انس علی کے وصایت اور نیابت
وفضیلت پر گواہی دیجیو۔ اس معاملہ کے بعد بروز سقیفہ علی نے مجہسے اس
بساط کے معاملہ مین گواہی چاہی مین نے کہدیا کہ مین اوس معاملہ کو بہول گیا

ہوں علی نے فرمایا کہ اے انس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس
گواہی کے دینے کی بابت تجھے وصیت فرمائی تھی پس جب تو نے باوجود وصیت
نبوی کے اس گواہی کو پوشیدہ کیا ہے پس خداوند تعالیٰ تیرے منہ پر برص
کا داغ اور آنکھوں میں اندھاپن اور پیٹ میں سوزش پیدا کرے پس بمجرد اس
بد دعا کے میرے منہ پر برص کا داغ پڑگیا اور آنکھیں اندھی ہوگئیں اور پیٹ
میں سوزش اور جلن پیدا ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ انس بن مالک ماہ رمضان
میں بسبب سوزش شکم کے روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ اور رمضان شریف کے
مہینہ میں ہر روز روزہ کی عوض ایک مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور انہوں
نے بصرہ میں انتقال کیا۔

دلیل نہم کا خلاصہ ولب لباب یہ ہے

کہ حدیث غدیر کا ابتدائی فقرہ بموجب روایت وشہادت پچاس نفر علماء ومحدثین
اہل سنت کے الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم ہے پس اس جملہ متقدمہ
سے صاف صاف ظاہر وعیان ہے کہ اس حدیث میں مولیٰ کے معنی اولیٰ
بالتصرف کے ہیں اور ظاہر ہے کہ جسطرح سے اولیٰ بالتصرف ہونا جناب رسول
خدا کا بموجب ارشاد آنحضرت کے اس جملہ سے ثابت ومتحقق ہے اوسی
طرح سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اولیٰ بالتصرف ہونا ثابت ومتحقق
ہے وھو المطلوب تفصیل اس کی اور اس کے مقدمات کے ثبوت کو عبقات الانوار
میں دیکھی۔ وسویں دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی

سے جو اساطین مذہب اہل سنت ہین سے ہے میرزا محمد بن معتمد خان جو عظماے اہل
سنت ہیں سے ہے مفتاح النجا مین روایت کرتا ہے و للطبرانی بروایۃ اخری
عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم بلفظ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی
ولیہ نیز قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول مین کہا ہے کہ در بعضے روایات
آمدہ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ اور سبط ابن الجوزی و سید
شہاب الدین احمد نے ابو الفتح یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی سے روایت کی
کہ اس نے اپنی کتاب مرج البحرین مین اس حدیث کو اسطرح پر وارد کیا ہے من
کنت ولیہ واولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ اس کے بعد سبط ابن الجوزی کی
عبارت نقل فرمائی ہے جس مین اوس نے تصریح کر دی ہے کہ اس حدیث میں
مولی کے سواے اولی بالتصرف کے اور کوئی معنی جائز اور درست نہیں ہین ۔
بارہوین دلیل مین فرماتے ہیں کہ بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے
حدثنی ابراہیم بن المنذر قال نا محمد بن فلیح قال حدثنا ابی
عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن عن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی
قال ما من مومن الا و انا اولی الناس بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرءوا
ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مسلم ترک مالا فلیرثہ
عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ اس روایت
کو مسلم اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے
اور جب سیاق دونو کا آپس مین مشابہ اور مماثل ہے تو لازم آیا کہ جو مولی سے
یہان اس حدیث مین مراد ہے وہی لفظ مولی سے حدیث غدیر مین مقصود

اور مراد ہے۔ سولھویں دلیل میں فرماتے ہیں کہ شمس الدین محمد جزری نے اپنی کتاب اسنی المطالب
میں لکھا ہے کہ حدیث غدیر کے لئے لطیف تر طریقہ یہ ہے اس کے بعد سند لکھی
ہے خاتمہ سند یوں ہے حدثنا ابو الحسن محمد بن جعفر الحلوانی حدثنا
علی بن محمد بن جعفر الاهوازی مولی الرشید حدثنا بکر بن احمد القصری
حدثتنا فاطمہ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمہ و زینب و ام کلثوم
بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمہ بنت جعفر بن محمد الصادق
حدثتنی فاطمہ بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمہ بنت علی بن الحسین
حدثتنی فاطمہ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی
علیہ السلام عن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ
عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم
من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی
کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو
ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو رواۃ خمس بنات
اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا۔ اس کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے
اس حدیث سے جو استدلال فرمایا ہے وہ تقریر نہایت متین و جامع و مانع
و از بس شفیہ ہے فانظر ثمہ اسی طرح بڑی بڑی قوی اور مستحکم دلیلیں لکھتے
جاتے ہیں کل دلائل کے عنوانوں اور خلاصوں کے لکھنے کی بھی اس رسالہ
میں گنجایش نہیں۔ عبقات الانوار کے مجلدات کو ملاحظہ کرنا لازم ہے لیکن

بعض عبارتیں عبقات الانوار کی بعینہا اور بعض کا خلاصہ اور ترجمہ درج کرتا ہوں
تاکہ ناظرین رسالہ ہذا کو زیادہ تر حالت منتظرہ باقی نرہی اور اس رسالہ سے بھی
کچھ تو فائدہ اوٹھالیں۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔
دلیل بست وچہارم آنکہ خلیفہ ثانی روز غدیر تہنیت جناب امیر المومنین علیہ السلام
بحصول مرتبۂ مولایت برائے آنجناب نمودہ بلکہ حسب روایت دارقطنی کما فی الصواعق
وروایۃ العاصمی کما فی زین الفتی ابوبکر ہم شریک دراداے تہنیت گردید
وتہنیت ثانی را کما علمت بسیارے از اکابر فخام واساطین اعلام سنیہ
روایت کردہ اند مثل عبداللہ[1] بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی واحمد[2] بن محمد بن حنبل
الشیبانی۔ وعبداللہ[3] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ وابو العباس[4] الحسن
بن سفیان بن عامر البالوری وعبدالملک[5] بن محمد ابو سعید الخرکوشی وابو اسحاق[6]
احمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری واسماعیل[7] بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی
المعروف بابن السمان۔ وعبدالکریم[8] بن محمد المروزی السمعانی الحافظ وموفق[9]
بن احمد المعروف باخطب خوارزم ومحمد[10] بن محمد بن خضر الملا الاردبیلی۔ ویوسف[11] بن
قزعلی سبط ابن الجوزی ومحب[12] الدین احمد بن عبداللہ الطبری وابراہیم[13] بن محمد
بن المؤید بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ ومحمد[14] بن عبداللہ ولی الدین الخطیب
وجمال[15] الدین محمد بن یوسف الزرندی واسماعیل[16] بن عمر الشہیر بابن کثیر۔ وعلی[17] بن
شہاب الدین الہمدانی واحمد[18] بن علی بن عبدالقادر المقریزی ونورالدین[19] علی
بن محمد المعروف بابن الصباغ وحسین[20] بن معین الدین الیزدی المیبذی۔ و
عبداللہ[21] بن عبدالرحمن الحسینی المشتہر بجمال الدین الواعظ ومحمود[22] بن محمد بن

علی الشیخانی القادری المدنی و محمد[23] بن عبد الرسول البرزنجی المدنی و میرزا محمد معتمد[24] خان بدخشانی و محمد صدر[25] عالم و محمد[26] بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی و پیدا ظاهرست که تهنیت شیخین بر حصول مولایت برای جناب امیر المومنین علیه السلام دلیل زاهر و برهان باهرست بر آنکه این مرتبه بس جلیل الشان و عظیم الفخر بود چه ظاهرست که جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم در مقامات بسیار فضائل متعدده و مناقب کثیره برای جناب امیر المومنین علیه السلام ارشاد فرموده و چنین تهنیت درین اوقات منقول نشده پس این تهنیت سنیه دلیل واضح ست بر آنکه این مرتبه اجل فضائل و اعلای مناقب جناب امیر المومنین علیه السلام بود که شیخین آنرا مخصوص بتهنیت گردانیدند پس اگر مراد ازین مولایت جناب امیر المومنین محبت و ناصریت یا محبوبیت می بود لازم آید که صرف محبت یا ناصریت یا محبوبیت جناب امیر المومنین اعظم فضائل آنحضرت باشد و حالانکه بسیاری از فضائل کثیره و مناقب سنیه جناب امیر المومنین علیه السلام که بروایات ثقات این حضرات ثابت است بالاترست از رتبه محبیت و ناصریت و محبوبیت پس بالبداهة معلوم شد که این مرتبه ورای محبیت و ناصریت و محبوبیت است و آن نیست جز ولایت تصرف و اگر بگویند که مراد از محبوبیت آنجناب محبوبیت مطلقه است مثل محبوبیت جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم و بلاشبهه این مرتبه بس جلیل است لهذا شیخین آنرا مخصوص بتهنیت گردانیدند پس گوییم که محبوبیت مطلقه و تساوی آن با محبوبیت جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم مثبت عصمت و افضلیت آنحضرت از دیگر اصحاب است که بلاشبهه محبوبیت دیگران مساوی محبوبیت جناب

رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بودہ پس بنابرین ہم مطلوب ما کہ ثبوت امامت بے فاصلہ آنجناب ست بسبب افضلیت آنحضرت متحقق خواہد شد و باید دانست کہ تہنیت یوم غدیر اختصاص بشیخین ندارد بلکہ دیگر صحابہ بلکہ ازواج جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ادائے تہنیت ولایت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کردہ اند۔ مولوی ولی اللہ لکھنوی در مرآۃ المومنین گفتہ در مشکوۃ آوردہ کہ ملاقات کرد علی مرتضے را بعد ازین حکایت عمر بن الخطاب و گفت گوارندہ باش اے پسر ابوطالب کہ صبح کردی وشام کردی وگشتی مولائے ہر مومن مرد و زن فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت الخ بالجملہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت امیر ملاقات می کرد مبارکباد می داد انتہی نیز جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ در معارج النبوت کہ شیخ عبدالحق در مدارج النبوۃ ازان روایتہای بسیار نقل کردہ بعد حدیث غدیر گفتہ گویند بیشتر اصحاب تا کہ امہات مومنین امیرالمومنین علی را تہنیت بجا آوردند و در روضۃ الصفا می گوید کہ چون حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ در شان امیرالمومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود امیرالمومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلایق را فرمود تا بخیمہ علی رضی اللہ عنہ رفتند و زبان بتہنیت علی کشادند چون مردم ازین امر فارغ شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علی رفتند و او را تہنیت دادند و از جملہ اصحاب امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

گفت خوشا حال تو اے علی صباح کردی و مولاے جمیع مومنین و مومنات
اس کے بعد یہی مضمون حبیب السیر سے نقل کیا ہے پھر فرماتے ہیں کہ بدیہی
اولیست کہ تہنیت عامہ صحابہ و امہات مومنین بحکم جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ اجمعین بعد نشستن جناب امیر المومنین علیہ السلام در خیمہ خاص
دلیل واضح ست برآنکہ آنچہ در روز غدیر واقع شد عقد امامت بود چہ متصور
نمی شود کہ تہنیت عامہ باہتمام تمام وامر جناب خیر الانام بآن بعد نشستن جناب
امیر المومنین در خیمہ خاص برائے صرف این معنی بودہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وجوب محبت جناب امیر المومنین علیہ السلام بیان نمودہ کہ این معنی اختصاصی
بآنجناب نداشتہ و جا ہا برائے جمیع صحابہ علی العموم و برائے بسیارے از ایشان
بالخصوص حسب روایات سنیہ ثابت شدہ وگاہے مثل این تہنیت برآیشان
واقع نشدہ اس کے بعد معارج النبوۃ و روضۃ الصفا و حبیب السیر کی توثیق
اور تعریف بالخصوص شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے ثابت کی ہے ـ
چھبیسوین دلیل میں یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حدیث غدیر کو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ مجکو جناب باری تعالیٰ شانہ
نے درباب علی وحی کی ہے کہ وہ امیر المومنین اور سید المسلمین ـ
یعنی اور قائد الغر المحجلین ہے ـ

مقولۂ زائر

کیون حضرات ناظرین انصاف سے سوچو اور بتلاؤ کہ اس سے زیادہ ثبوت

امامت و امارت و سیادت و خلافت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے اور
کیا ہونا چاہیئے اور اس سے بڑھکر اور تصریح و نص کیا ہوسکتی ہے۔
چھبیسوین دلیل ہین توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ہیں سے وہ خطبہ
نقل فرمایا ہے جو کہ قبل از بیان حدیث غدیر جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ دلیل بست و ششم آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل برائے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریف نقل کردہ۔

الحمد لله علی آلائه فی نفسی وبلائه فی عترتی واستعینه
علی نکبات الدنیا وموبقات الآخرة واشهد ان لا اله الا الله
الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولا
شریکا ولا احدا وانی عبد من عبیده ارسلنی برسالته الی
جمیع خلقه لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حیی عن بینة واصطفانی
علی العالمین من الاولین والآخرین واعطانی مفاتیح خزائنه
ووکلنی علی بعض امره واستودعنی سره وامدنی فابصرت له فانا
الفاتح وانا الخاتم ولا قوة الا بالله اتقوا الله ایها الناس
حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان الله
بکل شیء محیط وانه سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل
منهم ومعاذ الله ان اقول علی الله الا الحق او انطق بامره

الا الصدق وما امركم الا ما امرني به ولا ادعوكم الا الى الله
وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون فقام اليه عبادة
بن الصامت فقال متى ذلك يا رسول الله ومن هؤلاء عرفناهم
لنعرفهم قال اقوام قد استعدوا لنا من يومهم وسيظهرون
لكم اذا بلغت النفس مني هاهنا واوما صلى الله عليه وبارك وسلم
الى حلقه فقال صلى الله عليه وبارك وسلم عليكم بالسمع والطاعة
للسابقين من عترتي والآخذين من نبوتي فانهم يصدونكم
عن الغي ويدعونكم الى الخير وهم اهل الحق ومعادن الصدق
يحيون فيكم الكتاب والسنة ويجنبونكم الالحاد والبدعة ويقمعون
بالحق اهل الباطل لا يميلون مع الجاهل ايها الناس خلقني
وخلق اهل بيتي من طينة لم يخلق منها غيرها كنا اول من ابتدأ
من خلقه فلما خلقنا نوّر بنورنا كل ظلمة واحيى بنا كل طينة ثم
قال صلى الله عليه وسلم هؤلاء اخيار امتي وحملة علمي وخزانة سري
وسادة اهل الارض الداعون الى الحق المخبرون بالصدق
غير شاكين ولا مرتابين ولا ناكصين ولا ناكثين هؤلاء الهداة
المهتدون والائمة الراشدون المهتدي من جاءني بطاعتهم
وولايتهم والضال من عدل عنهم وجاءني ببغضهم حبهم
ايمان وبغضهم نفاق هم الائمة الهادية وعرى الاحكام الوثقى
بهم تتم الاعمال الصالحة وهم وصية الله في الاولين والآخرين

والارحام التی اقسمکم اللہ بہا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم
الی حبہم فقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ہم
الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم من التطہیر انما قون
اذا نطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما استودعوا جمعت فیہم
الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی واہل بیتی الحلم والعلم والنبوۃ
والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطہارۃ والعفاف والحکم
فہم کلمۃ التقوی ووسیلۃ الہدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ہم
اولیاکم عن قول ربکم وعن ربی وما امرتکم الا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ۔ اوحی الی ربی فیہ ثلاثا انہ سید
المسلمین وامام الخیرۃ المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت
عن ربی ما امرت واستودعہم اللہ فیکم واستغفر اللہ لی ولکم۔
جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم اس خطبۂ شریفہ کے نقل کرنے کے
بعد فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ بلیغہ ہدایت انتما سے بکمال وضوح ظاہر وروشن
ہوگیا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اور دعاے اللہم وال من والاہ وعاد من عادہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ کے فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ
میرے پروردگار نے درباب علی تین امور کے وحی مجکو کی ہے اول یہ کہ وہ

یعنی علی سردار ہے مسلمانون کا دوسری یہ ہے کہ علی امام ہے اخیار و متقین کا تیسرے یہ کہ وہ کھینچنے والا ہے بسوے بہشت عز المحجلین کا۔ پس ظاہر ہے کہ یہ تین اوصاف ایسے ہیں کہ ہر ایک وصف ان مین سے امیرالمومنین علیہ السلام کی امامت کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور یہ اوصاف نص صریح ہیں جناب امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت اور خلافت بلافصل پر بالخصوص دوسرا وصف یعنی علی علیہ السلام امام ہیں اخیار و متقین کے یہ وصف اس جناب کی امامت پر نص صریح بکمال تصریح ہے۔

ثبوت امامت اہل بیت علیہم السلام بوجوہ عدیدہ از خطبۂ حدیث غدیریہ

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ شریفہ سے باقی اہل بیت معصومین علیہم السلام کی امامت بھی بوجوہ عدیدہ ظاہر و ثابت ہے۔ اول یہ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کل صحابہ کو محکوم اور مامور باطاعت و اتباع اہل بیت علیہم السلام کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مامور بالاطاعۃ باوجود مقتدائے واجب الاطاعۃ امام نہین ہو سکتے اور نیز یہ ہے کہ کسی کو مامور باطاعت کسی کے کرنا دلیل صریح ہے تفصیل اور ترجیح پر مطاع کے مطیع پر اور باوجود موجودگی افضل کے خلافت مفضول کے درست اور صحیح کبھی نہین ہو سکتی اور تفضیل مفضول قطعاً قبیح ہے۔ اور نیز یہ ہے کہ

امر باطاعت علی الاطلاق مطاع کی عصمت پر دلیل روشن ہے۔ دوم یہ کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی عترت کا وصف بسا بقین کیا ہے
یہ دلیل واضح ہے اونکی تفضیل پر۔ سوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان
فرمایا ہے کہ عترت اوس جناب کی صحابہ کو گمراہی اور ضلالت سے روکے گی
اور باز رکھے گی اور نیکی کی طرف دعوت کرے گی یہ فقرہ اس خطبہ شریفہ کا
اس امر پہ دلیل صریح ہے کہ اہل بیت علیہم السلام آمر بالمعروف وناہی عن المنکر
صحابہ کے لئے تھے پس اگر باوصف اس امر کے بعضے صحابہ خلیفہ ہوجاوین تو
عکس موضوع اور قلب مشروع لازم آئے۔ چوتھے یہ ہے کہ اس خطبہ شریفہ مین
صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام صحابہ مین کتاب اور سنت
کا احیا کرینگے اور انکو الحاد اور بدعت سے باز رکھیں گے اور اہل باطل کو بحق
قمع کرینگے پس اہل بیت علیہم السلام کا مطاع اور مقتدے اور افضل ہونا
اس مضمون سے بخوبی ثابت اور روشن ہوگیا۔ اور یہ بھی ثابت اور ظاہر ہوگیا
کہ صحابہ کا اہل بیت علیہم السلام پہ تقدم کرنا نور کتاب وسنت رسالت آب
کے اطفا مین کوشش کرنا اور الحاد اور بدعت مین شامل ہونا اور قمع اہل
باطل سے مانع ہونا تھا۔ پانچویں یہ ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وآلہ نے اس امر کی جو تصریح فرمائی ہے کہ مجکو اور میرے اہل بیت کو جناب
حق سبحانہ تعالی نے ایسی طینت سے خلق کیا کہ اوس طینت سے اور کسی کو پیدا
نہین کیا یہ ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا اہل بیت علیہم السلام
کی افضلیت پہ دلیل صریح ہے اور انکار اسکا محض ہٹ دھرمی اور تعصب

مزید اور بغض شدید ہے اور بدیہی امر کے انکار کا کوئی علاج نہیں۔ چھٹے یہ ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو تصریح اس امر کی فرمائی کہ ہم وہ ہیں کہ
جنکو خدائے تعالیٰ نے تمام خلقت سے پہلے خلق کیا ہے یہ امر اہل بیتؑ کی
افضلیت پر بصراحت تمام اوسی طرح سے دال ہے جس طرح سے جناب سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کی افضلیت پر دال ہے۔ ساتویں یہ ہے کہ ہر
ظلمت کا نور محمد و نور اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہونا اور ہر
طینت کا اون کے طفیل سے احیا ہونا دلیل قاطع اور برہان ساطع اہل بیت
علیہم السلام کی افضلیت اور اکرمیت واشرفیت پر ہے۔ آٹھویں یہ ہے کہ
جناب سرور کائنات نے جو تصریح فرمائی کہ میرے اہل بیت بہترین امت
میں سے ہے تو یہ ارشاد بھی حضرت کا خیریت وافضلیت اہل بیت علیہم السلام
پر بخوبی تمام دال ہے۔ نویں یہ کہ قول جناب سید الانام علیہ وآلہ الاف التحیۃ
والسلام کا۔ وحملۃ علمی وخزنۃ سری ان دونوں فقروں سے ظاہر و آشکار
ہے کہ اہل بیت علیہم السلام علم نبوت کے حامل اور اسرار رسالت کے خازن
تھے پس جب یہ امر ثابت و متحقق ہے تو باوجود حاملان علم نبوت وخازنان
اسرار رسالت کے اور لوگ کیونکر خلیفہ اور امام ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ
تو علم نبوت اور اسرار رسالت سے بہرہ اور حصہ نہ رکھتے تھے۔ دسویں یہ فقرہ
جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اہلبیتؑ کے وصف اور شان
میں فرمایا۔ وسادۃ اہل الارض اس سے افضلیت اہل بیت علیہم السلام
کے ظاہر و عیاں ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ

وعلیہم اجمعین سردار ہیں تمام اہل زمین کے اور جب وہ کل اہل زمین کے
سردار ہیں تو کل اہل زمین اون کی رعیت ہیں اور رعیت کا اپنے سرداروں
پر مقدم ہونا جایز نہیں۔ گیارہویں یہ ہے کہ فقرہ ہولاء الھداۃ المھتدون
والائمۃ الراشدون نص جلی اور برہان قوی اس امر پہ ہے کہ حضرت
اہل بیت علیہم السلام ہادیان دین وائمہ راشدین تھے یہ نص صریح زبان
قال وقلیل اور باب تاویل وتسویل کو بالکلیہ بند اور مسدود کرتے تھے۔
بارہویں یہ ہے کہ فقرۂ المسند سے من جائنی بطاعتھم صریح اس امر پہ دال ہے
کہ اطاعت اہل بیت علیہم السلام کی ہر شخص پر واجب ہے اہل بیت علیہم السلام
صحابہ کے مطاع ہیں نہ بالعکس۔ تیرہویں یہ ہے کہ فقرہ ہم الائمۃ الہادیۃ
نص صریح اور واضح ہے امامت اہل بیت علیہم السلام پر کچھ اس میں شک
وشبہہ نہیں ہوسکتا۔ چودہویں یہ ہے کہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا
کہ سبعت فیھم الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی الخ سے ظاہر وآشکار ہو گیا کہ یہ
دس خصلتیں اعلا درجہ کے سوا سے اہل بیت علیہم السلام کے اور کسی میں
جمع نہیں ہوئیں۔ پس یہ امر حضرات اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر
بکمال وضوح وظہور دال ہے۔ اور یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ اوحی الیّ ربی فیہ الخ اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
سید المسلمین اور امام خیرۃ متقین اور قائد الغرا المحجلین ہیں اور اسمیں ہرگز
کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ ہر ایک صفت ان تینوں اوصاف میں سے جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور امامت کو ثابت کرتی ہے اور

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے یہ جو فرمایا۔ اقوام قد استعدوا لنا من یومھم وسیظھرون اذا بلغت النفس منھا الخ اور نیز یہ جو فرمایا واللہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی الخ ان دونو فقرون سے ظاہر و آشکار ہے کہ بعض اصحاب جناب رسول خدا اور اونکی اہل بیت اتقیا صلے اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے ساتھ بغض و عداوت کرنے پر آمادہ تھے اور آنحضرت کی وفات کے وقت سے اپنی پرانی دشمنی اور کینہ دیرینہ ظاہر کرنے لگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ پر جھوٹ باندھنا شروع کیا اور لوگون نے اونکے افترا سازی کو قبول کر لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ نے آیہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اون کے حق مین تلاوت فرمائی اور واضح و ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اور اُن کے اہل بیت سے اظہار بغض و عداوت کا بوقت قرب وفات سرور کائنات علیہ و آلہ الاف التحیات والتسلیمات شیخین اور اون کے اتباع سے واقع ہوا ہے اگر حضرات اہل سنت یہ دعوے کرین کہ دشمن رسول خدا اور اونکے اہل بیت کے بوقت قرب وفات رسول خدا کے شیخین اور اون کے اتباع نہ تھے بلکہ سوائے اون کے اور لوگ تھے تو اونکا نشان اور پتہ بتاوین کہ وہ کون سے صحابہ تھے سوائے شیخین اور اونکے انصار و اتباع کے جنھون نے بوقت قرب وفات سرور کائنات کے حضرات اہل بیت علیہم السلام سے اظہار بغض و عداوت کا کیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ پر جھوٹ باندھے۔ بہرکیف مطلوب اہل حق کا ثابت و متحقق ہے۔ سید شہاب الدین احمد

کی توثیق عبقات الانوار میں دیکھو ستائیسوین دلیل میں ابن مغازلی سے مفصل روایت لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد فرمانے سے پہلے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ فقرہ بھی فرمایا ہے ولکن علی بن ابی طالب انزلہ اللہ منی بمنزلتی منہ فرضی اللہ عنہ کما انا راض منہ الی اخرہ رواہ ابن المغازلی اس روایت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین مرحوم فرماتے ہین کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے علی کو میرے لئے ایسا کیا ہے جیسا کہ مین ہون خداے تعالی کے لئے یعنی علی مجھسے اس مرتبہ اور منزلت پر ہے جس مرتبہ اور منزلت پر خدا کے سامنے مین ہون اب خیال کرنا اور سوچنا چاہئے کہ جناب رسالتمآب کی منزلت خداے تعالی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ حضرت من جانب اللہ تمام خلقت کے حاکم ہیں اور تمام مخلوقات سے خدا کے نزدیک افضل اور اشرف اور ارفع اور اعلا درجہ پر ہین پس اسی طرح سے ضرور اور لازم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا کی طرف سے تمام خلقت کے حاکم ہون اور تمام مخلوقات سے بعد جناب رسالتمآب کے افضل اور اشرف ہون پس جب یہ امر ثابت ہوگیا تو مولے کے معنی بنانے کچھ فائدہ نہ دین گے۔ اٹھائیسوین دلیل مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے ابن کثیر شامی کی تاریخ سے اور کتاب خصائص نسائی سے یہ مضمون ثابت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اے لوگو میں تمہارا ولی ہون سب نے عرض

کی کہ بیشک درست ہے پھر حضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا هذا ولیّ والمؤدی عنی والِ اللّٰھم من والاہ وعاد اللّٰھم من عاداہ اس حدیث سے بقرینۂ لفظ المؤدی عنی ظاہر ہے کہ مراد لفظ ولی سے محب اور ناصر نہیں ہوسکتا بلکہ مراد اوس سے خلیفہ اور امام ہے جو اولے احکام از جانب جناب خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کرے اور نیز ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں وارد کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علی اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضے اللہ عنہ فرماتے ہیں ازین حدیث ظاہر ست کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ادا نمی کند از جانب من مگر من یا علی وہرگاہ تادیہ از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منحصر در ذات شریف امیرالمومنین علیہ السلام باشد نمی تواند شد کہ خلیفہ وامام غیر آن جناب باشد چہ کار خلیفہ وامام ہمین ست کہ تبلیغ امور وتادیہ آن از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ بکند واین صفت عمدہ صفات واہم شعار خلیفہ ست وہرگاہ این صفت منحصر در جناب امیرالمومنین علیہ السلام باشد غیر آن جناب چگونہ خلیفہ وامام می تواند شد۔ اونتیسوین دلیل میں فرماتے ہیں سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھا ہے ـــ

عن ابی الحمراء رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعد کبر سنہ لو احد من سر فقاتہ لا حدثتک ما سمعت اذناى ورأت عیناى ـ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی دخل علی عائشه فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی
ابی بکر فدفعته فجاء حتی کان کرأی العین علم ان غیره دعی فخرج
من عندها حتی دخل علی حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدفعته حتی اذا اصاب کرای العین علم ان غیره
دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی الله عنها و
کانت من خیرهن قال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی فدفعته
ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ایتنی بمائة من قریش و ثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس
قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة
فقال معاشر الناس الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی و
ینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست
اولی بکم من انفسکم امرکم و نهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا
بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه
یامرکم وینهاکم مالکم علیه من امر ولا نهی اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت
شهید علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرأت الصحیفة
علینا ثلاثا۔ ثم قال من شاء ان یقیله ثلاثا فقلنا نعوذ بالله و
برسوله ان نستقیله ثلاثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم
ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث فقاتل بالصحیفة فاکون

انا خصیمه ثم تلا هذه الآیة ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلا من نکث فانما ینکث علی نفسه الآیة۔ یہ حدیث شریف نص قاطع وبرہان ساطع اس امر پر ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا مولی ہونا اس جناب کا اولی بتصرف ہونا ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت حاضرین کے سامنے بصراحت تمام ارشاد فرمادیا کہ جس کے لئے خدا مولا ہے اور میں مولا ہوں اوس کیلئے علی مولا ہے وہ تمپر حاکم ہے اور امر ونہی اُسکے لئے زیبا ہے تم اوسپر حکومت نہیں کرسکتے اور اوسپر امر ونہی تمہارے لئے جائز ودرست نہیں ہے اور الویت بہ تصرف وامامت وریاست کے یہی معنی ہیں کہ سید علی ہمدانی نے مودۃ القربے میں وارد کیا ہے عن فاطمۃ علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلے ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جس شخص کے امام ہیں اوس کے امام جناب امیرالمومنین علیہ السلام ہیں اس حدیث کا سیاق مثل سیاق حدیث غدیر کے ہے اور نیز اوربہت سے احادیث نبویہ امیرالمومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں بنابران کوئی عقلمند اسپر ہرگز راضی نہو گا کہ حدیث غدیر مین مولے کے معنی سوا امام کے اور کچھہ بنائے جائیں۔

اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم نے سید علی ہمدانی کی توثیق

اور اون کی تعریفین کتب اہل سنت سے نقل کی ہین دیکھو عبقات الانوار حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ ۲۴۱۔

امام غزالی کے سوا اور بھی علمائے اہل سنت نے حدیث غدیر سے امامت جناب امیر کی ثابت کی ہے

حضرات ناظرین امام غزالی صاحب پہ منحصر نہیں بلکہ بہت سے علماء اہل سنت و محدثین و عظماء نے بڑے زور و شور سے اعتراف اور اقرار کیا ہے کہ حدیث غدیر سے امام اور خلیفہ ہونا امیر المومنین علی مرتضے علیہ الصلوۃ والسلام کا ثابت و متحقق ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہیں کہ ابوالمجد مجدالدین آدم جو کہ بلقب حکیم سنائے معروف ہیں اور جامی نے نفحات میں اُن کی کتاب حدیقۃ الحقیقۃ کی بہت تعریف لکھی ہے حدیقہ مین بمدح جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نائب مصطفے بروز غدیر۔ کردہ بر شرع خود مراد امیر اور شیخ فریدالدین عطار ہمدانی نے تو بڑی تصریح اور توضیح سے بیان کیا ہے کہ جناب رسالت مآب نے علی مرتضے کو بحکم الٰہی اپنے ملک پر والی بروز غدیر مقرر فرمایا ہے چنانچہ مثنوی مظہر حق میں کہتے ہیں۔

اشعار

چون خدا گفتہ است در نظم غدیر	یارسول اللہ ز آیات منیر
ایہا الناس این بود الہام او	زانکہ از حق آمدہ پیغام او

گفت رو کن با خلایق این ندا ‖ نیست این دم خود رسول رہنما
ہر چہ حق گفتہ است من خود آن کنم ‖ بر تو من اسرار حق آسان کنم
چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت ‖ من بگویم با شما راز نہفت
این چنین گفت ست قہار جہان ‖ حق و قیوم و خدای غیب دان
مرتضے والی دریں ملک من است ‖ ہر کہ این سر را نداند و زن است

پھر شیخ فرید الدین عطار کی توثیق اور تعریف لکھی ہے۔ نصر اللہ کابلی نے صواقع میں لکھا ہے۔ قال الشیخ الجلیل فرید الدین احمد بن محمد النیسابوری من امن بمحمد ولم یومن باہل بیتہ فلیس بمومن۔ اجمع العلماء والعرفاء علی ذلک ولم ینکرہ احد۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب اپنے تحفہ کے گیارہویں باب میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت حب امیر و ذریۃ طاہرہ او را از فرائض ایمان می شمارند حضرت فرید الدین احمد بن محمد نیشاپوری معروف بعطار در اشعار عربی می فرماید شعر

فلا تعدل باہل البیت خلقاً	فاہل البیت ہم اہل السعادۃ

پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین فرماتے ہیں و فاضل نحریر و وزیر کبیر محمد بن طلحہ شافعی نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ ۲۵۱ صو
علیہ و آلہ نے حدیث غدیر کے بیان فرمانے سے ہر وہ چیز کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے لیے ثابت تھے امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمائی ہے من جملہ ان کے اولی بمومنین و سید المومنین ہونا رسول خدا کا ہے پس علی بن ابی طالب کے لئے بھی اولی بمومنین و سید المومنین ہونا ثابت ہے

وهذه عبارة ابن طلحه في مطالب السؤل في مناقب آل الرسول
واما مواخاته رسول الله صلى الله عليه وسلم اياه وامتزاجه به
وتنزيله اياه منزلة نفسه وميله اليه وايثاره اياه فهذا بيانه فانه
قد روى الامام الترمذي في صحيحه بسنده عن زيد بن ارقم
انه قال لما آخا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه جاءه
علي تدمع عيناه فقال يا رسول الله آخيت بين اصحابك ولم تواخ
بيني وبين احد قال فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
انت اخي في الدنيا والآخرة وروى بسنده ايضا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه و
هذا اللفظ بمجرده رواه الترمذي ولم يزد عليه وزاد غيره
ذكره اليوم والموضع فذكر الزمان وهو عند عود رسول الله
صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع في اليوم الثامن عشر من
ذا الحجة وذكر المكان وهو ما بين مكة والمدينة يسمى خما في غدير
هناك فسمى ذلك اليوم يوم غدير خم وقد ذكره عليه السلام
في شعره الذي تقدم وصار ذلك اليوم عيدا وموسما لكونه كان
وقتا خص فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا بهذه المنزلة العلية
وشرفه بها دون الناس كلهم ونقل عن زاذان قال سمعت عليا
في الرحبة وهو ينشد الناس من شهد منكم رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال فقام ثلاثة عشر

رجلاً فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من كنت مولاه فعلي مولاه زيادة تقرير نقل الامام ابو الحسن
علي الواحدي في كتابه المسمى باسباب النزول يرفعه بسنده
الى ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال نزلت هذه الآية يا
ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك يوم غدير خم في علي
ابن ابي طالب فقوله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فعلي
مولاه قد اشتمل على لفظة من وهي موضوعة للعموم فاقتضى ان
كل انسان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مولاه كان علي
مولاه واشتمل على لفظة مولى وهي لفظة مستعملة بازاء معاني
متعددة قد ورد القرآن الكريم بها فتارة تكون بمعنى اولى قال
الله تعالى في حق المنافقين ماواكم النار هي مولاكم معناه اولى
بكم وتارة بمعنى الناصر قال الله تعالى ذلك بان الله مولى الذين
امنوا وان الكافرين لا مولى لهم معناه ان الله ناصر المومنين و
ان الكافرين لا ناصر لهم وتارة بمعنى الوارث قال الله تعالى
ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان والاقربون معناه وراثا
وتارة بمعنى العصبة قال الله تعالى واني خفت الموالي من
ورائي معناه عصبتي وتارة بمعنى الصديق والحميم قال الله تعالى
يوم لا يغني مولى عن مولى شيئا معناه حميم عن حميم وصديق عن
صديق وقرابة عن قرابة وتارة بمعنى السيد المعتق وهو ظاهر

ہے اس لئے کہ ابن طلحہ شافعی نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ یہ حدیث آیہ مباہلہ کے اسرار میں سے ہے کیونکہ جب جناب امیرالمومنین بہ نص آیہ موصوفہ نفس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین کے لئے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے ہر وہ چیز عموماً ثابت کی جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کے واسطے ثابت تھی منجملہ اون امور کے جو جناب رسول خدا کے واسطے جمیع مومنین پر ثابت ہیں ایک اون میں سے اولی بہ تصرف ہونا مومنین کے نفوس اور اموال میں ہے اور دوسرا امر وجوب اتباع وانقیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا ہے تمام اوامر ونواہی میں پس امیرالمومنین علیہ السلام کیواسطے بھی یہ دونوں امر ثابت ہوئے اور یہ عین امامت وخلافت ہے غیر کے لئے نہیں ہوسکتی اور نیز ابن طلحہ نے اس امر کی تصریح کردی ہے کہ منجملہ ان امور کے جو جناب سرور کائنات کے لئے مومنین پر ثابت ہیں اولی ہونا مومنین کا ہے اور یہ اولویت اور سرداری اونکے عین امامت ہے نیز ابن طلحہ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ مرتبہ نہایت بزرگ اور یہ درجہ بہت بڑا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیرالمومنین علیہ السلام کو اوس رتبہ اور درجہ کے ساتھ خاص کیا نہ کسی غیر کو یہ فقرہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی افضلیت پر بکمال تصریح دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ان سب امور کے ابن طلحہ نے اس امر کی بھی تصریح کردی کہ روز غدیر روز عید وموسم سرور ہے دوستان علی کے واسطے۔ اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے ابن طلحہ کی توثیق

واذا كانت وارادة لهذه المعانی فعلی ایها حملت اما علی کونه اولی
کما ذهب الیه طائفة او علی کونه صدیقاً حمیماً فیکون معنی الحدیث
من کنت اولی به اوناصرہ اووارثہ اوعصبة اوحمیمہ اوصدیقہ
فان علیاً منه کذلك وهذا صحیح فی تخصیصه لعلی بهذه المنقبة
العلیة وجعله لغیرہ کنفسه بالنسبة الی من دخلت علیهم کلمة
من التی هی للعموم بما لم یجعله لغیرہ ولیعلم ان هذا الحدیث
من اسرار قوله تعالی فی ایة المباهلة قل تعالوا ندع ابنائنا و
ابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم والمراد نفس علی علی
ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بین نفس رسول الله
صلی الله علیه وسلم وبین نفس علی وجمعهما بضمیر مضاف الی
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اثبت رسول الله صلی الله علیه
وسلم لنفس علی بهذا الحدیث ما هو ثابت لنفسه علی المومنین
عموماً فانه اولی بالمومنین وناصر المومنین وسید المومنین وکل
معنی امکن اثباته مما دل علیه لفظ الولی لرسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فقد جعله لعلی علیه السلام وهی مرتبة سامیة و
منزلة شاهقة ودرجة علیة ومکانة رفیعة خصصه صلی
الله علیه وسلم بها دون غیرہ فلهذا صار ذلك الیوم عید و
موسم سرور لاولیائه - اس عبارت سے بخوبی ظاہر وآشکار ہے کہ
حدیث غدیر سے امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ومتحقق

اور یہ طبقات اسنوی سے اور طبقات اسدی سے نقل فرمائی ہے دیکھو عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار۔ پھر فرماتے ہیں کہ یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمۃ میں جس سے کہ ابن حجر صواعق میں اور سید سمہودی جواہر العقدین میں بہت سی روایات نقل کرتے ہیں لکھا ہے۔

اتفق علماء السیر ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری واتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیء منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ

وليس منى قالها ثلاثا۔ فقام الحارث وهو يقول اللهم ان كان ما يقول محمد حقا فارسل علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم قال فو الله ما بلغ ناقته حتى رماه الله بحجارة من السماء فوقع على هامته فخرج من دبره ومات وانزل الله تعالى سأل سائل بعذاب واقع للكافرين ليس له دافع فاما قوله من كنت مولاه فعلى مولاه فقال علماء العربية لفظ المولى يرد على وجوه احدها بمعنى المالك ومنه قوله تعالى ضرب الله مثلا عبدا مملوكا لا يقدر على شيء وهو كل على مولاه اى على مالك رقه والثانى بمعنى المعتق والثالث بمعنى المعتق بفتح التاء والرابع بمعنى الناصر ومنه قوله تعالى ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم۔ اى لا ناصر لهم والخامس بمعنى ابن العم قال الشاعر شعر مهلا بنى عمنا مهلا موالينا۔ لا تنبشوا بيننا ما كان مدفونا وقال آخر هم الموالى خنقوا علينا وانا من لقائهم لزور۔ وحكى صاحب الصحاح عن ابى عبيدة ان قائل هذا البيت عنى بالموالى بنى العم قال وهو كقوله ثم نخرجكم طفلا۔ والسادس الحليف قال الشاعر موالى حلف لا موالى قرابة ولكن قطينا يسألون الاتاويا۔ يقول هم حلفاء لا ابناء عم قال فى الصحاح واما قول الفرزدق ولو كان عبد الله مولى هجوته ولكن عبد الله مولى المواليا فلان عبد الله بن ابى اسحاق مولى الحضرميين وهم حلفاء بنى عبد الشمس بن عبد مناف

والحليف عند العرب مولى وانما نصب الموالي لانه سادة الى صلة
للضرورة وانما لحريون مولى لانه جعله بمنزلة غير العقل الذي
لا ينصرف والسابع المتولي بضمان الجريرة وحيازة الميراث و
كان ذلك في الجاهلية ثم نسخ باية المواريث والثامن الجار
انما سمي به لما له من الحقوق بالمجاورة والتاسع السيد المطاع و
هو المولى المطلق قال في الصحاح كل من ولى امر احد فهو وليه والعاشر
بمعنى الاولى قال الله تعالى فاليوم لا يؤخذ منكم فدية ولا من
الذين كفروا ماواكم النار هي مولىكم اي اولى بكم الى ان قال
بعد ذكر عدم جواز ارادة غير الاولى من المعاني والمراد من الحديث
الطاعة المخصوصة فتعين العاشر ومعناه من كنت اولى به من نفسه
فعلي اولى به وقد صرح بهذا المعنى الحافظ ابو الفرج يحيى بن سعيد الثقفي
الاصفهاني في كتابه المسمى بمرج البحرين فانه روى هذا الحديث
باسناده الى مشايخه وقال فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيد علي وقال من كنت وليه واولى به من نفسه فعلي وليه فعلم
ان جميع المعاني راجعة الى الوجه العاشر ودل عليه ايضا قوله عليه السلام
الست اولى بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح في اثبات امامته
وقبول طاعته وكذا قوله صلى الله عليه وآله وسلم وادر الحق معه
حيث دار فيه دليل على انه ما جرى خلاف بين علي وبين احد
من الصحابة الا والحق مع علي وهذا باجماع الامة الا ترى

ون العلماء استنبطوا احكام البغاة من وقعة الجمل وصفين وقد اكثرت
الشعراء في يوم غدير خم فقال حسان بن ثابت . يناديهم يوم الغدير
نبيهم بخم فاسمع بالرسول مناديا وقال فمن مولاكم ووليكم
فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا . الهك مولانا وانت ولينا و
مالك منا في الولاية عاصيا . فقال له قم يا علي فانني . رضيتك
من بعدي اماما وهاديا فمن كنت مولاه فهذا وليه . فكونوا له
انصار صدق مواليا . هناك دعا اللهم وال وليه وكن للذي
عادى عليا معاديا ويروى ان النبي صلى الله عليه وسلم لما سمعه
ينشد هذه الابيات قال له يا حسان لا تزال مويدا بروح القدس
ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانك وقال قيس بن سعد بن عبادة
الانصاري وانشدها بين يدي علي بصفين قلت لما بغى العدو
علينا حسبنا الله ونعم الوكيل وعلي امامنا وامام لسوانا اتى به
التنزيل يوم قال النبي من كنت مولاه . فهذا مولاه خطب
جليل انما قاله النبي على الامة حتما فيه قال وقيل . و
قال الكميت نفى عن عينك الارق الهجوعا وهما يمتري عنه الدموعا
لدى الرحمن يشفع بالمثاني فكان لنا ابو حسن شفيعا ويوم الدوح
دوح غدير خم ابان له الولاية لو اطيعا ولكن الرجال تبايعوها
فلم ار مثلها خطرا مبيعا ولهذه الابيات قصة عجيبة حدثنا
بها شيخنا عمر بن صافي الموصلي رحمه الله تعالى قال انشد بعضهم

هذه الابيات وبات مفكراً فرای علیاً کرم الله وجهه فی المنام فقال له اعد علی ابیات الکمیت فانشده ایاها حتی بلغ الی قوله خطراً مضیعاً فانشد علی بیتاً اخر من قوله زیادة فیها ابیات

فلم ار مثل ذاک الیوم یوماً ولم ار مثله حقاً اضیعا

فانبرهه الرجل منصوباً وقال السید الحمیری

یا بایع الدین بدنیاه لیس بهذا امر الله

من این ابغضت علیا الرضا واحمد قد کان یرضاه

من الذی احمد من بینهم یوم غدیر الخم ناداه

اقامه من بین اصحابه وهم حوالیه فسماه

هذا علی بن ابی طالب مولی لمن قد کنت مولاه

فوال من والاه یاذا العلا وعاد من قد کان عاداه

وقال بدیع الزمان ابوالفضل احمد بن الحسین الهمدانی یا دار منتجع الرسالة بیت مختلف الملائک ابیات

یا بن الفواطم والعوائک	والترائک والارائک
انا حایک ان لم اکن	مولا ولاء یک وابن حائک

دیکھو حضرات ناظرین سبط بن الجوزی نے اس عبارت سراسر متانت بین پورا پورا اعتراف اور اقرار اس امر کا بڑے دھڑلے سے کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کو خم غدیر میں اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے اور نیز انہوں

نے اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہین جن سے ظاہر و عیان ہے کہ مولی کے معانی ہین سے اس حدیث مین امام اور ہادی ہی مراد ہین اور نیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ جناب سرور انام صلی اللہ علیہ و آلہ الکرام نے حسان بن ثابت کی زبانی اشعار مذکورہ سنکر او نکو دعا دی۔ اور نیز سبط ابن الجوازی نے اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے نقل کی ہیں جن سے امامت امیر المومنین علیہ السلام کہ بحدیث غدیر بحکم جناب رب قدیر ثابت و ظاہر و آشکار ہے اور نیز اونہون نے اشعار کمیت کے وارد کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے روز غدیر خم ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر فرمائی ہے لیکن لوگون نے اس معاملہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت نہ کی بلکہ ولایت علی علیہ السلام کو فروخت کر دیا۔ توثیق کمیت اور سبط ابن الجوزی کے عبقات الانوار مین ملاحظہ فرمائے۔ پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین فرماتے ہیں کہ علامہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی نے بھی اپنی کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں اس امر کا اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی تولیت اور استخلاف پر دال ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لعلی لو کنت مستخلفاً احداً لم یکن احدٌ احق منك وھذا الحدیث وان دل علی عدم الاستخلاف لکن حدیث غدیر خم دال علی التولیۃ وھی الاستخلاف وھذا

الحدیث اعنی حدیث غدیر خم ناسخ لانہ کان فی اٰخر عمرہٖ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر استخلاف اور تولیت جناب امیر پر دال ہے علامہ گنجی شافعی نے صاف صاف اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ اگرچہ حدیث لو کنت مستخلفا احداً الخ لیکن احداً احق منک سے عدم استخلاف پایا جاتا ہے لیکن حدیث غدیر سے تولیت اور استخلاف ثابت ہے اور حدیث غدیر حدیث لو کنت الخ کے لیے ناسخ ہے کیونکہ حدیث غدیر آنحضرتؐ نے آخر عمر میں فرمائی ہے۔ نیز سعید الدین فرغانی نے بکمال توضیح وتصریح ثابت کیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر تصریحاً دلالت کرتی ہیں فرغانی نے ابن فارض کے قصیدہ تائیہ کی شرح میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا وصی اور اپنے نفس مبارک کے قائم مقام مقرر فرمایا ہے چنانچہ اس شعر کی شرح میں لکھا ہے شعر

واوضح بالتاویل ما کان مشکلا		علیٌّ بعلم نالہ بالوصیۃ	

وکنا اھل البیت منہ احمد وفاء الخمس تقدیرہ وبیان علی کرم اللہ وجہہ وایضاحہ بتاویل ما کان مشکلاً من الکتاب والسنۃ بواسطۃ علم نالہ بان جعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصیہ وقائماً مقام نفسہ بقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ وذلک کان یوم غدیر خم علی ما قال کرم اللہ وجہہ فی جملۃ ابیات منہا

قولہ ابیات

واوصانی النبی علی اختیار	لامتہ رضی منہ بحکمی
واوجب لی ولایتہ علیکم	رسول اللہ یوم غدیر خم

وغدیر خم ماء علی ستۃ امیال من المدینۃ علی طریق یقال من جملۃ الفضائل التی لا تحصی خصہ بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فوسائرھا منہ علیہ الصلوۃ والسلام ـ اور نیز فرغانی نے شرح قصیدہ تائیہ میں کہا ہے واما حصۃ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ العلم والکشف وکشف معضلات الکلام العظیم والکتاب الکریم الذی ہو من اخص معجزاتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باوضح بیان بما نالہ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وبقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مع فضائل اخر لا تعد ولا تحصی اس عبارت سے ظاہر و آشکار ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے علم اور کشف معضلات قرآن مجید حاصل ہوا ہے جو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخص معجزات میں سے ہے بحدیث غدیر وحدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اس کے بعد فرغانی اور اوس کی کتاب کی تعریفیں تحریر فرمائی ہیں ـ نیز تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی نے ابن زولاق سے نقل کیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے روز غدیر یوسے جناب امیر علیہ السلام عہد کیا اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار میں کہا ہے قال ابن زولاق وفی یوم

لہ الآن طریق المشاۃ الی مکہ کان ہذا البیان یعلم الحاکی بالوصیۃ ـ

ثمانیۃ عشر من ذی الحجہ سنۃ اثنین وستین وثلاثمایۃ وھو یوم الغدیر یجتمع خلق من اھل مصر والمغاربۃ ومن تبعھم للدعاء لانہ یوم عید لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الی امیر المومنین علی بن ابی طالب فیہ واستخلفہ فاعجب المعز ذلک من فعلھم وکان ھذا اول ما عمل بمصر۔ اس عبارت سے ظاہر وعیان ہے کہ حسب تحریر ابن زولاق روز غدیر روز عید ہے۔ بایں وجہ کہ اُس دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کی طرف عہد کیا ہے اور انکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ پھر اس تمام مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے مقریزی اور ابن زولاق کی توثیقین اور تعریفین کتب اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ شہاب الدین دولت آبادی نے بھی ہدایۃ السعداءین تصریح کی ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر کی نیابت وخلافت پر دال ہے اور اوس سے لزوم اطاعت اور اتباع امیر علیہ السلام کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ چودھوین ہدایت مین کہتے ہیں نکتہ ودقیقہ اینجا آن بود چون درخیر القرون آفتاب رسالت تابان وروشن ہست درحالت غروب علی ولی مقابل خود کالبدر المنیر للشمس نائب خود داشتہ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ولا نبی بعدی۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تا انفراض عالم بومن ایمان و برتو اعتقاد دارند انتہی بفلاًعن بشمۃ عقبیۃ اس عبارت سے بالتصریح معلوم اور ظاہر ہوا کہ مفاد حدیث منزلت اور حدیث غدیر کا یہ ہے کہ نیابت اور خلافت جناب رسالت مآب کے جناب

امیر المومنین علیہ السلام کو حاصل تھی۔ اور نیز اونھون نے چودھوین ہدایہ مین کہاہے
الجلوۃ الثالثۃ فی نکات البیعۃ بدانکہ ید بمعنی قبض ست یعنی قبض و قبضہ ید
بر دست پیر فروختیم تا ذو الید پیر باشد و اطاعت لازم شود و اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم رسا این معنی ست و ید بمعنی ملک یعنی خود را بر دست
پیر فروختیم تا بر نعمت و دولت کہ ترا رسد از پیر تصور کنی و ہر چہ در ملک تو آید
از پیر دانی و از فرزندان او دریغ نداری العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ
من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ شاہد این حال انتہی اس عبارت سے
ظاہر ہے کہ حدیث غدیر اس امر پر دلیل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام مالک
واجب الاطاعت تھے اور نیز ہدایۃ السعدا مین کہاہے بدانکہ چون مصطفےٰ
بمحل خوندکار ست وعلی ولی نیز بجاے خوندکار از انکہ استاد شریعت و مرشد
طریقت ست من کنت مولاہ شاہدے صادق ست انتہی۔ اس عبارت
سے صاف صاف ظاہر ہوتاہے۔ کہ حدیث غدیر اس امر پر دال ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کے استاد
شریعت و مرشد طریقت و بمحل خوندکار یعنی صاحب الامر و صاحب فرمان لازم
الاطاعت تھے وھذا ھو المطلوب۔ اس کے بعد فرماتے ہین کہ شہاب الدین احمد
جو اکابر ائمہ اہل سنت مین سے ہے اوس نے مولیٰ کے معنی سید کے لئے
ہین اور اسکو ترجیح دی ہے اور اس امر کو بعض اہل علم سے نقل کرکے کہاہے
کہ تصدیر این قول بقول آنحضرت الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین
تائید این قول یعنی قول بعض اہل علم کہ مولیٰ را بسید تفسیر کردہ می نماید

وفی هذه الکفایة لاهل الدرایة اور شیخ جلال الدین خجندی سے نقل
کیا ہے کہ مولی کے معنی اس حدیث میں سید ومطاع واولی کے ہیں پس ان
دونو معنون کے مطابق امر باطاعت واحترام اور اتباع علی بن ابی طالب
علیہ السلام کا لازم اور واجب ہوگا۔ اور اسی مرام ومقصود کی تائید مین ابو الفتح
اصفہانی کی کتاب مرج البحرین مین سے ایک حدیث اونہون نے نقل کی
ہے کہ اوس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف مین مولی بمعنی اولی ہے
پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔ وعلامہ محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی
کہ سابقاً نباہت وعظمت وجلالت شان وعلو قدر وسمو فخر او دریافتی
در کتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ بعد ذکر طرق عدیدہ حدیث غدیر گفتہ
وتکلم الفقیہ حمید علی معانیہ واطال ونقل بعض ذلک قال
رحمہ اللہ منہا فضل العترۃ علیہم السلام ووجوب رعایۃ
حقہم حیث جعلہم احد الثقلین الذین یسال عنہما واخبر
بانہ سال لہم اللطیف الخبیر وقال فاعطانی یعنی استجاب
لدعائہ فیہم ناصرہما ناصری وخاذلہما خاذلی وولیہما ولیّ
وعدوہما لی عدو وهذا یقتضی بانہم قائلون بالصدق وقائلون
بالحق لانہ قد جعل ناصرہما یعنی الکتاب والعترۃ ناصراً لہ علیہ السلام
وخاذلاً لہما خاذلاً لہ ونصرتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبۃ
وخذلانہ حرام عند اهل الاسلام فکذلک یکون حال العترۃ
الکرام علیہم السلام وهذا یوجب انہم لا یتفقون علی ضلال

ولا يذنبون بخطاء اذ لو جاز ذلك عليهم حتى يعمهم كان نصرهم
حراماً وخذلانهم فرضاً وهذا لا يجوز لان خبره فيهم عام
يتناول جميع احوالهم ولا دليل على التخصيص وزاده بياناً و
ارشده برهاناً بقوله وواليهما لي ولي وعدوهما لي عدو وهذا
يقتضي كونهم على الصواب وانهم ملازمون الكتاب حتى لا يخالفون
بخلافه وفيه اجلى دلالة على ان اجماعهم حجة يجب الرجوع
اليها حيث جمع الرسول صلى الله عليه وآله وسلم بينهم وبين الكتاب
وفيه ادنى عبرة لمعتبر في عطب معاوية ويزيد واتباعهم واشياعهم
من سائر النواصب الذين جهدوا في عداوة العترة النبوية و
السلالة العلوية ومنها قوله اخذ بيده ورفعها وقال من كنت مولاه
فهذا مولاه والمولى اذا اطلق من غير قرينة فهم منه انه المالك
المتصرف واذا كان في الاصل يستعمل لمعانٍ عدة منها المالك
للتصرف ولهذا قيل هذا مولى القوم سبق الى الافهام انه المالك
للتصرف في امورهم ومنها الناصر قال تعالى ذلك بان الله مولى
الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم ومنها بمعنى ابن العم
قال الله تعالى واني خفت الموالي من ورائي اراد بني العم
بعدي ومنها بمعنى المعتق والمعتق ومنها بمعنى الاولى قال تعالى
مأواكم النار هي مولاكم اي اولى بكم وبعد ذلك وبعد فلو لم
يكن السابق الى الافهام من لفظة مولى السابق المالك للتصرف

لكانت منسوبة الى المعانى كلها على سواء وحملناها عليها جميعاً الا
ما يتعذر فى حقه عليه السلام من المعتق والمعتق فيدخل فى
ذلك المالك للتصرف والاولى المفيد ملك التصرف على الامة و
اذا كان اولى بالمومنين من انفسهم كان اماماً وتفصيل ذلك موضع
فى موضعه ومنها قوله صلى الله عليه واله وسلم من كنت وليه فهذا
وليه والولى المالك للتصرف بالسبق الى الفهم وان استعمل
فى غيره وعلى هذا قال صلى الله عليه واله وسلم السلطان
ولى من لا ولى له يريد ملك التصرف فى عقد النكاح يعنى
ان الامام له الولاية فيه حيث لا عصبة ثم لو سلمنا احتمال
الولى لغير ما ذكرناه عليه فهو كذلك يجب حمله على الجميع بناء
على ان كل لفظة احتملت معنيين بطريقة الحقيقة فانه يجب حملها
عليهما الجمع اذا لم يدل دليل على التخصيص ومنها قوله اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه وهذا يشهد بفضل على عليه السلام
وبراته من الكبائر حيث دعا النبى الى الله بان يوالى من والاه و
يعادى من عاداه ولو جاز ان يرتكب كبيرة لوجبت معاداته و
متى وجبت معاداته لم يكن الله ليعادى من عاداه كما لا يعادى
من عادى مرتكبى الكبائر بل هو من اوليائه فى الحقيقة فلما قضى
صلى الله عليه واله وسلم بانه يعادى من عاداه مطلقاً من غير
تخصيص دل على حالة لا يقارف فيها كبيرة فبهذا يظهران

معاویۃ قد عاداہ اللہ علی الحقیقۃ لان المعلوم بلا مرتیۃ بانہ کان
معادیاً لعلی علیہ السلام ومن عاداہ اللہ انزلہ اللہ دار عذابہ
وھی دار البوار جھنم یصلونھا وبئس القرار ومن کان عدواللہ
کیف یجوز الترحم علیہ التولی لہ لوعمی الابصار وخبث الظواھر
والسرایر والانحراف عن العترۃ الاطھار وامام الابرار و
لولم یرو الاحادیث العدید فی مناقب علی علیہ السلام لکفی فی
رفع درجتہ وعلو منزلتہ وقضی لہ بالفضل علی سایر الصحابۃ انتھی
کلامہ رحمہ اللہ مع اختصار منہ۔ فقہ حمیدی کی یہ عبارت اس امر کو صاف
صاف ظاہر وعیاں کرتی ہے کہ حدیث غدیر سے بوجوہ عدیدہ امامت و
خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت و متحقق ہے۔ پھر جناب آیۃ
اللہ فی العالمین مدظلہ فرماتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے بھتیجے مولوی
محمد اسمٰعیل صاحب نے جنکو ایک جم غفیر اور جماعت کثیر اہل ہند میں سے اپنا
پیر و مرشد اور مقتدا جانتے ہیں اور انکو تیرہوین صدی میں مجددین مانتے
ہین اپنے اوس رسالہ مین جو کہ اونھون نے حقیقت امامت کے بیان مین
تصنیف کیا ہے بخوبی اس امر کو تسلیم کرلیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ حدیث
غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر دلالت کرتی ہے جناب آیۃ اللہ
فی العالمین نے عبقات الانوار مین وہ ساری عبارت نقل فرمائی ہے اخیر
اوسکا یہ ہے وبالجملہ ثبوت ریاست یعنی جنانچہ انبیاء اللہ را بنسبت امت
یک نوعے از ریاست ثابت است کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت این

رسول می گویند و این رسول را رسول این امت و در بسیارے از امور دنیویه
هم تصرف رسول در ایشان جاریست کما قال الله تعالی النبی اولی بالمومنین
من انفسهم و در مقدمات اخرویه هم ولایت اوثابت قال الله تعالی
فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا
ہمچنین امام راہم در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت
ست قال النبی صلے الله علیه وآله وسلم الستم تعلمون انی اولی
بالمومنین من انفسهم قالوا بلی فقال اللهم من کنت مولاه فعلی
مولاه وقال الله تعالی ویوم ندعو کل اناس بامامهم وقفوهم
انهم مسئولون قال النبی صلے الله علیه وسلم انهم مسئولون عن
ولایة علی انتہٰے۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ
فرماتے ہیں واز آخر این عبارت بکمال وضوح وظہور کالنور علی قلل الطور
روشن ست کہ حدیث غدیر دلالت بر امامت جناب امیرالمومنین علیہ السلام
دارد زیرا کہ مولوی اسماعیل حدیث غدیر را دلیل این معنی گردانیدہ کہ چنانچہ جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را بہ نسبت امت خود نوعے از ریاست
ثابت ست کہ بلحاظ ہمان ریاست ایشان را امت آنحضرت می گویند و آنحضرت
را رسول این امت در بسیاری از امور دنیویہ ہم تصرف آنحضرت جاریست و در
مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت ہمچنین امام را در دنیا و آخرت مثل این
ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ہست پس ہرگاہ حدیث غدیر دلیل ثبوت
ریاست مثل ریاست جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و دلیل جریان

تصرف آنحضرت در بسیاری امور دنیویہ امت باشد این عین دلالت برامامت و خلافت است۔

مقولہ زائر

اسمین کچھ شک نہین کہ جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ نے کوئی دقیقہ ثبوت مین باقی نہین چھوڑا جو شخص انصاف کی نظر سے ان ہر سہ مجلدات حدیث غدیر کو پڑھے اور غور و تامل سے سمجھے اور باؤ اجداد کی تقلید کو مدنظر نرکھے بلکہ تحقیق حق اسکو منظور نظر ہو اور خدا و رسول کے احکام کی بجاآوری بھی بدل چاہتا ہو تو اوسپر یقیناً و حتماً حقیت مذہب امامیہ کی صاف صاف ظاہر و عیان و منکشف ہوجائے گی بعونہ تعالیٰ شانہ۔

اس مقام پر اس حقیر سراپا تقصیر کو ایک حنفی عالم کا قول یاد آگیا حضرات ناظرین جب یہ کمترین بعہدہ مدرسی اول ہائے سکول گجرات پنجاب مین مقرر تہا ان ایام مین میری ملاقات کے لئے ایک حنفی عالم آئے جنکا نام نامی عالم شاہ تہا اون سے ہر طرح کی گفتگو ہوئی یہان تک کہ مذہبی ذکر تذکرہ بھی ہوا مین نے اونکو مجلد دوم حدیث غدیر دیکر کہا کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین وہ صاحب کتاب لیکر چلے گئے آٹھہ پس دن کے بعد پھر تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ مجھے تحقیق حق منظور نظر نہین ہے شیعہ ہونا نہین چاہتا اور اس کتاب کو دیکھکر کوئی آدمی جو کہ اچھی طرح اسکو سمجھہ لے سنی نہین رہ سکتا بلا مبالغہ یہ ہے کہ جو اعتراض یا شبہہ میرے ذہن مین

آیا ہیں نے اُسکا جواب باصواب اسی کتاب میں پالیا آپ مجکو اس کتاب کے
دیکھنے سے معاف رکھیں فی الحقیقت جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ
نے کوئی شبہہ اور کوئی اعتراض باقی نہین چھوڑا جسکا جواب شافی نہ دیا ہو
اور ثبوت مدعا میں اسقدر کثرت سے دلائل متینہ و براہین رصینہ بیان کئے
ہین کہ مافوق اُنکا متصور نہین۔ مجلد اول مین اس حدیث شریف کا تواتر ثابت
کیا ہے اور منکرین کو جواب دئے ہیں مجلد دوم و سوم مین وجوہ استدلال رقم
فرمائے ہیں اور جن جن علماء و محدثین کی روایتین یا عبارتین اپنے مدعا پر دلائل
اور براہین کے لئے نقل فرماتے ہین اون علماء اور محدثین کی توثیق بخوبی ساتھ
کے ساتھ ہی کرتے جاتے ہیں غرض کوئی گرفت کی جگہہ باقی نہین رکھی اور
جس امر کو ثابت کیا ہے اوسکا ثبوت کما حقہ کردیا ہے یہانتک کہ اب کسی کو
مجال انکار باقی نہین رہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ
اے حضرات ناظرین اسمیں ہرگز کسی طرح کا شک اور شبہہ نہیں بلکہ مثل روز
روشن یہ امر ظاہر و آشکار ہے کوئی مسلمان اسکا انکار نہین کرسکتا لاریب حدیث
غدیر متواتر اور صحیح اور قطعی الصدور ہے جسطرح سے قرآن شریف ہر مسلمان کے
نزدیک یقیناً منزل من اللہ اور کلام الٰہی ہے اوسی طرح سے یہ حدیث شریف
جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مولائت و امارت و امامت و
خلافت پر نص صحیح ہے یقیناً اور قطعاً اور حتماً کلام جناب رسالت پناہی ہے
جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ نے مجلد اول حدیث غدیر میں تواتر
اس حدیث شریف کا ایسی طرح ثابت کیا کہ جائے دم زدن باقی نہین رہی

ملاحظہ فرمائے کہ شیخ سلیمان بن خواجہ کلان قندوزی بلخی حنفی المذہب نقشبندی المشرب اپنی کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی کے تیسویں[۳۰] صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں وفی المناقب اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ خبر غدیر خم من خمسۃ وسبعین طریقاً۔ وافرد لہ کتابا سماہ کتاب الولایہ یعنی مناقب میں ہے کہ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ نے حدیث غدیر کو پچھتر طریق سے روایت کیا ہے اور اوسکے طرق کیواسطے جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے اور اسکا نام کتاب الولایت رکھا ہے پھر صاحب ینابیع المودۃ لکھتے ہیں ایضاً اخرج خبر غدیر خم ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ وافرد لہ کتابا وسماہ الموالاۃ و طرقہ من مائۃ وخمسۃ طریق۔ یعنی نیز اخراج کیا ہے ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے حدیث غدیر کا ایک سو پانچ طریقہ سے اور اوسکے طرق کے بیان میں جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام کتاب الموالاہ رکھا ہے اور نیز کہتے ہیں حکی العلامہ علی بن موسیٰ وعلی بن محمد ابی المعالی الجوینی الملقب بہ امام الحرمین اوستاد ابی حامد الغزالی رحمہما اللہ یتعجب ویقول رایت مجلدا فی بغداد فی ید صحاف فیہ روایات خبر غدیر خم مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسعۃ والعشرون یعنی امام الحرمین استاد ابو حامد غزالی رحمہما اللہ کی حکایت لکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں ایک مجلد کتاب ایک کتاب فروش کے ہاتھ میں دیکھی اوسمیں حدیث غدیر خم کی روایتیں تھیں اور اوسپر لکھا ہوا تھا کہ اٹھائیسویں[۲۸]

جلا ہے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طرق کے بیان ہین اور اس سے آگے انتیسوین جلد اس کے ساتھ ملحق کی جائے گی اقول اب اسپر اس حدیث شریف کے طرق کی کثرت کو اور اسکے تواتر اور اس کی شہرت اور وثوق اور صحت کو خیال کر لیجئے۔

اب اس مضمون ہدایت مشحون کے خاتمہ مین یہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین ابوالقاسم مقرب علی النقوی زائر جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اپنا ایک قصیدہ غدیریہ بمدح جناب مولاے مومنین سید الوصیین علیہ الصلوٰۃ والسلام بحذف صدر وعجز وارد کرتا ہے تاکہ مومنین بایقین وغلامان آل طاہا ویسین کی آنکھون کو نور اور دلون کو سرور حاصل ہو۔

مطلع ثانی

رسول پاک و علی دونون ہین خدا کی نور — کیا ہے دونون کو اک نور ایزدی سے ظہور
وہ ہیں حبیب خدا اور یہ ولی خدا — وہ ہیں رسول مسدد یہ ہیں امام غیور
وہ خاتم الرسل اور یہ وصی اوّل ہیں — وہ خیر خلق امیر عرب یہ ہیں مشہور
وہ ہیں رسول امین اور یہ ہیں امام مبین — وہ فخر لاکھ شموس اور یہ رشک لاکھ بدور
نبی ہیں منذر امت علی ہین ہادی دین — نبی شفیع علی ذولوا بروز نشور
قسم خدا کی نبی و علی میں فرق نہیں — حدیث لحمک لحمی مین ہے یہ ہی مذکور

لہ قال رسول اللہ صلعم انت انا و علی من نور واحد فانظر فی کتب الاحادیث ۲

نبی علی کو جو دو دیکھتا ہے ہو احول
جو انکے رتبہ سے جاہل ہے وہ بالکل کور

لکھا ہے حضرت آدم تھے آب و گل میں ابھی
ہوا ہے نور نبی و علی تہا پس منشور

خدا نے دونوں کو اک نور سے بنایا ہے
مثال شمس ہے روشن یہ از حدیث نور

انہین کی وجہ سے حق نے جہان پیدا کیا
طفیل انکے ہوا ہے ہر ایک شئے کا ظہور

یہ دونو بھائی ہین رب کریم کے پیارے
یہ دونو بھائی ہیں مقبول بارگاہ غفور

یہ دونو باعث ایجاد آفرینش ہیں
نہ ہوتے یہ تو نہ ہوتے کوئی بھی شئے مذکور

سوائے حق کے نہ جب وقت تہا کوئی موجود
خدا سے پاک تہا ناظر یہ دونو تھے منظور

رسول پاک ہیں سلطان کشور ایمان
جناب حیدر کرار اون کے ہیں دستور

خدا ہے منزل قرآن رسول ہیں منزل
علی ہیں مبین احکام مصحف مذبور

خدا نے علم دیا جو نبی اُمی کو
سکہایا ہے وہ نبی نے علی کو علم ضرور

[ل] علی کا علم ہے علم نبی نبی کا علم
وہی ہے جو کہ تہا از راہ وحی رب غفور

تو علم غیر کو مثل علی کہاں سے ہو
علی کے علم کا منبع ہے خود علیم شکور

نبی مدینہ علم اور علی ہیں دراوسکا
یہ ہے حدیث نہایت صحیح اور مشہور

علی کے علم کی کچھ انتہا نہیں ہرگز
علی کا علم ہے بے انتہا و لا محصور

علی ہیں حافظ توریت و ماہر انجیل
علی مفسر قرآن علی علیم زبور

[ل] اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس رضی اللہ عنہ علم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ من علم اللہ و علم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی و علم الصحابة فی علم علی الا کقطرة فی سبعة ابحر ۔ ١٢ منہ

علی ہیں عالم و علامہ و علی علام ‎ | ‎ علی ہے اقضی اصحاب مصطفیٰ ہیں ضرور
علی ہیں ماہر اسرار ایزد دانا ‎ | ‎ علی ہیں محرم راز رسول رب شکور
علی ہے خیر بریہ سے ہیں مراد خدا ‎ | ‎ علی ہے لفظ اولی الامر سے ہو مذکور
علی ہیں دست زبردست ایزد دانا ‎ | ‎ علی ہے شاہ رسل کی ہیں بیگمان دستور
علی ہیں قاسم جنت علی ہیں قاسم نار ‎ | ‎ عدو علی کا ہے ناری تو ہے محب مغفور
علی ہیں ساقی کوثر علی ہیں شافع حشر ‎ | ‎ علی ہیں باعث امن و امان بروز نشور
علی ہیں زینت عرش خدا و بزم رسول ‎ | ‎ علی ہیں فخر دو عالم [illegible]
علی مرحّم فجار و قاصم کفار ‎ | ‎ علی ہیں ناصر دین خدا علی منصور
علی کا نام پس از اسم احمد مرسل ‎ | ‎ ہے ساق عرش معظم پہ بے گمان مسطور
علی امیر عدو بند فاتح خیبر ‎ | ‎ کہ جس کے دُلدل و شمشیر دونوں ہیں مشہور
وہ رخش جس کے کہ ہے جست و خیز کی [illegible] ‎ | ‎ جہان بوسعت خود تنگ تر ز دیدہ مور
وہ تیغ جس سے ہوئے قتل مرحب و عنتر ‎ | حارث ‎ | ‎ وہ تیغ جس سے ہوا دین احمدی منصور
وہ تیغ جسکے کہ فقرات کا جواب نہ تھا ‎ | ‎ وہ تیغ جس سے نہ بچتا تھا کافر مقہور
وہ تیغ جس سے کہ کفار کو امان نہ تھی ‎ | ‎ وہ تیغ جس سے کہ دین خدا ہوا مشہور
وہ ذوالفقار کہ ہے ذکر جسکے فقروں کا ‎ | ‎ زبان خلق خدا پر زبان زد و مذکور
ہمیشہ احمد مختار کی سپر تھے علی ‎ | ‎ تھے ہر لڑائی میں مولا مظفر و منصور

قطعہ

بنی امیہ و عباس کے زمانہ میں ‎ | ‎ کوئی بھی کہہ نہیں سکتا تھا فضل شہ مذکور

محب تو خوف سلاطین سے بغض سے دشمن
فضائل شہ مردان کو کرتے تھے مستور

مگر مناقب حیدر سے اک جہان پر ہے
ہیں فضل انکے خواص و عوام میں مذکور

اگر نہیں ہے یہ اعجاز تو کہو کیا ہے
کہ انکے فضل سے ارض و سما ہوئی معمور

بغور سوچو تو حیدر سے ہیں شمع دین خدا
کوئی بجھا نہیں سکتا ہے شمع حق کا نور

مخالفوں سے بھی انکار ہو نہیں سکتا
مناقب شہ مرداں ہیں اسقدر مشہور

مخالفوں کو بھی اقرار فضل حیدر ہے
ہے اصل فضل وہی جو عدو کرے منظور

علامہ حیدر صفدر اسیر دین پرور[۱]
جو ہیں ریاست پٹیالہ کے بیچ با دستور

وہ نقل کرتے ہیں اسطرح کارلائل سے
جو اور یاکا ہے اک حبر عیسوی مشہور

علی تھے صاحب اخلاق فاصلہ بیشک
علی کا قلب محبت سے حق کی تھا بھرپور

علی کی ہمت و جرات کے سامنے دائم
کسی بھی شے کو نہ ہرگز تھا کچھ قیام و دور

علی ولی خدا جانشین پیغمبر
ثنا ہے جنکی کتاب کریم میں مسطور

نبی کے بعد ہیں مثل نبی وہی مولا
یہ ہے نبی سے حدیث غدیر میں ماثور

یہ ہے حدیث نہایت صحیح و متواتر
ہوا ہے ختم میں زبان نبی سے اسکا صدور

مثال شمس سمجھئے یہ حدیث ہے روشن
نہ دیکھی اسکو جو ہے وہ بسان شپرہ کور

بحکم آیہ بلغ نبی بہ خم غدیر
علی کو اپنا وصی کرنے پر ہوئے مامور

۱؎ اس سے مراد جناب معلے القاب حضرت خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر مرحوم مغفور ہیں اس جناب نے اپنی کتاب اعجاز التنزیل میں مضمون مذکور پادری کارلائل صاحب کی کتاب سے نقل کیا ہے ۱۲ زائر —

بنایا اونٹوں کے پالانوں کا وہاں منبر ۔ اور اوس پہ بیٹھے جناب رسول ربّ غفور
غدیر پہ تھا ہوا جمع ایک جم غفیر ۔ ہر اک طرح کے تھے مردم سفینۂ اہل شعور
پڑھا نبی نے وہاں خطبۂ طویل الذیل ۔ تھے جسمین حمد خدا اور نصیحتین مذکور
پھر اپنے ہاتھ مین لیکر ید ید اللّٰہی ۔ کیا بلند کہا پھر یہ حاضرون کے حضور
کہ جسکا مین ہوں ولی اسکا ہی ولی حیدر ۔ مجھے ہے جیسی حکومت اسی ہے اوسپہ ضرور
پھر اسکے بعد دعا کی نبی نے پھر علی ۔ کہا یہ بارگہ حق مین ای خدای غفور
تو دوست رکھ اسے جو شخص ہو علی کا دوست ۔ عدو علی کا ترے قہر سے رہے مقہور
جو اوسپہ ظلم کرے اوسپہ لعن کر یا رب ۔ ہو خاذل اسکا ترے قہر سے ذلیل و ضجور
پھر اسکے بعد لی احمد نے بیعت حیدر ۔ ہر اک سے جو کہ تھے حضّار مجلس پر نور
علی کو حضرت ثانی نے دی مبارکباد ۔ یہان تلک ہوا حضّار کو خوشی کا وفور
نبی کے پاس پھر آیا جو حارث نعمان ۔ تو بولا آکے رسول خدا سے وہ مغرور
نماز و روزہ و حج زکوۃ و خمس و جہاد ۔ تمہاری کہنے سے ہم لوگوں نے کی منظور
مگر نہ صبر تمہیں آیا یا رسول اللہ ۔ کہ زیر حکم علی کر دیا ہمین مجبور
کیا غضب یہ ہمارے لئے کہ اب تمنے ۔ علی کو کر دیا آمر ہمین کیا مامور
کیا ہے تمنے جو حاکم علی کو اپنے بعد ۔ تو یہ تمہاری طرف سے ہے یا بحکم غفور
کہا رسول خدا نے یہ تب قسم کھا کر ۔ علی ہے میرا خلیفہ بحکم رب شکور
یہ سنکے غیض مین آکر اوٹھا عدو علی ۔ چلا جو جانب ناقہ تو کہتا تھا مغرور
الہی تو نے کیا ہے علی کو گر حاکم ۔ ترے عذاب سے وہ شخص ہو ابھی مقہور
کیا یقین نے جو حق سے سوال پھر عدا ۔ تو سر پہ غیب سے پتھر پڑا ہوا وہ چور

کلامِ حق میں جو ہے سال سائل آیا | ہوا ہے اوس کی یہ شانِ نزول میں ماثور
ولائے شاہ ولایت سے دین ہوا کامل | ہوئے تمام وصایت سے نعمتِ موفور
خدائے پاک تب اسلام سے ہوا راضی | ہوئے بحکم خدا جب وصی نبی کے حضور

مطلع ثالث

بشر تو کیا ہیں فرشتوں کا کب ہے یہ مقدور | کہ وہ فضائل حیدر کو کر سکیں محصور
نہ ہم سے حمد خدا ہو نہ نعت احمد ہو | نہ وصفِ حیدرِ کرار ہو سکیں مسطور
علی کے وصف بیان کرتے ہیں خدا و رسول | ہو نعت و حمد زبان علی سے بس مذکور
نہ ہے زبان کو طاقت نہ ہے قلم کو مجال | علی کے وصف کوئی لکھ سکے یہ کیا مقدور
اسی[1] مہینے کی چوبیسویں کو خالق نے | علی کا نام نفس نبی کیا مذکور
علی نے دی ہے اسی[2] دن نماز میں خاتم | ولی و حاکم خلقت ہوئے بحکم غفور
کھلایا بھوکوں کو خود کرکے فاقہ پر فاقہ | نہ کیوں ہو خلق میں ایثار مرتضیٰ مشہور
قبول بارگہ حق ہوئے سخائے علی | کہا خدا نے انہیں کان سعیکم مشکور
اسی[3] مہینے کی پچیسویں کو احمد پر | بشانِ آل پیمبر ہے ہل اتیٰ کا صدور

[1] چوبیسویں تاریخ ذالحجۃ الحرام سنہ ۹ھ علی صاحبہا والہ الف الف سلام وصلوٰۃ وتحیہ ۱۲ زائر۔ [2] اعنی الرابع والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام فی سنۃ التاسع من ہجرت سید الانام علیہ وعلی آلہ آلاف التحیۃ والسلام یعنی چوبیسویں ذی الحجہ سنہ ۹ ہجریہ ۱۲ زائر۔ [3] یعنی الخامس والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۹ من الہجرت النبویہ ۱۲ زائر

قطعہ

تمام لوگ قیامت میں ہونگے گریاں پر
جو ہیں حسین کے باگی وہ ہونگے مسرور

وہ بیٹھے ہونگے سب پہ عرش رب کریم
خوشی میں حضرت سلطان کربلا کے حضور

کرینگے باتیں جو آقا سے وسکھہ یہ غلام
تو انہماک یہ ہوگا ہمیں بوجہ حبور

خیال تک نہیں آئیگا بھول جائینگے
بہشت و کوثر و تسنیم و جملہ حور و قصور

پکارینگی ہمیں حوریں کہ آؤ جلد ادہر
چلو بہشت میں آکر پیو شراب طہور

اشاروں سے وہ بلائینگی ہمکو جنت میں
چمکتے ہونگے ہاتھوں پہ ساغر بلّور

نگاہ بھر کے نہ دیکھینگے اونکی جانب ہم
مجالست میں یہ آقا کی ہمکو ہوگا سرور

صراط سے نہیں ممکن کہ کرسکے کوئی
بجز برات ولائے علی مرور و عبور

خفیف ہونگے میزان پہ دشمن مولا
ذلیل ہونگے اوڑینگے جو نامی مثل طیور

ہزار شکر کہ سینہ ہمارا روشن ہے
ولائے آل محمد سے مثل شمع طور

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷ صفحہ ۲۰

روی علی بن عیسی ایضاً نقلاً من کتاب الیقین بامرة المومنین
للسید علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ ناقلاً من کتاب المناقب
لابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی مرفوعاً الی علی علیہ السلام
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما اسری بی
الی السماء ثم من سماءٍ الی سماءٍ الی سدرة المنتہی وقفت

بین یدی ربی فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک قال
قد بلوت خلقی فأیهم وجدت أطوع لک قلت رب علیًا
قال صدقت فهل اخترت لنفسک خلیفة یؤدی عنک و
یعلم عبادی من کتابی ما لا یعلمون قلت اختر لی فان
خیرتک خیر لی فقال قد اخترت لک علیًا فاتخذه
لنفسک خلیفة ووصیًا ونحلته علمی وحلمی وهو امیر المؤمنین
حقًا لم ینلها احدٌ قبله ولیست لاحد بعده یا محمد علیٌّ
رایة الهدی وامام من اطاعنی ونور اولیائی وهو الکلمة
التی الزمتها المتقین من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد
ابغضنی فبشره بذلک انتهی۔

ترجمة الحديث الشریف القدسی نمبر ۱

احمد کا پورا باب سو یہ ہے معتبر
لکھتا ہے وہ کتاب مناقب میں یہ خبر

یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ حر عاملی مرحوم نے علی بن عیسیٰ سے نقل کی اونھوں نے جناب علی بن طاؤس رحمہ کی کتاب الیقین باختصاص علیؑ بامرۃ المومنین میں سے لی ہے اور اوس جناب نے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے نقل فرمائی ہے جو صاحب اس کی تصحیح اور تحقیق کرنا چاہیں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲۔ ذاکر۔

کرتا ہے نقل فاتح بدر و حنین سے
کرتے ہیں وہ بیان شہ مشرقین سے

فرماتے ہیں رسول خدا صاحب براق
جب سیر نہ فلک کا ہوا مجکو اتفاق

اور سیر منتہے ہوا سدرۂ تلک مرا
دربار کبریا میں میں جاکر کھڑا ہوا

مجکو پکارا حق نے تو بولا میں اے غفور
حاضر ہے تیرا بندۂ عاجز ترے حضور

فرمایا تو نے خلق کا ہے امتحاں لیا
تابع زیادہ کس کو ہے پایا مجھے بتا

کی عرض میں نے حق سے کہ اے عالم الخفی
بڑھکر ہے ساری خلق میں تابع مرا علی

تب جانب خدا سے ہوا مجکو یہ خطاب
اے مصطفی جو تو نے کہا ہے یہ ہے صواب

اب یہ بتا کہ کسکو خلیفہ کیا پسند
پہنچا ہے تیری سمت سے جو علم ارجمند

بندونکو جو سکہائے کتاب خدا کا علم
رکھتا ہو جو کہ سینہ میں راہ ہدا کا علم

کی عرض میں نے حق سے الہی تو کر پسند
تیری جو ہے پسند وہ بیشک ہے ارجمند

فرمایا ہے پسند مجھے مرتضی علی
کرلے رسول اُس کو خلیفہ اُسی وصی

میں نے عطا کیا ہے علی ولی کو حلم
بخشا ہے میں نے حیدر صفدر کو اپنا علم

ہرگز نہیں امیر ہے اُسکے سوا کوئی
لاریب ہے امیر ہے مومنان علی

پہلے کسیکو مرتبہ ایسا ملا نہین۔
اور بعد میں کسی کا بھی یہ مرتبہ نہیں

جو مومنین میری اطاعت میں ہیں سدا
اُنکے لئے امام ہے لاریب مرتضیٰ

اے مصطفی نشان ہدایت ہے مرتضی
انکا ہے نور جو کہ ہمارے ہیں اولیا

اور ہے علی وہ کلمۂ پاکیزہ اے نبی
بیشک لزوم جسکا کیا ہم نے متقی

اُسکا ولی جو ہے وہ ہے بیشک ولی مرا
دشمن ہوا جو اُس کا وہ میرا عدو ہوا

لاریب ہے وہ میرا ولی اور ترا وصی
اس امر کی علی کو بشارت دیدے نبی

مقولہ عزائد

کیون بہائیو خیال کرو غور سے ذرا — دیکھو بیان کرتا ہے کیا رب دوسرا
انصاف کرکے منہ کو تعصب سے موڑکے — تحقیق آپ کیجئے تقلید چھوڑکے
اللہ کے کلام کو سوچو بغور تام — مانو وصی احمد مختار کو امام
سمجھو اگر خدا و نبی کا کلام تم — بعد از رسول جانو علی کو امام تم
فرماتا ہے یہ آپ خداوند عالمین — کوئی امیر مومنون کا جز علی نہیں
کوئی نہین امیر بجز مرتضے علی — کوئی نہین نبی کا علی کے سوا وصی
اوروں کو جو امیر بناتے ہو بہائیو — کیا اونمین وصف ایسی ہی پاتے ہو بہائیو
غیرونکو جو وصی نبی تم بناتی ہو — حق نے نہین بنایا انہین خود بناتی ہو
حیدر کو اپنا علم خدا نے عطا کیا — اورانکو اپنا حلم خدا نے عطا کیا
اللہ نے نشان ہدایت کیا انہین — بخشا نہیں کسیکو جو رتبہ دیا انہیں
رتبہ علی کا بعد نبی کے بلند ہے — دیکھو خلافت اونکی خدا کو پسند ہے
کرتے ہیں جو کہ لوگ طاعت کریم کی — دیکھو بحکم رب ہیں امام اونکے بس علی
گر تم مطیع حق ہو تو مانو امام کو — جانو امام نائب خیر الانام کو
کرتا ہے جب خلافت حیدر خدا پسند — ہے کسلیئے پسند خدا تمکو ناپسند
ہو اولیاء حق ہین علی ان کی نور ہیں — نائب رسول کے ہیں ولی غفور ہیں
اللہ کا ولی ہے ولی جو علی کا ہے — دشمن خدا کا ہے جو عدو اس ولی کا ہے
اعلم ہیں کل جہان سے حیدر پس از نبی — واجب یہ ہے کہ بعد نبی ہوں یہی وصی

قرآن سے عیاں ہے ولایت امیر کی	توریت میں لکھی ہے امامت امیر کی
کچھ اسمیں شک نہیں ہے کہ لوگو بعد نبی	افضل تمام خلق سے ہیں مرتضیٰ علی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۸ صفحہ ۲۵۱

وفی کتاب الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف للسید رضی الدین علی بن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقلاً من کتاب ابی بکر احمد[1] بن مردویہ الثقۃ الحافظ عند اصحاب المذاہب الاربعۃ قال حدثنی احمد بن عبد اللہ بن الحسین حدثنا عبد العزیز بن یحیی البصری الجلودی ابو محمد حدثنا المغیرۃ بن محمد المہلبی حدثنا عبد الرحمن بن صالح الازدی حدثنا جابر بن یزید الجعفی عن صالح بن میثم عن ابیہ عن ابن عباسؓ قال قلنا لہ یا ابن عباس اینفع حب علی بن ابی طالب فی الآخرۃ قال قد تنازع اصحاب رسول اللہ فی حبہ حتی سئلنا رسول اللہ فقال دعونی حتی اسئل الوحی فلما ہبط جبرئیل سئلہ فقال سائل ربی عن ہذا فرجع الی السماء ثم ہبط الی الارض فقال یا محمد ان اللہ یقرء علیک السلام ویقول احب علیاً ممن احبہ احبنی ومن ابغضہ

---

[1] حافظ ابو بکر احمد بن مردویہ اہل سنت کے بڑے اعلا درجہ کے محدثین مین سے ہیں ان کی توثیق بسط او تفصیل سے جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ

نفقد البغضی یا محمد حیث تکن یکن علیؑ وحیثما یکن علیؑ یکن محبوہ وان اجترحوا وان اجتبا حوا۔

ترجمہ الحدیث العشر القدسی نمبر ۱۸

بیٹا جو مردویہ کا ہے مرد نامور
عباس کے پسر سے کیا اسطرح سے سوال
محشر میں کام آئیگی کیا حب مرتضیٰ
عباس کے پسر نے کہا ہاں سنو یہ بات
اصحاب مصطفےٰ نے تنازع کیا بہم
یاں تک کہ پوچھا ہم نے رسول جلیل سے

کرتا ہے وہ ثقات سے منقول یہ خبر
حب جناب حیدر صفدر کا کیا ہے حال
اس باب میں رسول خدا نے ہے کیا کہا
جب تھی حیات سید و سردار کائنات
در بارۂ ولائے شہنشاہ ذی کرم
فرمایا ٹھیرو پوچھونگا میں جبرئیل سے

نے مجلدات عبقات الانوار میں تحریر فرمائی ہے چنانچہ حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۷ ابن فرماتے ہیں کہ عظمت شان و رفعت قدر و جلالت مرتبہ و تبحر و تمہر و نبالت و مہارت و براعت و کمال اعتماد و اعتبار و نہایت فضل و نبل و سمو و فخار ابن مردویہ عالی تبار بر ماہرین فن رجال مخفی و محتجب نیست اما بنابر ازالہ اوہام و تنبیہہ ذاہلین عوام بندی از محامد سنیہ برخے از فضائل جلیلہ او مذکور مے شود۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی وزاد المعاد فی ہدی خیر العباد تصنیف محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیۃ الحنبلی طبقات الحفاظ تصنیف جلال الدین عبد الرحمن بن کمال الدین السیوطی اور شرح مواہب زرقانی وغیرہ وغیرہ علماء و محدثین

آئے جو جبرئیل نبی نے کیا سوال
وہ بولے حق سے پوچھونگا میں بکار حال

یہ کہکے آسمان کی جانب گئے امین
پھر آئے جلد نزد شہنشاہ مرسلین

کی عرض جبرئیل نے یا سید الانام
فرماتا ہے خدائے تعالیٰ تمہیں سلام

بعد از سلام کرتا ہے ارشاد کبریا
کچھ شک نہیں کہ ہے مرا محبوب مرتضیٰ

جس شخص نے ولائے علی اختیار کی
اوس نے پسند کی ہے ولا کردگار کی

اور جسنے دشمنی ہے علی ولی سے کی
بیشک عداوت اُسنے ہے ربِّ قوی سے کی

ہوگا تو جس مقام پہ جنت میں اے حبیب
ہوگا وہیں علی ولی بھی ترے قریب

اور ہوگا جس مقام پہ وہ شیر کبریا
ہونگے وہیں تمام محبان مرتضیٰ

حیدر کے دوستوں نے کئے ہوں گو گناہ
محشر میں انکو ہوگی علی کی مگر پناہ

مقولۂ زائر

الفت علی کی حبِ خدائے کریم ہے
دیکھو کہ اس پہ نصِ غفور الرحیم ہے

شکر خدا علی ولی سے وداد ہے
اور انکا صدق دل سے ہمیں اعتقاد ہے

فرماتے ہیں یہ آپ شہنشاہ مرسلیں
فائز ہیں شیعیان علی اسمیں شک نہیں

کچھ شک نہیں بحکمِ خداوند کبریا
آزاد ہیں سقر سے غلامانِ مرتضیٰ

اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابوں سے حافظ ابن مردویہ کے بہت کچھ فضائل اور خاصہ نقل فرماتے ہیں دیکھو مجلد حدیث تشبیہ وغیرہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ ائمۃ الاطہار کو ۱۲ زائر۔

کیا مرتبے علی کے محبوں نے پائے ہیں — نزد علی گھراون کے خدا نے بنائے ہیں
اللہ رے مرتضے پہ ہے کس درجہ لطف حق — آقا کے پاس خلد میں ہونگے غلام سب
حاصل ہے جس بشر کو ولایت حضور کی — حاصل ہوئی ہے اسکو محبت غفور کی
یہ رتبہ اور مقام مبارک ہو بھائیو — یہ الفت امام مبارک ہو بھائیو
حیدر کی دوستی سے بڑا مرتبہ ملا — دیکھو اونہیں کی وجہ سے ہمکو خدا ملا
اب اس سے بڑھ کے اور بھلا آرزو ہے کیا — جب خود خدا ملا تو ہر ایک مدعا ملا
مولا کی دوستی ہے بڑی نعمت خدا — حاصل ہے جسکو اسکو نہیں خوف مطلقاً
حب علی ہے فرض عداوت حرام ہے — دال اسپہ کبریا و نبی کا کلام ہے
جنکو نہین ہے حیدر کرار سے ولا — جنکو نہین ہے عترت اطہار سے ولا
انکو رسول پاک سے الفت ذرا نہیں — انکو نصیب دوستی کبریا نہین
روز جزا میں ہوویںگے وہ لوگ سب تباہ — ہونگے ذلیل اور نہ ملیگی انہین پناہ
کیا خوش نصیب ہیں جو علی کے غلام ہیں — جنت میں انکی ارفع و اعلا مقام ہین

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹ صفحہ ۲۵۲

ومن الکتاب المذکور نقلاً من کتاب تفسیر السدی قال نعومث

اسمٰعیل بن عبدالرحمن المعروف سدی مفسر کی توثیق

۱ سدی ۔ یہ صاحب ایک مشہور و معروف اہل سنت وجماعت کے پرانے مفسر ہین
انکا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمان ہے اور یہ طبقہ تابعین مین داخل ہین انہون نے

قدماء المفسرين عندهم وثقاتهم قال لما كرهت سارة مكان هاجر اوحى الله الى ابراهيم فقال انطلق باسمعيل حتى تنزل بيتي التهامي يعني مكة فاني ناشر ذريته وجاعلهم ثقلا على من كفر بي وجاعل منه نبيا عظيما ومظهره على الاديان و جاعل من ذريته اثني عشر عظيما وجاعل ذريته عدد النجوم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹

سُدّی جو ہے مفسر مشہور و معتبر
منقول اُس سے کی ہے طرائف میں یہ خبر
سارہ کو جبکہ حضرت ہاجر بُری لگی
تب یوں خلیل پاک کو خالق نے وحی کی
بیٹے کو لیکے ارض تہامہ کو جائیے
مکہ میں میرے بیت کو جاکر بسائیے
اولاد اِس طرح کی کرونگا اُسے عطا
گذریگی کافروں پہ گراں جو کہ برملا
منظور ہے یہ مجھ خدائے کریم کو
پیدا کرے بہ اولاد سے نبی عظیم کو
غالب ہو دین اوسکا جو ہو دین اور اس
ہوں اُس نبی کے نسل سے بارہ بزرگوار

انس بن مالک وغیرہ صحابہ کو دیکھا ہے یہ صاحب صحیح مسلم و صحیح ترمذی اور صحیح ابوداؤد و صحیح ابن ماجہ و صحیح نسائی کی روایت میں سے ہیں اونکی توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین و خاتم المتکلمین و سید المناظرین و سند المحدثین و عمدۃ المحققین و زبدۃ المدققین وحجۃ الاسلام والمسلمین الذاب عن الدین المبین اوحد العلماء الکرام مصنف استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام مولانا مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ وخذل

پھیلاؤ نگا مین خلق میں پھر اُسکی نسل کو ذریت اُس نبی کی بعدد نجوم ہو

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رحمۃ اللہ علیہ

اقول هذا النص من الله تعالی علی الائمة الاثنی عشر و تقریره کما مر انه لا خلاف بین العلماء کافة ان الائمة اثنا عشر ادعوا الامامة لانفسهم وادعاها لهم شیعتهم فی زمانهم وبعده و کونهم مع ذلک عظماء عند الله صریح فی صحة دعواهم وهو المطلوب۔ انتهی۔ یعنی جناب شیخ حر عاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف قدسی صاف اور نص صریح ہے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی امامت پر اور تقریر اس کی وہی ہے جو پہلے کئی دفعہ بیان ہو چکی یعنی اس مین کسیکو اختلاف نہین بلکہ کل علماء جمیع فرق اسلامیہ کے بالاتفاق اس امر کے قائل ہیں اور سب لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارے بارہ امامؑ اپنے

علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مستطاب عمدۃ الکتب والاسفار و سفر عظیم الجواب الجواد المسمی بعبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مین بکمال بسط و تفصیل تحریر فرمائی ہے اس رسالہ مختصرہ مین اُس تفصیل کی گنجایش نہین مگر اُن مضامین مین سے چند کلمے بطریق ایجاز عرض کرتا ہون تاکہ ناظرین کو اس مفسر عظیم الشان کی توثیق مین شبہہ و شک باقی نہ رہے جو شخص تفصیل کا طالب ہو وہ مجلد حدیث [illegible] کو صفحہ ۲۱۳ آئی

لئے دعوے امامت کا کرتی رہی اور نیز اُن کے تمام پیرو اور شیعہ اُن امامونکے زمانہ میں اور نیز بعد اون کے ہمیشہ آجتک اُن کی امامت کا ادعا کرتے ہیں پس باوجود اس دعوے کے جب وہ عند اللہ عظماً اور بزرگ تھے تو صاف صریحاً ثابت اور متحقق ہوگیا کہ اُنکا وہ دعوے بالکل صحیح اور درست ہے اور وہ بیشک امام اور ہادیان خلق من جانب اللہ ہیں۔

مقولہ لازایر

اے بھائیو جناب پیمبر کی نسل سے
وہ کون ہیں بتاؤ تم انکو ہو جانتے

بارہ بزرگوار جو اللہ نے کئے
اور اون کے قول و فعل کو کیا تم ہو مانتے

فرمانے پس واضح ہو کہ ابو عیسی ترمذی و امام احمد حنبل احد الائمۃ الاربعہ و احمد بن عبداللہ العجلی جو کہ سمعانی و ذہبی وغیرہ علماء رجال و محدثین باکمال کے نزدیک ممدوح ہے اور نیز عبداللہ بن محمد المعروف بابن عاصے جو کہ یافعی اور سیوطی و ذہبی و مناوی وغیرہ علماء کی تحریر کے بموجب متصف باوصاف حمیدہ و منعوت بمحامد سدیدہ ہے سدی کی توثیق کرتے ہیں اور اسکو صدوق اور مستقیم الحدیث مانتے ہیں ابو حاتم محمد بن حبان بستی جس کی کہ عبدالکریم سمعانی اور ابن تیمیہ اور ذہبی اور یافعی اور سبکی اور اسنوی اور عبدالحق دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مولوی صدیق حسن خان قنوجی ثم بھوپالی وغیرہ علماء مداح ہیں اوس نے سدی کا نام کتاب الثقات میں وارد کیا ہے ہذا بالنعتہ اسماعیل بن عبدالرحمن بن ابی ذؤیب السدی الاعور مولی زینب بنت

بارہ بزرگوار یہ بارہ امام ہیں … معصوم سب یہ مثل رسول انام ہیں
لوگو یہ ادعاے امامت تو کرتے تھے … کچھ لوگ وہم بھی انکی محبت کا بھرتے تھے
اب بھی بہت سے انکو ائمہ ہیں جانتے … اور ہادیان خلق اونہیں کو ہیں مانتے
انکے بزرگ ہونے پہ نص صریح ہے … ثابت ہوا کہ انکا وہ دعوی صحیح ہے
ظاہر ہوا خدا کی طرف سے یہ ہیں امام … حجت خدا کی خلق پہ ان سے ہوئی تمام

مؤیدات حدیث مذکورۃ المتن نمبر ۱۹ - از مجلد حدیث منزلت

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۵۶ میں فرماتے ہیں۔ دلیل دوم آنکہ حضرت موسیٰ برائے حضرت ہارون ع امامت و وصایت و خلافت مطلقہ دائمہ کہ اصلا وہم انقطاع وزوال را دران دخلے نیست ثابت فرمودہ واشغال مہمہ راکہ موقوف بر امامت بود بآنحضرت

قیس بن مخرمہ من بنی عبد مناف بروے عن انس بن مالک و قد راہ ابن عمر روی عنہ الثوری وشعبہ وزایدہ مات سنۃ سبع وعشرین ومائۃ فی امارہ ابن ہبیرہ۔ اور مخفی نہ ہے کہ خود ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات کی ابتدا میں اس امر کی تصریح کردی ہے کہ میں اس کتاب میں صرف اونہیں لوگوں کا ذکر کرونگا جو ثقہ اور معتمد ہیں اور نیز عبد الکریم بن محمد سمعانی نے سدی کے صراحۃ توثیق کی ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں۔ المشہور بھذہ النسبۃ اسماعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذویب وقیل ابن ابی کریمہ السدی الاعور مولی زینب بنت قیس

مفوض ساختہ و اطاعت آن حضرت بر جمیع بنی اسرائیل واجب گردانیدہ و
مخالفت آنحضرت و اولاد آنحضرت را برہمہ شان حرام ساختہ بلکہ خون مخالفین
و اولاد آنحضرت را مباح گردانیدہ۔ بعد اس کے جناب مرحوم نے کتب اہل سنت
سے مؤیدات و دلائل اس دعوے کے نقل فرما کر بوجہ عموم منازل ہارونیہ
جو امیر المومنین کے لئے ثابت و متحقق ہیں خلافت و امامت و وصایت عامہ
دائمہ غیر منقطعہ امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کے اسی طرح ثابت کی ہے
کہ کسیکے لئے مجال انکار باقی نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نیز امامت ہارون علیہ السلام
و اولاد آنحضرت از مقامات کثیرہ ثابت و لایح است اس کے بعد توریت کی
عبارتیں عبرانی و عربی جو مشتمل بر امامت حضرت ہارون و اولاد حضرت ہارون
ہیں نقل کی ہیں اور ان مطالب کے ثبوت کے بعد امیر المومنین اور اُن
کی اولاد طاہرین علیہ و علیہم السلام کی امامت کے ثبوت کو مدلل اور

بن کریمہ من بنی عبد مناف حجازی الاصل سکن کوفہ یروی عن انس
بن مالک و عبد خیر ابی صالح وقد رای ابن عمر و ھو السدی الکبیر
ثقۃ مامون ذکرہ الثوری والشعبی و زائدہ و سماک بن حرب
اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی و مات سنہ سبع و عشرین و مائۃ
فی امارۃ ابن ابی ھبیرۃ و کان اسماعیل بن ابی خالد یقول السدی
اعلم بالقران من الشعبی و قال ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ الحافظ
اسمعیل بن عبد الرحمن السدی یعنی ابا محمد صاحب التفسیر انما سمی سدی

صبرہین کیا ہے اور یہہ فرماتی ہیں کہ در کتب سابقہ عبارات دیگر
ہم موید مذہب اہل حق مذکورست و اکابر سلف آنرا قبول کردہ اند و ساقط از
اعتبار نمودہ فلذا اما ذکرنا۔ پس از جملہ عبارات کہ موید مذہب اہل حق ست
عبارت دالہ بر تبشیر بائمہ اثنا عشر علیہم السلام ست کہ در سفر اول از توریت
مذکورست فخر الدین در تفسیر کبیر در تعداد بشارات دالہ بر نبوت جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ و آلہ کہ در کتب سابقہ یافتہ شد گفتہ۔ الخامس روی السمان
فی تفسیرہ عن السفر الاول من التوراۃ ان اللہ تعالی اوحی الی
ابراھیم صلوۃ اللہ علیہ وقال قد اجبت دعاءک فی اسمعیل وبارکت
علیہ فکثرتہ وعظمتہ جداً جداً وجعلہ لامۃ عظیمۃ وسیلد اثنی عشر
عظیماً والاستدلال بہ انہ لم یکن فی ولد اسماعیل من الامۃ عظیمۃ
غیر نبینا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بعد یہہ ہی مضمون

لانہ نزل بالسدۃ وکان ابوہ من کبار اھل اصبھان توفی سنہ سبع
وعشرین ومائۃ فی ولایۃ بنی مروان روی عن انس بن مالک و
ادرک جماعۃ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منھم
سعد بن ابی وقاص وابو سعید الخدری وابن عمر وابو ھریرہ و
ابن عباس حدث عنہ الثوری والشعبہ وابو عوانہ والحسن بن صالح
قال ابن ابی حاتم اسماعیل بن عبد الرحمن السدی الاعور مولے
زینب بنت قیس بن مخرمہ اصلہ حجازی یعد فی الکوفیین و

شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی قرافی کے کتاب اجوبہ فاخرہ سے اور
مولوی رحمۃ اللہ دہلوی کی کتاب اظہار الحق سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ
این عبارت توراۃ چنانچہ بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ دلالت
دارد ہمچنان بر امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام بآواز بلند ندا میکند کسیکہ ادنے
رائحہ انصاف وتدین داشتہ باشد درین معنی شک نمیکند وہرگز عقل عاقلی
قبول نمیکند کہ دلالت این عبارت بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مقبول باشد ودلالت آن بر امامت حضرات ائمہ اثنا عشر باوصف
تصریح تعداد اثنا عشر مسلم نباشد وللہ الحمد والمنۃ کہ تحریر نقاد وعلامہ جواد بن
ابراہیم ساباطا باوصف حنفیت وسنیت تاب کتمان حق نیافتہ اعتراف صریح و
اقرار صحیح باین معنی نمودہ کہ حق آنست کہ این کلام در شان ائمہ اثنا عشر
علیہم السلام ست کہ شیعہ اعتقاد عصمت شان دارند قال فی البراہین
الساباطیہ فیما تستقیم بہ الملۃ المحمدیۃ بعد نقل العبارۃ العبرانیۃ

وکان شریک یقول ما نثبت علی رجل نعیبہ ان لا کون کتب کل شیٔ
نقطہ الا السدی قال یحیی بن سعید ما سمعت احدًا یذکر السدی
الا بخیر وما ترکہ احد۔ اور قطع نظر ان توثیقوں کے جب یہ امر ثابت ہے کہ سدی
صحیح مسلم کے رواۃ میں سے ہے پس اسکا ثقہ اور معتمد ہونا یقیناً ثابت اور متحقق ہوگیا
کیونکہ اہل سنت کے نزدیک یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ صحیحین کی کل راوی ثقہ اور معتمد ہیں
پس سدی بموجب حکم شکل اول بدیہی الانتاج ثقہ اور معتمد ہوا اسکل اول بنا کر دیکھلو ۱۲

من سفر التكوين من التوراة ترجمته بالعربية واما اسماعيل فانى سمعت دعائك له وها انا اذا قد باركت فيه وجعلته شمراً وساكثره تكثيراً جداً وسيلد اثنا عشر ملكاً اصيره امة عظيمة - اقول ذهب اليهود والنصارى الى ان المراد بالملوك الاثنى عشر اولاد اسماعيل الاثنا عشر و هو باطل لانهم لم يملكوا ولم يدعوا الملكية والحق انه فى شان الائمة الاثنى عشر التى تعتقد الشيعة عصمتها وسياتى بيان ذلك فى ذكر المهدى عجل الله بظهوره انتهى كلامه اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم نے توریت کی وہ عبارتیں اور مضامین جو موید مذہب امامیہ ایدہم اللہ تعالی کے ہیں مثل اثبات وجود باجود قائم آل محمد عجل اللہ بظہورہ ونور قلوبنا بنورہ و مسئلہ رجعت وغیرہ براہین ساباطیہ میں سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ ثبوت حقیت ملۃ حقہ اثنا عشریہ کو کالشمس فی رابعۃ النہار روشن وآشکار کر دیا ہے دیکھو مجلد حدیث ثقلین منجملہ مجلدات عبقات الانوار -

منقولۃ الزائر

اس حقیر نے توریت اردو کلکتہ کی بائبل پریس ۱۸۴۳ء کی چھپی ہوئی کو بابائی اسکول ریواڑی کی لائبریری میں سے نکلواکر مطالعہ کیا تو اسمیں اکثر مضامین مفید و موید مذہب اہل حق کے پائے مثل حرمت خرگوش و ماہی بے فلس وغیرہ اور عبارت مذکورہ توریت مذبورہ میں اسطرح پر ہے - کتاب پیدائش صفحہ ۲۸

آیت ۲۰۔ اور اسمٰعیل کے حق مین مینے تیرے سُنی دیکھ مین اسے برکت دونگا
اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اُس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا۔ انتہٰی۔
اب اہل انصاف خود سمجھہ لین اور سوچ لیں کہ اسمٰعیل کی اولاد مین
سے کون ایسے بارہ آدمی ہوے ہیں جن کی خدا خود تعریف کرتا ہے اور
انکو بلفظ سردار تعبیر کرتا ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۲۵۲

فی الکتاب المذکور من روایات رجال المذاہب الاربعۃ
کما رواہ عندھم صدر الائمۃ اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی
فی کتابہ۔ قال حدثنا فخر القضاۃ نجم الدین ابو منصور محمد بن
الحسین بن محمد البغدادی فیما کتب الی من ہمدان قال انبانا الشریف
نور الہدی ابو طالب الحسن بن محمد الزینبی قال اخبرنا امام الائمۃ
محمد بن احمد بن شاذان قال حدثنا احمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ
قال حدثنا علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن
سلمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبد الرحمن بن زید عن جابر
بن سلامۃ عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ قال سمعت رسول اللہ

ـــــــــــــــــــ

سلہ اس حدیث شریف قدسی کو شیخ سلیمان بن خواجہ کلان حنفی المذہب نقشبندی المشرب

يقول ليلة اسرى بي الى السماء قال لي الجليل جل جلاله امن الرسول
بما انزل اليه من ربه فقلت والمؤمنون فقال صدقت يا محمد من
خلفت في امتك قلت خيرها قال هو علي بن ابي طالب قلت نعم
يا رب قال يا محمد اني اطلعت الى الارض اطلاعة فاخترتك
منها فشققت لك اسما من اسمائي فلا اذكر في موضع الا ذكرت
معي فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانية فاخترت عليا و
شققت له اسما من اسمائي فانا الاعلى وهو علي يا محمد اني خلقتك
وخلقت عليا وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ولده نوراً
من نوري وعرضت ولايتكم على اهل السموات والارض فمن
قبلها كان من المؤمنين ومن جحدها كان عندي من الكافرين
يا محمد لو ان عبداً من عبيدي عبدني حتى ينقطع ويصير كالشن
البالي ثم اتاني جاحداً لولايتكم ما غفرت له حتى يقر بولايتكم
يا محمد تحب ان تراهم قلت نعم يا رب قال التفت من يمين
العرش فالتفت فاذا بعلي وفاطمة والحسن والحسين وعلي بن الحسين

مصنف کتاب ینابیع المودۃ نے بھی اپنی کتاب مذکور میں بہ تقدم و تاخیر بعض الفاظ در بیان
اس حدیث کو وارد کیا ہے دیکھو کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۳۸۴ و ۴۰۵
کو اور شیخ موصوف نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایضاً اخرجہ الحموینی یعنی حموینی نے بھی یہ حدیث
شریف لکھی ہے۔ اقول حموینی بھی بلا شبہ اہل سنت میں سے ہیں انکی توثیق ہم پہلے لکھ چکے ہیں فانتظر کما ۱۲

ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی بن موسیٰ ومحمد بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والمهدی فی ضحضاح من من نور قیام یصلون وهو فی وسطهم یعنی المهدیؑ کانہ کوکب دری فقال یا محمد هولاء الحجج وهو الثائر من عترتک بعزتی وجلالی انہ الحجۃ الواجبۃ لاولیائی والمنتقم من اعدائی۔

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول دلالۃ هذا الحدیث علی المقصود من اثبات امامۃ الائمۃ الاثنی عشر اوضح من جمیع ما سبق وهو مستغن بتصریحه عن بیان الدلالۃ۔

ترجمہ قول الشیخ المرحوم

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف ہمارے مقصود پر بکمال وضوح دلالت کرتی ہے یعنی اس حدیث سے اثبات امامت ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ والسلام اعلادرجہ کی صراحتہ سے واضح ہے یہ حدیث ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی امامت کے ثبوت مین ایسی نص واضح اور صریح ہے کہ بیان دلالت کی حاجت نہیں۔ عیان راچہ بیان۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲

صدر الائمہ اخطب خوارزم کا ہے بیان	کرتا ہون اپنے نظم میں اسطرح سے عیان

منقول ہے ثقات سے اسطرح یہ خبر
فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر

معراج مین ہوا جو تقرب مجھے کمال
تب یون ہوا خطاب خداوند ذوالجلال

جس امر کا خدا کی طرف سے ہوا نزول
ایمان اُسپہ لایا محمد مرا رسول

مین نے کہا کہ لائے ہیں ایمان مومنین
فرمایا قول سچ ہے ترا اسمین شک نہیں

فرمایا تو نے کس کو خلیفہ بنایا ہے
کی عرض مین نے نیک جو امت مین پایا ہے

فرمایا کبریا نے وہ ہے مرتضیٰ علی
کی عرض مین نے ٹھیک ہے یارب وہی ہی

حق نے کہا کہ خلق پہ مین نے نگاہ کی
سب سے پسند تجھکو کیا پہلے اے نبی

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے اسم سے
تا جو کہ میرا نام لے تیرا بھی نام لے

محمود مین ہون اور محمد ہے تیرا نام
ہے ساتھ میرے نام کے تجکو بھی انضمام

پھر دیکھے جب دوبارہ یہ مخلوق سب کی سب
کل خلق سے علی کو کیا مین نے منتخب

اپنے ہی نام سے کیا مشتق علی کا نام
وہ تو علی ہے اور مین اعلا ہون لاکلام

تو اور علی و فاطمہ یا سید الانام
سبطین اور حسین کے اولاد سے امام

تم سب نبی ہو نور خدا کے ظہور سے
پیدا کیا ہے مین نے تمھین اپنے نور سے

فرمایا کبریا نے کہ خود مین نے پیش کی
اہل سما و ارض پہ تم سب کی دوستی

مومن ہے وہ کہ جس نے کیا ہے اسے قبول
منکر جو ہے تمھارا وہ ہے کافر و جہول

یا مصطفےٰ کرے جو عبادت کوئی بشر
ہو جائے مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر

منکر ہو پہ تمھارے ولایت کا وہ شقی
ہرگز نہ اوسکو بخشونگا اے مصطفےٰ کبھی

تم سب کی جس بشر کو کہ حاصل ولا نہین
اُسکے نصیب بخشش رب علا نہین

پھر یون ہوا خطاب خداوند ذی کرم
کیا چاہتا ہے دیکھنا انکو کہا نعم

فرمایا دیکھو تمہی طرف عرش کی جو کیا
دیکھا وہ بیٹے نور کا مجمع کھڑا ہوا

ہیں واں علی و فاطمہ اور ہیں حسن حسین
زین العباد اور محمد بزیب و زین

صادق ہیں اور موسی کاظم ہیں ہیں ہنا
بعد انکے ہیں علی رضا دین کے مقتدا

پھر ہیں محمد ابن علی پھر نقی وہاں
بعد اونکے عسکری ہیں تو پھر صاحب الزمان

عرش بریں پہ سب یہ کھڑے ہیں نمازمیں
معروف ہیں خدا سے یہ راز و نیاز میں

مہدی کا نور بیچ میں انکے ہے اسطرح
روشن ستارہ شب کو چمکتا ہے جسطرح

فرمایا اے رسول یہ عترت تمہاری ہے
ہر ایک انمیں خلق پہ حجت ہماری ہے

مہدی جو ہے انمیں حجت و جیش شکستہ ہے
اعدا سے انتقام وہی لیگا بالیقین

مقولۂ زائر

کیوں منصفو کلام خدا پر نظر کرو
شیعہ بنو علی کے تم انصاف گر کرو

مانو کلام خالق اکبر کو بھائیو
جانو امام حیدر صفدر کو بھائیو

سچا کلام پاک خدا کا یہ جان لو
دل سے امام آل محمد کو مان لو

کل خلق میں نبی و علی انتخاب ہیں
افضل ہیں سب سے رتبہ میں اور لاجواب ہیں

دیکھو یہ قول حق کا بیان کرتے ہیں سو
بے حب اہلبیت عبادت نہیں قبول

حب مغفرت بقول خداوند دادگر
حب نبی و آل نبی پہ ہے منحصر

دن رات تم عبادت باری کرو اگر
ہو جاؤ مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر

پر دل میں گر ولائے نبی و علی نہ ہو
اے بھائیو نجات تمہاری کبھی نہو

ناجی وہی ہے جسکو کہ الفت علی کی ہے
الفت علی کی بھائیو الفت نبی کی ہو

الفت نبی کی الفت رب قدیر ہے — اسپر گواہ قول علیم و خبیر ہے
نام ائمہ صاف نبی سے لئے بتا دیئے — جو عرش پر رسول کو حق سے دکھائے
کیوں قابل قبول یہ تصریح کیا نہیں — ثابت ہے صاف صاف کہو کیا کہا نہیں
دیکھو یہ قول ابن دستال ہے جلیل — بارہ امام کے یہ امامت پہ ہے دلیل
لازم ہے تم کو ان سے تمسک ضرور ہو — خوشنود تاکہ تم سے خدائے غفور ہو
آل رسول پاک کی لازم ہے پیروی — بے اونکی پیروی کے نہ ہوگی خلاصی

قال الجناب الشيخ الحر العاملي رضي الله عنه في

هذا الباب

اقول فهذه بعينه ما رواه العامة اصحاب المذاهب الاربعة واثبتوه في مصنفاتهم واوردوه في كتبهم من الاحاديث الصحيحة القاسية والنصوص الصريحة الجلية الواردة عن الذات المقدسة الالهية ولا ريب في بلوغها حد التواتر المعنوي وانها توجب لكل منصف العلم اليقيني فكيف اذا انضم اليها النصوص التي رووها والاخبار التي نقلوها عن رسول الله التي تضمنت نصه على علي وذكر فضله والنص على الائمة من بعده فانها لا تكاد تحصر ولا تحصى ولا يمكن ان تجمع وتستقصى و الف العلماء في ذلك مولفات كثيرة لا تحصى ايضا فلينظر العاقل

بعين الانصاف وليتجنب من طريق الغي والاعتساف و ليعدل عن تقليد الاباء والاسلاف فانه مذموم بنص القرآن مع الامر باتباع البرهان وليرجع الى الكتب المشار اليها ليتبين له الحق اليقين وتتضح له النصوص على الائمة المعصومين الثابتة بشهادة الخصم واقرار المنكر ورواية من لا يعتقد امامتهم لفضائلهم والنصوص عليهم حجة قاطعة لايمكن ردها ولا معارضة فيها فان جحود وجودها محال وتاويلها نوع من الضلال لان اكثرها صريحة في المقصود وغير قابلة للتاويل وان ردها للزمهم رد بقية رواياتهم كما لا يخفى والله ولي التوفيق

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ الاسلام الشیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی رضی اللہ عنہ وارضاہ اس باب کے خاتمہ مین فرماتے ہیں کہ یہہ تھوڑی سی حدیثیں ان احادیث مین سے ہیں جنکو اصحاب مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت نے اپنی تصنیفات مین ثابت کیا ہے اور اپنی کتابون میں ان احادیث صحیحہ قدسیہ اور نصوص صریحہ وجلیلہ کو وارد کیا ہے اور یہ احادیث شریفہ قدسیہ کلام پاک ہے جناب باری تعالی شانہ کا۔ اور کچھہ شک نہین کہ یہ کلام پاک جناب خداوندتعال کا تواتر معنوی کی حد تک پہنچگیا ہے اور بیشک ان احادیث شریفہ قدسیہ سے ہر منصف کو

جناب امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کا
علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور کیونکر نہ ہو کہ جب ان احادیث قدسیہ کے
ساتھہ احادیث صحیحہ ونصوص متواترہ صریحہ جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ کے بھی منضم اور شامل کیجائین جو کہ اونھین صاحبون نے یعنی
حضرات اہل سنت وجماعت نے بڑی کوشش اور تصحیح سے درباب
امامت وفضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اپنی کتابون مین نقل
کئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ارشادات جناب مخبر صادق خاتم النبیین
وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کے درباب فضائل ومناقب
وامامت وامارت وولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام اسقدر کثرت سے
ہین کہ انکا شمار اور احصا ہو نہین سکتا علماء فریقین نے بالخصوص اس حالت
مین یعنی جناب امیر المومنین کی امامت وفضائل وولایت کی اثبات
مین بہت سی کتابین تالیف کی ہیں پس ہر عقلمند کو واجب اور لازم ہے
کہ بنظر انصاف ان احادیث کو ملاحظہ کرے اور گمراہی اور ضلالت کے رستہ
سے پرہیز کرے اور اپنی باپ دادا کی تقلید سے باز آئے کیونکہ قرآن شریف
مین اس قسم کی تقلید سے ممانعت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ حجت و
برہان ودلیل کی پیروی کرو اور نیز ناظرین کو ضرور ہے کہ اصل کتب کو
جنکے حوالے دئے گئے ہیں ملاحظہ کرین تاکہ اونپر بالجزم والیقین حق ثابت
اور واضح ہوجائے اور ہمارے آئمہ معصومین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین کی امامت
پر جو نصوص بشہادۃ خصم واقرار منکرین ثابت ومتحقق ہین خود دیکھہ لین کہ

ان نصوص قاطعہ و براہین ساطعہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور انہیں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی اور جو شخص ان احادیث کو جو اکابر اہل سنت و اساطین مذاہب اربعہ سے منقول ہیں اور اونہوں نے اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں رد کرنا چاہیے تو اوسکو یہ بھی لازم ہوگا کہ سوائے ان احادیث کے اور مضامین جو ان علما و محدثین نے لکھی ہیں سب کو رد کرے اور اونکی کسی قول کو قبول نہ کرے وانی لہ ذلک

ایقاظ النائمین - و تنبیہ الغافلین

اللہ نے لکھے ہیں مناقب امیر کے	قرآن میں بھرے ہیں مراتب امیر کے

دیکھو تفسیر لوامع القرآن تصنیف جناب علامہ زمان فہامہ دوران اورع الناس جناب مفتی سید محمد عباس رفع اللہ مقامہ و اجزل علیہ اکرامہ۔ اور تفاسیر اہل سنت کے دیکھنے سے بھی یہ مطلب حاصل ہے دیکھو تفسیر ثعلبی اور کشاف جار اللہ زمخشری کی۔ اگر مزاج میں حق پسندی اور انصاف ہے تو کشاف وغیرہ سے بھی ممکن ہے اس عقدہ کا انکشاف ہے۔ اور نیز مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کو جو مشتمل بر آیات قرآنیہ ہیں ملاحظہ کرو انشاء اللہ حق واضح ہو جائے گا۔ فی مسند احمد حنبل قال ابن عباس ما فی القرآن آیۃ فیہا الذین آمنوا الا و علی راسہا و قائدہا و شریفہا و امیرہا و لقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی القرآن و ما ذکر علیا الا بخیر۔ کما فی مناقب القرآن یعنی امام احمد حنبل کی مسند میں روایت

ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ قرآن شریف میں جہاں جہاں الذین آمنو
کا لفظ ہے وہاں سب جگہہ پر اُن اہل ایمان کے سردار اور قائد اور شریف اور
امیر علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور یہ تحقیق خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن
شریف مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو عتاب بھی
کیا ہے مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہر جگہہ پر قرآن مجید مین نیکی ہی
سے ذکر فرمایا ہے - وعنہ ما نزل فی احدٍ ما نزل فی علی - اور نیز عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب مذکور و مسند مذبور میں ماثور ہے کہ جسقدر
مدح اور تعریف علی علیہ السلام کی قرآن شریف میں نازل ہوئی ہے اوسقدر
اور کسی کی تعریف نازل نہیں ہوئی - محمد بن یوسف کنجی شافعی اپنی کتاب
کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں - کہ اگر کوئی آدمی فضائل و مناقب جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے آیات قرآنیہ سے لکھنا چاہئے تو اوسکو ایک
مستقل اور علیحدہ کتاب تحریر کرنی ہوگی - اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے کل فضائل اور مناقب کا تو کوئی شخص احصا اور شمار ہی نہین کر سکتا -
دیکھو صفحہ ۵۰ مجلد حدیث نور - واخرج ابن عساکر کما فی الصواعق المحرقہ
وتاریخ الخلفاء
عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلاثمایۃ آیۃ کذا فی تاریخ
للسیوطی فی ترجمۃ علی یعنی ابن عساکر نے روایت کی ہے اور نیز صواعق محرقہ
مین مندرج ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالب
علیہ السلام کی مدح اور شان مین تین سو آیت قرآن میں نازل ہوئی ہے نیز
یہ روایت جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین درباب احوال علیؑ

لکھی ہے قرآن میں لکھی ہے ولایت امیر کی کی سب پہ حق نے فرض اطاعت امیر کی قولہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون فی سورۃ المائدہ۔

انگشتری نماز میں حیدر نے کی عطا | والی تمام خلق کا حق نے انہیں کیا

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فی سورۃ النساء۔

مثل نبی ولی کی اطاعت کا وجوب | ثابت ولی امر کی عصمت ہے اس سے خوب
سوچو کہ حق نے کسکو اولی الامر ہے کیا | بعد از نبی صحابہ میں معصوم کون تھا
معصوم مثل احمد مختار ہیں علی | معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں علی
کل خلق پہ علی کی حکومت ہے بجا ہو | مثل نبی ولی کی اطاعت ہے بجا ہو
قرآن میں لکھی ہے سخاوت امیر کی | قرآن میں سند ہے شجاعت امیر کی

قولہ تعالیٰ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا سورہ ھل اتی۔

ایثار ہل اتی سے عیاں ہے حضور کا | لطف قبول اوسپہ وہ رب شکور کا

قولہ تعالیٰ ان ھذا کان لکم جزاءً وکان سعیکم مشکورا۔ سورہ ہل اتی

شیخ فرید الدین عطار نے کیا خوب کہا ہے للہ درہ وعلیہ اجرہ

از سنانش لافتی آمد پدید | از سنانش ہل اتی آمد پدید

قولہ تعالیٰ کفی اللہ المومنین القتال۔ وفی قراۃ ابن مسعود کفی اللہ المومنین القتال بعلی سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل

ہیں تحریر فرماتے ہیں عن سفیان الثوری عن زبید عن مرۃ وکان مرضیا قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذا الحرف و کفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب۔ وفی روایۃ الاعمش عن ابی وائل قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذہ الآیۃ التی فی الاحزاب وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب وکان اللہ قوی عزیزا۔ رواھما الصالحانی۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۳۳ شہاب الدین احمد کی توثیق دیکھنا چاہو تو وہ بھی کتاب موصوف میں ملاحظہ کرو سید شہاب الدین احمد پہ منحصر نہیں جن جن علماء و محدثین اہل سنت کی روایتیں اور عبارتیں اس رسالہ میں درج کی گئی ہیں ان سب کی توثیقیں کتاب مستطاب عبقات الانوار میں موجود ہیں جو صاحب چاہیں کتاب موصوف میں ملاحظہ فرماکر اپنی تسلی کریں۔

مثل علی جہاد سے کس شخص نے کیا	جبرئیل انکی شان میں لائے ہیں لافتی
قرآن سے عیاں ہے طہارت امیر کی	ثابت کلام حق سے ہے عصمت امیر کی

قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

خالق نے اپنے نور سے طاہر کیا انہیں	ہر رجس اور گناہ سے طاہر کیا انہیں
طاہر رسول پاک کی مانند آل ہے	عصمت پہ انکے آیہ تطہیر دال ہے

یہ مضمون بہت سے اخبار قدسیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے دیکھو اسے اربعین کی چالیسویں حدیث۔

قرآن سے عیان ہے امارت امیر کی | قرآن مین مندرج ہے امامت امیر کی

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ سورۃ المائدہ۔

قولہ تعالیٰ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ سورہ المائدہ۔

حیدر امام خلق کے از حکم رب ہوئے | مولا غدیر خم مین امیر عرب ہوئے
انکے امام ہونے سے اکمال دین ہوا | خوشنود دین حق سے جہان آفرین ہوا
ایسا رتبہ شہ مردان ہے لاجواب | نفس رسول انکو خدا نے دیا خطاب

قولہ تعالیٰ۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الخ سورۃ عمران۔

احمد سے بھائیون مین عجب اتحاد ہے | نفس رسول ذات علی سے مراد ہے
سجدہ بتونکو کرتے رہے ہون جو سالہا | عہد خدا انکو پا نہین سکتے وہ مطلقا
سجدہ نہین صنم کو کیا ہے حضور نے | بخشا وہ انکو عہد خدا نے غفور نے

قولہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظالمین فی سورۃ البقرۃ۔

روی ابن المغازلی فی المناقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہت الدعوۃ الیّ والی علی لم یسجد احد نا قط لصنم فاتخذنی نبیا واتخذ علیا وصیا انتہیٰ ابن المغازلی نے کتاب المناقب مین عبداللہ بن مسعودؓ

سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابراہیمؑ کی دعا میرے اور علی کی طرف منتہی ہوئے کہ ہم دونو نے کبھی سجدہ بت کو ہرگز نہیں کیا پس جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو نبی کیا اور علی کو وصی مقرر فرمایا۔

خیر البشر ہیں بعد نبی مرتضے علی	خیر البریہ سے بھی ہیں مقصود حق یہی

من مناقب الحافظ ابی بکر احمد بن موسی بن مردویہ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر۔ یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی سب لوگوں سے افضل اور بہتر ہے اور جو شخص علی کی افضلیت سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ روایت کتب متعددہ اہل سنت میں بطرق متعددہ منقول ہے۔

قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ سورۃ البینہ فی المناقب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم انہ قال علی خیر البریہ۔ یعنی کتاب المناقب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب خیر الورے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی خیر البریہ ہیں یعنی تمام خلقت سے افضل اور بہتر ہیں۔ واخرج الحافظ جمال الدین الزرندی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان ھذہ الاٰیۃ لما نزلت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک تاتی

یوم القیامۃ انت وشیعتک راضین مرضیین ویاتی عدوک غضابا
مقمحین فقال من عدوی قال من تبرأ منک ولعنک حافظ جلال الدین
دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ اولئک ہم خیر البریۃ
نازل ہوا تو جناب خیر الوریٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اے علی خیر البریہ تو اور تیری شیعہ ہیں تو اور تیری شیعہ قیامت کے دن خندان
بشاش راضی وخوش وخرم آئیں گے اور تیرے دشمن غصہ اور غم میں بھرے
ہوئے رنجیدہ اور غمناک شکلیں بنائی ہوئی ذلیل وخوار حالت میں آئیں گی امیر المومنین
علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے دشمن کون ہیں حضرت نے
فرمایا کہ جو تجھ سے بیزار ہوں اور تجھے برا کہیں ۔

مقولۂ زائر

اے حضرات ناظرین اس حدیث کے پڑھنے کے بعد معاویہ کا حال بھی کچھ
سمجھ اور سوچ لیجئے گا کہ وہ ولی حق ووصی مطلق کو معاذ اللہ دشنام دیتا تھا
کما ہو مذکور فی محلہ میں جو لوگ اسکے اس فعل شنیع پر پہلے راضی تھے یا اب
راضی ہیں اور اوسکو بلفظ امیر یاد کرتے ہیں اونکا کیا حال واخرج الحاکم
مصححًا قال رسول اللہ ان اہل بیتی سیلقون بعدی من امتی قتلاً
وتشریدًا وان اشد قومنا لنا بغضا بنو امیہ وبنو مغیرہ وبنو المخزوم
حاکم نے تصحیح کرکے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ نے کہ میرے اہل بیت پر میرے بعد از روے قتل وقمع وجلاوطنی کے

بڑے بڑے ظلم ہون گے اور سب سے زیادہ دشمن ہمارے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخدوم ہین۔

توریت سے عیاں ہے ریاست امیر کی | اللہ نے ہیں نسل سماعیل ہیں کئے
ظاہر ہے اُس سے صاف ولایت امیر کی | بارہ امام بعد رسول انام کے

توریت کتاب پیدائش سترہواں باب آیت ۲۰ اور اسماعیل کے حق میں مین تیرے سنے دیکھہ میں اوسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا

سردار یہ جو نسل سماعیل مین ہوئے | جب تک نہ نام لیوینگے بارہ امام کا | معصوم مثل حضرت خیرالانام ہیں
اے منصفو بتاؤ کہ یہ کون کون تھے | ہرگز نہیں لگے گا پتا اس کلام کا | سردار کل جہان کے بارہ امام ہین

ذکر میلاد جناب امیر المومنین علیہ السلام

گھر میں خدا کے پاک کے پیدا ہوئے علی | جز شیر کبریا یہ فضیلت کسے ملی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۲۳۷ میں فرماتے ہیں وجہہ ششم آنکہ محمد بن یوسف گنجی در کفایۃ الطالب گفتہ۔

الباب السابع فی مولدہ علیہ السلام اخبرنا الشیخ المقری ابو اسحاق ابراهیم بن یوسف بن برکتہ الکتبی فی مسجدہ بمدینہ الموصل ومولدہ فی سنہ اربع وخمسین وخمسمأتہ قال اخبرنا ابو العلا الحسن بن احمد بن محمد بن اسماعیل الفارسی حدثنا فاروق الخطابی حدثنا الحجاج

بن المنهال عن الحسن بن مروان بن عمران الغنوی عن شاذان
بن العلا حدثنا عبد العزیز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المکی
المعروف بالزنجی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن میلاد علی بن ابی طالب فقال
لقد سالتنی عن خیر مولود ولد فی شبہ المسیح ان اللہ خلق علیا
من نوری وخلقنی من نورہ وکلانا فی نور واحد ثم ان اللہ
عز وجل نقلنا من صلب آدم الی اصلاب طاہرۃ فی ارحام زاکیۃ
فما نقلت من صلب الا ونقل علی معی فلم نزل کذلک حتی
استودعنی خیر رحم وھی آمنہ واستودع علیا خیر رحم وھی فاطمہ
بنت اسد وکان فی زماننا رجل عابد زاہد یقال لہ المبرم بن دعیب
بن الشقبان قد عبد اللہ مائتین وسبعین سنۃ لم یسائل اللہ حاجۃ
فبعث اللہ الیہ ابا طالب فلما ابصرہ المبرم قام الیہ وقبل راسہ
واجلسہ بین یدیہ ثم قال من انت قال رجل من تہامہ فقال من
من ای تہامہ فقال من بنی ہاشم فوثب العابد فقبل راسہ ثانیۃ
ثم قال لہ یا ھذا ان العلی الاعلی الھمنی الہاما قال ابوطالب وما ھو
قال ولد یولد من ظہرک وھو ولی اللہ عز وجل فلما کان اللیلۃ التی
ولد فیہا علی اشرقت الارض فخرج وھو یقول ولد فی الکعبۃ ولی اللہ
عز وجل فلما اصبح دخل الکعبۃ وھو یقول۔ یارب ھذا الغسق الدحی
والقمر المبلج المضی بین لنا امرک الخفی۔ ماذا ترى فی اسم ھذا الصبی

قال فسمع صوت هاتف یقول ؎

یا اهل البیت النبیؐ	خصصتم بالولد الزکیؐ
ان اسمه من شامخ علیؐ	علی اشتق من علیؐ

هذا حدیث اختصرته ما کتبناه الا من هذا الوجه تفرد به مسلم بن خالد الزنجی وهو شیخ الشافعی تفرد به عن الزنجی عبدالعزیز بن عبد الصمد وهو معروف والزنجی لقب لسا م وسمی بذلك لحسنه وحمرة وجهه وجماله - یعنی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سید المرسلین خیر الورے حبیب خدا احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت کیونکر واقع ہوئی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تو نے بہترین مولود کی ولادت کے باب میں سوال کیا جو شبیہ عیسےٰ کے ہے تحقیق اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا علی کو میرے نور سے اور مجکو اوسکے نور سے ہم دونوں ایک نور تھے پھر خالق متعال رب ذوالجلال عزوجل نے نقل کیا ہمارے نور کو آدم کی پشت سے اصلاب طاہرہ اور ارحام زکیہ میں جس پشت میں میرے نور کو منتقل کیا ساتھ سے اوسکے اوسی پشت میں علی کے نور کو منتقل کیا یہانتک میرے نور کو بہترین رحم میں ودیعت رکھا وہ رحم فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کا ہے اور ہماری اوس زمانے میں ایک شخص عابد اور زاہد تھا اوسکو مبرم بن دعیب شقبان کہتے تھے دو سو ستر برس اوسنے اللہ جل جلالہ کی عبادت کی تھی اور جناب باری تعالی شانہ سے کوئی سوال

نہین کیا تھا خداوندکریم تبارک وتعالیٰ نے ابوطالب کے دل مین ڈالا کہ وہ
اُس عابد کے پاس گئے اوس عابد نے حضرت ابوطالب علیہ السلام کی تعظیم
کی اور اُنکے سر کو چوما اور اونکو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں
انہون نے کہا کہ میں ایک شخص تہامہ کا ہون اوس نے کہا کہ تہامہ کے
کس قبیلہ مین سے ہو انہون نے کہا کہ میں بنی ہاشم میں سے ہون یہ سُنکر
وہ مرد عابد پھر اوٹھ کھڑا ہوا اور دوبارہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کے سر پہ
بوسہ دیا اور کہا کہ مجکو علی اعلا نے ازروے الہام خبر دی ہے۔ اونہون نے
کہا کہ کیا خبر دی ہے عابد نے کہا کہ تمہاری پشت سے ولی خدا ے عزوجل
پیدا ہوگا۔ پس جب رات علی بن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوے تمام
زمین نور مرتضوی سے روشن ہوگی اوسوقت وہ عابد اپنے عبادت خانہ
سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ کعبہ مین ولی خدا پیدا ہوا جب صبح کو وہ کعبہ مین آیا تو اُسنے
اشعار مذکورہ پڑہے ہے جنکا ماحصل یہ ہے کہ اے خداوند خالق اندھیرے اور
چاندنے کے اپنے امر خفی سے ہمکو آگاہ کر کہ اس مولود مسعود کا کیا نام ہے۔
اوسوقت ہاتف نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے اہل بیت مصطفےٰ تم اس
مولود مسعود پاک وطاہر سے خصوصیت دی گئی نام اوسکا بلند ہے علی۔ علی
اعلی سے مشتق ہوا ہے اس حدیث کی نقل کرنے کے بعد علامہ محمد بن یوسف
گنجی شافعی۔ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو میں نے مختصر کر کے وارد کیا ہے اور
اسکو مسلم بن خالد نے روایت کیا ہے اور وہ شافعی کا شیخ ہے اور مسلم موصوف
سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے روایت کی ہے اور وہ مشہور و معروف شخص ہے

اور زنجی تقب ہے مسلم بن خالد کا اسلئے کہ وہ حسین اور جمیل اور خوبصورت تہا
اس جگہہ بمناسبت مقام چند اشعار در باب ولادتِ جنابِ حیدرِ کرار علیہ آلاف
التحیۃ والسلام من الملک الغفار اپنی دیوان ابیات الجنان فی مدح ائمۃ الرحمن
مین سے نقل کرتا ہون انشاء اللہ موجب تفریح قلوب مومنین ہونگے۔

وہے نُدرہ

آج کعبہ مین امیر المومنین پیدا ہوا — فخرِ عالم کا وصی اور جانشین پیدا ہوا
یہ شرف اللہ نے ہے خاص حیدر کو دیا — کعبہ مین غیر از علی کوئی نہین پیدا ہوا
حسنِ مطلع مطلعِ دیوان قدرت کا یہ ہے — بیتِ خالق مین جو مولی المومنین پیدا ہوا
مستزادِ مقطعِ نظمِ نبوت کے لئے — بارہ رکنون مین ہی رکنِ اولین پیدا ہوا
شاہ ہم لوگونکا اور خلاقِ عالم کا ولی — احمدِ مرسل کا دستور مبین پیدا ہوا
قبلۂ کون و مکان و رہادیِ خورد و کلان — کعبۂ امن و امان سردار دین پیدا ہوا
جو ومطلق نور بہ حق لطف ایزد شمع دین — نایبِ احمد امام المتقین پیدا ہوا
لطفِ شامل فیضِ کامل رحمتِ ربِ مجید — زکرم — حجتِ حق ہادیِ راہ یقین پیدا ہوا
جسکے قصرِ منزلت کا ایک پایہ عرش ہے — آج گہر مین حق کے وہ رکنِ رکین پیدا ہوا
مالکِ ملکِ ولایت شہ سوار لافتی — یکہ تازِ قلِ کفی سلطانِ دین پیدا ہوا
رد ہوا مغرب سے خور جسکی نماز عصر کو — مشرقِ کعبہ سے وہ مہرِ مبین پیدا ہوا
جانبِ حق سے بسوے مومنان ہر جا ثبات — دوستی جسکی کہ ہے حبل المتین پیدا ہوا
حق نے ہے جنکے محبت کی ہمین تاکید کی — آج دنیا مین وہ اسرار الصادقین پیدا ہوا
رازدار لی مع اللہ ادا مین حق شی — اوس امین کے واسطے ہے یہ امین پیدا ہوا

دوستی جس کی نجات آخرت کا سبب ہے ۔۔۔ آج ہے وہ عروۃ الوثقای دین پیدا ہوا

تشنگی روز محشر سے نہ زائر خوف کر
ساقی کوثر امیر المومنین پیدا ہوا

ایضاً در تہنیت ولادت جناب سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ و اولادہ الطیبین

آج ہیں سرور احمد مرتضےٰ پیدا ہوا ۔۔۔ گھر میں خالق کے وصی مصطفےٰ پیدا ہوا
محرم راز حبیب کبریا پیدا ہوا ۔۔۔ ناصر دین نائب خیر الوریٰ پیدا ہوا
کیوں نہوں سرور احمد ہو گیا بازو قوی ۔۔۔ غیب کے پردے سے ید دست خدا پیدا ہوا
جس جوان کی شان ہے لافتی اور قل کفے ۔۔۔ آج وہ اژدر در خیبر کشا پیدا ہوا
جسکا ہے محراب ابرو قبلۂ کروبیان ۔۔۔ کعبۂ اقدس میں ہو وہ مقتدا پیدا ہوا
کر سکیں گے اب نہ کچھ مکار روباہ بازیان ۔۔۔ اب عرب میں کعبہ سے شیر خدا پیدا ہوا
قاسم بہشت خلد اور مالک ہر چار نہر ۔۔۔ ساقی کوثر امام دوسرا پیدا ہوا
جس نے دی انگشتری راہ خدا میں رکوع ۔۔۔ وہ ولی حق امیر انما پیدا ہوا
بلکہ تا عرصۂ قرب جناب کبریا ۔۔۔ ایک تو احمد تھے اب یہ دوسرا پیدا ہوا
آپ بھوکے رہ کے مسکینوں کو دیکا جو طعام ۔۔۔ آج ہے وہ تاجدار ہل اتی پیدا ہوا
جس جوان کا مثل خالق نے نہیں پیدا کیا ۔۔۔ آج کعبہ میں وہ شاہ لافتی پیدا ہوا
جان فدا کرکے نبی کے فرش پہ سویا تھا جو ۔۔۔ آج ہے وہ ناصر خیر الورے پیدا ہوا

مشکلیں ہر طرح کی حل ہو گئیں شکر خدا | حامی ہر دو جہان مشکل کشا پیدا ہوا

اب ادب سے تم پئے تعظیم اے زائر اٹھو
ہے وصی شافع روز جزا پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت عید میلاد جناب امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علی اولادہ الاطائب

ہیں وہ ہوں طوطی خوش لہجہ گلزار جناں | داد دیتے ہیں ہر اک بیت پہ مجکو رضواں
ہیں وہ ہوں شاعر معجز رقم اعجاز بیاں | ڈال دوں وقت تکلم تن سحبان میں جان
کیوں نہ اقلیم سخن ہو مری زیر فرمان | ذوالفقار علوی ہے مرے گویا یہ زبان
عندلیب چمن آل محمد ہوں میں | نغمۂ بلبل سدرہ ہے کہ زائر کا بیان
کرتے ہیں وقت تکلم مری تائید کلیم | آل احمد کے تصدق سے یہ ہے عزت و شان
افصح وقت ہوں ایسا کہ اب آگے میرے | امرء القیس کا کیا منہ ہے کہ کھولے وہ زبان
کرتے ہیں خضر مضامیں کی تعلیم مجھے | مجھ سے نسبت ہے بھلا اخطل و اعشیٰ کو کہاں
ایک استاد کے شاگرد ہیں اور جبرئیل | علم کا اپنے در علم نبی سے ہے نشان
پر جبرئیل کی مانند ہے نامہ اپنا | خامہ موسیٰ کا عصا آمد ہے آب حیوان
غیب سے مجکو مضامیں ہیں القا ہوتے | ہیں وہ ہوں ماہر اسرار معانی و بیان

میری ہر بات پہ سو جاں سے تصدق ہے نبات
میری ہر بیت پہ ہے قند و شکر قربان

واہ کیا کہتے ہو بڑ لاتے ہو کیا بس ہے ہو
کیسی غفلت ہے یہ نازاں ہیں شیخی قائلین زبان

اپنی تعریف و ثنا اپنی زبان سے ہے زبون
اپنی توصیف نہیں آپ بشر کو شایان

بس کرو چپ رہو کیا کہتے ہو توبہ توبہ
اپنی تعریف جو خود کرتے ہیں ہیں وہ نادان

لیک نعماے الٰہی کے بیان کرنے میں
شکر کے طور[١] پہ ہے حکم خداوند جہان

مطلع ثانی

شکر اس خالق منعم کا ہو کس طرح بیان
جسکے آلا و نعم کا نہیں ہرگز پایان

کون کر سکتا ہے نعماے الٰہی کا حساب
کون گن سکتا ہے اور حصر کی ہے کسکو توان

غیر محصور ہیں نعماے الٰہی بیشک
لیکن اک نعمت عظمیٰ کا کروں ذکر بیان

یعنی اک نعمت عظمیٰ یہ خدا نے بخشی
مدح حیدر کیلئے اوسنے ہے دی مجھکو زبان

اپنے ممدوح کا مداح کیا ہے مجھکو
واہ کیا خالق کونین نے دی عزت و شان

مجھسے ناچیز کو کیا رتبۂ عالی بخشا
کہ کیا حق نے مجھے مادح شاہ مردان

چونکہ مداح علی ابن ابی طالب ہوں
اسلئے اپنے فضائل یہ کئے میں نے بیان

فی الحقیقت نہیں میں مدح و ثنا کے قابل
احقر الناس ہوں ناچیز ہوں اور ہیچمدان

پر ہے ممدوح مرا جو کہ عظیم الرتبہ
اوسکا مداح ہوں بیشک ہوں ثنا کے شایان

میرا ممدوح ہے ممدوح رسول مقبول
میرے ممدوح کے مداح ہیں اہل ایمان

[١] قولہ تعالیٰ اما بنعمۃ ربک فحدث ١٢ منہ

میرا ممدوح ہے ممدوح ملایک یارو
سید ممدوح ہے ممدوح جناب یزدان

میں ہوں اُس شاہ کا مداح کہ جسکے اوصاف
خود بیاں کرتا ہے قرآن میں خداوند جہاں

جسکی تعریف محمد سے شہنشاہ نے کی
مدح واوصاف کے اللہ وہی ہے شایاں

جسکی تعریف بشر سے نہیں ممکن ہرگز
جسکی توصیف میں قاصر ہے فرشتونکی زباں

جسکی تعریف سے مملو ہیں کتابیں چاروں
دیکھو توریت و اناجیل و زبور و قرآن

جسکے بغض اور عداوت کا نتیجہ ہے سقر
جسکی الفت کا ہے پھل حشر میں باغ رضوان

جسکی تعریف سے خوشنود ہوں اللہ و رسول
حشر میں جائزہ ہر بیت کا ہو بیت جناں

ایسے ممدوح سخی سے میں صلا چاہتا ہوں
ہل اتی میں ہے لکھا جسکی سخاوت کا بیاں

جسکو خلقت کا ولی خالق عالم فرمائے
حاکم خلق ہے بیشک وہ ولی یزدان

نص ہو لی سے کیا ہے اُسنے خاتم نے وصی
اور ولی حق نے کیا قصہ خاتم میں عیاں

ایسے موصوف پہ ماں باپ فدا ہوں میرے
ایسے ممدوح پہ واللہ ہوں لیسے قرباں

ایسے ممدوح کی ہے آج ولادت کا جو دن
بس یہ لازم ہے کروں فکر ولادت کا بیاں

چونکہ اُس گوہر یکتا کے تولد کا ہے دن
سر اقدس پہ کروں مدح کے موتی قرباں

گھر میں اللہ کے پیدا ہوا وہ شاہ جو ہے
کعبۂ امن و امان قبلۂ دین و ایمان

عید میلاد علی ابن ابی طالب ہے
دیکھو جس سمت ہر اک خورد و کلاں ہے شاداں

مطلع ثالث

آج پیدا ہوا وہ نور خداوند جہاں
جسکے ہونے سے ہوئی نسل پیمبر کی عیاں

خویش احمد شرف دودۂ آدم حیدر
جسکے فرزند ہیں سردار جوانان جناں

جسکا اللہ کے نزدیک ہے بھائی محبوب
چشم بد دور جو ہے آپ ولیِ یزدان

جسکی شمشیر سے بہتر نہیں کوئی شمشیر
جس بہادر کے برابر نہیں دنیا میں جوان

افصح خلق وہ پیدا ہوا جسکا کہ کلام
فوقِ مخلوق ہے اور تحتِ کلامِ رحمان

فخر عالم کی وصایت کی لیاقت ہو جسے
جانشینِ نبی جسکو ہے بیشک شایان

علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی جسمیں
زہد عیسی کا ہے اور طاقتِ ابن عمران

علم نے اپنے کیا جسنے جہان کو روشن
پرتو افگن ہوا وہ نورِ خداوندِ جہان-

منزلت میں ہے یہ ہارون محمد کیلئے
دوست تر نزد خدا بعد رسول ذیشان

حصۂ دوم ہی از اولِ مخلوق یہ ہیں
ہیں یہ وہ نور جو ہے علتِ ایجادِ جہان

رتبہ سید کونین جو ہے پیش خدا
ہے وہی پیش نبی رتبۂ شاہ مردان

عین عرفان خدا مظہر اسماے صفات
مظہرِ ذات احد اصل اصول ایمان

بازوے احمدِ مختار ہوا آج قوی
پردۂ غیب سے ظاہر ہوا دستِ یزدان

آج پایا ہے وصی اپنا خدا کے گھر سے
شکر باری میں ہیں مصروف شہنشاہ زمان

وہ شجاع ازلی حق کا ولی نفس رسول
باپ سبطین نبی شوہرِ خاتون جنان

گر نہ ہوتی وہ نہ ہوتا کوئی کفو زہرا
وہ نہ ہوتی تو نہ تھا آل محمد کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتے شہ مظلوم حسین
یہ نہ ہوتی تو نہ پاتا کوئی دوزخ سے امان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی قایم اسلام
یہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی نشرِ ایمان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کوئی احمد کا ممد
یہ نہ ہوتی تو نہ بخشش کا کوئی تھا سامان

ذوالفقار علوی سے ہوا قایم اسلام
حلما سے شہ مظلوم سے اصل ایمان

قطعہ

وہ نہ ہوتی تو نہ تھی نار سقر کی حاجت
وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کبھی گلزار جنان

پھر احباب علی گلشن فردوس بنا
اونکے اعدا کے لیے خلق ہوا ہے نیران

وہ نہ ہوتی تو پھر مہدی ہادی ہوتی
یہ نہ ہوتی تو نہ بھرتا کبھی نصفت سے جہان

وہ نہ ہوتی تو نہ مصحف کو سمجھتا کوئی
یہ نہ ہوتی تو نہ ملتا کہین ایمان کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ پھر علم کا چرچا ہوتا
کون کر سکتا تھا تفسیر حدیث و قرآن

درد زہ مادر عیسیٰ کو ہوا تھا جسدم
قدس سے اونکو نکلنے کا ہوا تھا فرمان

اور یہ تھا حکم کہ نخلہ کو ہلا کر مریم
کھا کھجورین جو کرین ایسے ہی شاہد قرآن

آئین کعبہ کو با لہام خدا وقت مخاض
فاطمہ بنت اسد مادر شیر یزدان

باب کعبہ کی محاذی سے ہوئی شق دیوار
گھر مین خالق کے گئین واہ رے عزت و شان

واہ کیا عزت و توقیر خدا نے بخشی
گھر مین اللہ کے پیدا ہوئی شاہ مردان

حکم مریم کو تھا نخلہ کے ہلانے کا مگر
انکو رازق نے کھلائے وہین اثمار جنان

کعبہ مولد ہوا اور مسجد کوفہ مشہد
جز علی کسکو ہے دی حق نے یہ توقیر و شان

پاک و پاکیزہ و مختون ہوے خلق علی
جیسے پیدا ہوے دنیا مین حبیب جہان

خلق ہوتی ہے کیا سجدۂ معبود ادا
جسطرح وقت شہادت تھی علی سجدہ کنان

فاطمہ بنت اسد شیر خدا کو لے کر
تین دن تک رہین اللہ کے گھر مین پنہان

تین دن دیدۂ حق بین نہ علی نے کھولے
چوتھے دن آئے جو کعبہ مین رسول یزدان

گود مین اپنے کو حضرت نے بڑھا کے ہاتھ
کھولدین آنکھیں ہوا روے مبارک خندان

مسکراتے ہوئے گود مین گئے بھائی کے
دیکھکر روے نبی ہو گئے حیدر شادان

پس اسی روز سے حضرت کا یہ معمول ہوا
حرز بازو تھے سمجھتے انہین سلطان زمان

غار ہجرا میں انہیں ساتھ ہی لیجاتے تھے　　نہ جدا کرتے تھے آغوش سے فخر دو جہان
کسکو جز شبر و شبیر ملی یہ توقیر　　گود میں سید عالم کے پلے پائی یہ شان
گھر سے اللہ کے پایا ہے محمد نے وزیر　　کسطرح قلب مبارک نہ ہوا ز بس شادان
دیکھنا روے علی چونکہ عبادت ہی ہے تھا　　مصحف رخ کی تلاوت تھی نبی کو ہر آن
بس کر اے زائر احمد یہ ادب کا ہی مقام　　وصف حیدر کے کہاں اور کہاں تیری زبان
جسکے مداح ہوں اللہ و نبی اے زائر　　اوسکے اوصاف بھلا تجھسے ہوں کسطرح بیان
یا علی کون ہے جو آپکا ممنون نہیں　　کون ہے جسپہ نہیں آپکا مولا احسان
آدم و یوسف و یعقوب نے کی استمداد　　نام سے آپکے مشکل ہوئی سبکی آسان
ناظر نامۂ اعمال خلائق ہیں حضور　　آپ پہ میرے عقیدت کا ہے احوال عیان
کھولنا عقدۂ مشکل تمہیں دشوار نہیں　　آپکی ذات ہے حلال مہمات جہان
سخت تکلیف و تردد میں بسر کرتا ہوں　　کیجئے جلد مرا عقدۂ مشکل آسان
جلد اب روضۂ اقدس پہ بلا لو مجھکو　　دیر مت کیجئے سو جان سے خادم قربان
کیوں نہیں روضۂ انور پہ طلب کرتے ہو　　ہند میں زائر احمد ہے نہایت حیران

ایضاً مسدس درباب ولادت جناب مولانا وسیدنا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام

جو ہوئی جودی کشتی کے تو لنگر ہیں علی　　علم احمد کے مدینہ کے لئے در ہیں علی
دست حق قوت بازوی پیمبر ہیں علی　　فاتح بدر و احد خندق و خیبر ہیں علی

قل کفی قول خدا شان مین اسکے آیا
لافتیٰ کا بھی اسے شیر نے تمغہ پایا

سید جملہ عرب شاہ نجف ہیں حیدر … نائب فخر رسولاں سلف ہیں حیدر
فخر آدم کو ہے جنسے وہ خلف ہیں حیدر … اوسکو پھر خوف ہو کیا جسکی طرف ہیں حیدر

دوست جو انکے ہیں رتبے وہ بڑے پائینگے
یہ ولی حق کے ہیں اللہ سے بخشائینگے

زینت محفل سلطان رسالت ہیں علی … مسند احمد ہے اور ہادی امت ہیں علی
حامی جن و بشر وقت مصیبت ہیں علی … مومنونکے لئے اللہ کی رحمت ہیں علی

افضل خلق پس از ختم رسل ہیں حیدر
مثل احمد کے امیر جزو کل ہیں حیدر

ہادی خلق پس از شاہ رسالت ہیں علی … ہان بلا فاصلہ حقدار خلافت ہیں علی
قاسم نار ہیں اور قاسم جنت ہیں علی … چون نبی شافع فردائے قیامت ہین علی

شک نہین اپنے غلامون کو یہ بخشائینگی
جسکو چاہیں گی بڑے رتبے یہ پہونچائینگی

مصطفیٰ کیلئے برہان نبوت ہیں علی … خلق پر ایزد مختار کی آیت ہین علی
غور سے سوچو تو اللہ کی قدرت ہیں علی … نائب احمد کے ہیں اور شاہ ولایت ہیں علی

بعد احمد کے بلا فصل وصی ہیں حیدر
شک نہین خالق عالم کے ولی ہین حیدر

سانپ کے کلہ کو بچپن میں ہی پہاڑا جسنے … مرحب و عنتر و حارث کو پچھاڑا جسنے

دین و ایمان کے جھنڈے کو ہے گاڑا جسنے | باب خیبر کو اک انگلی سے اکھاڑا جسنے

جسکو خالق نے ولی اپنا کہا وہ ہے علی
جسکو احمد نے وصی اپنا کیا وہ ہے علی

جسنے اسود کے دیا دست بریدہ کو ملا | جسکے روضہ پہ ہوا کرتے ہیں اعجاز سدا
جسکے کوچے کی ہوا دیتی ہے مردوں کو جلا | جسکے اعجاز کا ممکن نہیں ہرگز احصا

صاحب فضل جلی غالب ہر غالب ہیں
وہ ولی حق کے علی بن ابی طالب ہیں

قدرت قادر مختار ہے حیدر کا وجود | یا کہ اعجاز شہنشاہ مقام محمود
ایسا معبود نے پیدا کیا وہ صاحب جود | جو کہ اک شب میں تھا چالیس جگہ پر موجود

جسکا یہ بندۂ مخلوق ہے ایسا قادر
سوچو خالق جو ہے اسکا وہ ہے کیسا قادر

وصف او صاحب اعجاز کے کیا ہوویں بیان | ہیں تو کیا بات تو فرشتوں کی بھی لکنت ہے زبان
اس سے اس مظہر قدرت کی ہے کیا شان عیان | ایک شب میں ہو چالیس جگہ پر مہمان

کیا ہی قادر ہے خدا واہ رے شان خدا
جسنے قدرت سے کئے ایسے ہی بندے پیدا

شاہد عدل ہے اس بات پہ حیدر کا وجود | کہ بڑا صانع قادر ہے خدائے معبود
جسنے اسطرح کا بندہ کیا اپنا موجود | جو کہ اس بندہ کو ہے غیب سے لایا شہود

جس کا جو کام وہ قدرت رحمانی ہے
جسکے افعال میں انسان کو حیرانی ہے

جس مہم پر وہ گیا رب قوی کا ضیغم
سامنے آتے نہ تھے خوف سے اکثر اظلم
اوسکو پیلے سر کئے ہرگز کبھی سرکے نہ قدم
ڈرتے تھے حیدر کرار سے روباہ شیم

جنگ میں یہ ستمگر بھی کبھی جاتے تھے
جو نہ پہچانتے تھے سامنے وہ آتے تھے

سامنے جب کوئی آیا نہ ملی اوسکو مفر
کرتے ہی موت کے پنجہ میں پھنسا وہ ابتر
ایک ہی وار میں دو ہو گیا جسم اکفر
ہوگیا مرتے ہی ملعون کا مستقر قعر سقر

واہ کیا ہاتھ تھا کیا تیغ تھے کیا ضربت تھی
لوگوں کو زور خدا داد پہ اک حیرت تھی

رایت دین الہی کے ہیں رافع حیدر
ہیں صلوٰۃ اور سخاوت کی بھی جامع حیدر
کفر و بدعات و ضلالات کی ہیں قامع حیدر
اذن واعیہ ہیں اسرار کے سامع حیدر

علم جو احمد مرسل کو دیا ایزد نے
اسمیں کچھ شک نہیں سکھلایا انہیں احمد نے

ہے یہ عبد اللہ عباس سے منقول ہوا
دسویں حصہ کو ہے مخلوق پہ تقسیم کیا
علم نو حصہ خدا نے ہے علی کو بخشا
اعلم خلق ہیں اس دسویں میں بھی شیر خدا

علم حیدر کو بھلا کون سمجھ سکتا ہے
عقل حیران ہے ہر شخص کو یاں سکتا ہے

ہے یقین ایسا کہ واقع ہو اگر کشف غطا
علم آدم سا ہے اوس حجت حق نے پایا
اوسپہ بھی آپکے نازدت یقیناً ہو کہا
قائل قول سلونی ہیں شہنشاہ ہدا

شہر علم نبوی کے لئے در ہیں حیدر

اور پس از خیر ورے خیر بشر ہیں حیدر

اسطرح صاحب کشاف نے یاں کاشف حال	اربعین میں کیا تحریر یہ اوسنے احوال
چند شخصوں نے کیا آکے علی سے یہ سوال	علم افضل ہے دیا علم سے افضل ہے مال

اعلم الناس نے فرمایا کہ افضل ہے علم
اسمیں کچھ شک نہیں اسوال سے اکمل ہے علم

بولے وہ لاے اس دعوی پہ کچھ آپ دلیل	تب یہ فرمانے لگے اون سے شہنشاہ جلیل
علم میراث رسل ہے تو ہے رتبہ میں جلیل	مال میراث ہے قارون کی اسمیں ہے وہ ذلیل

دوسرے شخص نے بھی پھر یہی پوچھا بڑھکر
مال افضل ہے دیا علم ہے اوس سے بہتر

پھر کہا شاہ نے ہے علم ہے بیشک بہتر	علم کے دوست ہیں اور مال کی دشمن اکثر
تیسرے نے بھی پوچھا تو یہ بولے حیدر	علم ہے مال سے رتبہ میں یقیناً بڑھکر

کیونکہ جب خرچ کریں مال گھٹا کرتا ہے
علم کو صرف کریں تو وہ بڑھا کرتا ہے

چوتھے نے پوچھا تو فرمائی یہ حضرت نے دلیل	علم اسواسطے رتبہ میں ہے دولت سے جلیل
صاحب مال کو کہتا ہے ہر اک شخص بخیل	علم والا ہے سخی کرتے اوسکی تبجیل

پانچویں سے کیا زر کی تو حفاظت ضرور
علم کو اپنے ہے صاحب کی صیانت منظور

پھر چھٹے نے جو یہ پوچھا تو یہ بولے حیدر	علم ہے دولت و اموال سے بیشک بہتر
حشر میں پرسش اموال کریگا داور	صاحب علم سے ہوگا نہ سوال اسکا مگر

ساتوین نے بھی پوچھا جو شہ صفدر سے
علم کو پھر یہ فضیلت دی علی نے زر سے

یعنی فرمایا گزر جاے جو طول مدت — طول اعصار سے ہوئیگی پرانی دولت
اسمین کچھہ شک نہیں ہوجائیگی اسمین قلت — گھس کے فرسودہ ہولی گھٹیگی اسکی قیمت

علم باقی ہے زوال اُسمین نہین آئیگا
ہے وہ قسمت کا دھنی جو کہ اُسے پائیگا

آٹھوین نے جو کیا پھر حضرت سے سوال — وجہہ تفضیل یہ فرمائی علی نے فی الحال
مال سے ہوتا ہے تاریک دل صاحب مال — صاحب علم کا دل نور سے پھر مالامال

تب نوین شخص نے پھر شاہ ہمم سے یہ کہا
وجہ تفضیل بیان اور ہو یا شاہ ہدا

اوسکے پاسخ مین شہنشاہ دو عالم نے کہا — صاحب مال پھر البتہ تکبر کرتا
گاہ فرعون کی مانند خدا ہے بنتا — صاحب علم ہے جو کرتا ہے اقرار خدا

صاحب علم ہے ہر شخص سے اکمل بیشک
جو کہ عالم ہے وہ جاہل سے ہے افضل بیشک

جب خوارج وہ سوالات یہ سب پوچھہ چکی — اوسنے تب ہو کے مخاطب شہ والا بولے
تم ہمیشہ بھی تفصیل جو پوچھو مجھہ سے — پس بیان کرتا رہونگا مین وجوہات نئے

تو بہ تو اسکے دلائل تمہین بتلاؤنگا
کبھی اٹکونگا نہ ہرگز کبھی گھبراؤنگا

خارجی ہوگئے سن سنکے یہ حضرت کا کلام — صدق دل سے ہوے اوسوقت مطیع اسلام

دل سے تب مان لیا شاہ ولایت کو امام ۔۔۔ اور کہا آپ ہی ہیں نائب سردار انام

چھوڑ کر خرج ہوئے مومن خالص سارے
پہلے دشمن تھے علی کے ہوئے پھر وہ پیارے

نجد احید کرار ہیں وہ نور خدا ۔۔۔ پہلے مخلوق سے خالق نے جو تھا خلق کیا
ملک و حور و جنان لوح و قلم ارض و سما ۔۔۔ ہوئے کل خلق اسے نور کا صدقہ پیدا

ایک ہی نور سے ہیں احمد و حیدر دونوں
باعث خلق جہان ہیں یہ برادر دونوں

مقتضی جبکہ ہوئی ضبع خداوند علا ۔۔۔ کہ کرے خلق کو وہ کتم عدم سے پیدا
خلعت کون خداوند دو عالم نے عطا ۔۔۔ صدقے میں احمد حیدر کے دو عالم کو کیا

پھر انہیں دونوں کو کونین کا سردار کیا
اپنے سرکار میں ان دونوں کو مختار کیا

نور یہ چونکہ تھا محبوب خداوند ودود ۔۔۔ آفرینش تھی اسی نور کی حق کو مقصود
انکی خاطر سے کی اللہ نے ہر شے موجود ۔۔۔ یہ نہ ہوتی تو کسی شے کا بھی ہوتا نہ وجود

جو سوا اسکے ہے وہ فرع ہے بنیاد ہیں یہ
علت غائی عالم پئے ایجاد ہیں یہ

مومنوں شاہ ولایت کی ولادت ہے آج ۔۔۔ لو عیاں قادر مختار کی قدرت ہے آج
اہل ایمان کیلئے روز مسرت ہے آج ۔۔۔ دل پیمبر کا پر از بہجت و فرحت ہے آج

اونکی فرحت سے ہے لازم ہمیں فرحت ہووے
عبد خوش ہو دیں جو آقا کو مسرت ہووے

مومنو تیرہویں تاریخ رجب کی ہے آج ۔۔۔ آج پیدا ہوا وہ سارے جہاں کا سرتاج
بعد احمد کے ہے جس شاہ کا کل خلق پہ راج ۔۔۔ دوش پاک نبوی پہ ہوا جسکو معراج

پس یہ لازم ہے بپا بزم طرب آج کریں
جشن میلاد شہنشاہ عرب آج کریں

مومنو جوش پہ ہے رحمت باری آئی ۔۔۔ تالی احمد مختار کی باری آئی
وہ ضیا جس سے ہوا کفر سے تاری آئی ۔۔۔ راکب دوش محمد کی سواری آئی

جسنے اصنام کو کعبہ سے اوجاڑا آیا
جسنے دروازہ کو خیبر کے اکھاڑا آیا

آج کعبہ میں ہوئی حیدر صفدر پیدا ۔۔۔ ہوا محبوب الٰہی کا برادر پیدا
لو ہوا قوت بازوے پیمبر پیدا ۔۔۔ بھاگی روباہ ہوا آج غضنفر پیدا

دیکھیں اب کیسے ستائینگے نبی کو ناری
لاکھ کافر پہ ہے تنہا یہ بہادر بھاری

صادق آل محمد سے ہے منقول ہوا ۔۔۔ اسکو علامۂ وطوسی نے بھی ہے نقل کیا
یعنے کہتے ہیں یہ عباس پیمبر کے چچا ۔۔۔ ایک دن سامنے کعبہ کے بڑا مجمع تھا

روبرو کعبہ کے بیٹھے تھے بہت اہل تمیز
کچھ تو تھے ہاشمی اور کچھ تھے بنی عبد عزیز

اسطرح بیٹھے تھے ہم لوگ کہ دیکھا ناگاہ ۔۔۔ فاطمہ بنت اسد آئیں سوے بیت اللہ
اونکے تھے بطن مبارک میں امیر ذیجاہ ۔۔۔ پورے ایّام قدوم میں تھے ہو چکے انکو نو ماہ

فاطمہ درد کی تکلیف کو پاکر اسدم

یوں دعا کرنے لگیں ہاتھ اٹھا کر اسدم

تجھپہ ایمان میں لائی ہوں الہی سے
جو کتب اور صحیفے کہ ہیں تو نے بھیجے
اور تیری ساری رسولوں پہ بھی ایمان مجھے
اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں خالق میرے

جد امجد مرے تھے دوست ترے ابراہیم
اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں اے رب کریم

میرے دادا نے بڑا رتبہ ہی پایا یارب
اور اونہوں نے یہ ترا گھر ہے بنایا یارب
تو نے اونکو ہی خلیل اپنا بتایا یارب
درد نے مجکو ہے اسوقت ستایا یارب

شدت درد نے کر رکھا ہے حیران یارب
مشکلیں ساری مری کردی اب آسان یارب

مشکل آسان مری کر صدقہ مرے دادا کا
صدقہ اس بچہ کے حرمت کا جو ہے شکم میں مرا
رحم کر مجھپہ تو اس کا طفیل اے آقا
پیٹ میں میرے جو ہے مجھسے یہ باتیں کرتا

ہے یقین مجکو یہ فرزند ہی لاثانی ہے
تیری قدرت کی نشانی یہ مرا جانی ہے

لکھتے ہیں حضرت عباس کہ ہمنے دیکھا
شق ہوئے کعبہ کی دیوار یکایک وہ جا
جب دعا کر چکی اسطرح وہ مقبول خدا
داخل کعبہ ہوئیں ام شہنشاہ ھدا

پھر اوسی طرح سے پیوستہ وہ دیوار ہوئی
اور نہاں آنکھوں سے ام شہ ابرار ہوئی

چاہا ہمنے کہ در کعبہ کو کھولیں یکبار
کھل سکا در نہ کسی طرح ہوئے سب ناچار
اور دیکھیں کہ کیا بھید ہے کیا ہے اسرار
سمجھے تب ہم کہ یہ ہے حکم خدائے ستار

غل یہ تھا کہ ہر ایک کوچہ و برزن میں ہوا
اور تعجب دل ہر مرد میں ہر زن میں ہوا

مادر شیر خدا بنت اسد کو اوس جا
گھر میں خالق کے ہوئے شیر الٰہی پیدا
تین دن تک ہوئی پہل خلد کی دعوتیں عطا
جز علی کس نے ہے اس طرح کا رتبہ پایا

مولد شاہ نجف خانۂ غفار ہوا
یہ شرف خاص پئے حیدر کرار ہوا

چپ رہو زائر کہ ثنائے شہ مرداں ہے محال
جب کہ مدح علی آپ ہے رب متعال
مدح حیدر میں فرشتوں کی زبانیں بھی ہیں لال
مدح ممدوح خدا تو کرے کیا تری مجال

کر دعا حق سے کہ عصیاں ترے مغفور کرے
اور غلامان علی میں تجھے محشور کرے

ایضاً در باب مدح جناب امیر مومنان از دیوان ابیات الجنان فی مدح امنا الرحمٰن دربارۂ سوالات زائر از ارباب عقل و انصاف و تارکان طریقۂ تعصب و اعتساف

فتح خیبر کو کیا جس نے وہ کرار ہے کون
فضل کا بیعت[1] شجرہ کے سزاوار ہے کون

[1] قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی

کُلّ ایمان کہا کِس کو رسول اللہ نے ۔۔۔ عمروکو جس نے کیا ذبح وہ جرّار ہے کون
کِس کی ضربت سے ہوا دین خدا کا قایم ۔۔۔ کیون کہو احمد مرسل کا مددگار ہے کون
قُل کفیٰ حق نے کہا شان مین کِسکی بولو ۔۔۔ سنصفو غور سے سوچو کہ وہ جرّار ہے کون
راکعا کسنے انگوٹھی ہے گدا کو بخشی ۔۔۔ وہ شہنشاہ جہان خلق کا مختار ہے کون
[1] غزوۂ ذات سلاسل کو کیا کسنے فتح ۔۔۔ جسکے گہوڑے کی ہوئی مدح وہ اسوار ہے کون
کِس زبردست کے ہاتھ آیا یداللہ لقب ۔۔۔ باعث تقویت ایدی مختار ہے کون
ساری امت کی عمل سے ہوئی فزون جس کی ضرب ۔۔۔ کِسنے وہ وار کیا بولو وہ جرّار ہے کون
کِسکا دروازہ رہا مسجد احمد مین کھلا ۔۔۔ اِس فضیلت کا بتاؤ کہ سزاوار ہے کون
کِسکو معراج ہوئی دوش رسول اللہ پر ۔۔۔ کِس نے بت توڑے ہیں کعبہ کے وہ دیندار ہے کون
خم مین مولای جہان مثل نبی کون ہوا ۔۔۔ مسند احمد مختار کا حقدار ہے کون

جبرائیل [illegible]

قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحاً قریباً ۔ الیٰ اخرہٖ ۔ تحقیق اللہ راضی ہوا مومنین سے جسوقت بیعت کرتے تھے وہ تجھسے ای محمد نیچے درخت کے پس جانا خدا نے اُس چیز کو جو اون کے دلون میں ہے اعتقاد خالص اور صفائی باطن کو خدا نے اِس آیت مین یہ نہین فرمایا کہ خدا راضی ہوا اونسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی بلکہ یہ فرمایا کہ خدا راضی ہوا مومنین سے معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب کے سب مومنین نہ تھے بلکہ اُنمین بعضے منافقین اور ضعیف الایمان بھی تھے اسواسطے مومنین کو رضامندی سے خاص کیا

[1] غزوہ ذات السلاسل کا فاتح خیبر علیہ السلام کی دست مبارک سے فتح ہونا اور سورۂ والعادیات کا اس فتح کے بارہ مین نازل ہونا کتب تفاسیر و سیر میں دیکھو ۔ ۱۲ منہ

عامل آیہ نجوی کوئی حیدر کے سوا
کل صحابہ مین بتا دیجئے وہ یار ہی کون

وہ جوان کون ہی جسکا کہ نہین کوئی نظیر
جسکی تلوار ہے بے مثل وہ کرار ہی کون

سر نہین جس نے جہکایا کبھی بت کے آگے
وہ صحابہ مین سے بتلاؤ کہ سردار ہی کون

جیسے موسی کے لئے بہائی تہی اُنکے ہارون
ہان محمد کا کہو ویسا طرفدار ہے کون

کسکی عصمت پہ ہوئی آیہ تطہیر گواہ
ہل آتے پڑہ کے کہو صاحب ایثار ہی کون

اول نور خدا کا ہے جو نصف آخر
وہ کہو نور احمد مطلع انوار ہے کون

شہر علم نبوی کا کہو در کون ہوا
جو صحابہ مین سے افضل ہی وہ ہشیار ہی کون

حکم حق نے ہے دیا جن کی محبت کیلئے
بعد احمد کہو وہ شاق و سردار ہی کون

کسکے اعدا کو نہین فائدہ دیتی نیکی
جسکے احباب کو عصیان بہی نہین ضار ہی کون

آگ لکڑی کو ہے جسطرح سے کہاتے او سطور
کسکی حب کہاتی ہی عصیانکو وہ کلکار ہی کون

منصفون کو یہ فضائل تو سنا کر دائم
پوچھ لے مسند احمد کا سزاوار ہی کون

اور بیعت مین شرط تہی کہ جہاد دن سے نہ بہاگین گے۔ اس بیعت کی بعد جو لوگ ہوازن والون اور خیبر والون سے بہاگے انہون نے بیعت کی شرط کو پورا نہ کیا معلوم ہوا وہ مومن نہ تہے اور خدا اونسے رضی نہین ہوا اور جن لوگون سے خدا راضی ہوا اور جنپر سکینہ نازل کیا وہ وہ لوگ ہین جنکو فتح قریب اس بیعت کی عوض اور ثواب مین عنایت فرمائی اور وہ فتح خیبر کی ہی پس جو لوگ جنگ خیبر مین بہاگ گئے ہین اُنسے خدا ہرگز راضی نہین ہوا اور نہ اس بیعت کی فضیلت کے وہ مستحق ہین اور نہ اُنکے لئے سکینہ کا نزول ہو سکتا ہی۔ اور نہ رضامندی خدا سے اُنکو حصہ ملسکتا ہی پس جنکو فتح خیبر نصیب نہین ہوئی وہ بیعت الرضوان مین ہرگز نہین داخل ہو سکتے اگر اسکی تفصیل چاہو تو کتب کلامیہ مین دیکھو ۱۲ منہ

پھرتا ہے حق بقول پیمبر اوسی طرف ‌‌ ‌ پھرتے ہیں جسطرف کو جناب شہ نجف

شاہد ہمارے قول پہ ہے قول مصطفےٰ ‌ ‌ ‌ حق انکے ساتھ ہے ہے مع الحق ہیں دائما

اور مصطفےٰ کے قول ہو حجت قدیر ہیں ‌ ‌ ‌ ثابت ہوا کہ حق پہ جناب امیر ہیں

فی مناقب الخوارزمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال الحق مع علی یزول حیث ما زال یعنی مناقب خوارزمی میں حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ حق علی کے ساتھ ہے جس طرف کو علی پھرتا ہے اوسی طرف کو حق بھی پھرتا ہے وعنہ عن ابی ذر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق مع علی لن یزولا حتی یردا علی الحوض نیز جناب ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سے ارشاد فرماتے تھے کہ تحقیق علی ساتھ حق کے ہے اور حق علی کے ساتھ ہے ہرگز آپس میں جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں واخرج الحاکم عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث ما دار۔ حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خداوند کریم رحمت نازل کرے علی پر الہی پھیر دے حق کو اوسی طرف جس طرف علی پھرے۔ ومن مناقب ابن مردویہ عن ابی موسی الاشعری قال اشھد ان الحق مع علی و

لکن مالت الدنیا باھلھا ولقد سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ ویقول لہ یا علی انت علی الحق والحق بعدی معک۔ یعنی مناقب ابن مردویہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن اہل دنیا نے دنیا کی طرف رغبت کی میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے کہ علی سے فرماتے تھے کہ اے علی تو حق پر ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

واللہ سب سابق الایمان ہیں علی — ثابت ہوا مقرب دیان ہیں علی
سابق ہوئے حق جو امیر عرب ہوا — صدیق ہی علی ولی کا لقب ہوا
کی مرتضیٰ نے پہلے ہی تصدیق مصطفیٰ — صدیق کا لقب ہے انہیں کے لئے بجا

قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولئک المقربون۔ وفی مناقب ابن المغازلی عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون الخ قال سبق یوشع بن نون الی موسیٰ وسبق صاحب آل یاسین الی عیسیٰ وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ وھو افضلھم۔ یعنی ابن المغازلی کی کتاب المناقب میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون السابقون کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یوشع بن نون نے موسیٰ کی طرف سبقت کی اور صاحب آل یاسین نے عیسیٰ کی طرف سبقت کی اور علی بن ابی طالب نے محمد بن عبد اللہ کی طرف سبقت کی یعنی انکی تصدیق کرنے میں اور انپر ایمان لانے میں سب سے سابق ہوئے اور وہ افضل ہیں پہلی دونوں سابقین سے۔ وفی مسند احمد بن حنبل عن محمد بن عبادہ عن عبد اللہ قال

سمعت علی بن ابی طالب یقول انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق
الاکبر لا یقولہا بعدی الا کاذب مفتر لقد صلیت قبل الناس
بسبع سنین۔ یعنی مسند احمد حنبل میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے تھے کہ میں خدا کا بندہ ہون اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور میں
ہون صدیق اکبر اور میرے بعد جو صدیق کہلوائے وہ جھوٹا اور مفتری ہے میں
نے سب لوگون سے سات برس پہلی نماز پڑہی ہے۔ وفی المسند المذکور
عن ابی لیلیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصدیقون
ثلاثۃ حبیب النجار مومن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین
وحزبیل مومن من آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا یقول ربی اللہ
وعلی بن ابی طالب وہو افضلہم۔ یعنی مسند احمد حنبل میں ابو لیلیٰ سے
منقول ہے کہا انہون نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار مومن آل یاسین جس نے لوگون سے کہا تھا
کہ پیغمبرون کا اتباع کرو اور حزبیل مومن آل فرعون جسنے کہا تھا کہ اے
لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور
تیسرا صدیق علی بن ابی طالب ہے اور وہ افضل ہے اونسے۔ وفی مناقب
الخوارزمی عن ابی ایوب الانصاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول لعمار بن یاسر تقتلک الفئۃ الباغیۃ وانت
علی الحق والحق معک یا عمار اذا رایت علیا سلک وادیا وسلک الناس
وادیا فاسلک مع علی فانہ لا یدلیک فی ردی ولن یخرجک من

اهدی یا عمار انہ من تقلد سیفا اعان به علیا علی عدوہ قلدہ الله یوم القیامة وشاحا من در و من قلد سیفا اعان به علی علی قلدہ الله یوم القیامة وشاحا من نار۔ مناقب خوارزمی مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ سنا مین نے جناب رسالت مآب سے کہ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے عمار تجھے گروہ باغی قتل کرے گا اور تو حق پر ہوگا اور حق تیرے ساتھ ہوگا۔ اے عمار جب تو علی کو ایک میدان کی طرف جاتا ہوا دیکھے اور لوگون کو دیکھے کہ وہ اور جنگل کی طرف جا رہے ہیں پس تو علی کا ہی ساتھ دے اور علی ہی کے پیچھے پیچھے چل علی تجکو ہلاکت میں نہ ڈالے گا اور راہ راست و صراط المستقیم سے تیرا قدم باہر نکلنے نہ دیگا۔ اے عمار جو کوئی شخص باین قصد شمشیر حمائل کرے کہ اس سے مدد کرے علی کی تو بروز امید و بیم جناب غفور الرحیم اوسکو موتیونکا ہار پہنائے گا۔ اور جو شخص اس ارادے سے تلوار باندھے کہ علی کے دشمن کی امداد کرے جناب ایزد قہار روز محشر کو آتش دوزخ کا ہار اوسکے گلے مین ڈالیگا

مقولہ انسانیہ

سبحان اللہ جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا واقعی اور سچی پیشینگوئی ارشاد فرمائی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر قربان جائے حضرت نے کیا کیا کچھ فرما دیا ہے مگر لوگون کی آنکھون اور دلون پر کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ نہ کچھ دیکھتے ہیں اور نہ سوچتے ہیں اور نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں

فلیس المشتکی الا الی اللہ تبارک وتعالیٰ وھو احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین۔

فاروق بھی علی ہیں نہیں ہیں کچھ کلام		تصدیق اسکی کرتے ہیں خود سید الانام

ساودی الحق ارازی عن ابی لیلیٰ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علی بن ابی طالب فانہ الفاروق بین الحق والباطل یعنی ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد میرے فتنہ اور فساد برپا ہوگا پس اُسوقت میں علی بن ابی طالب کا اتباع کرو اور اوس کی پیروی لازم جانو کیونکہ وہ فرق کرنے والا ہے حق اور باطل میں۔

مقولہ انتائیسواں

حضرات ناظرین جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو بغور وتامل سوچو اور خوب سوچکر نتیجہ نکالو دیکھو یہ حدیث شریف بھی جناب رسول اللہ کا اعجاز باہر واخبار بالغیب وپیشین گوئی ظاہر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ درایۃ من العقل والانصاف وھو متجنب عن طریق التعصب والاعتساف۔ وایضاً من کتاب المناقب عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ عز وجل۔ نیز کتاب المناقب میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جس نے جدائی اختیار کی علی سے اوسنے جدائی اختیار کی مجھسے اور جسنے مجھسے جدائی اختیار کی اوس نے جدائی اختیار کی خدا وند تعالی سے۔

قربان ہین علی کے یہ خالق[۲۲] کے ہاتھ ہیں	قرآن انکے ساتھ[۲۱] یہ قرآن کی ثنا ہیں

اخرج[۲۳] الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی حاکم نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ سنا میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ ارشاد فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے کبھی آپسمیں جدا ہونگے یہاں تک کہ دونو میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں یہ روایت بھی بطرق متعددہ منقول ہے دیکھو کشف الغمہ وغیرہ کتب حدیث کو

تشبیہ اپنے سر[۲۴] سے نبی نے علی کو دی	اب آنکھ سے غور کرو رتبۂ علی

[۲۴] ساوی الخوارزمی فی المناقب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی منی مثل راسی من بدنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب سید الوری سردار دوسرا شافع روز جزا حبیب خالق ارض وسماء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میرا سر ہے میرے بدن سے۔

---

[۲۳] دیکھو حدیث قدسی نمبر ۵ - از باب اوّل ۱۲ ازلہ

منقولہ از ایڈ

اللہ اکبر اللہ اکبر کسقدر بھائیوں مین اتحاد ور الفت اور وداد ہے

رکھا خدا نے ہاتھ جہاں از رہ کرم ۔ سولا سے مومنین نے رکھے وہان قدم

معراج مصطفٰے کا ہے عرش عظیم پہ ۔ معراج انکا دوش نبی کریم پہ

سبطین پاک کب دوش نبی ہوے ۔ اور خاص اس شرف سے مشرف علی ہوے

پایا نہین یہ پایا کسی اور نے کبھی ۔ افضل تمام خلق سے لاریب ہین علی

رتبے علی کے سوچلو انصاف وغور سے ۔ بازآؤ ظلم وحیف و تعدی و جور سے

جناب علامہ زمان حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ اپنی کتاب مستطاب روائح القرآن مین آیہ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا کی تفسیر مین فرماتے ہین قال الزمخشری فی الکشاف ولما نزلت ہذہ الآیۃ یوم الفتح قال جبرئیل لرسول اللہ خذ مخصرتک ثم القہا فجعل یاتی صنما صنما وہو ینکت بالمخصرۃ فی عینہ ویقول جاء الحق وزہق الباطل فینکب الصنم لوجہہ حتی القاہا وبقی صنم خزاعۃ

المخصرۃ بہ تقدیم الخاء المعجمۃ علی الصاد المہملۃ ما یتوکاء علیہا کالعصا ونحوہ وما یاخذہ الملک یشیر بہ اذا خاطب والخطیب اذا خطب قاموس یعنی مخصرہ کے عصا ہوے

فوق الكعبة وكان من قوارير صفر فقال يا علي ارم به فحمله رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد فرمى به فكسره فجعل اهل مكة يتعجبون ويقولون ما رأينا رجلا اسحر من محمد انتهى۔ اس کے بعد جناب علامہ موصوف اعلی اللہ مقامہ نے اور چند روایات مؤید اسی روایت کی کتب اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ فرماتے ہیں وفی روضۃ الاحباب در بعضے کتب سیر است کہ بتی چند بزرگ در موضع بلند نہادہ بودند چنانکہ دست بآنہا نمیرسید علی مرتضے کرم اللہ وجہہ بعرض رسانید کہ یا رسول اللہ پاے مبارک را بر کتف من نہ واین اصنام را فرود آر آن سرور فرمود یا علی ترا طاقت ثقل نبوت نیست تو پاے بر کتف من نہ واین کار کن علی امتثال امر نمودہ پا بر کتف رسول نہاد وآن بتان را فرود گرفت درین حالت حضرت از وے پرسید کہ خود را چگونہ می یابی گفت یا رسول اللہ چنان می بینم کہ جمیع حجب مکشوف شدہ وگوئیا سر من بساق عرش رسیدہ وبہ ہرچہ دست دراز میکنم بدست می آید حضرت فرمود اے علی خوشا وقت تو کہ کار حق می کنی وحبذا حال من کہ بار حق می کشم ودر روایتے آنکہ فرمود یا علی رسیدی بانچہ میخواستی علی در جواب گفت آرے بخدائیکہ ترا براستی بعث فرمود چنان می بینم خود را کہ اگر خواہم دست بر آسمان تو انم رسانید پس بتان را بر زمین انداخت وقطعہ قطعہ ساخت واز نزدیک میزاب کعبہ خود را بینداخت از جہت ادب وشفقت بر آن حضرت چون بر زمین رسید تبسمے نمود رسول خدا از وے پرسید کہ چہ چیز ترا بخندہ آورد گفت خود را از چنین جاے بلند انداختم وہیچ الم بمن نرسید

آن سرور فرمود اے علی چگونہ الم تو رسد وحالانکہ محمد ترا بر داشتہ بود و جبرئیل فرود آورد اشتہ۔ صاحب روضۃ الصفا نے بھی اسکے قریب قریب مضمون لکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں اقول وھذہ منزلۃ رفیعۃ ودرجۃ منیعۃ ما صعد الیھا احد وما نالہا ید۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس قصہ کو علما و محدثین اہل سنت میں سے امام حنبل اور ابو یعلی موصلی اور خطیب اور طبرانی وغیرہ نے درباب فضائل علی بن ابی طالب وارد کیا ہے اگر اسمیں کچھ فضیلت نہ ہوتی تو آنحضرت کے فضائل مین اسکو کیون شمار کرتے اور نیز شعراے عرب و فارس نے اس حکایت اور فضیلت کو اپنے اشعار مین بیان کیا ہے۔ دیکھو امام شافعی جو کہ اہل سنت کے چار امامون مین ہیں انکے ان اشعار کو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ مین نقل کیا ہے۔

قال الشافعی

یا رب بالقدم التی اوطأتہا	من قاب قوسین المحل الاعظما
وبحرمۃ القدم التی جعلت لہ	کتف الموید بالرسالۃ سلما
ثبت علی متن الصراط تکرما	قدمی وکن لی محسنا ومکرما

اس کے بعد ابن الحدید وغیرہ کے اشعار لکھے ہیں۔

وھذا المعنی لخصہ بعض الادباء فی بیتین من الشعر فقال

اقدامہ مسست ظہرا بہ مسحت	لیل الالہ لتنزیل واحسان

یاد اضحًا قد مید حینًا و ضعت | یدا الاله علیه عز من شان

وقال بعضهم شعر

محمد راس الاسباط نعله | لکن لك كتف المصطفى و اسها علی

اور شعرای عجم مین سی بعض نے یون کہا ہی

اے دادہ شہان بحکم تو باج نبی | وے بعد نبی بر سر تو تاج نبی
ای تو کہ معراج تو بالاتر شد | یک قامت احمدی ز معراج نبی

اور فاضل فیضی اپنے ایک قصیدہ مین یون کہتا ہی

اما میکہ روز وفات پیمبر | خلافت گذار د بماتم نشیند
زہے نقش پائے کہ بر دوش احمد | ز مہر نبوت بمقدم نشیند

وقال الاخر

علی بر دوش احمد چشم بد دور | عیان شد معنی نور علی نور

اس کے بعد اور وجوہات اس فضیلت عظمیٰ و شرافت کبرے کی ثبوت
ہیں بہ تفصیل تمام بیان فرمائے ہیں دیکھو تفسیر رواج القرآن

سردار کائنات حبیب خدا ب | فرماتے ہیں علی کو یہ ہیں سید العرب

اور نیز کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۱۵ پر مرقوم ہے۔

فائدہ عجیبہ اصحاب ثلثہ ... [illegible]

وللامام الشافعی رحمه الله انشاهذه الابيات

قيل لي قل بعلي مدحا	ذكره يخمد نارا موصدة
قلت لا اقدم في مدح امرء	ضل ذو اللب الى ان عبده
والنبي المصطفى قال لنا	ليلة المعراج لما صعده
وضع الله بظهري يده	فاحس القلب ان قد برده
وعلي واضع اقدامه	في محل وضع الله يده

۲۲ روى الحافظ ابونعيم في حلية عن الحسن بن علي عليهما السلام قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ادع لي سيد العرب يعني عليا۔ فقالت عايشه الست سيد العرب فقال انا سيد ولد ادم وعلي سيد العرب فلما جائه ارسل الى الانصار فاتوه فقال لهم يا معشر الانصار الا ادلكم على ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعده ابداً قالوا بلى يا رسول الله قال هذا علي فاحبوه بحبي واكرموه بكرامتي فان جبرئيل عليه السلام امرني بالذي قلت لكم عن الله عزوجل یعنی حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیا مین جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجکو جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ سید العرب یعنی علی علیہ السلام کو میرے پاس بلالا اسوقت یہ ارشاد رسول رب عباد کا سنکر حضرت بیوی عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب

تھیں ہیں جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور علی سردار ہے عرب کا۔ جب علی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو روانہ کیا کہ انصار کو حاضر کیجے جب انصار بخدمت سید ابرار حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار میں تمکو ایسی چیز کی طرف رہبری کروں کہ اگر تم اوس سے تمسک کرو تو کبھی اسکے بعد گمراہ نہ ہو سب نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ضرور ہمکو آپ ایسے امر کی طرف ہدایت کریں فرمایا جناب رسول خدا نے کہ دیکھو یہ علی ہے اسکی محبت اختیار کرو اس سے محبت رکھو میری محبت کے سبب اور اسکا اکرام کرو میرے اکرام کے سبب پس جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ سب کچھ بحکم الہی کہہ رہا ہوں پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کی طرف سے میرے پاس یہ حکم لائے ہیں۔ از کشف الغمہ۔

مسجد میں جنکے در تھے کئے مصطفیٰ نے بند — پایا علی نے اسمیں بھی پایہ بہت بلند
یعنی کہ شہر علم نبی کے باب کا — مسجد میں در بحکم الہی کھلا رہا

جناب علامۂ زمان اورع الناس حضرات مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ فی اعلا علیین بحرمۃ جدہ سید المرسلین وابیہ امیر المومنین صلی اللہ علیہما و ذریتہما الطیبین تفسیر روائح القرآن کے صفحہ ۷۷ میں فرماتے ہیں۔

وثامنها انفتاح باب علی وحدہ الی المسجد دون سائر الاصحاب

و اخراج الاصحاب والاعمام واسکان ال علی فیہ امراً من اللہ العلام

اخرج النسائی وھو احد الاصحاب الصحاح الستۃ فی الخصائص
بطرق عدیدۃ عن ابن عباس قال امر رسول اللہ بابواب المسجد
فسدت الا ابواب الا باب علی۔ یعنی نسائی جو کہ جامعین صحاح ستہ میں
سے ہیں اپنی کتاب الخصائص میں اس حدیث کو بطرق عدیدہ نقل فرماتے
ہیں یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد نبوی میں جسقدر لوگوں کے گھروں کے دروازے
ہیں سب بند کر دئے جاویں سوائے دروازۂ علی کے سب ابواب بند کر دئے
گئے۔ وعن الحرب بن مالک قال اتیت مکہ فلقیت سعد بن ابی
الوقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ۔ قال کنا مع رسول اللہ
فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ
وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت
اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا
الغلام ان اللہ ھو امرہ۔ حرب بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے
ہیں کہ میں مکہ میں پہونچا اور سعد بن ابی وقاص سے ملا اور ان سے پوچھا
کہ کیا تمنے کوئی تعریف علی کی سنی ہے اونھوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہتے تھے پس ایک دن ہم لوگوں میں
رسول خدا کی طرف سے یہ ندا دی گئی کہ سوائے آل رسول اللہ اور آل علی کے
اور سب لوگ مسجد میں سے نکل جائیں پس ہم سب لوگ مسجد میں سے نکل گئے

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے چچا عباس رسول اللہؐ کے
پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنی تمام اصحاب اور چچاؤں کو
مسجد سے نکال دیا اور اس لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا۔ فرمایا رسول اللہ نے
کہ میں نے تمہارے نکالنے کا اور اس لڑکے کی سکونت کا خود حکم نہیں دیا
بلکہ اللہ جل جلالہ احکم الحاکمین نے اس امر کا حکم دیا ہے۔ عن سعد
ان العباس اتی النبی فقال سددت ابوابنا الا باب علی فقال
ما انا سددتها ولکن فعل اللہ ذلک انتھی۔ سعد کہتے ہیں کہ عباس
عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خداؐ کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے صرف ایک علی کا
دروازہ کھلا رکھا ہے۔ جناب رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ میں
نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ تمہارے دروازے بند کئے بلکہ یہ کام خداوند
تعالیٰ نے کیا ہے۔ پھر جناب مفتی صاحب اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ
فرماتے ہیں طریقۃ ملکوتیۃ وجوہرۃ یاقوتیۃ اقول ان فی ھذہ القصۃ
الحقۃ الشائعۃ فی الافواہ۔ اشارۃ قدسیۃ الی ان باب علی مفتوح
الی بیت اللہ وطریقہ منتہیۃ الی الحق جل وعلاہ فھو الحری بان
یقتدی بہ دون من بابہ مسدود وھو من جوار اللہ مطرود
فطوبیٰ للذین رجعوا بعد سید الانس والجان الی دار لھا بابان
احدھما باب یوصل الی مدینۃ العلم اعنی النبی الکریم واخرھما
باب مفتوح الی بیت اللہ العلیم وحبذا صاحبھا علی الذی

والا فی بیت اللہ وفتح بابہ فی بیت اللہ واستشہدا فی بیت اللہ و
ہو باب مدینۃ رسول اللہ۔ فالحمد للہ الوہاب علی ما فتح علینا ہذا
الباب ولقد نظمت ہذہ الدرۃ البہیۃ فی تلک القطعۃ الفارسیۃ فقلت

شد فیضیاب ہر دو جہان از در علی	بے بہرہ آنکہ گشت جدا از در علی
بگشود مصطفےٰ در حیدر بمسجدش	یعنی کہ می رسی بخدا از در علی

انتہی کلامہ رفع اللہ مقامہ ومن مناقب الفقیہ بن المغازلی قال
اخبرنا احمد بن محمد اجازۃ قال اخبرنا عمر بن شوذب قال حدثنا
احمد بن عیسیٰ بن الہیثم قال حدثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
قال حدثنا ابراہیم بن محمد بن میمون قال حدثنا علی بن عابس
عن الحارث بن حصین عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ عز وجل اوحی
الی نبیہ موسیٰ علیہ السلام ان ابن لی مسجداً طاہراً لا یسکن الا
موسیٰ وہارون وابنا ہارون وان اللہ عز وجل اوحی الیّ
ان ابنی مسجداً طاہراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی یعنی فقیہ
مغازلی نے کتاب المناقب میں بسند مذکور روایت کی گئی ہے کہ کہا عدی
بن ثابت نے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مسجد کی
طرف تشریف لائے پس فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے وحی
کی کہ میرے واسطے مسجد پاکیزہ بنا کہ جسمیں موسیٰ اور ہارون اور اولاد ہارون
کے سوا اور کوئی سکونت نہ کرے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ وحی کی ہے

کہ مسجد پاکیزہ بناؤں اور سوائے میرے اور علی اور اولاد علی کے اور کوئی اُس میں سکونت نہ کرے۔ از کتاب العمدہ ابن لبطریق رضی اللہ عنہ

اور کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ کے صفحہ ۱۶۳ پر حدیث قدسی درباب سد ابواب اصحاب از مسجد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب والبقاے باب جناب ابوتراب باب مدینہ علم شافع یوم الحساب یوں منقول ومسطور ہے عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن مالک بن عطیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفرؑ۔ ان اللہ اوحی الی نبیہؐ ان طہر مسجدک واخرج من بالمسجد من یرقد فیہ باللیل ومر بسد ابواب من کان لہ فی مسجدک باب الا باب علی ومسکن فاطمہ ولا یمرن فیہ جنب ولا یرقد فیہ غریب فامر رسول اللہ بسد ابوابہم الا باب علی واقر مسکن فاطمہ علیہما السلام علی حالہ یعنی جناب امام محمد باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کی کہ اپنے مسجد کو پاک کر اور نکالدے اونکو جو مسجد میں سویا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے مسجد میں دروازے کھول رکھے ہیں اونکے دروازے بند کرنے کے لئے حکم دے صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گھر کا مسجد میں کھلا رہے اور سب دروازے بند کئے جائیں اور کوئی شخص حالت جنب میں مسجد میں سے نہ گزرے اور نہ کوئی مسافر مسجد میں سونے پائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے سب دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گھر کا بدستور سابق قایم اور بحال رکھا۔ از جواہر السنہ فی الاحادیث القدسیہ

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث منزلت میں جو مضمون ہدایت مشحون ماتحت دلیل پنجم تحریر فرمایا ہے اسکا خلاصہ اس مقام میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ پس واضح ہو کہ علامہ نحریر فقیہ ابو الحسن علی بن محمد المغازلی نے جو کہ علما و محدثین اہل سنت میں سے بہت بڑے عظیم الشان عالم اور اعلا درجہ کے مشہور و معروف و مقبول و معتمد و ثقہ محدث ہیں۔ اپنی کتاب المناقب میں سد ابواب اصحاب کے باب میں حدیث وارد کی ہے۔ عن حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لم یکن لہم بیوت یبیتون فیہا فی المسجد فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابہا الی المسجد وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیہم معاذ بن جبل نادی ابا بکر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تخرج من المسجد فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من المسجد ثم ارسل الی عمر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج منہ فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من مسجد اللہ ورسولہ غیر ان رغب الی اللہ فی خوخۃ فی المسجد فابلغہ معاذ ما قال عمر ثم ارسل الی عثمان وعندہ رقیۃ فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من المسجد وقال رسول اللہ لعلی اسکن انت طاہرا ومطہرا ونفس ذلک رجال علی علی فوجدوا فی

انفسہم وتبین فضلہ علیہم وعلی غیرہم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام خطیبًا فقال ان رجالًا یجدون فی انفسہم فی انی اسکنت علیًا فی المسجد واللہ ما اخرجتہم وما اسکنتہ ان اللہ عز وجل اوحی الی موسیٰ واخیہ ان تبوّا لقومکما بمصر بیوتًا واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوٰۃ وامر موسیٰ ان لا یسکن مسجدہ ولا ینکح فیہ ولا یدخلہ الا ہارون وذریتہ وان علیًا منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ وہو اخی دون اہلی ولا یحل مسجدی لاحد ینکح فیہ النساء الا علی وذریتہ فمن شاء فہٰہنا واومی بیدہ الی الشام انتھٰی ۔ یعنی حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب مدینہ مین آئے تو اُنکے رہنے کیواسطے گہر نہ تہے مسجد نبوی مین راتکو سویا کرتے تہے ایکدن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تمہین آخر احتلام بہی ہوجاتا ہے اس حکم کو سنکر صحابہ نے گرداگرد مسجد کے گہر بنالئے اور اُن گہرون کے دروازے مسجد نبوی میں رکہے کچہہ عرصہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ لوگون کو یہ حکم سنادو کہ اپنے دروازے جو مسجد مین کہول رکہے ہیں بند کردین معاذ بن جبل نے یہ حکم حضرت ابوبکر خلیفہ اول کو سنایا اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہین فرمایا ہے کہ مسجد سے نکل جاؤ اونہون نے کہا کہ بہت اچہا پس اُنکا دروازہ جو مسجد

ہیں تنہا بند کردیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے پہر حضرت عمر خلیفہ ثانی کو یہ حکم بہیجا کہ رسول خدا تمکو فرماتے ہیں کہ تم اپنے اوس دروازے کو جو مسجد مین ہے بند کرو اونہون نے قبول کیا پس دروازہ اونکا بند کیا گیا۔ اور وہ مسجد خدا اور رسول سے نکل گئے لیکن اونہون نے یہ درخواست کی کہ ایک روشندان یا طاقچہ اونکا مسجد مین رکہا جاے معاذ بن جبل نے اون کی درخواست کی اطلاع جناب رسول خدا کو پہونچا دے۔ پہر حضرت عثمان خلیفہ ثالث کو یہ حکم نبوی سنایا گیا اوس زمانہ مین رقیہ اونکی زوجہ تہی حضرت عثمان نے حکم نبوی کو قبول کیا اور دروازہ بند کردیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تو مسجد مین سکونت رکھ دراں حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے۔ جب لوگون نے امیر المومنین علیہ السلام کا یہ فضل اور شرف دیکہا تو حسد کرنے لگے اور اپنے دلون مین سخت ناراض ہوئے اور فضیلت اور بزرگی امیر المومنین علی علیہ السلام کی اون لوگون پر جو مسجد سے نکالے گئے تہے اور نیز دیگر جملہ اصحاب رسول پر ظاہر و آشکار ہوگئے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت کو دیکہکر صحابہ کے ناخوش اور ناراض ہونے کی خبر جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کو پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ تحقیق لوگ اس امر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مینے علی کو مسجد مین ساکن رکہا اور ان لوگون کو مسجد سے نکالدیا قسم خدا کی مینے اوسکو مسجد مین ساکن نہین کہا اور نہ مین نے اون لوگون کو نکالا اللہ

عز و جل نے موسے اور اونکے بھائی ہارون کو وحی کی تھی کہ تم اپنی قوم کے لئے مصر مین گھر بناؤ اور اپنے گھرون کو قبلہ بنا لو اور نماز پڑھو اور موسے کو یہ حکم دیا تھا کہ اوسکے مسجد مین سوائے ہارون اور اونکے ذریت کے اور کوئی سکونت اختیار نہ کرے اور نہ مسجد میں کوئی عورت سے مباشرت کرے سوا سے ہارون اور ذریت ہارون کے اور تحقیق علی مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور وہ میرا بھائی ہے اور میری مسجد میں رہنا سہنا اور اوسمیں مباشرت بنسا ہونا سوائے علی اور اولاد علی کے اور کسی کے واسطے حلال اور جائز نہیں تم مین سے جس شخص کو یہ فضیلت علی کی ناگوار معلوم ہوتی ہے وہ یہان سے چلا جاے اور اشارہ شام کیطرف کیا۔ انتہیٰ ۔

حضرات ناظرین دیکھو اس حدیث سے ظاہر و آشکار ہو گیا۔ کہ جناب احمد مختار حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے حدیث منزلت کے ساتھہ استحقاق جمیع صحابہ پر تقدم اور ترجیح دینے کا امیرالمومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمایا ہے اور اصحاب پر امیرالمومنین علیہ السلام کی افضلیت کے واسطے احتجاج اور استدلال کیا ہے یعنی آنحضرت نے اس حدیث سے یہ امر ثابت فرمایا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام تمام صحابہ سے مقدم اور افضل ہین جسطرح ہارون موسیٰ کے تمام اصحاب پر مقدم اور سب سے افضل تھے اسی واسطے حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے موسیٰ کو ارشاد کیا تھا کہ تمہاری مسجد مین سوائے ہارون اور ذریت ہارون کے اور کوئی رہنے نہ پائے اور نہ اوسمین کوئی نکاح کرے چونکہ علی پیغمبر خدا کے لئے مثل ہارون

کے ہیں سو ہی سے اس لئے خاص علی اور ذریت علی کے لئے مسجد نبوی مین رہنا سہنا حلال اور جائز ہوا۔ پس یہ دلیل ظاہر و برہان باہر اس امر کے لئے ہے کہ جمیع فضائل اور مکارم اور معالی اور محاسن اور محامد جو ہارون اور انکی ذریت کے لئے ثابت تھے وہ سب فضائل اور فواضل اور محامد اور محاسن علی اور اولاد علی کے لئے ثابت و متحقق ہیں اور دیکھو اسی مشابہت کی وجہ سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو مسجد نبوی مین رہنے سہنے کے لئے دیگر صحابہ پر ترجیح اور تقدیم دی گئی پس اب ظاہر ہو گیا کہ حدیث منزلت کو جو لوگ خلافت جزیہ منقطعہ ناقصہ پر حمل کرتے ہیں اور عموم منازل و مراتب ہارونیہ جناب سید الوصیین کے لئے ثابت نہین کرتے وہ لوگ بہت بڑی غلطی پر ہیں کیونکہ معاذ اللہ وہ لوگ تو جناب سید المرسلین حبیب رب العلمین مخبر صادق و امین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کی تکذیب کرتے ہیں دیکھو جناب اشرف الانبیاء جنکے شان مین خالق ارض و سما اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ وہ حضرت تو حدیث منزلت سے عموم منازل و مراتب و فضائل ہارونیہ علی علیہ السلام کے لئے ثابت فرماتے ہیں کیونکہ اگر حدیث منزلت سے صرف منزلت خاصہ او خلافت جزیہ منقطعہ مراد ہوتی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین کو مسجد مین رکھنے اور دیگر صحابہ کو نکال دینے پر اس حدیث سے استدلال اور احتجاج نہ فرماتے اور یہ حدیث باعث تخصیص اسکان علی و اخراج دیگر صحابہ نہ ہو سکتے۔ اگرچہ اس حدیث شریف سے جمیع مراتب اور تمام منازل

وفضائل ہارون علیہ السلام کے امیرالمومنین علیہ السلام کیواسطے ثابت اور متحقق ہوگئے لیکن یہ حدیث جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی عصمت اور طہارت پر بھی بابلغ وجوہ دال ہے کیونکہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اسکن انت طاھرا وسطھرا یعنی تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے اس فقرہ سے بکمال وضوح ظاہر واشکار ہوگیا کہ مسجد نبوی مین امیرالمومنین اور اونکی اولاد طاہرین کی سکونت کا سبب اونکی طہارت اور مطہریت تھے جو جہت اغیار مین بالکلیہ مفقود تھی اور وہی انکے نکالے جانیکا باعث تھا نیز واضح ہو کہ ہارون علیہ السلام کے لئے عصمت قطعی اور حتمی طور پر ثابت ہے اور انکے عصمت کو سب لوگ تسلیم کرتے ہین جناب رسول خدا نے علی اور اولاد علی کو مثل ہارون و اولاد ہارون کی مسجد مین رہنے کے بارہ مین جو تخصیص دی تو ظاہر ہے کہ تمام مناقب اور مراتب ہارون کے علی کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے ثابت فرمائے اور ہارون کے مراتب مین سے ایک عصمت بھی ہے پس عصمت علی کے لئے ثابت ہوئی اور جب علی علیہ السلام کیلئے عصمت ثابت ہوئی تو علی علیہ السلام کے لئے خلافت بلافصل کے ثبوت مین کوئی عقلمند شک اور شبہہ نہین کرسکتا کیونکہ معصوم کی نیابت اور خلافت معصوم ہی کے واسطے سزاوار ہے نہ اغیار کے لئے۔ اور نیز اس حدیث شریف سے ظاہر ہوا کہ جن صحابہ کے ابواب مسجد نبوی صلعم مین سے بند کردی گئی تھے وہ لوگ سخت ناخوش اور ناراض ہوئے جب اونکے ناخوش ہونے کی خبر جناب سرور عالم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہتمام تمام انکی
تردید اور ابطال اوہام انام کے لئے خطبہ پڑھا اور اسمین صاف صاف حضرت
صلعم نے فرمایا کہ علی کو مسجد مین رہنے دیا اور دیگر صحابہ کو نکالدیا بحکم خداوند
تعالی ہے اگرچہ ظاہر ہے کہ جمیع افعال حبیب رب متعال کے بوحی خداوند
ذوالجلال ہیں لیکن مزید تاکید لوگون کے اوہام ووساوس کو دفع کرنے
اور اپنے سیادت اور وصی برحق کی فضل اور بندگی کو ظاہر کرنے کی غرض سے
آنحضرت نے خود اس امر کی تصریح بھی کردی کہ یہ دونون امر بوحی الہی ہین۔ اور
نیز فقرہ فمن شاء فههنا واومی بیدہ الی الشام سے ظاہر ہوا کہ جو لوگ اپنے
دروازون کے بند اور مسدود ہونے کی وجہ سے ناخوش ہوئے تھے اونپر
جناب رسول کریم جنکی شان مین انک لعلی خلق عظیم ہے ایسے
غضبناک ہوئے کہ اونکو شام کی طرف چلے جانے کے لئے اشارہ فرمایا۔
غرض آنحضرت صلعم کی اس سے یہ تھی کہ اگر تم لوگ علی بن ابی طالب کی تفضیل
اور ترجیح سے ناخوش ہوتے ہو اور علی کے فضائل اور مناقب اور مدارج
کو حسد اور عداوت کی وجہ سے دیکھ نہین سکتے ہو تو مدینہ منورہ سے شام کی
طرف جو مسکن کفار و لئام کا ہے چلے جاؤ۔

مقولہ زائر

باب مدینۃ العلم کے باب کا مسجد نبوی میں مفتوح اور کھلا رہنا بیشک اوس
جناب کی فضیلت کو ایسی طرح ثابت کرتا ہے کہ منکرین کو ہرگز مجال انکار

باقی نہین آسنا و صدقنا لاریب جناب امیرالمومنین و سیدالوصیین علیہ السلام کے واسطے یہ ایک ایسی فضیلت خصوصیت کے ساتھ ہے کہ اور کسی کے لیئے صحابہ مین یہ فضیلت اور یہ خصوصیت تو در کنار اسکا عشر عشیر بلکہ ہزار داں حصہ بھی نصیب نہین ہوا کچھ شک نہین کہ یہ فضیلت بہت اعلا درجے کے فضائل مین سے ہے اس فضیلت عظیمہ سے خدا و رسول نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب اور اُنکی ذریت طاہرہ کو ہے خصوصیت دی ہے جس شخص کے مزاج مین کچھ انصاف ہو اور دل اُسکا گمراہی و ضلالت و اعتساف کی کدورتون سے پاک اور صاف ہو اور آنکھون پر تعصب اور ہٹ دھرمی کا پردہ نہو محض اپنی بےعقلی یا خوش اعتقادی سے اپنے باپ دادا کی تقلید محض کا خوگر وہ نہ ہو طلب حق پر آمادہ ہو طبیعت مین تحقیق اور تدقیق کا مادہ ہو سوچنے کی عادت اور لیاقت اور بات کے سمجھنے کا ارادہ ہو تو اُس آدمی کے لیئے صرف ایک یہی فضیلت جناب امیرالمومنین و سیدالوصیین باب مدینۂ علم مصطفیٰ مصداق انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی اور وافی ہوگی انشاء اللہ القوی الکریم و ھو الہادی الی الصراط المستقیم۔

نظم

جو فضل مرتضیٰ کو خدا نے عطا کیئے
اپنے کسی کو بعد پیمبر نہین ملے

پہلے تو اسکے گھر مین ہی پیدا کیا انہین
پھر اپنی ذات پاک کا شیدا کیا انہین

جو مسجد نبی مین صحابہ کے باب تھے
حکم جناب حق سے وہ مسدود سب

یہ فضل بھی ہے خاص نبی کے وزیر کا — مسجد مین در کھلا تھا جناب امیر کا
اور جب دیا علی کو شہادت کا مرتبہ — وہ بھی خدا نے اپنے ہی گھر مین عطا کیا
کیون منصفو یہ فضل بھلا کسنے پائی ہین — یہ خاص شیر حق کے ہی حصہ مین آئی ہین
اللہ اور رسول کو پیارے ہین مرتضی — شکر خدا امام ہمارے ہین مرتضی
امید مغفرت ہے ولاسے حضور سے — لیوینگے ہم بہشت خدا سے غفور سے
بیشک نجات انکے ولا پر ہے منحصر — ناجی محب ہے انکا عدو داخل سقر
انکے محب ہے حوض سے سیراب ہونگے — دشمن جو ہین وہ اپنی حالت پہ روئینگے
پیاسے رہینگے حوض سے پانی نہ پائینگے — درکات اسفلین جہنم مین جائینگے
انکے عدو کی جا کوئی غیراز سقر نہین — حاصل کبھی بھی اوسکو وہانسے مفر نہین
حزب خدا ہے پاک ہین شیعہ علی کے ہین — شیطان کا گروہ عدو دین ولی کے ہیں
حزب خدا ہین زیبا وہ جنت النعیم — شیطان کا گروہ ہے سب اہل جحیم

نظم زائر بطرز دیگر بمدح مولائے مومنین و امام المتقین علیہ السلام

گھر مین خدا کی ولادت ہے۔ خانۂ حق مین سکونت ہے۔ بیت خدا میں شہادت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
اپنیر حق کی عنایت ہے۔ اپنیر حق کی رحمت ہے۔ خاص یہ انکی فضیلت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
انکو نبی کی محبت ہے۔ انکو نبی سے قرابت ہے۔ انکو نبی سے اخوت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
اسنے نبی کو الفت ہے انکو نبی سے محبت ہے۔ حاصل انکو سیادت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
حق کو اسنے محبت ہے۔ انکو حق سے مودت ہے۔ اپنیر حق کی عنایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

انکو نبی کی وصایت ہے حاصل انکو نیابت ہے زیبا انکو خلافت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

حاصل انکو شرافت ہے واصل انکو سعادت ہے کاملٔ انکی کرامت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

لازم انکی ولایت ہے واجب انکی مودت ہے انکو ملک کی امارت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ہمکو انس محبت ہے انکو ہمسے الفت ہے آپنے ہمکو ہدایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ہمکو اُنسے مودت ہے اُنکی ہمکو حمایت ہے ان سے ملے شفاعت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

رتبے مین اعلیٰ ہیں حیدر ۔ علم مین یکتا ہیں حیدر سب سے اولیٰ ہیں حیدر سب کے مولیٰ ہیں حیدر

صاحب فتوے ہیں حیدر سب سے اقضا ہیں حیدر انکے لئے یہ فضیلت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

مومن انکے موافق ہیں مبغض انکے منافق ہیں خالق کے یہ عاشق ہیں طاہر ہیں اور صادق ہیں

دنیا کے یہ طالق ہیں زہد مین سب پہ فایق ہین ۔ نان جوین پہ قناعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ماہ علی اور مہر پیمبر سند ر احمد ہادی حیدر قاتل عنتر فاتح خیبر شیر خدا منصور و مظفر

نوح کی کشتی کے لنگر علم مین سب سے ہیں بہتر ۔ انکو سب پہ امارت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

حق کے ولی اور عابد ہین ۔ راکع ہیں اور ساجد ہیں شاکر ہین اور حامد ہیں آتش کفر کے خامد ہیں

احمد کے یہ شاہد ہین دنیا سے یہ زاہد ہیں لذت سے خود نفرت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

دُلدل انکا گھوڑا ہے لاسیف سے اُسکا جوڑا ہے ۔ کفر کے دل کو موڑا ہے ۔ خیبر کا در توڑا ہے

عمرو کے سر کو پھوڑا ہے جو وصف کرین سو تھوڑا ہے ۔ حیدر کی یہ شجاعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

افضل و اعلیٰ ہیں حیدر ۔ رتبہ میں بالا ہین حیدر سب کے شیدا ہیں حیدر شافع فردا ہیں حیدر

سب سے اتقا ہیں صاحب نجویٰ[1] ہیں حیدر انکے لئے یہ آیت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

وصف علی گو ظاہر ہے پر حد بیان سے باہر ہے عاجز بندہ ذاکر ہے ذاکر کیا جو ماہر ہے

غائب ہے یا حاضر ہے مدح علی مین قاصر ہے سب کی زبان مین لکنت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

[1] دیکھو مواہب القرآن صفحہ ۵۹۱ ۔

اذا بلغت الی هذا المقام عند تالیف الاربعین نبعث هذه القصیدة
فی مدح مولانا امیر المومنین صلوٰة الله علیه واولاده الطیبین تقبلها
الله باحسن القبول واجذل بها قلب سیدنا الرسول فرحم بها ابدا
ساداتنا علی والحسن والحسین وستنا البتول صلی الله علیه وعلیهم
ماهبت الاذیب والشمال والله یوسف القبول علی عنده علم الکتاب که
طوبیٰ له حسن المآب ۔ قوله تعالیٰ من عنده علم الکتاب فی آخر
سورة الرعد ۔ صدرها قل کفی بالله شهیدا بینی وبینکم روی
العلامه رضوان الله علیه عن الجمهور انه علیؑ وقد شهد الله بان
علیاً هو الشهید فی قوله الماضی ویتلوه شاهدٌ فانه انشاهد علی ذلك
وکفی بالله شهیدا ۔ ومن کان کافیاً فی الشهادة علی الرسالة فهو معصوم
ومن کان قرینًا بالله فهو ذو فضلٍ عظیم ۔
قال المیبذی فی الفواتح ۔ ثعلبی از عبدالله بن عطار روایت کند که عبدالله
بن سلام می گفت که مراد از من عنده علم الکتاب علی است ۔ وآن حضرت بسیار
فرمودی سلونی قبل ان تفقدونی انتهی نقله الحاجه از روایح القرآن

مقولۂ نرائیا

قول سلونی قبل ان تفقدونی سوائے جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے صحابہ میں کسی نے کبھی نہیں کہا ۔

علیؑ علمہ علم الرسول ... لہ المفتوحؑ منہ الف باب
لہ علم لدنی من اللہ ... ھو الاقضیٰ لہ فصل الخطابؑ
لہ علم لما ازداد جناناً ... ولو لم یبق شیٌ من حجاب
وان المصطفیٰ للعلم مصرؑ ... امیر المومنین لہا کباب
لہ فضل لہ جاہٌ عظیمٌ ... لنا المولیٰ الملیک المستجابؑ

اخرجؑ ابن المغازلی بسندہ عن ابی الصباح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لما صرت بین یدی ربی کلمنی وناجانی فما علمت شیئاً الا علمتہٗ علیا فھو باب علمی ازینابیع المودۃ یعنی ابن المغازلی نے اپنی سند سے بواسطہ ابی الصباح عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مین خداوند تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا ہون اور جب مین نے جناب الٰہی سے باتین کی ہیں تو جو کچھہ مین نے جناب باری سے علم حاصل کیا اور جو کچھہ سیکھا وہ سب کچھہ مین نے علی کو تعلیم کیا اور سکھلایا ہے۔ پس علی میرے علم کا دروازہ ہے ۔ واخرجؑ الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علم اللہ وعلم علی من علم النبیؑ وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحرؑ یعنی حموینی بسند خود روایت کرتے ہیں کہ فرمایا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہ علم جناب رسول اللہؐ کا علم الٰہی سے تھا اور علم علی کا رسول اللہؐ کے علم سے ہے اور علم میرا علیؑ کے علم سے ہے اور نہیں ہے میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علیؑ کے علم کے مقابل مین مگر ایک قطرہ سات دریاؤن مین سے ۔

رفيع شانه الله اكبر — منيع فضله فوق الحساب
هو المختار في المحراب ليلاً — هو القتال في يوم الحراب
فتى ماله في الخلق ند — وصار معه فهم الجواب
شجاع باسل بطل كمي — وكلما وحيدة الضراب
رحيم بين قوم مؤمنين — لكفار اشد من العقاب
وطاعة فاوجبها القدير — على المخلوق طرا في الكتاب
على المخلوق بعد المصطفى — له فضل بدون الارتياب
هو المعصوم بعد المصطفى — هو الهادي الى درب الصواب
بنفس محمد خير الانام — فكرمه الكريم بالخطاب
وبيت الله مولده الكريم — فخصصه الرحيم بانتخاب
وبيت الله مسكنه دواما — لاظهار بتفضيل الجناب
وحبل الله مشهده لاهل بيته — ليجزل اجره عند الحساب
على حبه فلك النجاة — عداوته قطعاً فان العذاب
على بغضه ذنب عظيم — على حبه راس الثواب
على بغضه حوب كبير — على وده حسن المآب
على حبه حسنات عديد — عداوته مخفيات العقاب
امير المؤمنين فداه نفسي — شفيع الناس في يوم الحساب
كريم ماله في الخلق مثل — واسخى الناس مخضر الجناب
امير ما له شانطنبر — وزير المصطفى ملك الرقاب

وصنو المصطفیٰ من غیر شک ۔۔۔ ولی اللہ بدون الارتیاب
ھو المولیٰ لمن مولاہ طاھا ۔۔۔ واولیٰ بعبادۃ بالانتخاب
امام الناس عند المصطفیٰ ۔۔۔ بنص من رسول والکتاب
الا یا سیدی کہفی رجائی ۔۔۔ فکن لی شافعاً یوم الحساب
وفرج کربتی واکشف ھمومی ۔۔۔ وادرک ثم غوثاً اذ الاضطراب

٢٨ اشجار مختلف سے ہے خلقت بنی ہوئی ۔۔۔ پر ایک ہی درخت سے ہیں احمد و علی

روی الخوارزمی فی المناقب عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی۔ از کشف الغمہ یعنی خوارزمی نے کتاب المناقب میں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے اس حدیث کو مجلد حدیث نور میں حدیث نور کی تائید کے واسطے بہت نفر علما و محدثین اہل سنت کی کتابوں سے نقل فرمایا ہے دیکھو مجلد حدیث نور صفحہ ٢٤٣ سے صفحہ ٢٤٩ تک پھر جناب مرحوم فرماتے ہیں وازانجملہ ہست حدیث شجرہ باسلوب دیگر کہ حاصلش اینست کہ خلق کردہ شد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شجرہ کہ آنحضرت اصل انست وجناب امیر المومنین فرع ان وحسنین علیہما السلام اغصان آن اور اس حدیث شریف کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی

اور سلیمان بن احمد الطبرانی اور ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی اور ابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی و علی بن الحسن المعروف بابن العساکر و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اور ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولتابادی اور سید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل نے روایت کیا ہے اور جناب مرحوم نے ان کل روایات کو نقل فرمایا ہے منجملہ انکے یہ ہے کہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کفایت الطالبین کہتے ہیں۔

الباب السابع والثمانون

اخبرنا الحافظ یوسف بن خلیل بن عبد اللہ الدمشقی بحلب اخبرنا محمد بن اسمٰعیل بن محمد الطرسوسی اخبرنا محمد اسمٰعیل الصیرفی اخبرنا ابو الحسین بن فاذشاہ اخبرنا الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی اخبرنی الحسن بن ادریس التستری حدثنا ابو عثمان طالوت بن عباد الصیرفی البصری حدثنا فضال بن جبیر حدثنا ابو امامہ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتیٰ وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا وعلی فرعہا وفاطمۃ لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا فمن تعلق بغصن من اغصانہا نجی ومن زاغ عنہا ہوی ولو ان عبداً عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم الف عام ثم الف عام لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم

تلا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قلت ھذا حدیث
عال رواہ الطبرانی فی معجمہ کما اخرجناہ سواء ورواہ محدث
الشام فی کتابہ بطرق شتی۔ فمن ذلک ما اخبرنا الشیخان محمد
بن سعید بن الموفق الخازن النیسابوری ببغداد وابراھیم بن
عثمان الکاشغری بنہر علی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم
علی بن الحسن الشافعی اخبرنا ابو یعلی حمزہ بن احمد بن عبد اللہ بن
علی المقری اخبرنا ابو طالب عمر بن ابراھیم بن سعید الزاھدی
الفقیہ اخبرنا ابو بکر محمد بن غریب البزار حدثنا ابو العباس
احمد بن موسیٰ بن زنجویہ القطان حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن
عمرو بن عثمان حدثنا عبد اللہ بن لھیعہ عن ابی الزبیر قال سمعت
جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ بعرفات وعلی تجاھہ فاومی الی علی فاتینا النبی وھو یقول
ادن منی یا علی فدنا منہ علی فقال ضع خمسک فی خمسی یعنی کفک
فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلھا وانت فرعھا
والحسن والحسین اغصانھا فمن تعلق بغصن منھا دخل الجنۃ یا
علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار
ثم ابغضوک لاکبھم اللہ فی النار قلت ھکذا رواہ فی ترجمۃ
علی من کتابہ یعنی ابو امامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب حبیب خدا
اشرف الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خالق متعال جل جلالہ نے
انبیا کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجکو اور علی کو ایک درخت سے

پیدا کیا ہے میں اُس درخت کی جڑ ہوں اور علی اوسکے پیڑ ہے ہیں اور فاطمہ
لقاح ہے اور حسن اور حسین اوس درخت کے پھل ہیں جو شخص کسی شاخ
کی ساتھہ اس درخت کی شاخوں میں سے متمسک و متعلق ہوا اوس نے نجات
پائی اور جس نے ان شاخوں میں سے کسی شاخ کے ساتھہ تعلق نہ پیدا کیا وہ ہلاک
اور برباد ہوا اور اگر کوئی شخص مابین الصفا والمروہ خداوند معبود حقیقی کی
عبادت کرے ہزار سال پھر ہزار سال پھر ہزار سال مگر ہماری محبت سے بے بہرہ ہو تو البتہ
اوسکو خداوند قہار اوندھا کر کے داخل نار کرے گا۔ یہہ ارشاد فرماکر آنحضرت صلعم
نے آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی کی تلاوت
فرمائی۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی اس کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث عالی المرتبہ
ہے اسکو طبرانی نے معجم میں روایت کیا ہے بعینہ اسی طرح سے جسطرح ہمنے روایت
کیا ہے اور نیز محدث شام نے بطرق شتی اس حدیث کو اپنی کتاب میں وارد
کیا ہے۔ دوسری حدیث جو علامہ محمد بن یوسف موصوف نے اسی مقام پر
وارد کی اسکا ماحصل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ عرفات میں تشریف فرما تھے اور علی آنحضرت کے
سامنے کھڑے ہوئے تھے آنحضرت نے اشارے سے علی کو طلب فرمایا علی
قریب پہونچے تو فرمایا رسول خدا نے اے علی اور قریب آؤ پس علی قریب تر ہوئے
تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی اپنا ہاتھہ میرے ہاتھہ میں دو اے علی میں
اور تو ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں میں اس درخت کی جڑ ہوں اور تو
فرع اور حسن اور حسین اوس کی کونپلیں ہیں جو کوئی ان شاخوں میں سے کسی

مشائخ کے ساتھ متعلق ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اے علی اگر میری امت روزے رکھے یہاں تک کہ بالکل کبڑی ہو جائیں۔ اور نمازیں پڑھتے پڑھتے سوکھکر مثل اوتار یعنی مانند چلہ ہاے کمان کے پتلے دبلی ہو جائیں لیکن پھر تجھسے بغض رکھتے ہوں تو خداوند انکو اوندھا کرکے آتش دوزخ میں ڈالیگا۔ نیز کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں اخبرنا المفتی ابو نصر ہبۃ اللہ الشیرازی اخبرنا الحافظ علی بن عساکر اخبرنا ابو القسم السمرقندی اخبرنا اسماعیل بن مسعدہ اخبرنا حمزہ بن یوسف اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا احمد بن سنان حدثنا الحسن بن علی ابو عبد الغنی الازدی حدثنا عبد الرزاق عن ابیہ عن مینا بن ابی مینا مولی عبد الرحمن بن عوف انہ قال الا تسألونی قبل ان تشوب الاحادیث الاباطیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا الشجرۃ وفاطمہ فرعہا و علی لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا وشیعتنا ورقہا فالشجرۃ اصلہا فی جنۃ عدن والاصل والفرع واللقاح والثمر والورق فی الجنۃ۔ قلت اخرجہ محدث دمشق فی مناقبہ بطرق شتی وانشدنی الشیخ ابو بکر بن فضل اللہ الحلبی الواعظ فی المعنی لبعضہم شعر

یا حبذا دوحۃ فی الخلد نابتۃ	ما فی الجنان لها شبه من الشجر
المصطفی اصلها والفرع فاطمۃ	ثم اللقاح علی سید البشر
والهاشمیان سبطاه لها ثمر	والشیعۃ الورق الملتف بالثمر
هذا حدیث رسول اللہ جاء به	اهل الروایۃ فی العالی من الخبر

والفوز فی زمرۃ من احسن الزمر	الی حبہم ارجوا النجاۃ غداً

حاصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الطہارت نے کہ مین درخت ہون فاطمہ اوسکی فرع ہے اور علی اوسکا نقاح اور حسن اور حسین اوسکے پھل اور شیعہ ہمارے اوسکے پتے ہیں پس اُس درخت کی جڑ جنت عدن مین ہے اصل اور فرع اور نقاح اور ثمر اور ورق یعنی پتے سب جنت مین ہون گے۔ علامہ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے۔ اس حدیث شریف کو محدث دمشق نے بطرق متعددہ اور شیخ ابو بکر بن فضل اللہ حلبی واعظ نے اس حدیث کے معنون مین ہماری سامنے یہ اشعار پڑھے جو متن مین مذکور ہیں حاصل انکا اردو مین یہ ہے۔ واہ واہ وہ پودا کہ جس کی جڑ خلد بریں مین ثابت یعنی گڑی ہوئی ہے مصطفےٰ اوسکی جڑ ہیں اور فاطمہ فرع اور علی سید البشر نقاح اور دو نو سبطین رسول الثقلین ہاشمیین اوسکے پھل ہیں اور شیعہ اُس درخت کے پتے ہیں جو پھلون سے لپٹے ہوئے ہیں یہ حدیث شریف ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو اہل روایت نے بہت اعلا درجہ کے اخبار و احادیث میں سے روایات کی ہے۔ مین انکے محبون مین سے ہون اور روز قیامت کو انکے زمرہ مین ہو کر جو کہ احسن الزمر (اعلا درجہ کا گروہ) ہے امید نجات کی رکھتا ہون۔

مقولہ انسٹھوا

اُمنا و صدقنا بیشک نجات یوم العرصات اسی گروہ مین محشور ہونے پر منحصر

ہے ورنہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں۔

اصحاب سے بھی عہد وصایت لیا گیا		نبیوں سے جیسے عہد ولایت لیا گیا

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۲ ۷ ۵ کے حاشیہ پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ جسطرح انبیا علیہم السلام کی بعثت ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر واقع ہوئی ہے اور جسطرح سے امیر المومنین علیہ السلام کی امارت کا میثاق اور عہد ملائکہ سے لیا گیا تھا اوسی طرح سے جناب رسول خدا نے صحابہ سے امیر المومنین علیہ السلام کی وصایت کا عہد و پیمان لیا ہے چنانچہ علی ہمدانی اپنی کتاب موودۃ القربےٰ میں لکھتے ہیں۔

عن عتبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً نبیہ وعلیا وصیہ فان ترکنا الثلاثۃ کفرنا وقال لنا احبوا ہذا فان اللہ یحبہ واستحیوا منہ فان اللہ یستحی منہ۔ یعنی عتبہ بن عامر الجہنی رض روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر کہ اللہ جل جلالہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اوسکا نبی ہے اور علی محمد کا وصی ہے پس اگر ہم ان تینوں امروں کو چھوڑ دیں تو کافر ہو جائیں۔

اور فرمایا ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ دوست رکھو اوسکو یعنی علی کو پس خدا اوسکو دوست رکھتا ہے اور شرم کرو اوس سے کیونکہ خدا اوس سے شرم کرتا ہے۔ اسے حضرات ناظرین

اس حدیث شریف کو بڑے غور و تامل سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ حیدر کرار کی وصایت کے اقرار کا بھی مثل اقرار توحید پروردگار اور مثل اقرار نبوت احمد مختار مفہوم ایمان و اسلام میں شمار ہے اگر ان تینوں امروں کا یا ایک کا ان میں سے کسی کو انکار ہے تو وہ بدنصیب اسلام و ایمان سے علیحدہ و در کنار ہے۔ بیشک ایک کا بھی ان امور میں سے انکار کرنا یقیناً و حتماً و جزماً موجب کفر و دخول نار اور سبب خسران و عذاب دار البوار ہے۔

ہیں شہر علم احمد مرسل کا در علیؑ		کوئی نہیں نبی کا خلیفہ مگر علیؑ	

روی الترمذی فی صحیحہ فی صفة امیر المومنین بالا نزع البطین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال انا مدینة العلم وعلی بابھا۔ ترمذی نے اپنی صحیح میں درباب صفت امیر المومنین بالانزع البطین روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوس شہر کا دروازہ ہے۔

ومنہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا مدینة العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیات الباب۔ نیز صحیح ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے جو شخص علم سیکھنا چاہے پس چاہیے کہ باب علم سے آئے یعنی علی کا اتباع کرے۔

مقولۂ زائر

الخلافة النبوية منحصرة في العلم۔ والعلم منحصر في ذاتِ علی فالخلافة النبوية منحصرة في ذات علی۔ اور نیز ظاہر اور ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے امیر المومنین مولائے متقین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کو بمقام غدیر خم اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا ہے کما ھو ثابت ومتحقق بالدلائل الکثیرة والبراھین الوافیرة فی محله ومقامه فانظر ثمه۔ جن حضرات کو ان دلائل وبراہین کے دیکھنے کا شوق ہو تو وہ عبقات الانوار فی اثبات امامة الائمة الاطہار میں سے حدیث غدیر کی ہر سہ مجلدات کو ملاحظہ کریں اور دیکھو آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہی علم ہی کے سبب سے ملی پس لازم اور ضرور ہے کہ خلیفہ اپنے زمانے میں اعلم الناس ہو سنت الٰہی اسی پر جاری ہے۔ ولن تجد لسنة الله تبدیلا۔ اور اعلم الناس صحابہ میں سوائے امیر المومنین کے کوئی نہیں۔ دیکھو فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں حسان بن ثابت رض کے یہہ اشعار نقل کیے ہیں۔

ماکنت احسب ان الامر منصرف	عن ھاشم ثم منھا عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلتکم	واعرف الناس بالآیات والسنن

وقال النبي في حق حسان لا تزال مویدا بروح القدس ما نصرتنا بلسانك كما فی المشکوة وفی الصواعق لم یکن احد من الصحابة یقول

سلونی الا علیؑ -

فرمائے کبریا نے مناقب امیر کے	بتلائے مصطفیٰ نے مراتب امیر کے
اس پر بھی بعض لوگ جو کرتے نہیں قبول	ناخوش ہیں اوس سے ایزد قہار اور رسول
اوسکے نصیب روضۂ رضوان کبھی نہیں	اندھے ہیں وہ سقر کے لیے لوگ بالیقیں

روى الخوارزمي في كتاب المناقب عن علي عن النبي قال يا علي لو ان عبدًا عبد الله عز وجل مثل ما قام نوح في قومه وكان له مثل احد ذهبًا فانفقه في سبيل الله ومد في عمره حتى حج الف عام على قدميه ثم قتل ما بين الصفا والمروة مظلومًا ثم لم يوالك يا علي لم يشم رائحة الجنة ولم يدخلها۔ کتاب المناقب خوارزمی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا مجھسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدای تعالےٰ کی عبادت اتنی مدت تک کرے جتنی مدت نوح اپنی قوم میں رہے اور کوہ احد کی برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ہزار حج اوسنے پیادہ پا کیے ہوں بعد اوسکے وہ بحالت مظلومی بے گناہ ما بین الصفا والمروہ قتل کیا جائے مگر تجھسے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ ہرگز خوشبوی بہشت کو نہ سونگھیگا اور ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حضرات ناظرین غور کرو کہ ولای امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کسقدر عظیم الشان اور مفید اور ضروری شے ہے بے اسکے کسیکا کسی طرح سے چھٹکارہ اور نجات ممکن نہیں۔

وارث نبی کے بعد بلا فصل ہیں علی	قرآن اور حدیث سے یہ امر ہے جلی

قرآن سے اگر اس امر کا ثبوت چاہتے ہو تو دیکھو آیہ - یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ الخ اور آیہ اَطِیْعُوا اللهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ وغیرہ آیاتِ محکمات کو اور اونکی تفاسیر کو - اور احادیث و اخبار بھی بے شمار اس دعوے کے ثبوت کے لیے موجود ہیں دیکھو کتب کلامیہ کو -

ومنها روی الخوارزمي في المناقب عن ابي بريدة قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لكل نبي وصي ووارث وان عليا وصيي ووارثي - یعنی فرمایا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی بن ابی طالب ہے - ومن مناقب الحافظ ابي بكر احمد بن موسى بن مردويه - سئل حذيفة عن علي فقال خير هذه الامة لا يشك فيه الا منافق - یعنی حافظ بن مردویہ کی کتاب المناقب میں روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درباب علی علیہ السلام سوال کیا اونھوں نے کہا کہ وہ بہتر اور افضل ہیں اس امت میں اونکی افضلیت میں وہی شخص شک کریگا جو منافق ہوگا - ومنه عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله علي بن ابي طالب خير من اخلف بعدي - یعنی اوسی کتاب میں جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہتر اور افضل ہے اون سب میں جنکو میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں - ومنه عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن سلمان رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله لكل نبي وصي فمن وصيك فسكت عني فلما

کان بعدی نبی فقال یا سلمان فاسرعت الیه وقلت لبیک قال تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانه کان اعلمھم یومئذ قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اخلف بعدی ینجز عداتی ویقضی دینی علی بن طالب یعنی کتاب المناقب ابن مرودیہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر نبی کے لیے وصی ہوتا ہے آپکا وصی کون ہے حضرت اوسوقت تو خاموش ہو رہے پھر مجھے دیکھا تو آنحضرت نے مجکو پکارا میں دوڑکر خدمت مبارک میں پہونچا اور عرض کی کہ حاضر ہوں حضرت نے فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ وصی موسیٰ کا کون تھا میں نے عرض کی کہ ہاں یوشع بن نون موسےٰ کے وصی تھے فرمایا کس وجہ سے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سبب سے وہ موسے کے وصی ہوئے کہ اوس زمانے میں وہ سب سے زیادہ عالم تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق وصی میرا اور میرا رازدار اور بہتر اور افضل اون سب میں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑوں جو میرے وعدوں کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

مقولہ نمبر ۱۶۱

حضرات ناظرین اب اس سے زیادہ تصریح جناب امیر المومنین علیہ السلام

کی امامت اور وصایت اور خلافت کے ثبوت کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔ ان نصوص جلیہ ظاہرہ و تصریحات سنیہ باہرہ کو نہ ماننا جناب رسول خداؐ کے حکم کو رد کرنا ہے اور آنحضرت کی اطاعت و اتباع سے برگشتہ ہونا ہے بلکہ اوس جناب کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو ولائے علی ولی نہیں — اوس شخص کو ولائے خدا و نبی نہیں
خیر البشر کے بعد یہ خیر البشر ہوئے — انکے عدو جو ہیں وہ شقی اور اشر ہوئے
خیر البشر ہے جسنے کہ لوگوں سے شر کیا — اوسکو ابو الشرور جو کہیئے تو ہی بجا

کما ھو ظاھر من الاحادیث القدسیۃ والاخبار النبویۃ فانظر ثمہ وتامل فیھا۔

صوم و صلوٰۃ اِن کی ولا کے سوا کبھی — ہوتے نہیں قبول بسر کار ایزدی

کما ھو واضح من الاخبار الشریفۃ القدسیۃ والآثار المنیعۃ المصطفویۃ فانظر فیھا بعین التامل والانصاف۔

بناو ولائے آلِ محمدؐ حصول ہے — اللہ کو اونھیں کی عبادت قبول ہے

کما ورد فی عدۃ اخبار قدسیۃ وآثار مصطفویۃ منھا ما فی المناقب اخطب خوارزم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق فی بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا ومن احب ال محمد امن یوم الحساب والمیزان والصراط الا ومن مات علی حب ال محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ۔ یعنی مناقب خوارزمی میں حضرت

عمر بن الخطاب کے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جو شخص دوست رکھیگا علی کو اوسکی نماز اور اوسکا روزہ اور اوسکی عبادت خدای تعالے قبول فرمائے گا اور اوسکی دعا کو قبول کریگا خبردار ہوای لوگو جو دوست رکھے گا علی کو جناب حق سبحانہ تعالے اوسکو بعدد اوسکی رگوں کے جو اوسکے بدن میں ہیں شہر بہشت میں عنایت فرمائے گا خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد سے محبت رکھیگا وہ شخص روز حساب کو حساب وصراط ومیزان کے اہوال اور خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگا۔ خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد کی محبت پر دار دنیا سے انتقال کریگا میں مع انبیا و مرسلین کے اوسکا جنت میں کفیل ہوں گا اور جو شخص آل محمد سے بغض اور عداوت رکھے گا وہ قیامت کے دن ایسی صورت سے آئیگا کہ اوسکے ماتھے پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہ شخص جناب غفور رحیم کی رحمت سے مایوس ہے۔ قریب قریب اس حدیث کے بلکہ اس سے کچھہ مفصل تر تفسیر کشاف میں منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔

جو اولیا علی کے ہیں حق کو پسند ہیں		رتبے جناں میں اونکے نہایت بلند ہیں

وفي المناقب عن انس بن مالك قال قال لي رسول الله وقد رأيته في النوم يا انس ما حملك على ان لا تؤدي ما سمعت مني في علي بن ابي طالب حتى ادركتك العقوبة لولا استغفار علي بن طالب لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولكن ابشر في بقية عمرك ان اولياء علي وذريته ومحبيهم السابقون الاولون الى الجنة وهم جيران

الله واولیاء الله حمزہ وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق
الاکبر لا یخشی یوم القیامۃ من احبّہ نیز کتاب المناقب میں انس
بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کی حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے انس کس
چیز نے تجھے اس امر پر برانگیختہ اور آمادہ کیا کہ تو نے فضائل علی کے بیان کرنے
میں قصور کیا اور نہ پہونچائیں لوگوں کو وہ حدیثیں جو مجھ سے علی کی شان اور
مدح میں تو نے سنیں تھیں یہاں تک کہ تو اس وجہ سے من جانب اللہ سزا دیا
گیا۔ اے انس اگر علی بن ابی طالب تیرے لئے طلب مغفرت خدا سے نہ کرتا
تو تو خوشبو جنت کی ہرگز نہ سونگھ سکتا لیکن اب تجھے بقیہ عمر میں بشارت ہو جیو
کہ علی کے محب اور اولاد علی کے دوست جنت کی طرف سب پہلے جانے والے
ہیں اور وہ ہمسایہ خدا کے ہیں اور دوست اللہ کے ہیں حمزہ اور حسن اور حسین
لیکن علی پس وہ صدیق اکبر ہے جو اسکو دوست رکھے گا بروز قیامت اوسکو
کچھ خوف نہیں ہوگا۔ وقد روی الخوارزمی فی المناقب عن ابی علقمہ
مولی بنی هاشم قال صلے النبی صلے الله علیه وآله الصبح
ثم التفت الینا فقال معاشر اصحابی رایت البارحۃ عمی حمزۃ ابن
عبد المطلب واخی جعفر بن ابی طالب وبین ایدیهما طبق من نبق
فاکلا ساعۃ ثم تحول النبق عنبا فاکلا ساعۃ ثم تحول لهما الغیب رطبا
فاکلا ساعۃ فدنوت منهما فقلت بابی وامی انتما ای الاعمال وجدتموها
افضل قالا فدیناک بالآباء والامهات وجدنا افضل الاعمال

الصلوٰۃ علیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب۔ کتاب المناقب مین ابو علقمہ سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ ایک دن بعد نماز صبح کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے میرے صحابہ مین نے رات کو خواب مین اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب اور اپنے بھائی جعفر بن ابی طالب کو دیکھا کہ اُنکے سامنے ایک طشت بیرون کا رکھا ہے اور وہ بیر کھارہے ہین تھوڑی دیر کے بعد پھر وہ بیر انگورون کی صورت مین تبدیل ہوگئی پھر اونہون نے انگور کھائے پھر انگور کھجورین ہوگئین پھر اونہون نے کھجورین کھائین اس عرصہ مین مین اُنکے قریب پہونچا اور کہا کہ تم دونو پر میرے مان باپ قربان ہون کس عمل کو تم نے تمام اعمال مین سے افضل پایا اونہون نے مجھسے کہا کہ ہماری مان اور باپ آپ پر فدا اور قربان ہون یارسول اللہ ہمنے کل اعمال مین سے تین عمل افضل پائے ہین۔ آپؐ پر صلواۃ بھیجنا کسی کو پانی پلانا۔ علیؑ بن ابی طالب کو دوست رکھنا۔

موذی ہین جو کہ لوگ جناب امیر کے موذی ہین وہ ضرور بشیر و نذیر کے
موذی بشیر کے ہین تو موذی قدیر کے موذی قدیر کے ہین تو لائق سعیر کے
موذی ہوا ہے جو کہ جناب امیر کا لاریب وہ وقود ہے نار سعیر کا
جو دشمن علی ہین عدو مصطفےٰ کے ہین دشمن نبی کے جو ہین عدو کبریا کے ہین
جو دشمن خدا ہین وہ ناری ہین بالیقین اسکا موحدین مین منکر کوئی نہین
جو ہین محب علی کے محب مصطفےٰ کے ہین جو ہین محب نبی کے محب کبریا کے ہین
جو ہین محب خدا کے وہ ناجی ہین بالیقین اسکا بھی مسلمین مین منکر کوئی نہین

قولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ الی آخر الآیۃ واخرج
ابویعلی والبزاز عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذی علیاً فقد اذانی۔ یعنی ابویعلی اور بزار نے سعد
بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ جسنے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا دی مجکو واخرج الطبرانی
عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلعم من احب علیاً فقد احبنی
ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن
ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنی طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جسنے دوست رکھا علی کو اوسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو اوسنے
دوست رکھا اللہ کو۔ اور جس نے دشمن رکھا علی کو اوسنے دشمن رکھا مجکو اور
جس نے دشمن رکھا مجکو اوسنے دشمن رکھا خدا کو۔ واخرج احمد والحاکم
وصححہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ یقول من
سب علیاً فقد سبنی یعنی احمد اور حاکم نے بطریق صحیح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہین کہ سنا تی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسنے دشنام دیا علی کو اوسنے دشنام دیا مجکو۔
وفی الصواعق عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا من اذی
قرابتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالیٰ وفی اخری
والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد بی حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی۔ او۔

اور صواعق مین ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبردار ہو اے لوگو جس نے ایذا دی میرے قربی یعنی اہل بیت کو اس نے ایذا دی مجکو اور جس نے ایذا دی مجکو اوس نے ایذا دی اللہ عزوجل کو۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ قسم ہے مجکو اس کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے نہین ایمان لاسکتا مجھپر کوئی شخص جبتک کہ مجھسے محبت نہ رکھے اور مجھسے محبت نہین رکھ سکتا کوئی شخص جب تک میرے اہل بیت سے محبت نہ رکھے۔

قول جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

پس اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اہل بیت طاہرین کو اپنے نفس مبارک کے قایم مقام اس مقام مین ثابت کیا ہے واخرج الترمذی عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احب اھل بیتی الحسن والحسین۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجکو زیادہ تر محبوب میرے اہل بیت مین سے حسن اور حسین ہین۔ واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس ان النبی قال استاذن ملک القطر ربہ ان یزور النبی فاذن لہ وکان فی یوم ام سلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ام سلمۃ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا ھی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ فجعل رسول اللہ یلثمہ ویقبلہ فقال لہ الملک اتحبہ قال نعم قال ان امتک ستقتلہ وان

شئت اریئك المكان الذی تقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمه فجعلته فی ثوبها۔ قال ثابت کنا نقول انها کربلا۔ یعنی بغوی نے معجم میں انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے (کہ فرشتہ قطر سے) ایک کتاب میں ملک القطر ہے یعنی مینہ کے فرشتے نے جناب غفور الرحیم سے رسول کریم کی زیارت کرنے کے اجازت طلب کی خدا سے تعالیٰ نے اوس کو اذن دیا وہ فرشتہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا آنحضرتؐ اسدن جناب ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف فرما تھے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضے اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر بیٹھو کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا اس عرصہ میں جناب سبط رسول الثقلین و مولی الکونین سبط رسول الثقلین ابی عبد اللہ الحسین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ مادام الثناتین دروازے میں سے داخل ہوئی اور کود کر اپنے جد امجد صلے اللہ علیہ وآلہ کی گود میں جا بیٹھی جناب رسول خدا اپنے نواسہ کو پیار کرنے لگے اور اونکے بوسے لینے لگے اوس فرشتہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکو دوست رکھتے ہیں فرمایا ہان دوست رکھتا ہون اوسنے عرض کیا کہ آپکے امت آپکی اس پیارے نواسہ کو قتل کریگی اگر آپ چاہیں تو میں آپکو انکا مقتل دکھلاؤں پس اس فرشتہ نے حضرتؐ کو مقتل جناب امام حسین علیہ السلام کا دکھلایا اور وہان سے کچھ کیچڑ یا مٹی سرخ اوٹھا کر دی وہ مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کپڑے رکھ لی ثابت نے کہا ہے کہ ہم اوس مقام کو کربلا کہا کرتے تھے۔ وذکرہ النسائی فی الخصائص عن النعمان

بن بشیر قال استاذن ابوبکر علی النبی فسمع صوت عائشۃ عالیاً وھی تقول واللہ قد علمتُ ان علیاً احب الیک من ابی فاھوی الیہا ابوبکر لیلطمہا وقال بنت فلانۃ ترفعین صوتک علی رسول اللہ اخرجہ نسائی نے خصائص مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا کے دروازہ پر آکر کہڑے ہوئے اور گہر مین داخل ہونے کی اجازت چاہی اس اثنا مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنے کہ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہتے ہیں کہ قسم خدا کی مجکو بعلم یقینی معلوم ہوگیا ہے کہ آپ علی کو زیادہ تر دوست رکھتے ہیں میرے باپ سے پس یہ سنکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور اونہون نے چاہا کہ بیٹی کو طمانچہ مارین تو اونہون نے فرمایا کہ اے بیٹی فلانہ کی تو اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز پر بلند کرتی ہے۔ اخرجہ الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلاثاً وابوذر والمقداد وسلمان۔ ترمذی اور حاکم نے بطریق صحیح بریدہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین چار آدمیون کو دوست رکھون اور یہ بہی خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود انکو دوست رکھتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اونکے نام ارشاد فرمائیے آنحضرت نے تین بار علی علیہ السلام کا نام لیا پہر ابوذر اور مقداد اور سلمان کے

نام تبلاے وفی المواهب وقالت عایشه کانت فاطمه احب النساء الی رسول الله وزوجها علی احب الرجال الیه۔ اور مواهب مین حضرت بیوی عایشه رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نسوان میں سے فاطمہ زہرا رسول خدا کو سب سے زیادہ پیارے اور محبوب تھین اور مردون میں سب سے زیادہ اون کے شوہر علے رسول اللہ کو پیارے تھے۔ اور حدیث رایت یعنی لاعطین الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ علی دوست رکھتے ہیں اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول علی کو دوست رکھتے ہیں۔ وفی الصواعق اخرج ابو الخیر الحاکمی وصاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب ان علیاً دخل علی النبی وعنده العباس فسلم فرد علیه وقام فعانقه وقبل ما بین عینیه واجلسه عن یمینه فقال له العباس اتحبه فقال والله الله اشد حباً له۔ یعنی صواعق میں ابو الخیر حاکمی سے منقول ہے اور نیز صاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کو سلام کیا آنحضرت نے جواب سلام کا دیا اور اٹھکر کھڑے ہوگئے اور علی علیہ السلام سے معانقہ کیا اور اونکے ماتھے کو چوم لیا اور اپنی داہنی جانب اونکو بٹھلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا کہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا قسم خدا کی اللہ عزوجل علی کو مجھسے بہی زیادہ تر دوست رکھتا ہے جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مقصود اور مضمون بہت سے اخبار و احادیث سے ثابت و تحقق ہے اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو جو محبت اور مودت اپنی اہل بیت طاہرین سے ہے وہ من جملہ ضروریات اسلام کے ہے محبت پیغمبر خدا کی اسطرح پر نہیں ہو سکتے جسطرح سے اور لوگوں کو اپنی اولاد و احفاد و اقربا سے الفت ہوا کرتی ہے بلکہ آنحضرت کو محبت اپنی اہلبیت اطہار سے بوجہہ محبت پروردگار ہے یعنی اون میں سے جسکو خدا زیادہ تر دوست رکھتا ہے اوسکو رسول بہی زیادہ تر دوست رکھتے ہین پس ظاہر ہوا کہ جسکو خدا و رسول زیادہ تر دوست رکھتے ہیں وہ تمام خلقت سے افضل ہے اور جو افضل ہے وہی امام ہو سکتا ہے —

مقولہ زائر

خدا و رسول کے نزدیک سب سے محبوب تر بنصوص قرآن و احادیث حبیب رحمان امیر مومنان علی بن ابی طالب ہی ہین پس بعد سرور انس و جان سب سے افضل اور اعلا ہونا اونکا کتاب و سنت سے ثابت ہوا تو بلا شبہہ یہ امر مدلل و مبرہن اور ثابت او متیقن ہو گیا کہ بعد جناب خاتم النبیین و سید المرسلین ص منصب امامت و نیابت و خلافت نبویہ خاص امیر المومنین افضل الناس بعد خیر المرسلین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کیواسطے سے نہ غیار

سکے لئے سے

گو سخت تر ہیں قابض ارواح انس و جان		پر دوستان شاہ پہ وہ بھی ہیں مہربان

روی الخوارزمی فی المناقب عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اول من اتخذ علی بن ابی طالب اخا من اهل السماء اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرئیل واول من احبه من اهل السماء حملة العرش ثم رضوان خازن الجنان ثم ملك الموت وان ملك الموت یترحم علی محبی علی بن ابی طالب کما یترحم علی الانبیاء علیهم السلام۔ کتاب المناقب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب سید ابرار احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے کہ اہل آسمان میں سے پہلے اسرافیل اور میکائیل نے پھر جبرئیل نے اخوت علی بن ابی طالب کی اختیار کی اور اہل آسمان میں سے پہلے حاملان عرش نے محبت اور ولایت علی کی اختیار کی پھر رضوان خازن جنت نے پھر ملک الموت نے اور ملک الموت دوستان علی پر ایسا ہی مہربان ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام پہ مہربان ہے۔

مقولہ ناشر

حضرات ناظرین ان فضائل و مناقب کو (جو حیدر کرار و اہل بیت اطہار کے فضائل میں سے اندکے از بسیار و قطرہ از بحار و دانہ از انبار ہیں) از راہ انصاف و تأمل ملاحظہ کرو اور سوچو تو اسنے ہی ظاہر او ثابت ہو جائے گا کہ

امت نبوی میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہی ہیں اور جب وہ سب سے افضل ہیں تو لازم اور واجب ہے کہ وہی خلیفہ اول . . . . . . اور وصی پیغمبر بلا فصل ہون کیونکہ تفضیل مفضول با وجود افضل از روے عقل و نقل قبیح اور نا جائز و نا روا ہے اور بلا شک ہر منصف اور متامل کے نزدیک یہ مقصود یعنی امامت و خلافت بلا فصل امیرالمومنین علیہ السلام کی بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت و متحقق ہے تحقیق کر لیجئے۔ اور یہی اعتقاد آخرت مین نجات کا باعث ہوگا ورنہ کوئی عمل کام نہ آئیگا کما ہو مذکور فیما مضی پس اے بھائیو بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کو امام جانو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فاصلہ آنحضرت کا جانشین اور وصی اور خلیفہ مانو ورنہ نجات ہرگز ہرگز ممکن نہین ہمنے جو کچھ کہا اور لکھا دلسوزی اور نصیحت کے طور پر نیک نیتی سے کہا اور لکھا اور امر بالمعروف کر دیا ہے اب ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔

جو فضل مصطفے و علی کو عطا ہوئے — ایسے خدا نے اور کسی کو نہین دئے
دونو کا مثل تیسرا پیدا کیا نہین — رتبہ کسی کو خلق مین ایسا دیا نہین
دونو نکا مثل کوئی نہین ہے جہان مین — اوصاف ان کے آ نہین سکتے بیان مین
مداح انکا خود ہے خداوند دوسرا — پھر انکی کیا کرے گا ثنا کوئی دوسرا
امت مین کوئی مثل علی کا ہوا نہین — بے فاصلہ وصی کوئی انکے سوا نہین
گر انکا مثل ہے کوئی ہمکو بتاؤ تم — اوسکے ہی فضل ایسے ہی لوگو دکھاؤ تم

بولو ہے کون مثل جناب امیر کا
بازو نبی کا ہاتھ خدائے قدیر کا

بھائی رسول پاک کا جز مرتضیٰ ہے کون
شیر خدا بتاؤ کہ انکے سوا ہے کون

انگشتری نماز میں بولو ہے کسنے دی
اللہ نے بتاؤ کہا ہے کسے ولی

مولیٰ تمام خلق کا بعد از نبی ہے کون
حکم خدا سے بولو تمہارا ولی ہے کون

کسکو نبی نے خم میں خلیفہ بنایا ہے
عصمت پہ کس کی آیۂ تطہیر آیا ہے

جسکا نظیر کوئی نہیں وہ جوان ہے کون
جس سے قیام دین ہوا وہ پہلوان ہے کون

سچ سچ کہو کہ قاتل کفار کون ہے
فرار کون کون ہیں کرار کون ہے

ہارون بہر احمد مختار کون ہے
بعد از رسول بولو کہ حقدار کون ہے

دوش رسول پاک کا اسوار کون ہے
بہر مسند نبی کا سزاوار کون ہے

سبطین مصطفیٰ کا کہو باپ کون ہے
علم نبی کے شہر کا کہوں باب کون ہے

سب سے زیادہ دین کا مددگار کون ہے
بولو رسول پاک کا غمخوار کون ہے

کیکی نماز عصر کو سبب سے آفتاب
لوٹ آیا ہے بیان کو وغیر از ابوتراب

جو علم و مجد و زہد سے شہ لافتیٰ میں ہیں
جو جو کہ فضل حضرت مشکل کشا میں ہیں

ہرگز کسی بشر میں نہیں مصطفیٰ کے بعد
اولاد مرتضیٰ ہی میں ہیں مرتضیٰ کے بعد

ایمان کسی بھی بندہ کا حق کو نہیں قبول
جب تک نہ ہو ولایت حیدر کے سے حصول

خاتمۃ الاربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین ع
الحق یعلو ولا یعلی

حضرات ناظرین مقام غور و تامل ہے کہ جناب امیر المومنین و یعسوب الدین
وقاتل المشرکین سید المجاہدین السابقین افضل الزاہدین ف

اعبد العابدین الذاب عن دین رب العلمین افضل الخاشعین و
اعلم الناس اجمعین قائد الغر المحجلین امام المتقین مولانا و
سیدنا علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الاطایب
کے فضائل ظاہرہ وفواضل باہرہ۔ ومناقب متکاثرہ ومحامد متوافرہ ومعالی
زاہرہ ومدایح وافرہ کے نور مبین کو بجھانے اور مٹانے مین باوجود اسکے کہ سالہا
سال سلاطین وشیاطین وارجاس بنی امیہ وبنی عباس۔ اور اونکے خوشامدی
اعوان وانصار جو اضل من الابلیس الخناس تھے۔ ساعی اور سرگرم
رہے اور اس جناب کی اولاد امجاد کا قتل وقمع اسقدر کیا کہ اوسکا کچھ حساب
نہین ہمیشہ اس کوشش مین رہے کہ اونکو بالکلیہ نیست ونابود کردین چنانچہ
تواریخ وسیر وغیرہ کتب کے دیکھنے سے ظاہر وعیان ہوتا ہے کہ دشمنان دین
نے خاندان نبوت ودودمان رسالت کے تباہ کرنے اور اونکے فضائل بلکہ
اونکے نام صفحۂ ہستی سے مٹا دینے مین اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نہین کیا۔ مگر چونکہ بموجب آیہ وافیہ ہدایہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
جناب حافظ حقیقی جل جلالہ نے اس نور کی صیانت اور حفاظت اور اتمام کا
کام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا پھر وہ نور لوگون کے بجھانے سے کب بجھ سکتا تھا مٹانے
سے کب مٹ سکتا تھا قادر مطلق جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی قدرت کاملہ وحجت
بالغہ ومشیت قاہرہ سے دشمنان دین کی زبان پر فضائل ومناقب جناب
امیر المومنین اور انکے اولاد طاہرین کی جاری کرادی بہت سے متعصبین نواصب
کے ہاتھ سے اوس مالک الملک لاشریک لہ نے فضائل اہل بیت رسول مختار

صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما اختلف اللیل والنہار ۔ اونکی کتابون
مین لکھوادی ۔ منجملہ اونکے ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ المروانی ہے جسکی ناصبیت
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے مجلد اول
حدیث غدیر مین بڑی تفصیل اور بسط سے بدلائل قاطعہ ثابت کی ہے اور
مجلد حدیث منزلت مین بہی اوسکی ناصبیت کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ابن حجر عسقلانی
کی تحریر سے اوسکا ملحد اور زندیق ہونا ثابت کیا ہے ۔ دیکھو عبقات الانوار فی
اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۔

پس سے حضرات ناظرین ایسے ناصبی شدید العداوۃ نے دو رسالہ فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین تصنیف کئے ہیں مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ اس
اربعین کے خاتمہ مین ایک رسالہ جاحظ ناصبی کا مع ترجمہ اردو وارد کرتا ہون
تاکہ عام ناظرین اوس سے فائدہ پائین اور حظ وافر اوٹھائین اور قدرت قادر
متعال عز وجل کو ملاحظہ کرین کہ دشمن کی زبان پر کیا کچھ جاری کیا ہے اور وہ
دشمن علی فضائل علی مین کیا کچھ کہہ رہا ہے اور کس کس طرح سے امامت
اور خلافت اور وصایت جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
کی ثابت کرتا ہے ۔ پس واضح ہو کہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین
وسند المحدثین ۔ وعمدۃ المحققین وزبدۃ المدققین وآیۃ اللہ فی العالمین
قبلہ وکعبہ مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد اول حدیث غدیر
کے صفحہ ۱۷۱۰ مین فرماتے ہین کہ جناب عالم نحریر وزیر کبیر علی بن عیسی الاربلی
طاب ثراہ جنکی تعریف محمد بن شاکر بن احمد الخازن نے فوات الوفیات مین

لکھی ہے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں بعد نقل رسالہ سابقہ کے فرماتے ہیں
ووقع الیّ رسالۃ اخری من کلامہ ایضاً فی التفضیل اثبتها ایضاً مختصراً
وترجمها رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحر الجاحظ فی الترجیح والتفضیل
نسخ من مجموع الامیر ابی محمد الحسن بن عیسیٰ بن مقتدر باللہ
العباسی هذا ما نصہ - قال هذا الكتاب من اعتزل الشک والظن
والدعوی والاهواء واخذ بالیقین والثقة من طاعة الله وطاعة
رسول الله صلی الله علیه وآله وباجماع الامة بعد نبیها علیه السلام
مما تضمنه الکتاب والسنة وترک القول بالآراء فانها تخطی وتصیب
لان الامة اجتمعت ان النبی صلی الله علیه وآله شاور اصحابه
فی الاسری ببدر واتفق رأیهم علی قبول الفداء منهم فانزل
الله تعالی ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض
الآیه فقد بان لک ان الرای یخطی ویصیب ولا یعطی الیقین
وانما الحجة الطاعة لله ولرسوله وما اجتمعت علیه الامة من کتاب الله
وسنة نبیها ونحن لم ندرک النبی ولا احداً من اصحابه الذین
اختلفت الامة فی احقهم فنعلم ایهم اولی فنکون معهم کما قال
الله تعالی کونوا مع الصادقین ونعلم ایهم علی الباطل فنجتنبهم
کما قال تعالی والله اخرجکم من بطون امهاتکم لا تعلمون شیئاً
حتی ادرکنا العلم فطلبنا معرفة الدین واهله واهل الصدق فوجدنا
الناس مختلفین یبرأ بعضهم من بعض ویجمعهم فی حال اختلافهم

فريقان احدهما قالوا ان النبي عليه السلام مات ولم يستخلف
احداً وجعل ذلك الى المسلمين يختارونه فاختاروا ابابكر
والآخرون قالوا ان النبي صلى الله عليه وآله استخلف علياً فجعله
للمسلمين بعده وادعى كل فريق منهم الحق فلما رأينا ذلك وقفنا
الفريقين نبحث ونعلم المحق من المبطل فسألناهم جميعاً هل للناس
بد من وال يقيم اعيادهم ويجبي زكواتهم ويفرقها على مستحقيها
ويقضي بينهم ويأخذ لضعيفهم من قويهم ويقيم حدودهم
فقالوا لابد من ذلك فقلنا هل لاحد ان يختار احداً فيوليه
بغير نظر في كتاب الله وسنة نبيه فقالوا لا يجوز ذلك الا
بالنظر فسألناهم جميعاً عن الاسلام الذي امر الله به فقالوا
انه شهادتان والاقرار بما جاء به من عند الله والصلوة والصوم
والحج بشرط الاستطاعة والعمل بالقرآن يحل حلاله ويحرم حرامه
فقبلنا ذلك منهم ثم سألناهم هل لله خيرة من خلقه
اصطفاهم واختارهم فقالوا نعم فقلنا ما برهانكم فقالوا قوله
تعالى وربك يخلق ما يشاء ويختار فسألناهم من الخيرة فقالوا
هم المتقون فقلنا ما برهانكم فقالوا قوله تعالى ان اكرمكم عند الله
اتقاكم فقلنا هل لله خيرة من المتقين فقالوا نعم المجاهدون بدليل
قوله تعالى فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين

درجة فقلنا هل لله خيرة من المجاهدين قالوا جميعًا نعم السابقون
من المهاجرين الى الجهاد بدليل قوله تعالى لا يستوى منكم من
انفق من قبل الفتح وقاتل الآية فقبلنا ذلك منهم لاجماعهم
عليه وعلمنا ان خيرة الله من خلقه المجاهدين السابقون الى
الجهاد ثم قلنا هل لله خيرة منهم قالوا نعم قلنا من هم قالوا
اكثرهم عناءً فى الجهاد وطعنًا فى الضراب وقتلًا فى سبيل الله
بدليل قوله تعالى من يعمل مثقال ذرةٍ خيرًا يره ـ وما تقدموا
لانفسكم من خير تجدوه عند الله فقبلنا ذلك وعلمناه وعرفنا
ان خيرة الخيرة اكثرهم فى الجهاد عناءً وابذلهم لنفسه فى
طاعة الله واقتلهم لعدوه فسألناهم عن هذين الرجلين على
بن ابى طالب وابى بكر ايهما اكثر عناءً فى الحرب واحسن بلاءً
فى سبيل الله فاجمع الفريقان على امير المؤمنين على بن ابى طالب
عليه السلام انه كان اكثر طعنًا وضربًا واشد قتالًا واذب عن
دين الله ورسوله صلى الله عليه وآله فثبت بما ذكرناه من اجماع
الفريقين ودلالة الكتاب والسنة ان عليًا عليه السلام افضل
وسألناهم ثانيًا عن خيرة من المتقين فقالوا هم الخاشعون
بدليل قوله تعالى وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد الى قوله تعالى
من خشى الرحمن بالغيب وقال تعالى واعدت للمتقين الذين
يخشون ربهم ثم سألناهم جميعًا من اعلم الناس قالوا اعلمهم

بالعدل واهداهم الى الحق واحقهم ان يكون متبوعا ولا يكون
تابعا بدليل قوله تعالى يحكم به ذوا عدل منكم فجعل الحكومة الى
اهل العدل فقبلنا ذلك منهم ثم سألناهم من اعلم الناس بالعدل
من هو قالوا ادلهم عليه قلنا من ادل الناس عليه قالوا اهداهم
الى الحق واحقهم ان يكون متبوعا ولا يكون تابعا بدليل قوله تعالى
افمن يهدى الى الحق الآية - فدل كتاب الله وسنة نبيه عليه السلام
والاجماع ان افضل الامة بعد نبيها امير المومنين علي بن ابي طالب
عليه السلام لانه كان اكثرهم جهادا واذا كان اكثرهم جهادا
كان اتقاهم واذا كان اتقاهم كان اخشاهم واذا كان اخشاهم كان اعلمهم فاذا كان اعلمهم كان ادل
على العدل واذا كان ادل على العدل كان اهدى الامة الى الحق واذا كان اهدى كان اولى
ان يكون متبوعا وان يكون حاكما لا تابعا ومحكوما عليه -
واجتمعت الامة بعد نبيها انه خلف كتاب الله تعالى ذكره وامرهم
بالرجوع اليه اذا نابهم امر والى سنة نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
فليتدبرونها ويستنبطون منها ما يزول به الاشتباه واذا قراء
قاريهم وربك يخلق ما يشاء ويختار فيقال له اثبتها ثم يقراء ان
اكرمكم عند الله اتقاكم وفي قراة ابن مسعود خيركم عند الله اتقاكم
ثم يقراء وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد هذا ما توعدون لكل
اواب حفيظ من خشي الرحمن بالغيب فدلت الآية على ان المتقين هم
الخاشون ثم يقراء حتى اذا بلغ الى قوله تعالى انما يخشى الله من

عباد ۃ العلماء فقال اقراء حتی نعلم هل العلماء افضل من غیرهم
ام لا حتی اذا بلغ الی قوله تعالی قل هل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون علم ان العلماء افضل من غیرهم ثم یقال
اقراء فاذا بلغ الی قوله تعالی یرفع الله الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات قیل قد دلت هذه الآیة علی ان الله قد
اختار العلماء وفضلهم ورفعهم درجات ۔ وقد اجتمعت الامة
علی ان العلماء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الذین یوخذ
منهم العلم کانوا اربعة علی بن ابی طالب علیه السلام وعبد الله
بن عباس وعبد الله بن مسعود وزید بن ثابت رحمهم الله و
قالت طائفة عمر بن الخطاب فسالنا الامة من اولی بالتقدم اذا
حضرت الصلوٰة ۔ فقالوا ان النبی صلی الله علیه واله قال یؤم بالقوم
اقراهم ثم اجمعوا علی ان الاربعة کانوا اقراء لکتاب الله تعا
من عمر فسقط ۔ ثم سالنا الامة ای هولاء الاربعة اقراء لکتاب
الله وافقههم لدینه فاختلفوا فوقفنا هم حتی نعلم ایهم اولی
بالامامة فاجمعوا علی ان النبی صلی الله علیه واله قال الائمة من
قریش فسقط ابن مسعود وزید بن ثابت وبقی علی بن ابی طالب و
ابن عباس فسألنا ایهما اولی بالامامة فقالوا ان النبی صلی الله
علیه واله قال اذا کان عالمین فقیهین قرشیین فاکبرهما سنا و
اقدمهما هجرةً فسقط عبد الله بن عباس رضی الله عنه وبقی امیر المؤمنین

علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ احق بالامامۃ لما اجتمعت علیہ الائمۃ ولدلالۃ الکتاب والسنۃ عنہ انتہی رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحر الجاحظ

ترجمہ

ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ کہتا ہے کہ یہ کتاب اوس شخص کے لئے ہی جو کنارہ کشی کرنا چاہئے شک اور گمان اور خواہشہائے نفسانی سے اور یقین اور وثوق سے طاعت خدا و رسول کرے۔ اور یقین کرے بعد پیغمبر خدا کے ان امور مین جو کتاب خدا و سنت رسول سے ثابت ہین اور بے ہودہ دعوے اور قیل و قال کو ترک کرے کیونکہ رائے اور گمان اور قیاس غیر معصوم کا کبھی ٹھیک ہوتا ہے اور کبھی غلطی اور خطا پر ہوتا ہے ہمیشہ ٹھیک اور درست نہین ہو سکتا دیکھو یہ امر باجماع امت ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اسیران بدر کے معاملہ مین صحابہ سے مشورہ کیا صحابہ کی رائے متفق الکلمہ اسپر قرار پائی کہ اسیرون سے فدیہ لیکر اونکو رہا کیا جائے پس خطاب پر عتاب قرآن شریف مین نازل ہوا یعنی ما کان لنبی ان یکون لہ اسری الی اخر الآیہ پس یہان سے ثابت ہوا کہ یہ کچھ فرض اور ضرور نہین کہ رائے اور قیاس ہمیشہ ٹھیک اور درست ہے ہوا کرے کبھی رائے مین خطا اور غلطی بھی واقع ہوتی ہے باوجود اسکے کہ جناب سید المرسلین معصوم تھے لیکن چونکہ صحابہ کی رائے سے شریک تھے اسلیے اس رائے مین خطا واقع ہوئی پس ظاہر و آشکارا ہو گیا کہ رائے اور قیاس سے علم یقینی حاصل نہین

ہوسکتا اور وہ اس کے نہین کہ حجت طاعت خدا و طاعت رسول ہی جسپر
امت نے از روے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اجماع کیا ہو اور ہمارا
یہ حال ہی کہ ہمنے نہ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ کو دیکھا اور نہ کسی کو صحابہ مین سے
ہمنے پایا تاکہ ہم اختلاف کرنے والون کا حال اونسے دریافت کرتے اور پوچھتے
کہ کون اون مین سے حق اور راستی پر ہے تاکہ ہم بحکم آیہ وافیہ ہدایہ کونوا مع
الصادقین سچون کا ساتھ اختیار کرلیتے اور پوچھتے کہ کون کون اختلاف
کرنیوالون مین سے باطل پر ہے تاکہ ہم اون کاذبون اور جھوٹون سے اجتناب
کرتے جیساکہ قرآن شریف مین خدا تعالی نے فرمایا کہ اللہ تمکو تمہاری ماؤن
کے شکمون سے باہر لایا کہ تم کچھ نہین جانتے تاکہ ہم اس مسئلہ مختلفہ میں
معرفت دین اور اہل صدق و یقین کی حاصل کرکے عذاب دایم سے محفوظ
رہتے پس ہمنے امت محمدی کو مختلف پایا کہ ایک دوسرے سے بیزار ہین اور
اور وہ سب لوگ دو فرقون مین منقسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول اللہ نے
کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا بلکہ یہ امر آنحضرت صلعم نے امت پر
چھوڑ دیا پس امت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا دوسرا فریق
کہتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے علی کو اپنے
بعد اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے ۔ اور ہر ایک فریق ان دونون
فرقون مین سے اپنے مذہب کو حق جانتا ہے ۔ پس جب ہمنے یہ حال
دیکھا اور جانبین کے دعوون کو سنا تو ہمنے جان لیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہر دو
فریق حق پر ہون کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے لامحالہ ایک فریق حق پر

ہوگا اور دوسرا باطل پر لہذا ہمنے چاہا کہ حق کو باطل سے جدا کریں اور عذاب بدی سے بچیں پس ہمنے دونو فریق سے سوال کیا کہ آیا خلقت کے لئے ایک حاکم اور والی کا ہونا (جوکہ احیاد کو قایم رکھے اور زکوٰۃ لو جمع کرکے مستحقین پر تقسیم کرے اور مدعی و مدعا علیہ کا فیصلہ بحق کرے اور مظلوم کا ظالم سے حق لئے حدود و تعزیرات الٰہی کو جاری کرے) لازم و ضروری ہے یا نہیں سب نے کہا کہ بیشک ایسے حاکم اور والی کا ہونا ضروری اور لازم ہے پس ہمنے کہا کہ آیا جائز ہے کہ قرآن شریف اور سنت رسول پر نظر ڈالنے کے سوا کسی کو حاکم اور والی بنا دیا جائے۔ سب نے کہا کہ کتاب اللہ و سنت رسول پر نظر ڈالنے کے سوا کسی کو حاکم اور والی مقرر کرنا ہرگز جائز اور روا نہیں ہو سکتا۔ ہمنے سوال کیا کہ اسلام جسکا خدائے تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ کیا چیز ہے پس سب نے کہا کہ اسلام شہادتین اور اقرار ان امور کا ہے جو کہ جناب پیغمبر خدا لائے ہیں نماز روزہ اور حج بشرط استطاعت اور عمل قرآن شریف پر باین جہت کہ جو قرآن شریف میں حلال ہے وہ دائما حلال ہے اور جو موجب قرآن شریف کے حرام ہے ہمیشہ حرام ہے ہم نے انکے اس قول کو تسلیم کیا پھر ہمنے ان سب سے سوال کیا کہ آیا کچھ لوگ خدا کے برگزیدہ ہیں جنکو خدا نے پسند اور برگزیدہ کیا ہے سب نے کہا کہ ہاں ہیں ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے انہوں نے کہا کہ قول خدائے تعالیٰ کا وربک یخلق ما یشاء و یختار یعنی رب تیرا اے محمد جسکو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پسندیدہ اور برگزیدہ کرتا ہے پھر ہمنے پوچھا کہ برگزیدہ خدا کے کون ہیں سب نے کہا کہ متقین

ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول خدا ے تعالیٰ کا ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم یعنی بزرگتر خدا کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو زیادہ متقی ہے پہر ہمنے
پوچہا کہ متقین مین سے زیادہ کون برگزیدہ خدا ے تعالیٰ کا ہے اونہون نے
کہا کہ مجاہدین ہین اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے فضل اللہ المجاہدین
باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ یعنی فرمایا جناب
باری عز اسمہ نے کہ اللہ نے تفضیل دی اونکو جو راہ خدا مین اپنے مالون
اور جانون کے ساتھ جہاد کرتے ہین اون لوگون پر جو بیٹھے رہتے ہین پہر
ہمنے پوچہا کہ آیا مجاہدین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے اونہون
نے کہا کہ ہان جو مہاجرین مین سے سابقین الی الجہاد تہی وہ مجاہدین مین
سے افضل اور برگزیدہ خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب حق سبحانہ وعز
شانہ فرماتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل
الا یہ یعنی جو لوگ قبل از فتح مکہ راہ خدا مین جان ومال سے مجاہدین رہے
ہین اونکے برابر بعد والے نہین ہوسکتے پس اب ہمنے جان لیا کہ برگزیدگان
خداوند تبارک وتعالیٰ تمام خلقت مین سے وہ لوگ ہین جو مہاجرین سابقین
الی الجہاد تہی۔ پہر ہمنے پوچہا کہ انمین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے
سب نے کہا کہ ہان جن لوگون نے جہادون مین زیادہ تر تکلیفین اور سختیان
سخت اذیتین اور محنتین اوٹہائی ہین۔ اور جنہون نے زیادہ تر کفار اور مشرکین
کو قتل کیا ہے وہ اونمین سے زیادہ تر برگزیدہ اور مقبول خدا کے ہین اس
دلیل سے کہ جناب ایزد وہاب قاضی یوم الحساب جل جلالہ فرماتا ہے من

یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی عمل خیر کیا ہوگا وہ اوس کی جزا پائے گا۔ اور نیز خداوند کریم فرماتا ہے کہ جو کچھ خیرات و مبرات مین سے تم بجا لاؤ گے اوس کی جزا اور اوسکا بدلا خدا کے پاس پاؤ گے پس ہمنے اس امر کو قبول کیا اور جان لیا کہ خداوند تعالی شانہ کے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جس نے جہادون مین بہت سی تکلیفین اور مشقتین اوٹھائی ہون اور سخت اذیتین پائی ہون بڑی بڑی مصیبتون کو جھیلا ہو اور اپنی جان کو راہ خدا مین دریغ نہ کیا ہو اور خدا کے دشمنون کو زیادہ تر قتل کیا ہو۔ پھر ہمنے اوسوقت دونو فریق سے پوچھا کہ ان دونون آدمیون کا کیا حال ہے یعنی علی بن ابی طالب اور ابوبکر آیا ان دونو مین سے کون زیادہ تر جہادون مین مصروف رہا کس نے زیادہ تر غزوات مین تکلیفون اور اذیتون کو برداشت کیا۔ کس نے زیادہ تر خدا کے دشمنون کو تہ تیغ بیدریغ کیا کس نے زیادہ کفار کو واصل نار کیا۔ پس دونون فریق نے متفق اللفظ و متحد الکلمہ ہوکر امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر اجماع کیا اور کہا کہ بیشک علی علیہ السلام نے تمام جہادون اور لڑائیون مین سخت اذیتون اور تکلیفون کو اوٹھایا ہے اور بڑے بڑے معرکے مارے ہین سب سے زیادہ کفار و مشرکین کے قتل کرنے والے اور دین جناب رب العلمین کی حفاظت کرنیوالے اور دین کے دشمنون کو دفع کرنیوالے وہی ہین بسبب اجماع فریقین اور دلالت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

آلہ وسلم سے ثابت و ظاہر ہو گیا کہ علی علیہ السلام افضل ہیں مترجم رسالہ ہذا یعنی حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر و نذیر حضرات ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حضرات جو کوئی شخص ذرا بھی شعور رکھتا ہے وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کیونکہ عقلاً و نقلاً یہ امر ثابت و متحقق ہے کہ بعد پیغمبر کے وہی شخص نائب اور خلیفہ پیغمبر کا اور امام خلقت کا ہو سکتا ہے جو امت میں سب سے افضل ہو اور باوجود افضل کے مفضول کی امامت نامعقول و غیر

. . . .

مقبول ہے ہمیشہ سنت الٰہیہ و طریقہ ربانیہ اسی پر قائم رہا ہے اور تمام انبیاء سلف کے زمانوں میں یہی طریقہ جاری رہا ہے کہ ہر نبی و مرسل کے بعد جو افضل امت ہوا ہے وہی نائب اور خلیفہ اور وصی اس نبی کا مقرر ہوا ہے دیکھو کتب فریقین کہ یہ امر اوس سے ثابت و متحقق ہے بلکہ کتب یہود و نصاریٰ سے بھی یہ دعوے ثابت و مبرہن ہے پھر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کے بعد اس سنت الٰہی کو کیوں متغیر اور متبدل کر دیا گیا۔ حالانکہ تغیر و تبدل سنت الٰہی میں ہو نہیں سکتا چنانچہ خود احکم الحاکمین جل جلالہ قرآن کریم میں فرماتا ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا پس سقیفۂ بنی ساعدہ میں جو کارروائی کی گئی وہ سنت الٰہی کے بالکل برخلاف تھی جو کچھ کیا گیا وہ ہرگز ہرگز جائز اور روا نہ تھا کما ھو مدلل بالادلۃ الکثیرۃ القاطعۃ ومبرھن بالبراھین الوثیقۃ الساطعۃ فمن شاء الاطلاع علی تفصیل ھذا المقام فلیرجع الی الکتب الکلامیۃ الامامیۃ

اللہ المنعام پھر جاحظ کہتا ہے کہ ہمنے دوبارہ ہر دو فریق سے سوال کیا کہ متقین
مین سے کون زیادہ برگزیدہ ہین اُن سب نے کہا کہ خاشون یعنی خدا سے
ڈرنے والے اس دلیل سے کہ خدائے تعالی فرماتا ہے کہ نزدیک اور
آمادہ ہے بہشت متقین کے لئے تا قول خدائے تعالی جو ڈرے خدا سے
مہربان سے بالغیب اور نیز فرمایا ہے جناب حق سبحانہ و تعالی شانہ نے او
علدت للمتقین الذین یخشون ربهم یعنی جنت آمادہ ہے متقین کے
لئے جو خدا سے ڈرتے ہین پھر ہمنے اون سے پوچھا کہ سب لوگون مین سے
عالم زیادہ کون ہے سب نے کہا کہ جو اعلم بعدل ہو اور حق کیطرف زیادہ
ہدایت کرنے والا ہو وہ زیادہ مستحق ہے کہ متبوع اور والی و حاکم ہو نہ محکوم
اور تابع اس دلیل سے کہ جناب احکم الحاکمین جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ
حکم کرین تم مین سے صاحبان عدل پس ولایت اور حکومت صاحبان عدل مین
منحصر ہوئے ہم اونکے اس قول کو قبول کیا پھر اونسے پوچھا کہ اعلم الناس بالعدل
کون ہے اونہون نے کہا کہ جو عدل کی طرف زیادہ تر دلالت کرنے والا
ہو ہمنے کہا وہ کون ہے اونہون نے کہا کہ جو زیادہ تر ہدایت کرنے والا ہو
طرف حق کے وہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ حاکم اور متبوع ہو نہ تابع
اور محکوم دوسرون کا اس دلیل سے کہ جناب رب العلمین احکم الحاکمین
جل شانہ و عظم برہانہ فرماتا ہے افمن یهدی الی الحق الایہ یعنی جو
شخص خلقت کو حق کیطرف ہدایت کرے وہ زیادہ تر مستحق اس امر کا ہوگا
کہ حاکم اور متبوع ہو اور خلقت اوسکی تابع اور محکوم ہو پس کتاب غفور الرحیم

اور سنت نبی کریم اور اجماع جمیع امت نے اس امر پر دلالت کی ہے کہ بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے تمام امت مین سب سے افضل امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کیونکہ سب سے زیادہ اور اعلا درجہ کے مجاہد راہ خدا مین وہی تھے اور جب سب سے زیادہ بڑھکر مجاہد راہ خدا مین علی ہی تھے تو سب سے زیادہ اتقی اور پرہیزگار بھی علی ہی تھے اور جب سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار علی ہی تھے تو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے علی ہی ہوئے اور جب سب سے زیادہ اور سب سے اعلا درجہ کے عالم علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ عدل کی جانب دلالت کرنے والے بھی علی ہی ہوئے اور جب عدل کیطرف سب سے زیادہ دلالت کرنیوالے علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ ہدایت کرنے والے امت کو حق کی طرف علی ہی ہوئے اور جب زیادہ ہدایت کرنے والے حق کی طرف علی ہی ہوئے تو وہی اولی اور مستحق اس امر کے ہوئے کہ متبوع اور حاکم ہون نہ یہ کہ دوسرون کے تابع اور محکوم ہون ۔

پھر جاحظ کہتا ہے کہ امت محمدی کا اس امر پر اجماع ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کتاب خدا امت مین چھوڑی ہے اور امت کو مامور فرمایا ہے کہ قرآن شریف اور سنت نبوی کی طرف رجوع کرین اور اوامر و نواہی کا اون سے استنباط کرین تاکہ اشتباہ زائل ہون جب قاری قرآن نے (یہ و ربك یخلق ما یشاء و یختار) کی تلاوت کی تو اوس سے کہا گیا کہ اس آیت کا مدلول کون ہے ثابت کرو تو قاری

قرآن نے پڑہا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگتر تم مین سے نزدیک
خدا ے تعالی کے وہ ہے جو تم سب مین سے اتقا ہو۔ قراۃ ابن مسعود مین ہے
ان خیرکم عند اللہ اتقاکم اور نیز پڑہا قاری قرآن نے وازلفت
الجنۃ للمتقین غیر بعید ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من
خشی الرحمن بالغیب۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مختار اور پسندیدہ و
منتخب و برگزیدہ پروردگار کا وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہو
پہر قاری قرآن سے پڑہا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی سوا
اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے اوسکے بندون مین سے علماء۔ پس قاری
کو کہا گیا کہ آگے پڑہو یہانتک کہ ہم دیکہین کہ علماء سب سے افضل ہین
یا نہین یہانتک کہ قاری قرآن سے نے پڑہا یہ قول خدا ے تعالی کا ھل یستوی
الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی آیا مساوی ہیں وہ لوگ جو
علم رکہتے ہیں اور جو علم نہین رکہتے۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ عالم افضل
ہے غیر عالم سے پہر قاری سے کہا گیا کہ آگے پڑہو پس اوس نے جب یہ قول
خدا ے تعالی کا پڑہا۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اتوا العلم
درجات یعنی جناب حق سبحانہ تعالی شانہ نے بلند رتبہ دیا ہے انکو
جو ایمان لائے تم مین سے جنکو علم دیا گیا ہے۔ پس کہا گیا کہ یہ آیت دلیل
اس امر پہ ہے کہ علماء کو خدا ے تعالی نے برگزیدہ کیا ہے۔ اور اون کو
تفضیل دی ہے اور اونکے درجات بلند کئے ہین اور کل امت محمدی
کا اس پر اجماع ہے کہ اصحاب پیغمبر مین چار آدمی سب سے زیادہ تر

عالم تھے جن سے علم لیا جاتا ہے اور لیا گیا ہے۔

علی بن ابی طالب۔ عبد اللہ بن عباس۔ عبد اللہ بن مسعود و زید بن ثابت اور ایک گروہ نے عمر بن الخطاب کو بھی شمار کیا ہے پس اس بنا پر ہمنے امت سے سوال کیا کہ جب نماز کا وقت آئے اور یہ پانچوں صاحب ایک وقت میں ایک جگہہ پر موجود ہوں تو ان میں سے کون زیادہ تر امام جماعت ہونے کے لئے استحقاق اور لیاقت رکھتا ہے پس سب امت نے متفق اللفظ ہو کر کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو جو شخص سب میں سے اعلیٰ درجہ کا حافظ و قاری قرآن ہو اوسکو مقدم اور پیش نماز بنانا چاہی پس اس قید سے حضرت عمر بن الخطاب ساقط ہوگئے پھر ہمنے امت سے سوال کیا کہ یہ باقی چاروں صحابی تو اقراء لکتاب اللہ ہیں انمیں سے کون اولی بالامامۃ ہے پس امت نے بالاجماع کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ الائمۃ من قریش امام انمیں سے ہونا چاہیئے اس قید سے ابن مسعود اور زید بن ثابت گر گئے۔

باقی رہی علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس پھر ہمنے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون اولی بالامامۃ ہے سب نے بالاتفاق بیان کیا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے فرمایا ہے کہ جب دو عالم فقیہ قرشی موجود ہوں تو انمیں سے جو سن میں بڑا ہو اور ہجرت کرنے میں مقدم ہو امامت کے لئے اقدم و اولی ہے پس اس حدیث سے عبد اللہ بن عباس ساقط ہو گئے اور صرف امیر المومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام باقی رہی پس بموجب کتاب خدا وسنت سید الانبیاء واجماع کل امت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ سب سے زیادہ تر لایق اور مستحق امامت کے لئے ثابت ہوئی۔ تمام ہوا رسالہ عمر بن بحر الجاحظ کا۔ مترجم رسالہ ہذا یعنی بندہ کمترین زائر سید المرسلین کہتا ہے کہ امت محمدی بین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کسی شخص کو بھی کسی فضیلت بین نسبت نہین دیسکتے اگر کوئی شخص اوس جناب کے ساتھ کسے فضیلت مین کچھ نسبت دے تو اوسکا نسبت دینا تعصب یا جہالت پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ صحابہ مین کسی صاحب کے لئے اسقدر فضائل ہرگز نہین ہین جسقدر فضائل ذات بابرکات جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے ثابت و متحقق ہین۔ اسلام کے مختلف فرقون کی کتابون سے یہ امر ظاہر و آشکار ہے کوئی شخص اسکا انکار نہین کرسکتا چنانچہ مسند احمد حنبل مین عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ جسقدر مدح اور تعریفا نازل نہین ہوئی۔ اور جناب آیۃ اللہ فی العالمینؒ نے مجلد حدیث لوز کے صفحہ ۵۰ پر محمد بن یوسف کنجی شافعی صاحب کفایۃ الطالب کی عبارت یون نقل فرمائی ہے۔

قلت ذکر فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب من آیات القرآن لا یمکن جعلہ الا فی کتاب واحد وذکر جمیعہا یقصر عنہ باع الاحصاء ویدل لک علی تصدیق ما ذہب الیہ مولف الکتاب محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی عفا اللہ عنہ ما اخبرہ

الشیخ المقری ابو اسحاق ابراهیم بن برکته الکتبی بالموصل
عن الامام الحافظ صدر الحفاظ ابی العلا الحسن بن احمد
بن الحسن العطار عن الشریف الاجل نور الهدی ابی طالب
الحسین بن محمد بن علی الزینبی عن محمد بن احمد بن علی بن الحسین
بن شاذان حدثنا المعافی بن زکریا عن محمد بن احمد ابی الثلج
عن الحسن بن محمد بهرام عن یوسف بن موسی القطان عن جریر
عن اللیث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لو ان الغیاض اقلام والبحر مداد والجن حساب
والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب انتفی بقدر
الحاجة ماحصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیات قرآنیہ سے فضائل
جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے حیز تحریر مین لانا چاہے تو اوسکو ایک
کتاب مستقل طور پر جداگانہ لکھنے پڑیگی اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کے کل فضایل کا احصار تو دشوار ہے کوئی نہین کرسکتا اور اس امر کی
تصدیق اوس حدیث شریف سے ہوتی ہے جو ابن عباس روایت کرتے
ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر نیستان قلمین
ہون اور دریا سیاہی اور جن محاسب ہون اور انسان کاتب ہون تب
بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کا احصا اور شمار نہین کرسکتے
نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی اسی مقام مین آگے چلکر روایت کرتے ہین کہ
کسی شخص نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سبحان اللہ کسقدر کثرت سے ہین

مناقب اور فضائل جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہین گمان کرتا ہون کہ تین ہزار فضیلت اوس جناب کے لئے ثابت ہے عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ تیس ہزار کے قریب کیون نہین کہتا پہر محمد بن یوسف موصوف لکھتے ہین کہ اس روایت کو عبد اللہ بن عباس سے اہل حدیث نے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور مین کہتا ہون کہ اسکے تصدیق اوس سے ہوتی ہے جو ہمنے روایتین کین ہین امام احمد حنبل سے جو اہل حدیث کے امام ہین اور اصحاب حدیث مین سب سے اعلا درجہ کے جاننے والے ہین اور اپنے زمانہ کے امام اور مقتدی اس فن مین ہین انتہی کلامہ) اب انصاف سے سوچو اور غور کرو کہ کیونکر اور کسطرح اور کسیوجہ سے امت محمدی مین کسی شخص کو امیر المومنین برادر سید المرسلین صلے اللہ علیہما و اولادہما الطیبین کے ساتہہ فضائل اور مناقب مین نسبت دیسکتے ہین۔ غالبًا جو شخص جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے ساتہہ کسی اور صاحب کو کسی فضیلت مین نسبت دیگا وہ فضائل و فواضل و مناقب و مدائح و خصائل و حالات و شمائل جناب اسد اللہ الغالب علیہ السلام سے ناواقف اور جاہل اور نابلد و ذاہل و ناداں و غافل ہوگا جیسا کہ مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی مین کہتے ہین **ع**

تو تار یکی علی را دیدۂ	زان سبب غیرے براو بگزیدۂ

اور ابو المجد مجد الدین آدم المعروف بحکیم سنائی اپنے ایک قصیدہ مین فرماتے ہین۔ **شعر**

مر مرا باور نمی آید ز ردی اعتقاد	حق زہرا خوردن و دین پیمبر اشکستن
ایکہ او را بر علی مرتضی دانی امیر	یا اللہ ار گرمی تو اند کشف قنبر و ستن

چونکہ اس رسالہ کے خاتمہ مین حافظ نے چار صاحبون کو فضیلت علم مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اس فضیلت مین اونکو وارث مرتبہ ہارونی و قائل کلمہ سلونی کے ساتھہ نسبت دی ہے لہذا درباب علم باب مدینۃ العلم بکمال اختصار چند جملات و فقرات عرض کرتا ہون متوجہ ہوکر بگوش دل سُنیئے اور سوچیئے۔

پس واضح ہو کہ علماء اہل سنت بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہین اور مانتے ہین کہ باب مدینہ علم لدنی و وارث منزلت ہارونی۔ قائل قول لوکسرت لی الوسادۃ الخ و متکلم بکلمہ سلونی کے برابر کوئی شخص علم مین ہو نہین سکتا۔ دیکھو شیخ عبد الحق صاحب دہلوی رجال المشکوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین اور جناب علامۂ زمان حضرت مفتی سید محمد قلی خان رفع اللہ درجاتہ فی فرادیس الجنان انسے کتاب مستطاب تشئید المطاعن مجلد اول مین نقل فرماتے ہین۔ قال ابن عباس اعطی علی تسعۃ اعشار العلم و اللہ لقد شارکھم فی العشر الباقی۔ و فی الاربعین لتاج الاسلام و علی اعلم بذلک الخ و اذا ثبت لنا شیٔ عن علی لم نعدل الی غیرہ کذا فی فصل الخطاب یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علم کے دس حصہ ہین اونمین سے نو حصہ جناب باری تعالیٰ شانہ نے علی کو عنایت فرمائے ہین اور قسم خدا کی علی باقی کے دسوین حصہ مین بھی

سب لوگون کے شریک ہین اور تاج الاسلام کی اربعین مین ہے کہ علی ادس دسوین حصہ مین بہی سب سے زیادہ عالم ہین اور جب ہمکو کوئی امر علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاتا ہے تو ہم اور کسی کی طرف رجوع نہین کرتے اور یہی مضمون فصل الخطاب مین بہی ہے۔

اور دیکھو حضرات اہل سنت کی متعدد کتابون سے ثابت ہے کہ خود جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے مجہیر ہزار دروازے علم کے کہولے کہ ہر دروازہ سے ہزار ہزار دروازہ علم کا مجہپر کہل گیا۔ اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارشادات مین سے یہ دونون جملے یعنی لولا علی لہلک عمر۔ ومافضیۃ لا اباحسن لہا۔ ایسے مشہور اور السنہ خواص وعوام پر زبان زد ومذکور ہین کہ نحو کی چہوٹی چہوٹی کتابون مین بچے پڑہتے ہین ان دونون جملون کو سوچلو کہ اسنے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اور اے صاحبو دیکھو۔ اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلعم من علم اللہ وعلم علی من علم النبی صلعم وعلی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر۔ یعنی حموینی جوکہ حضرات اہل سنت کے محدثین کاملین مین ہین بسند خود بواسطہ کلبی روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جوکہ امام المفسرین اور بوجہ وفور علم وغزارت تبحر بلقب بحر ہین کہا ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کے علم سے ہے اور علم علی کا جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے ہی اور میرا علم علی کے علم سے ہی
اور میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی بن ابی طالب کے علم کے مقابلہ مین ایسا
ہے جیساکہ ایک قطرہ ہو ساتون دریاؤن کے مقابل ہین۔ ابن شیرویہ دیلمی
نے اپنی کتاب فردوس الاخبار مین حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میرے بعد میری تمام امت مین سب سے بڑھکر اور سب سے اعلا درجہ کا عالم
علی بن ابی طالب ہے بس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی تمام امت پر علی علیہ السلام کو علم مین ترجیح دی ہے تو کیونکر اور کسطرح
اور کسوجہ سے اور کسواسطے کوئی شخص امت محمدیؐ مین سے علم مین علی علیہ السلام
کی برابر سمجھا جاسکتا ہے اور کیونکر کوئی علی کے مقابل مین ہو سکتا ہے لا واللہ ہرگز
نہین ہرگز نہین محمد محبوب عالم بن جعفر بدر عالم اپنی تفسیر مشہور بہ تفسیر شاہی
مین آیۃ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ کی تفسیر مین لکھتے
ہین فی الفصول المہمہ ان رجلاً اتی بہ الی عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ وکان صدر منہ انہ کان بجماعۃ من
الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ
واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاریٰ واومن بما لم ارہ
واقر بما لم یخلق فرفع الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ فارسل
عمر الی علی کرم اللہ وجہہ فلما جاءہ اخبرہ بمقالۃ الرجل
فقال صدق الرجل یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم

واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال اللہ تعالیٰ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاریٰ قال اللہ تعالیٰ قالت الیہود لیست النصاریٰ علی شیٔ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علی شیٔ۔ ویومن بما لم یر یعنی یومن باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعۃ مقالہٗ حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس جرم پر پکڑ لائے۔ کہ اوس سے لوگون نے جو پوچھا کہ تو نے کیونکر صبح کی تو اوس نے کہا کہ مین نے صبح کی اس حال مین کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہون اور حق کو مکروہ جانتا ہون اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون۔ اور جسکو نہین دیکھا اوس پر ایمان لایا ہون۔ اور جو کہ ابھی تک پیدا نہین ہوا اوسکا اقرار کرتا ہون۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تقریر اوس شخص سے سنئے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بلوایا اور اونکو یہ قول اوس شخص کا سنایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کا قول ٹھیک اور درست ہے یہ دوست رکھتا ہے فتنہ کو یعنی اموال و اولاد کو دیکھو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور مکروہ جانتا ہے حق کو یعنی موت کو حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ فرماتا ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور تصدیق کرتا ہے یہود و نصاریٰ کی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا یہود نے کہ نصاریٰ کچھ نہین ہین اور کہا نصاریٰ نے کہ یہود کچھ نہین ہین اس امر مین وہ دونون سچے ہین

یہ شخص دونو گروہ کے اس امر مین تصدیق کرتا ہے اور ایمان لایا ہے اوسپر جو نہین دیکھا جاسکتا یعنی جناب باری تعالیٰ شانہ جو لطیف و خبیر ہے نظر نہین آسکتا اوسپر ایمان لائے ہوئے ہے۔ اور اقرار کرتا ہے اوس کا جو ابھی پیدا نہین ہوا یعنی روز قیامت کا اقرار کرتا ہے بس یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب حلال مشکلات سے سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین پناہ مانگتا ہون اوس مشکل معاملہ سے جسکے حل کرنے کے لئے علی مرتضےٰ مشکل کشا نہون۔ حضرات ناظرین اعلا درجہ کی فضیلت وہ ہوتی ہے کہ جسکا دشمن بھی انکار نہ کرسکے بلکہ اقرار کرے اور گواہی دے۔ وارث منزلت ہارونی و قائل کلمہ سلونی کے وفور علم کو یہان سے خیال کرو کہ معاویہ بن ابی سفیان جیسا سخت دشمن جانے بھی اوس جناب کی اس فضیلت کا مقر اور معترف ہے۔ شعر

واللہ قد شهد العدو بفضله	والفضل ما شهدت به الاعداء

دیکھو مجلد حدیث منزلت مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین و سید المتکلمین رضی سترھوین دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ معاویہ باوجود عداوت شدیدہ کے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر حدیث منزلت سے استدلال کرتا تھا چنانچہ اس روایت کو احمد[۱] بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ اور ابو الحسن[۲] علی بن عمر بن محمد بن الحسن بن شاذان۔ اور علی[۳] بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی اور فقیہ ابو اللیث[۴] نصر بن محمد سمرقندی اور محب[۵] الدین احمد بن عبد اللہ الطبری اور ابراہیم[۶] بن محمد حموینی اور محمد[۷] بن یوسف زرندی

اور نور الدین علی بن عبد اللہ السمہودی اور ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی
الوصابی اور احمد بن محمد المعروف بابن حجر المکی اور احمد بن فضل بن محمد
باکثیر المکی اور احمد بن عبد القادر العجیلی اور مولوی مبین لکھنوی نے اپنی اپنی
کتابوں میں لکھا ہے۔ اس فہرست کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے کل
ان علماء کی روایات کو وارد کیا ہے یہ احقر الانام اس مقام پر اون میں
سے دو روایتیں نقل کرتا ہے ابن المغازلی کتاب المناقب میں لکھتے ہیں
اخبرنا ابو القاسم عبد الواحد بن علی بن العباس البزاز
رفعه الی اسماعیل بن ابی خالد عن قیس قال سأل رجل معاویة
عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم قال یا
امیر المومنین قولك فیها احب الی من قول علی فقال بئس
ما قلت ولؤم ما جئت به لقد کرهت رجلا کان رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم یغره العلم غرا ولقد قال له
رسول الله انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه
لا نبی بعدی ولقد کان عمر بن الخطاب یسأله فیاخذ عنه
ولقد شهدت عمر اذا اشکل علیه شیء قال ههنا علی ثم قم
اقام الله رجلیك ومحا اسمه من الدیوان یعنی ایک شخص
نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے
مسئلہ کو دریافت کر کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہیں اوسنے کہا کہ اے
امیر المومنین میرے نزدیک تمہارا قول بہتر ہے علی کے قول سے معاویہ

نے کہا کہ تو نے بہت برا لفظ کہا اور کراہت کی تو نے اوس شخص سے کہ جسکو
رسول خدا ہمیشہ علم سکہاتے تہے اور اوسکے علم کو ہمیشہ بڑہاتے جاتے تہے اور
تحقیق رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی شان مین کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسی سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اون سے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اور ہمیشہ اون سے علم اخذ
کیا کرتے تہے۔ اور تحقیق مین نے دیکہا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو کہ جب کوئی مسئلہ اونکو مشکل پیش آتا تہا تو وہ کہا کرتے تہے کہ یہان
علی ہے پہر معاویہ نے اوس شخص کو جس نے مسئلہ پوچہا تہا کہا کہ اوٹہ کہڑا
ہو یہان سے خدا تجہے ثابت قدم نہ رکہے۔ پہر اوسکا نام اپنے ملازمین
کی فہرست مین سے کاٹ دیا نیز جناب ممدوح مرحوم فرماتے ہین کہ
فقیہ ابو اللیث نصر ابن محمد حنفی کہ فضائل ومفاخر ومناقب و
ماثر او بر ناظر جواہر مضیہ عبد القادر وکتاب اعلام الاخیار کفوی واثمار جنیہ
علی قاری وغیران ظاہر وباہر ست در کتاب المجالس کہ نسخہ آن در سفر عراق
بنظر عبد مشتاق رسیدہ می فرماید عن قیس بن ابی حازم رضی اللہ
عنہ قال جاء رجل الی معاویۃ رضی اللہ عنہ فسالہ عن مسئلہ
فقال سئل عنہا علی بن ابی طالب فہو اعلم بہا فقال الرجل
قولک احب الی من قول علی فقال معاویہ بئس ما قلت فا
لؤم ما جئت لقد کرہت رجلا کان رسول اللہ یغرہ
بالعلم غرا۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی

انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وبقد کان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یسأله ویاخذ عنه ولقد شهدت عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیٔ فقال ھنا ھنا علی بن ابی طالب ثم قال للرجل معاویة رضی الله عنه قم لا اقام الله رجلیک ومحا اسمه من الدیوان ویروی ان سائلا سأل عائشة رضی الله عنها عن المسح علی الخفین فقالت سلوا عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم بالسنة انتھی

یعنی قیس بن حازم رضی الله عنه سے منقول ہے کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور اوس نے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے پوچھ کہ وہ مسائل کو زیادہ جاننے والے ہیں اوس شخص نے کہا کہ میرے نزدیک تمہارا قول علی کے قول سے دوست تر ہے معاویہ نے کہا کہ تو نے یہ بات بہت بری کہی اور تو اس کہنے سے گنہگار ہوا تو نے مکروہ جانا اوس شخص کو جسکا علم رسول خدا ہمیشہ بڑھاتے رہتے تھے اور تحقیق فرمایا ہے رسول خدا نے اونکو کہ یا علی تو میرے لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تھے موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ علی سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے اور اون سے ہمیشہ علم حاصل کیا کرتے تھے اور میں نے دیکھا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کو کہ جب اونکو کوئی بات مشکل پیش آتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہاں علی بن ابی طالب ہیں یا نہیں تو یہاں سے

اوٹھ کھڑا ہو لا اقام اللہ ساقیلیک پھر اوس شخص کا نام اپنے ملازمین کی فہرست سے خارج کر دیا۔ اور نیز روایت کی گئی ہے کہ حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب سے سوال کرو کہ زیادہ جاننے والے سنت رسول کے وہی ہیں۔ ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بے سمجھ یہ توہم کرے کہ معاویہ کی غرض اثبات اعلمیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اپنے آپ سے تھی نہ کل صحابہ سے تو یہ وہم سراسر غلط اور بالکل باطل ہے کیونکہ حدیث منزلت سے امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر اوسکا استدلال کرنا اسی امر پر منحصر ہے کہ جس طرح ہارون علیہ السلام امت موسیٰ علیہ السلام میں سب سے زیادہ عالم اور سب سے افضل تھے اوسی طرح علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل امت میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ علم والے تھے۔ نہ فقط معاویہ سے۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ خود معاویہ نے اعلمیت امیر المومنین علیہ السلام کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تو صراحۃً بیان بھی کر دی ہے کہ جب اونکو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو کشاف معضلات وفتاح مبہمات وحلال مشکلات کی طرف رجوع کیا کرتے تھے شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی اپنی کتاب سے لطائف میں (جو کہ اہل سنت کے عقائد کے باب میں بڑی مشہور ومعروف کتاب ہے اور اوس کی

اور اوس کے مصنف کی توثیق حدیث تشبیہ صفحہ ۱۸ میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے معہ عبارت مذکورۃ الذیل نقل فرمائی ہے تحریر کرتے ہیں۔

واحتجت الشیعۃ بان الفضیلۃ اما عقلیۃ او نقلیۃ اما العقلیۃ اما بالنسب او بالحسب وکان علی اکمل الصحابۃ فی جمیع ذلک فھو افضل۔ اما النسب فلانہ اقرب الی رسول اللہ والعباس وان کان عم رسول اللہ لکنہ کان اخا عبد اللہ من الاب و کان ابوطالب اخا منھا وکان علی ھاشمی من الاب والام لانہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم وعلی بن فاطمہ بنت اسد بن ھاشم والھاشمی افضل لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطفی من ولد اسماعیل قریشا واصطفی من قریش ھاشما واما الحسب فلان اشرف الصفات الحمیدۃ الزھد والعلم والشجاعۃ وھو فیہ اتم واکمل من الصحابۃ اما العلم فلانہ ذکر فی خطبہ من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد مالم یوجد فی الکلام لاحد من الصحابۃ وجمیع الفرق ینتھی نسبتھم فی علم الاصول الیہ فان المعتزلۃ ینسبون انفسھم الیہ والاشعری ایضا منتسب الیہ لانہ کان تلمیذ الجبائی المنتسب الی علی وانتساب الشیعۃ بین والخوارج مع کونھم ابعد الناس عنہ اکابرھم تلامذتہ وابن عباس رئیس المفسرین کان تلمیذا لہ

وعلم منه تفسير كثير من المواضع التي تتعلق بعلوم دقيقة
مثل الحكمة والحساب والشعر والنجوم والرمل واسرار الغيب
وكان في علم الفقه والفصاحة في الدرجة العليا وعلم
النحو منه وارشد ابا الاسود الدئلي اليه وكان عالما بعلم
السلوك وتصفية الباطن الذي لا يعرفه الا الانبياء و
الاولياء حتى اخذه جميع المشايخ منه او من اولاده او من
تلامذتهم وصدر انه قال لو كسرت لي الوسادة ثم جلست عليها
لقضيت بين اهل التوراة بتوراتهم وبين اهل الانجيل
بانجيلهم وبين اهل الزبور بزبورهم وبين اهل الفرقان
بفرقانهم والله ما من آية انزلت في برّ او بحر او سهل او
جبل او سماء او ارض او ليل او نهار الا وانا اعلم في من
نزلت او في اي شي انزلت وصدر انه قال لو كشف الغطاء
ما ازددت يقيناً وقال صلى الله عليه وسلم اقضاكم علي
والقضاء يحتاج الى جميع العلوم واما الزهد فلما علم منه بالتواتر
من ترك اللذات الدنيوية والاحتراز عن المخلوقات
من اول العمر الى آخره مع القدرة وكان زهاد الصحابة
كابي ذر وسلمان الفارسي وابي الدرداء تلامذته
واما الشجاعة فغنية عن الشرح حتى قال النبي صلى الله
عليه واله وسلم لا فتى الا علي ولا سيف الا ذوالفقار

وقال صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب لضربة علي
خير من عبادة الثقلين وكذا السخاوة فانه بلغ فيها الدرجة
القصوى حتى اعطى ثلاثة اقراص ماكان له ولاولاده غيرها
عند الافطار فانزل الله تعالى ويطعمون الطعام على
حبه مسكينا ويتيما واسيرا وكان اولاده افضل اولاد سيدا
شباب اهل الجنة ثم اولاد الحسن مثل الحسن المثنى والحسن
المثلث وعبد الله بن المثنى والنفس الزكية واولاد الحسين
مثل الايمة المشهورة وهم اثنا عشر وكان ابو حنيفة و
مالك رحمهما الله اخذ الفقه من جعفر الصادق والباقر
منهما وكان ابو يزيد البسطامي من مشايخ الاسلام سقاء
في دار جعفر الصادق والمعروف الكرخي اسلم على يد علي
الرضا وكان بواب داره ويعني اجتماع الاكابر من الامة
وعلمائها على شيعة وال علي انه افضل ولاعبرة بقول
العوام واما الفضائل النقلية فما روي عن النبي صلى الله
عليه وسلم الاولى خبر الطير وهو قوله صلى الله عليه وسلم
اللهم ايتني باحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاء
علي واكل معه الثانية خبر المنزلة وهو قوله صلى الله عليه
وسلم انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي وهذا اقوى من قوله في حق ابي بكر والله ما طلعت

شمس ولا غربت بعدی وهذا اقوی من قوله فی حق ابی بکر
لانه انما یدل علی ان غیره لیس افضل منه لا علی انه افضل
من غیره وایضا یدل علی ان النبی ما کان افضل منه لا علی
انه ما یکون فجاز ان یکون عند وروده هذا الخبر ویکون
بعده وایضا خبر المنزلة یدل علی ان له مرتبة الانبیاء
لقوله صلی الله علیه وسلم الا انه لا نبی بعدی و
خبر ابی بکر انما یدل علی ان غیره ممن هو ادنی من
مراتب الانبیاء لیس افضل منه لقوله صلی الله علیه وسلم
بعد النبیین والمرسلین فجاز ان یکون علی افضل منه انتهی
خبر الرایة روی انه صلی الله علیه وسلم بعث ابا بکر
الی خیبر فرجع منهزما ثم بعث عمر فرجع منهزما فبات
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مغتما فلما اصبح
خرج الی الناس ومعه الرایة وقال لاعطین الرایة
رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرارا غیر
فرار فتعرض له المهاجرون والانصار فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم این علی فقیل انه ارمد العین فتفل
فی عینیه ثم دفع الیه الرایة الرابعة خبر السیادة قالت
عائشة کنت جالسة عند النبی اذ اقبل علی فقال هذا سید العرب
فقلت بابی انت وامی الست سید العرب فقال انا

سید العالمین وھو سید العرب الخامسۃ خبر المولی قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وروی احمد البیھقی فی فضل الصحابۃ انہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح
فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی
عیسی فی عبادتہ فلینظر الی وجہہ علی۔ السادسۃ روی
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال صلی اللہ علیہ
وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اترکہ بعدی یقضی دینی
وینجز وعدی علی بن ابی طالب۔ السابعۃ روی عن ابن
مسعود انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد
کفر الثامنۃ روی انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی
الثدیہ وکان رجلا منافقا یقتلہ خیر الخلق وفی روایۃ
خیر ھذہ الامۃ وکان قاتلہ علی بن ابی طالب وقال صلی
اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اھل الدنیا
واختار منھم اباک واتخذہ نبیا ثم اطلع ثانیا فاختار منھم
بعلک ھذا ما قالوا۔ انتھی بقدر الحاجۃ۔

وصائف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شیعہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی افضلیت کو باین دلائل ثابت کرتے ہیں کہ فضیلت یا
تو عقلی ہوتی ہے یا نقلی عقلی فضائل دو قسم پر منقسم ہیں ایک از روئے

نسب دوسرے از روے حسب علی علیہ السلام ہر طرح کے ان فضائل
مین تمام صحابہ سے اکمل اور افضل ہین از روے نسب اسطرح سے کہ
وہ حضرت سب سے زیادہ از روے نسب کے قریب ہین جناب سید
عالم و فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلئے کہ عباس اگرچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے لیکن وہ جناب سرور
کائنات کے والد ماجد عبد اللہ کی طرف سے حقیقی بہائی نہ تھے بلکہ صرف
باپ کی طرف سے بہائی تھے اور جناب ابو طالب رضے اللہ عنہ والد جناب
جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ما اور باپ دونو کی جانب سے حضرت
عبد اللہ رضے اللہ عنہ کے بہائی تھے اور علی ما اور باپ دونو کی طرف
سے ہاشمی تہی کیونکہ ابو طالب بیٹے عبد المطلب کے اور عبد المطلب
بیٹے ہاشم کے اور فاطمہ بنت اسد رضے اللہ عنہا مادر امیر المومنین بیٹی کی
اسد بیٹے ہاشم کے اور بقول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاشمی افضل ہے اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اولاد اسماعیل مین سے خدا نے قریش کو برگزیدہ کیا اور
پہر قریش مین سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا۔

---

(۱۰۳) اے حضرات ناظرین جامع معقول و منقول علامہ سید محمد بن رسول برزنجی
رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء اہل سنت مین بڑی زبردست فاضل ہین اونہون نے
نے ایک کتاب درباب اثبات ایمان اباء واجداد و امہات جناب سرور کائنات

علیہ وآلہ الآف التحیہ والتسلیمات تصنیف کی ہے اوس کتاب مین سے اخذ کرکے مفتی احمد بن زینی دحلان مفتی الشوافع متولی مسجد الحرام مفتی مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفًا وتعظیمًا نے ایک رسالہ مسمی باسنی المطالب فی اسلام ابی طالب حال مین تصنیف کیا ہے اور اوس رسالہ سراپا صدق وصواب مین اسلام حضرت ابو طالب علیہ السلام کا بدلائل کافیہ و براہین شافیہ ثابت اور مبرہن کردیا ہے یہانتک کہ اب منکرین کو جائے انکار و فرار باقی نہین رہی اور مولوی ماسٹر سید مقبول احمد دہلوی شکر اللہ سعیہ نے اوس رسالہ کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا ہے اور وہ ترجمہ مطبع یوسفی واقع دہلی مین طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے اور نیز جناب علامہ زمان وفہامۂ دوران اورع الناس حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ نے روایح القرآن مین بہ تفصیل تمام اس مقصود ومرام کو ثابت ومبرہن کیا ہے جس کسی کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کے اسلام مین شک ہو وہ رسالہ موصوفہ یا روایح القرآن کو مطالعہ کرے سوئے حق ہدایت پائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو اس بارہ مین بحث اور تفصیل کی حاجت نہین ہم صرف ایک حدیث جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مین سے مع ترجمہ اردو کرتی ہین فیہ کفایتہ انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان —

اور حسب کی حیثیت سے یہہ کہ کل صفات حمیدہ وخصائل سدیدہ مین سے اعلا درجہ کی صفتین - زہد - اور علم - اور شجاعت اور سخاوت ہین پس یہ صفات جمیلہ علی بن علی دجہ الکمال ایسی طرح پائی گئی ہین کہ اور کسی شخص کے لئے

صحابہ مین سے نہین ہین اول علم کو دیکھو تو جو کچھ علی بن ابی طالبؑ نے اپنے خطبون مین اسرار توحید و عدل و نبوت و قضا و قدر کے اور احوال قیامت کا بیان فرمایا ہے اور صحابہ مین سے کسی صاحب کے کلام مین وہ مضامین عالیہ ہرگز نہین پائی جاتی اور کل اہل اسلام کے فرقے علم اصول مین علی ہی کی طرف منتہی ہوتی ہین دیکھو معتزلہ اپنے آپکو علی ہی کی طرف منسوب کرتے ہین اور ابو الحسن اشعری بھی علی ہی کیطرف منتسب ہے کیونکہ وہ جبائی کا شاگرد ہے اور جبائی علی کی طرف منتسب ہے۔ اور فرقۂ شیعہ کا علی کی طرف منسوب ہونا تو ظاہر اور بیّن ہے عیان راچہ بیان۔

الحدیث الشریف القدسی

روی الشیخ ابوجعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب المجالس قال حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن علی بن حسان الواسطی عن عبد الرحمن بن کثیر الہاشمی قال سمعت ابا عبد اللهؑ یقول نزل جبرئیل علی رسول اللهؐ فقال یا محمد ان الله یقرئک السلام و یقول انی حرمت النار علی صلب انزلک و بطن حملک و حجر کفلک فقال یا جبرئیل بیّن لی قال اما الصلب الذی انزلک فعبد الله بن عبد المطلب واما البطن الذی حملک فامنہ بنت وہب و اما الحجر الذی کفلک

فابو طالب بن عبد المطلب وفاطمہ بنت اسد ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی

یوں ابن بابویہ نے تحریر ہے کیا — ارشاد ہے یہ صادقِ آلِ رسول کا
آئے رسولِ پاک کی خدمت میں جبرئیل — اور عرض کی نبی سے کہ اے سیدِ جلیل
فرماتا ہے خدائے دو عالم تمہیں سلام — بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یہ کلام
اک پشت ایک بطن اور اک گود اے نبیؐ — وہ ہیں کہ جن پہ آتشِ دوزخ حرام کی
ہے پشت وہ کہ جس میں اتارا تمہارا نور — اور وہ شکم کہ جس سے کیا آپ نے ظہور
اور گود وہ کہ جس نے کفالت تمہاری کی — بنتِ اسد ہیں اور وہ ہیں والدِ علی

۱۲- احقر الانام زائر

اور دیکھو خوارج کو باوجود اس کے کہ وہ علی سے نہایت ہی دوری اور بُعد رکھتے ہیں لیکن اون کے بڑے سب علی ہی کے شاگرد تھے اور ابن عباس رئیس المفسرین علی ہی کے شاگرد تھے اور علی ہی سے معلوم ہوئے تفسیر اون علوم کی جو سخت مشکل اور دقیق ہیں مثل علوم حکمت وحساب وشعر ورمل ونجوم واسرار غیب کے اور علی فقیہ اور علم فصاحت میں بڑا بلند درجہ رکھتے تھے اور علم نحو اونہیں سے ہے کیونکہ اون کے ارشاد اور اصلاح سے ابو الاسود دیلی نے علم نحو میں کتاب تصنیف کی اور علی عالم تھے علم سلوک اور تصفیہ باطن کے اور علم سلوک وتصفیہ باطن کو سوائے انبیاء اور اولیاء کے اور کوئی نہیں جان سکتا یہاں تک

کہ کل مشائخ نے علم سلوک اور تصفیہ باطن علی سے سیکھا ہے یا علی کی اولاد امجاد سے اخذ کیا ہے یا اون کے شاگردون سے لیا ہے اور منقول ہے کہ علی خود فرماتے تھے کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے یعنی مجھے تمکن حاصل ہو اور مجھسے لوگ دریافت کرین اور میری طرف رجوع کرین تو مین البتہ فیصلہ کر سکتا ہون اہل توریت مین توریت کے موافق اور اہل انجیل مین انجیل کے مطابق اور اہل زبور مین زبور کے دستور پہ اہل فرقان مین فرقان کے موافق قسم خدا کی جو آیت نازل ہوئی ہے خشکی مین یا دریا مین یا صاف وہموار زمین مین یا پہاڑ پر یا پہاڑی زمین مین یا آسمان مین یا زمین مین رات کو یا دن کو مین سب کو جانتا ہون اور یہ جانتا ہون کہ کس شخص کے بارہ مین نازل ہوئی اور کس بات کے لئے نازل ہوئی ہے نیز منقول ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر پردہ اوٹھہ جائے یعنی مین عیاناً اللہ جل جلالہ کو دیکھہ لون تو بھی میرے یقین مین اس سے کچھہ زیادتی نہ ہو یعنی جسقدر اب مجکو اوس وحدہ لاشریک لہ کے وجود اور اوس کی یگانگت اور وحدانیت و نیز دپاکی و بزرگی کا یقین کامل حاصل ہے کشف غطا یعنی پردہ اوٹھہ جانے کے بعد بھی اتنا ہی رہی۔ اوسمین کچھہ اضافہ اور زیادتی پردہ کے اوٹھہ جانے کے سبب سے نہ ہوسکے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی اقضاکم علیؑ یعنی تم سب مین اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا علی ہی ہے اور اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا وہی شخص

ہوسکتا ہے جو تمام علوم پر حاوی ہو کیونکہ قضا کے لئے تمام علوم کا جاننا
ضروری ہے اور اس جناب کے زہد کی بابت یہ ہے کہ اونہوں نے ابتدا
عمر سے آخر عمر تک لذاتِ دنیاویہ کو بالکلیہ ترک کیا اور جمیع محظورات و
مکروہات سے باوجود قدرت وتمکن پرہیز کی اور صحابہ مین سے جو لوگ
اعلا درجے کے زاہد تھے مثل جناب ابوذر غفاری وحضرت سلمان فارسی
وحضرت ابو درداء رضے اللہ عنہم وہ سب علی علیہ السلام کی ہی شاگرد
تھے۔ اور شجاعت اسد اللہ الغالب کی بیان اور تشریح سے مستغنی ہے
یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی شان مین
فرمایا لا فتیٰ الا علیؑ ولا سیف الا ذو الفقار اور نیز جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے
دن ارشاد فرمایا کہ ایک ضرب علی کی افضل ہے عبادۃ ثقلین سے۔ اور
اسی طرح سخاوت جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعلا درجہ کو
پہونچی ہوئی ہے یہانتک کہ راہ خدا مین مسکین ویتیم واسیر کو تین دن
ایسی حالت مین عطا فرمائین کہ اونکے اور اوس جناب کے اہل وعیال کے
کھانے کے لئے کچھ باقی موجود نہ تھا کہ روزہ افطار کرکے تناول فرمائین
جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اونکی سعی کو مشکور کیا اور اونکی شان مین
آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا نازل فرمائی اور
اونکی اولاد دیگر صحابہ کی اولاد سے افضل ہے مثل حسن اور حسین علیہما السلام
کے جن کے بارہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

حسن اور حسین سردار ہین جوانان جنت کے پھر اولاد حسن علیہ السلام کی مثل
حسن مثنیٰ اور حسن مثلث وعبداللہ بن المثنیٰ اور نفس زکیہ اور اولاد
حسین علیہ السلام ہین تو بارہ اماموں ہین سے مشہور و معروف امام ہین
اور ابو حنیفہ و مالک رحمۃ اللہ علیہما نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے
فقہ حاصل کی اور باقی اور لوگون نے پھر ان دونون یعنی ابو حنیفہ و امام
مالک سے فقہ حاصل کی ہے اور ابویزید بسطامی جو کہ مشائخ اسلام ہین سے
مشہور ہے وہ امام جعفر صادقؑ کے گھر کا سقا تھا اور معروف کرخی جناب
امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام لایا اور وہ اوس
جناب کے گھر کا دربان تھا اور نیز امت محمدی ہین بڑے بڑے لوگون کا
اجماع اونکے شیعون پر دال ہے اس امر پر کہ علی کل امت محمدی ہین سب
سے افضل اور بہتر ہین اور عوام کے قول کا کچھ اعتبار نہین ہے۔

اور فضائل نقلیہ ہین جملہ اونکے پہلے خبر طیر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الٰہی بھیج میرے پاس اوس
شخص کو جو تیرے نزدیک کل خلقت ہین سے دوست تر ہو تاکہ کھائے وہ
میرے ساتھ گوشت اس پرند کا پس امیر المومنین علی علیہ السلام حاضر ہوئے
اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اوس طائر کا گوشت
تناول فرمایا۔ دوسری خبر منزلت ہے اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہ تو میرے
لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تھے موسیٰ کے لیے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہوگا

اور یہ ارشاد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا علی علیہ السلام کے حق
مین اقوی ہے اوس قول سے جو بزعم حضرات اہل سنت جناب رسول خدا
نے حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ کے حق مین فرمایا ہے۔ واللہ ما طلعت
شمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علی افضل من ابی بکر اسلئے
کہ یہ قول دلالت کرتا ہے اسپر کہ غیر اونکا اون سے افضل نہین نہ اس
امر پر کہ وہ ہر ایک غیر اپنے سے افضل ہین اور نیز اسپر دلالت کرتا ہے کہ
غیر ابو بکر ابو بکر سے زمانۂ ماضی مین افضل نہ تہا نہ یہہ کہ زمانۂ آیندہ مین
بہی کوئی اون سے افضل نہ ہوگا پس جائز ہے کہ اس حدیث کے وارد
ہونے کے وقت کوئی اون سے افضل نہ تہا اور بعد اوسوقت کے پہر
اور لوگ اون سے افضل ہوگئے ہون۔ اور حدیث منزلت اس امر پر دلالت
کرتی ہے کہ علی کے لئے مرتبہ انبیاء کا حاصل ہے کیونکہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حدیث
حضرت ابو بکر والی اسپر دلالت کرتی ہے کہ غیر ابو بکر جو لوگ انبیاء سے
کم مرتبہ پر ہین وہ لوگ حضرت ابو بکر سے افضل نہین ہین دیکہو قول حضرت
رسول خدا کا بعد النبیین والمرسلین بس اس بناء پر جائز ہوا کہ علی حضرت
ابو بکر سے افضل ہون اقول ہم کہتے ہین کہ عبارت ما طلعت شمس ولا
غربت بعد النبیین والمرسلین علے افضل من ابی بکر کی تاویلین
کرنے کی اور جواب دینے کی شیعون کو ہرگز کچہہ ضرورت نہین کیونکہ یہ مضمون
صرف حضرات اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے فرقۂ شیعہ پر کسیطرح سے

صحت نہین ہو سکتا برخلاف حدیث منزلت کے کہ وہ کتب فریقین مین مسطور وماثور اور بکمال صحت وتواتر مشہور و مذکور ہے یہانتک کہ کوئی فرقہ اہل اسلام مین سے اوسکا انکار نہین کر سکتا۔

تیسری حدیث حدیث رایت ہے اور وہ اسطرح پر ہے کہ جناب رسول اللہ ؐ نے حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ کو جنگ خیبر کے لئے روانہ کیا حضرت ابو بکر جنگ خیبر سے بھاگ کر واپس آئے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر خطاب رضے اللہ عنہ کو لڑائی کے لئے ارسال فرمایا وہ بھی بھاگے اور واپس تشریف لائے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رات نہایت اندوہ اور غم مین بسر کی جب صبح ہوئی تو حضرت خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علم سعادت شیم حضرت کے ہمراہ تھا پس فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ علم دونگا اوس شخص کو جو دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول اوس کو دوست رکھتے ہین بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بھاگنے والا نہین ہے پس مہاجرین وانصار سب کے سب اوس علم سعادت شیم کے امیدوار ہوئے یعنی ہر شخص چاہتا تھا کہ مجھے ہی علم ملجائے جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہان ہے علی بن ابی طالب لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین پس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو سامنے اپنے طالب فرماکر اون کی آنکھون پر لعاب دہن مبارک لگا دیا کہ آنکھین روشن ہوگئین پس آنحضرت نے اپنا علم اوس جناب

کو عنایت فرمایا۔

چوتھی خبر حدیث سیادت ہے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر تھی کہ اس عرصہ مین علی سامنے سے آئے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے سردار عرب کا مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر کیا آپ سردار عرب کے نہین ہین فرمایا حضرت نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور یہ سردار ہے عرب کا۔

پانچوین حدیث حدیث مولے ہے یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین جسکا مولی ہون پس علے ہے مولی اوسکا۔

اور نیز روایت کی ہے احمد اور بیہقی نے فضائل الصحابہ مین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو چاہئے کہ دیکھے آدم کو علم مین اور یوشع کو تقوے مین اور ابراہیم کو حلم مین اور موسی کو ہیبت مین اور عیسی کو عبادت مین پس چاہئے کہ وہ دیکھے روے مبارک علی بن ابی طالب کا۔

چھٹی حدیث یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور بہتر اور افضل اون سب مین سے جنکو مین بعد مین اپنے چھوڑتا ہون اور جو میرے قرض کو ادا کرے گا میرے وعدون کو پورا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

ساتوین حدیث وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ علی افضل بشر ہے یعنی کل خلقت سے افضل اور بہتر ہے جو اس امر کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

آٹھوین حدیث ذو الثدیہ منافق کے قتل کرنے کے بارہ مین ہے یعنی اخبار بالغیب اور پیشین گوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسباب مین کہ ذو الثدیہ منافق کو وہ شخص قتل کرے گا جو تمام امت مین سب سے افضل اور بہتر ہوگا اور ذو الثدیہ منافق کو جنگ نہروان مین جناب اسد اللہ الغالب حضرت علی بن طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے قتل کیا ہے۔

اور نوین حدیث یہ ہے کہ جناب سرور کائنات باعث ایجاد موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ الہدات نے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا وعلی بعلہا وابیہا وامہا واخیہا وذریتہا وبنیہا وشیعتہا وموالیہا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے اہل دنیا کو ملاحظہ فرمایا تو سب مین سے تیرے باپ کو پسند اور منتخب کیا اور مجھے اپنا رسول اور نبی مقرر فرمایا۔ پھر جب دوبارہ تمام دنیا واہل دنیا کو جناب ایزد متعال وقادر لایزال نے ملاحظہ فرمایا تو تیرے شوہر علی کو سب مین سے منتخب اور پسند کیا۔ ہذا ما قالوا۔ انتہی لقدر الحاجۃ۔

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ صاحب وصائف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی جو اہل سنت کے علما معتمدین مین سے ہین اونہون نے

شیعوں کی طرف سے اس تمام استدلال کو نقل کرکے اور ان تمام فضائل کو لکھکر کسی فضیلت کا انہیں سے انکار نہین کیا بلکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام کی ان سب فضیلتوں کو تسلیم کیاہے اور توثیق اور تعریف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی کی اور انکی کتاب وصائف کی مدح اور تعریف عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلد حدیث تشبیہ مین مذکور ہے وہان ملاحظہ فرمائیے۔

اب غور اور تامل کرنا چاہیے کہ جس صورت مین عبد اللہ بن عباس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہی شاگرد تھے اور انھیں جناب کے فیض سے وہ مستفیض ہوئے اور یہہ مرتبہ انھوں نے پایا کہ انکو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے اور وہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت و اعلمیت کو بڑے زور شور سے تسلیم کرتے ہیں تو اور کسی شخص کو جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ علم مین کیونکر اور کسطرح نسبت دے سکتے ہیں حاشا ثم حاشا کلا ثم کلا کسی شخص کو بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب کے جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ کسی فضیلت میں بھی نسبت نہین ہوسکتی بے شک و بے شبہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین کے تمام امت میں سب سے اعلم اور کل خلق سے افضل ہیں آخر مین یہہ بندہ ناچیز اضعف عباد اللہ القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی البکہری

المتخلص بہ منائی حضرات ناظرین صداقت آئین و منصفین حق گزین و طالبان راہ راست و یقین کی خدمت والا درجت میں عرض رساہے کہ اسے حضرات اول تو یہہ امر ثابت و متحقق ہے کہ رسالۂ مذکورہ و کراسہ مسطورہ ابو عثمان عمر بن بحر الجاحظ مروانی کی تصنیفات مین سے ہے اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو تو مجلد اول حدیث غدیر کو ملاحظہ کرین۔ بر فرض محال اگر ہم اس امر کو تسلیم بھی کر لیں کہ رسالۂ مذکورہ جاحظ کا نہیں ہے تو بھی ناظرین با انصاف کو لازم اور واجب ہے کہ لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ پر عمل اور بنا کرکے یہہ خیال ہی نہ فرماوین کہ یہہ رسالہ کسکی تصنیف ہے۔

بلکہ اس کلام متین کی متانت اور ان دلائل و براہین کے استحکامات و رصانت کو بہ نظر انصاف ملاحظہ کرین کہ کس کس طرح کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت سے صاحب رسالہ نے امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و علی اولادہ الطیبین کی امامت اور افضلیت کو ثابت بلکہ واضح اور آشکار و روشن کالشمس فی رابعۃ النہار کرکے دکھلایا ہے۔

تامل اور غور سے پڑھو اور انصاف سے سوچو اور سمجھو۔ امر حق ظاہر و منکشف ہو جائیگا۔ انشاء اللہ الہادی المستعان و علیہ التکلان فی کل حین و آن۔ والحمد للہ العزیز الکریم العادل الذی اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰۃ علی سیدنا محمد خیر الاواخر والاوائل المنعوت باکرم الشمائل واشرف الخصائل۔ وآلہ الذین اذھب اللہ عنھم

الرجس وطهرهم تطهیرًا فهم اصحاب افاضل الفضائل و اماثل الفواضل صلوٰۃ دائمۃ لا انقطاع لها ابد الآبدین ودهر الداهرین من یومنا هذا الی یوم الدین - والحمد لله رب العلمین ماشاء الله لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم - وصلی الله علی سیدنا محمد و اله الطیبین الطاهرین المعصومین الغر المیامین ؎

خاتمہ

منظومہ درباب مناجات وعرض حاجات بجناب

مجیب الدعوات واهب العطیات رافع الدرجات دافع البلیات ماحی السیئات غافر الخطیئات جلت الائہ وعظمت نعمائہ

ای غافر الذنوب شہنشاہ بے ہمال
ای ساتر عیوب خداوند ذوالجلال
ای واحد و یگانہ و ای رب دوسرا
ای وہ کہ مثل تیرے نہین کوئی دوسرا
تو عالم الغیوب ہے ای رب پاک ذات
تو غافر الذنوب ہے ہم ہین تری عصات
جز تیری ذات پاک کسی کو بقا نہین
محتاج تیرے سب ہین کسی کو غنا نہین
مین کیا ہون اور گناہ مرے کیا ہین ای رحیم
بخشش تری عمیم ہے رحمت تری عظیم
مجکو گمان نیک جو ہی تجہہ ای کریم
پورا تو اوسکو کیجیو ہون گرچہ مین اثیم
تیرا یہہ قول پاک ہے ای رب داد گر
ہر شخص کام کرتا ہے اپنے خصال پر

لایزال

خصلت پہ اپنی ہیں جو تو یارب بُرائی کی
پر تیری نیکیون سے رجا ہی بھلائی کی

ہرگز نہ کیجو جسکا مین لائق ہون ای قدیر
مجھہ سے وہ کیجو کام کہ جسکا ہی تو جدیر

مین لائق عذاب ہون پر تو غفور ہے
لابد ہے تجکو عفو تو بخشش ضرور ہے

صدقہ نبی کا بخشدی عصیان مری تمام
لکھدی سوالیان علیؑ مین تو میرا نام

یارب ہو حشر میرا علیؑ ولی کے ساتھ
دامن ہو مرتضیٰ کا تو شاہؑ کا ہو مری ہاتھ

تیرا ہزار شکر ہے ای خالق قوی
توفیق تو نے مجکو ہے مدح علی کی دی

شکر خدا ہوئی یہہ صراط سوی تمام
تیری کرم سے ہوگئی یہہ مثنوی تمام

باغ نبی کی مدح کا یارب ثمر ملے
ہر بیت کی عوض مجھے جنت مین گھر ملے

تیری کلام پاک کا ہی ترجمہ کیا
طالب ہون ای کریم مین تجھہ سے ثواب کا

تیری ولی کے فضل لکھی ہین کتاب مین
بھاری کتاب ہو مری روز حساب مین

یارب تو اس کتاب کو محبوب کیجیو
اور اہل فضل مین اسی مرغوب کیجیو

دل خاص مومنون کے تو ہون اس سے شاد کام
اور عام اسکو پڑھ کے بنین عارف امام

لوگون کو جلد اس سے ہدایت نصیب ہو
تیرے ولی کی اس سے ولایت نصیب ہو

اس مثنوی سے فیض ہو سب خاص و عام کو
یارب ہدایت اس سے ہو اکثر انام کو

شیعون کے اعتقاد تو اس سے متین ہون
اور منکرین پڑھ کے اسے مومنین ہون

مین نے کیا کلام الٰہی کو عام فہم
اب جو کہ دیکھی اور وہ ہوئے کلام فہم

اوسکو طریق ایزد برحق دکھایا ہے
ایمان کا پتا اوسے پورا بتایا ہے

ایصال پر جناب الٰہی کا کام ہے
توفیق سے رفیق تو حاصل مرام ہے

الحدیث الشریف النبوی صلعم

روی الخوارزمی فی کتاب المناقب باسناده عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله جعل لاخی علی بن ابی طالب فضائل لا تحصی کثرة فمن ذکر فضیلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن کتب فضیلة من فضائله لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی لتلک الکتابة رسم ومن استمع فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالاستماع ومن نظر الی کتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالنظر ثم قال النظر الی وجه امیر المومنین علی ابن ابی طالب عبادة وذکره عبادة ولا یقبل الله ایمان عبد الا بولایته والبراة من اعدائه

نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اس حدیث شریف کو کفایۃ الطالب مین نقل کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۵۱- از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار

ترجمہ حدیث شریف

فرماتے ہین نبیؐ مرے بھائی کیو اسطے	اللہ نے بہت سے فضائل عطا کیے
احصا بھی اونکا ہو نہین سکتا ہی زینہار	یان تک فضائل شہ مردان ہین بیشمار

جو ایک بھی فضیلت حیدر بیان کری
اور اعتراف اوسکا بہ قلب و لسان کرے

اوسکی جزا مین عفو کریگا غفور رب
آئندہ و گذشتہ گنہ اوسنکے سب

منجملہ فضائل حیدر رشہ اُمم
انسان کرے جو ایک فضیلت کوئی رقم

تحریر اوس کتاب کی باقی ہی جب تلک
بخشش کی اوسکے حق مین دعا کرتے ہین ملک

اور جو سنیگا ایک فضیلت ز فضل شاہ
اوسکی عوض مین عفو ہون کانونکے سب گناہ

لکھا ہوا جو فضل علی کا کوئی پڑھے
عصیان معاف ہونگے جو آنکھو نسے ہون کیے

پھر اسطرح سے کہنے لگے شاہ دو جہان
منہ دیکھنا علی کا عبادت ہی بے گمان

ارشاد پھر یہہ کرنے لگے شاہ مرسلین
ذکر علی عبادت باری ہی شک نہین

ایمان کسی بھی بندے کا حق کو نہین قبول
جب تک نہو ولایت حیدر اوسے حصول

اور نیز دشمنون سے جو اوسکے خفا نہین
ایمان قبول اوسکا خدا کو ذرا نہین

پس حکم مصطفےٰ سے یہہ لکھی ہین وصف شاہ
اللہ تا کہ عفو کری میرے سب گناہ

قربان نام شیر خدا پر ہی جان مری
مدح علی مین چلتی ہی اکثر زبان مری

نام اوسی ولی حق کا بہت ہمکو پیارا ہے
نام علی ہمیشہ وظیفہ ہمارا ہے

خطاب بجناب امیر المومنین سید الوصیین

صلواۃ اللہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین

مرتضیٰ علیؑ ولی کبریا کے نور
اللہ سے ہماری سفارش کرو ضرور

تا بخشدے خدا ہمیں صدقے آپکے
خوشنود ہو کی ہمکو سقر سے نجات دی

دارین میں ہر ایک الم سے نجات ہو — دونون جہان میں آل محمدؐ کا ساتھ ہو
اور جلد مجکو روضۂ انور دکھائیے — اس زائر نبی کو نجف میں بلائیے
نادم ہون اور مقر ہون کہ ہونمین گناہگار — زائر کا پر حضور کے شیعون میں ہو شمار
صدقے سے آپکے ہون دعائین مری قبول — دونون جہان میں ہے یہ مطالب ہون کل حصول

قطعہ

حامد حسین[۱] سید اہل کلام تھے — مقبول کبریا و نبیؐ و امام تھے
اسفار لاجواب لکھے اوس جناب نے — تسخیر خلق کو کیا ہر اک کتاب نے
مالک وہ خرمنوں کے ہیں اور خوشہ چین ہم — وہ عرش علم و فضل ہیں اور ہین زمین ہم
اللہ اونکا خلد میں رتبہ کرے زیاد — اور اونکے جانشین کو رکھے مدام شاد
ناصر حسین[۲] اونکے ہیں فرزند ارجمند — پایہ اونھون نے علم میں پایا ہے بس بلند
ناصر حسین کی کرے نصرت نصیر اب — اونکا بھی مثل باپ کے نہین ہے نظیر اب
اوستاد میرے تھے جو ارسطوی[۳] روزگار — اونپر خدای پاک کی رحمت ہو بیشمار
بھائی جو میرے فخر[۴] شیرین کلام تھے — مداح اہل بیت رسول انام تھے

[۱] آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ مصنف استقصاء الافحام وعبقات الانوار وغیرہ کتب و اسفار ۱۲
[۲] نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین مد ظلہ العالی ۱۲
[۳] جناب قبلہ وکعبہ مولانا مولوی سید رجب علی خان بہادر ارسطو جاہ مرحوم ۱۲
[۴] جناب قبلہ وکعبہ اخی المعظم وصنوی المکرم مولوی سید فرزند علی خان صاحب فرخ مرحوم مصنف ریاض الجنان و اشراقات عرشیہ وغیرہ ۱۲

خلد بریں میں اون کے مراتب بلند ہون
اولاد اونکی جو ہیں وہ سب ارجمند ہون

لاتا ہون میں شفیع حسن اور حسین کو
بخشے خدای پاک مرے والدین کو

راہِ علی پہ شیعون کا دائم سلوک ہو
آپس میں اتفاق ہو سب کا سلوک ہو

توفیق اونکو یہہ ہو کہ وہ نیچری نہون
ہون کذب و شک سے پاک پہ حق سی بری نہون

یارب بحق حیدر صفدر امام دین
اچھی طرح ہو خلق میں اب انتظام دین

غم دور اور حصول مسرت قریب ہو
مہدی دین کی ہمکو زیارت نصیب ہو

زائر دعائیں سب ہی مقبول ہوگئیں
اللہ کی عنایتیں مبذول ہوگئیں

الحمد لله رب العالمين قد استتب وتم المجلد الثاني من الكتاب المستطاب الاربعين في فضائل مولانا امير المؤمنين نهار الخامس من ذي قعدة الحرام سنة ۱۳۳۲ الهجرية المقدسة على صاحبها وآله الاف التحية والسلام-

تمت

(کتبہ احقر البرایا محمد یحییٰ کولوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

کیفیتِ بیعت کردن جناب امیر المومنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام با حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ و علی اولادہ الطیبین کے بیعت کرنے کی کیفیت اور حالات اور اوسکے وجوہات واسباب اگرچہ کتبِ کلامیہ میں مفصل مذکور ومسطور ہیں لیکن چونکہ باب دوم میں بالتحت حدیثِ قدسی نمبر۲ اس مسئلہ کا ذکر آگیا ہے لہذا ایہہ احقر الانام اس معاملے کے متعلق چند روایات کتب معتبرہ حضرات اہل سنت میں سے بمناسبتِ مقام توضیح مرام کے لیے یہاں وارد کرتا ہے تاکہ ناظرین پر یہ مسئلہ منکشف ہوجائے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کرنے کی وجہہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔

دیکھو ای حضرات ناظرین کتاب تشئید المطاعن میں جناب علامہ زماں حضرت مفتی سید محمد قلی خاں رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان نے جامع الاصول کی کتاب الامارۃ من حرف الھمزہ سے نقل فرمایا ہے

وکان لعلي وجهة حيوة فاطمة فلما توفيت انصرفت وجوه الناس عن علي و مكثت فاطمة بعد رسول الله ستة اشهر ثم توفيت فاطمة فقال لزهري فلم

يبايعه علي فقال لا والله احد من بني هاشم حتى بايعه علي فلما رأى انصراف وجوه الناس عنه ضرع الى مصالحة ابي بكر الخ - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں علی کے واسطے عزت اور آبرو تھی جب فاطمہ زہرا نے دار دنیا سے بجانب روضۂ رضوان انتقال فرمایا تو لوگوں کے منہ علی سے پھر گئے اور فاطمہ زہرا بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوات کے چھ مہینے تک زندہ رہیں اس چھ مہینے تک علی علیہ السلام نے بلکہ تمام بنی ہاشم میں سے کسی نے حضرت خلیفہ اول صاحب کی بیعت نہیں کی جب جناب فاطمہ زہرا نے انتقال فرمایا اور علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں کے منہ اونکی طرف سے پھر گئے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے پر مجبور ہوئے۔

اور قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں كان لعلي وجهة حيوة فاطمة کی شرح میں کہا ہے كان الناس يحترمون عليًا في حيوتها كرامة لها لانها بضعة رسول الله وهو مباشر لها فلما ماتت وهو لم يبايع ابا بكر انصرف الناس عن ذلك الاحترام ليدخل فيما دخل الناس ولا يفرق جماعتهم - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں فاطمہ زہرا کے سبب لوگ علیؑ کا احترام کرتے تھے اسواسطے کہ وہ بضعۃ الرسول یعنی جناب پیغمبر خدا کے جگر کا ٹکڑا تھیں پس چھ ماہ کے عرصے تک علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی - فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد لوگوں نے وہ احترام علیؑ کا ترک کر دیا جو پہلے کرتے تھے تا کہ وہ بھی بیعت کریں اور اون کی جماعت میں داخل ہوں -

اے حضرات ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اس چھ ماہ کے بعد حضرت ابوبکر کی بیعت کر لینا اونکی خلافت کی حقیت اور جانبین کی صلح اور رضامندی پر ہرگز دلالت نہیں کرتا اور اس امر سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ امیر المومنین اونکی خلافت سے رضامند ہو گئے تھے کیونکہ اگر یہ بیعت رضامندی اور رغبت سے واقع ہوتی تو اوسکے بعد پھر کبھی اپنا استحقاق خلافت اور حضرات شیخین کا خلافت کو بظلم و غصب حاصل کرنا بیان نہ فرماتے - حالانکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہمیشہ خلافت بلافصل کے لیے اپنا استحقاق ظاہر کرتے رہے اور حضرات شیخین کا ظلم و جور بیان فرماتے رہے اور ساری عمر یہی ارشاد کرتے رہے کہ خلافت میرا حق تھا شیخین نے از روی ظلم و غصب کے خلافت کو لیا تھا -

دیکھو استیعاب کو جو اہل سنت کی اعلی درجے کی معتبر اور بڑے مرتبے کی مستند کتاب ہے اوسمیں عبد البر صاحب استیعاب رفاعہ بن رافع کے حال میں لکھتے ہیں - ذکر عمر بن شیبہ عن المدائنی عن ابی مخنف عن جابر عن الشعبی قال لما خرج طلحة والزبیر کتبت ام الفضل بنت الحرث الی علی بخروجهم فقال علی عجبا لطلحة والزبیر ان الله عزوجل لما قبض رسوله قلنا نحن اهله و اولیاؤه فلا ننازع سلطانه احد فابی علینا قومنا فولوا غیرنا و ایم الله لولا مخافة الفرقة وان یعود الکفر ویبود الدین لغیرنا فصبرنا علی بعض الالم ثم لم نر الا خیرا - یعنی جب طلحہ اور زبیر نے خروج کیا تو ام الفضل دختر حرث نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

کو اونکی خروج کرنے کی اطلاع خط میں تحریر کی اوسکے جواب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر پر کمال تعجب ہے کہ جب خداوند تعالٰی شانہ نے اپنے رسول کو وفات دی تو ہم نے کہا کہ ہم اونکے اہل اور اولیا اور وارث ہیں ہمارے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بادشاہت میں کوئی نزاع اور جھگڑا نہ کریگا پس ہماری قوم نے ہمپر یعنی ہمارے لیے انکار کیا اور غیروں کو حاکم بنا دیا پس قسم خدا کی اگر مجکو اسلام کے متفرق ہوجانے کا خوف نہ ہوتا اور اس امر کا ڈر نہوتا کہ کفر پھر عود کریگا اور دین محمّدی برباد ہوجائیگا تو البتہ میں اونکی خلافت کو متغیر اور زائل کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا بعضی دکھوں اور صدموں پر الحمد للہ کہ اس صبر کو میں نے بہتر پایا۔

پس ای حضرات ناظرین و ای صاحبان عقل و دین اب غور و تامل سے سوچ لو۔ کہ حضرات شیخین بلکہ اصحاب ثلاثہ سے امیر المومنین علیہ السلام کے نہ لڑنے کی وجہ موجہ خود امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد ہدایت بنیاد مذکورۂ بالا سے بخوبی ظاہر و آشکار ہوگی اور اسمیں ہرگز کوئی شک و شبہہ باقی نہ رہا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اسلام کے متفرق ہوجانے اور کفر کے عود کرنے اور دین کے برباد ہونے کا خوف تھا اس لیے اوس جناب نے خود سخت مصائب و احزان و نوائب و اشجان کو برداشت کیا لیکن دین اسلام کو بچا لیا اور برباد نہ ہونے دیا اسلام کے بچانے کے لیے حضرات خلفای ثلاثہ کی بیعت کر لی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے۔ اسطرحپر جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کر لینے سے حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت

حق نہیں ہو سکتی اور نہ اونکا خلفای راشدین و ایمہ صالحین ہونا لازم آسکتا ہے دیکھو جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام نے تو جناب رسول خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام و ارشادات کے مطابق عمل درآمد کیا ہے سوچو اور خیال کرو کہ صحیح مسلم کی کتاب الامارہ میں مسطور و ماثور ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین - تحبونہم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیہم - وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قیل یارسول اللہ افلا ننابذہم بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رأیتم من ولاتکم شیئاً تکرہونہ فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یداً من طاعۃ = یعنی فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ بہتر اور نیک تمہارے اماموں میں سے وہ ہیں کہ جنکو تم دوست رکھو اور وہ تمکو دوست رکھیں اور تم اونپر صلوۃ بھیجو وہ تمپر صلوۃ بھیجیں - اور بد اور شریر تمہارے اماموں میں سے وہ امام ہیں جنکو تم اپنا دشمن جانو وہ تمکو اپنا دشمن سمجھیں تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کریں یہہ سنکر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب امام ایسے بد اور شریر ہوں تو ہم اون سے مقابلہ بہ سیف و سنان کرکے اونکو ہلاک کیوں نہ کرڈالیں آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جبتک وہ نماز کو قائم کرتے ہوں - یعنی ظاہر شریعت پر عمل کرتے ہوں تبتک اون سے جنگ نہ کرو - اور جب دیکھو تم اپنے حکام کی طرف سے کوئی بری بات تو اوس برے امر کو دل میں برا سمجھو لیکن اونکی اطاعت سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ - یعنی اطاعت اون کی

کرتے رہو۔ ایسی مقام پر صحیح مسلم کی دوسری حدیث کے آخر کا فقرہ یہہ ہے
الا من ولی علیه وال فراه یاتی شیئا من معصیة الله فلیکره ما یاتی من معصیة
الله ولا ینزعن یدا من طاعة۔ یعنی خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ جب تم پر کوئی حاکم ایسا
والی اور مسلط ہو کہ وہ نافرمانی خدا کی کرتا ہو اور تم اوسکے گناہ و عصیاں کو دیکھو
پس ضرور ہے کہ جو وہ گناہ اور معصیت الٰہی کرتا ہے اوسکو تم اپنے دل میں برا
جانو لیکن اوسکی اطاعت سے دست بردار نہو بلکہ اطاعت اوسکی کرتے
رہو۔ پس اے حضرات ناظرین ایسے حکم محکم کے موافق اور مطابق جناب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خلفای ثلاثہ کی بیعت
کرلی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے اور دل میں اونکے افعال
ناشایستہ و اعمال قبیحہ کو برا جانتے رہے پس انصاف سے غور کرو اور
سوچو کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے حق پر غیروں کو متصرف دیکھا
اور انواع انواع کے رنج اوٹھائے اور ہزاروں مصیبتیں جھیلیں سخت سخت
تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین اسلام کو برباد نہ ہونے دیا سخت مظلومیت
اور مقہوریت کی حالت کو اپنے لیے گوارا کیا مگر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے حکم کو بجا لائے اور مطابق اور موافق ارشاد رسول کے عمل کیا
نیز صحیح مسلم کے اسی باب میں مرقوم ہے۔ قال حذیفة بن یمان
قلت یا رسول الله انا کنا بشر فجاء الله بهذا الخیر فنحن فیه فهل من وراء
ذلک الخیر شر قال نعم قلت هل من وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت
هل من وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة

لا یهتدون بهدیی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول الله ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظهرک واخذ مالک۔

یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بد زمانے میں تھے یعنی کفر کی حالت میں سو خداوند کریم یہہ زمانہ نیک ہمارے لیے لایا یعنی اسلام سے مشرف ہونے کا زمانہ خدا ہمارے واسطے لایا کہ جس زمانے میں اب ہم ہیں۔ کیا اس نیک زمانے کے بعد پھر برا زمانہ بھی آئیگا۔ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہاں آئیگا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اوس بد زمانے کے بعد پھر نیک زمانہ بھی آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ اوس نیک زمانے کے بعد پھر بد زمانہ آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ کیونکر فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے جو کہ میرے طریقے پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور قائم ہو جاویں گے اون میں کچھہ لوگ کہ جسم اون کے انسانوں کے سے ہوں گے اور دل اون کے قلوب شیاطین کی مانند ہوں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ میں اگر اوس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اطاعت کرنا اگرچہ تیری پشت پر زد و کوب کیجاوے اور تیرا مال چھینا جاوے۔

حضرات ناظرین و ای اصحاب دانش و انصاف و دین اس حدیث کو بغور و تامل سوچو کہ جناب سید الاولین والآخرین افضل انبیا والمرسلین

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کیا پیشین گوئی کی ہے
اور یہہ کیا معجزۂ باہرہ اُس جناب کا ہے۔ حضرات ان زمانوں کو ذرا تقسیم
کرکے دیکھ لو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ پہلا زمانۂ نیک جسمیں کہ حذیفہ بن یمان جناب
رسولِ خدا سے سوال کر رہی تھی۔ یعنی عہدِ کرامت مہدِ جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ دوسرا زمانہ بعد وفات جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کے بموجب اس حدیث کے بُرا زمانہ تھا۔ اب ہم کچھ نہیں کہتے
آپ سوچ لیجئے۔ تیسرا زمانہ پھر زمانۂ نیک آیا۔ ظاہر اور یقینی امر یہہ ہے کہ وہ
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ ہے کیونکہ
جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ حضرات
خلفای ثلاثہ کی خلافت کے زمانے سے بالکل مخالف اور متغایر اور علیحدہ تھا
اسواسطے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے سیرتِ شیخین پر عمل درآمد کرنے
سے مطلقاً انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ جملۂ الی علی ان یقلدھما و فقرۂ لا علی سیرۃ
الشیخین اوس جناب کے اقوال میں سے معروف و مشہور و کتب معتمدۂ
اہلسنت میں مذکور و مسطور ہیں۔ اور خلیفۂ ثالث نے سیرتِ شیخین کو قبول
کر لیا تہا۔ اگرچہ اونھوں نے اس پر بھی عمل نہ کیا۔ مثلاً مروان و حکم کے بلا لینے
وغیرہ وغیرہ امور میں ان سے بھی زیادہ بدعات کے پھیلانے میں تجاوز عن الحد
کر گئے لیکن تاہم خلافت خلفای ثلاثہ کی طابق النعل بالنعل ایک ہی طریقے
اور ایک ہی منوال پر ہے۔ اور تینوں زمانوں کا ایک ہی سا حال ہی۔ برخلاف
زمانۂ خلافت علی علیہ السلام کے کہ وہ ان سے بالکل علیحدہ بلکہ بالعکس ہے

یعنی پورا پورا مطابق اور موافق زمانۂ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہے جیسا کہ کتب فریقین کے ملاحظے سے ظاہر ہوتا ہے چوتھا زمانہ بعد زمانۂ خلافت جناب علی بن ابی طالب کے پھر زمانہ بُرا آیا وہ زمانہ بنی امیہ و بنی العباس کے تسلط کا ہے کما ھو ظاہر۔ فی الحقیقت سبحان اللہ کیا پیشین گوئی آنحضرت نے فرمائی ہے۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ اور اس ارشاد ہدایت بنیاد یعنی تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی الخ نے تو کچھ باقی ہی نہیں چھوڑا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر بہت بڑا معجزہ ہے۔ اگر انسان کچھ عقل اور انصاف اور سمجھ سے بہرہ ور ہو اور اس حدیث شریف کو سمجھے اور سوچے تو اس کلام معجز نظام سے ہی اوس پر مقصود اصلی کا انکشاف تام ہو سکتا ہے اگر جناب باری تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ آدمی کو توفیق عنایت فرمائے تو یہ کلام جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کا ہدایت پانے کے لیے کافی اور وافی ہے امر حق کے ظاہر ہونے میں اسکے بعد کوئی شک اور شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اراۃ الطریق تو اس سے بخوبی ہو گیا لیکن ایصال الی المطلوب مالک الملک خدای برحق و ہادی مطلق کے اختیار میں ہے جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۱۶۱ میں فرماتے ہیں۔ کہ در کتاب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر کہ بعنایت بعض اکابر نسخۂ عتیقہ آں در زمان غابر بدست این قاصر عاثر آمدہ۔ اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے روض المناظر کی ابتدا اور سبب تصنیف کی عبارت نقل فرمائی ہے اوسکے بعد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ بن عبداللہ القسطنطینی در کشف الظنون ذکر آں باین نہج نمودہ ـ روض المناظر

في علم الاوائل والاواخر وهو تاريخ مشهور لابي الوليد قاضي القضاة زين الدين
محمد بن محمد الشهير بابن الشحنة الحلبي الحنفي المتوفى سنة خمس عشر و
ثمان مائة وقال قد التمس مني عماد الدين محمد بن موسى النائب بمدينة
حلب ان اجمع له كتابا في التاريخ وجيز الالفاظ فاجبته وجعلت له مقدمة
ومقصدا عين وخاتمة الخ من فوائد. وفي سنة ستين مات معاوية وكان
عمره خمسا وسبعين سنة وكان يغلب حلمه على ظلمه وكان ذا هيبة حسن سياسة
الملك. دخلت عليه اروى بنت الحارث بن عبد المطلب فقال لها مرحبا
بك يا خالة كيف حالك فقالت بخير يا ابن اختي لقد كفرت النعمة واسأت
لابن عمك الصحبة وتسميت بغير اسمك واخذت غير حقك وكنا اهل بيت
اعظم الناس في هذا الدين بلاء حتى قبض الله نبيه مشكورا سعيه مرفوعة
منزلته فوثبت علينا بعده بنو تيم وعدي وامية فابتزونا حقنا ووليتم
علينا فكنا فيكم بمنزلة بني اسرائيل في آل فرعون وكان علي بن ابي طالب بعد
نبينا صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى فقال لها عمرو بن العاص
كفي ايتها العجوز الضالة واقصري عن قولك مع ذهاب عقلك فقالت
وانت يا ابن الباغية تتكلم وكانت امك اشهر بغي بمكة وارخصهن اجرة
وادعاك خمسة من قريش كل يقول هو ابني فسئلت امك عن ذلك
فقالت كلهم اتوني فانظروا اشبههم به فالحقوه به وكان اقرب شبها بك العاص بن
وائل فالحقوك به فقال لها معاوية عفا الله عما سلف هاتي حاجتك فقالت
اريد الفي دينار اشتري بها عينا فوارة في ارض خوارة تكون لفقراء

بنی عبد المطلب والفی دینار اخری ازوجہا فقراء بنی الحارث والفی
دینار اخری استعین بہا علی شدۃ الزمان فاعطاہا ستۃ الاف دینار
وانصرفت - انتھی ما فی روض المناظر اور یہی مضمون تاریخ ابو الفدا کے ترجمے
میں کریم الدین پانی پتی نے صفحہ ۵۷۴ پر یوں لکھا ہے ایک حکایت اوس کے
علم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل سے منقول ہے وہ یہہ ہے کہ اروی بنت
حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور
یہہ بڑھیا کبیر السن تھیں ان کو دیکھکر معاویہ نے کہا کہ مرحبا ای خالہ آپ کسطرحپر
ہیں اوسنے کہا کہ ای بھانجی اچھی ہوں پھر اوس بوی نے یہہ کہا معاویہ تونے
کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ تونے بہت برائی کی - اور اوسکی
صحبت کو فراموش کیا - اور اپنا نام تونے وہ رکھا کہ تجکو زیبا نہ تھا - اور غاصب
حق غیر ہوگیا - اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور مشقت
اوٹھا چکے ہیں یہان تک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سعی کے ہم شکر گزار ہیں -
اور رتبہ اوسکا بلند ہوا - پھر ہم پر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ
اکو دسے ہم نے اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہوگئے ہمپر اور حالانکہ ہم تم میں بمنزلہ بنی
اسرائیل کے ہیں آل فرعون میں - اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ
ہارون کے تھا موسی سے - عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ ای بڑھیا گمراہ تیری
عقل جاتی رہی - ہم سے نہ بول اوس نیک بخت بوی نے فرمایا کہ ای باغیہ
کے بچے تو بھی کلام کرتا ہے - تیری ماں مکے میں بغاوت اور شقاوت کتنی کچھہ کر
چکی ہے جس نے چاہا اوس سے بغل گرم کی - چنانچہ تیرے نسب کا دعوی پانچ

شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس امر کا سوال تیری ماں سے کیا گیا۔ اوسنے کہا کہ پانچوں نے مجھہ سے صحبت کی ہے۔ پھر تیری صورت دیکھی گئی کہ کس کے مشابہ ہے جسمیں بہت ملتی ہوا وسکے نسب سے اوسکو قرار دو۔ پس غالب ہوئی تجہپر مشابہت عاص ابن وائل کی اسکے نسب میں تجکو ملایا۔ معاویہ بولا خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ۔ آپ اپنی حاجت فرمایئے۔ اوس بڑھیا نے کہا دو ہزار دینار چاہتی ہوں میں اپنی کھجوروں کیواسطے پانی خریدونگی جو فقراء الحارث بن عبد المطلب کی زمین میں ہیں۔ اور دو ہزار دینار اور تاکہ فقراء بنی الحارث کا نکاح کردوں۔ اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت اور تکلیف زمانے کے۔ معاویہ نے چھہ ہزار دینار دلوا دیے۔ اس نے لے لیے اور چلی گئی۔ انتہی۔ اور جناب اٰیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے روض المناظر کی عبارت نقل فرماکر یوں ارشاد فرمایا ہے۔ ازیں حکایت سراسر نکایت و شکایت سراپا ہدایت کہ جگر حضرات اہل سنت کما ینبغی ہیجرا شدہ و نمک شور بر جراحت شاں می پاشد واضح است کہ اروی بنت الحارث بہ مخاطبۂ معاویہ ظلم و جور و اعتساف شیوخ ثلثہ و اتباع شاں در اخذ خلافت و امارت از اہلبیت علیہم السلام بتوضیح تمام و تبیینِ مالا کلام بیان فرمودہ و ایشاں را امثال اتباع فرعون الد الخصام و مشابہ بعابدین عجل و گوسالہ پرستان لیام ساختہ تشبیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون برا استحقاق آنجناب و تعیین آں عالی جناب برای خلافت و امارت حمل کردہ و مظلومیت و مقہوریت آنحضرت بہ مقہوریت حضرت ہارون تشبیہ دادہ کہ تصریح کردہ کہ بعد جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو تیم و بنی عدی و بنی امیہ بر ما جستند و اعتزاز حق ما کردند
و گردیدیم ما بمنزلہ بنی اسرائیل در آل فرعون و بود علی بن ابی طالب
بعد نبی ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلہ ہارون از موسے وایں نہایت صریح
است درانکہ چنانچہ برحضرت ہارون علیہ السلام اتباع فرعون و عابدین عجل
غالب آمدند و اطاعت امر آنحضرت نکردند۔ ہمچنیں شیوخ ثلاثہ و اتباع شاں برجناب
امیر المومنین علیہ السلام غالب آمدند۔ و آنحضرت و اہلبیت آنحضرت را مقہور
و مغلوب ساختند۔ و غصب حقوق شاں نمودند۔ پس ثابت شد کہ
تشبیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام دلالت واضحہ بر وقوع جور و ظلم و حیف
برآنحضرت از دست اتباع سامری و عجل ایں است وارد و ایں تشبیہ بہ تثبت
تعیین خلافت برای حضرت امیر المومنین علیہ السلام و بطلان تقدم
و تقادم اغیار برآں حضرت است و مصدق بیان منیع البنیان حضرت ارواح
احادیث عدیدہ سرور انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کر الحدیانہ
است چنانچہ انشاء اللہ در مابعد نبذی ازاں مذکور خواہد شد۔ دریں مقام
اکتفا بر یک روایت میرود۔ پس باید دانست کہ در مسند احمد بن حنبل کہ فضائل
و مناقب و محامد آں و نہایت اعتماد و اعتبار احادیث آں در مابعد
حسب افادات ائمہ سنیہ انشاء اللہ تعالیٰ باثبات میرسانم مذکور است
عن ام الفضل وھی ام ولد العباس اخت میمونۃ قالت اتیت النبي
علیہ السلام في مرضہ فجعلت ابکی فرفع راسہ فقال ما یبکیک قالت
خفنا علیک ولا ندري ما نلقي من الناس بعدک یا رسول اللہ قال

انکم المستضعفون بعدی از ین حدیث واضح است که ام الفضل بنت الحارث
بخدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدہ گریہ
آغاز نہاد پس آنحضرت سر اقدس خود برداشت واز سبب گریہ او
استفسار ساخت ام الفضل عرض کرد کہ نمی دانیم چہ چیز را ملاقات کنیم
از مردم بعد تو ای رسول اللہ آنحضرت ارشاد فرمودند کہ شما ہستید
مستضعفین بعد من یعنی مردم شمار ضعیف خواہند ساخت واعلام
جور وعدوان بر شما خواہند افراخت کہ نور اسلام وایمان وسداد
بظلمت داد وبیداد بر اہل بیت امجاد خواہند کاست چہ ظاہرست
کہ استضعاف ام الفضل وامثال او متحقق نمیشود مگر بر تقدیر جور خلفا
در غصب والا اگر خلفا بعد آنحضرت برحق بودند وقوع استضعاف ام الفضل
ودیگر اقارب آنحضرت بعد آنحضرت معنائے ندارد ۔ واز طرائف امور
وبدائع دہور آنست کہ بعض حضرات اہل سنت بمزید ادراک وشعور بمحض
استدلال بر سلب خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اعراض
واغماض آغاز نہادہ چنان ظاہر کردہ اند کہ تشبیہ جناب امیر المومنین
علیہ السلام بحضرت ہارون علیہ السلام دلالت دارد بر آنکہ است جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خطا نبود یعنی اصحاب در اخذ خلافت
محق بودند ۔ فخر رازی در تفسیر مفاتیح الغیب در تفسیر قولہ تعالیٰ ۔ وَلَقَدْ قَالَ
لَهُمْ هَارُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ الایہ ۔ مذکورست ۔ وھاھنا
دقیقۃ وھی ان الرافضۃ تمسکوا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی

بمنزلة هارون من موسیٰ ثم ان هارون ما منعه التقية في مثل
هذا الجمع العظيم بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الى متابعة
نفسه ومنعهم من متابعة غيره فلو كان امة محمد صلى الله عليه وسلم
على الخطاء لكان يجب ان يفعل علی مثل ما فعل هارون وان يصعد
المنبر من غير تقية وخوف وان يقول فاتبعوني واطيعوني ولما لم
يفعل علمنا ان الامة كانوا على الصواب۔ وهر چند بطلان وركاكت این تقریر
وفساد این تزویر بر ناقد بصیر ومتامل خبیر روشن ومستنیر هست لیکن از
غرائب تاثیرات علو حق ومزید شمول الطاف الٰہی بحال اہل ایمان آن ست
که علامه نظام الدین نیشاپوری که از اعاظم مفسرین واجله متبحرین اہل
سنت است این تمسک واہی واحتجاج باطل را رد کرده وتائید اہل حق
صراحةً وجهاراً نموده چنانچه در غرائب القرآن ورغائب الفرقان در تفسیر آیۂ کریمه
مذکوره گفته۔ قال اهل السنة ههنا ان الشيعة تمسكوا بقوله صلى الله عليه
وسلم انت مني بمنزلة هارون من موسى ثم ان هارون ما منعه التقية
في مثل ذلك الجمع بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الى متابعته
فلو كانت امة محمد صلى الله عليه وسلم على الخطاء لكان يجب على علي كرم
الله وجهه ان يفعل ما فعل هارون من غير تقية وخوف۔ وللشيعة ان
يقولوا ان هارون صرح بالحق وخاف فسكت ولهذا عاتبه موسى
بما عاتب فاعتذر بان القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني وهكذا
علي امتنع اولاً من البيعة فلما آل الامر الى ما آل اعطاهم ما سئلوا

وانما قلت هذا على سبيل البحث لا لاجل التعصب - ازین عبارت ظاهرست که
علامهٔ نیشاپوری تمسک اهل سنت را بحدیث منزلت بر نفی خطا از اصحاب وصیانت
ایشان از ظلم وجور بر اهل بیت اطیاب ومخالفت امر جناب رسالتمآب صلی الله
علیه وآله وسلم باطل دانسته وبردان پرداخته وافاده کرده آنچه حاصلش اینست
که برای شیعه است که بگویند که حضرت هارون علیه السلام تصریح بحق نموده و
خوف کرد پس سکوت ورزید وبهمین سبب عتاب کرد هارون را موسی علیهما
السلام بانچه عتاب کرد پس اعتذار کرد هارون علیه السلام بانکه قوم استضعاف
من کردند وقریب بود که بکشند مرا همچنین علی علیه السلام امتناع کرد اولاً
از بیعت پس هرگاه آیل شد امر بسوی آنچه آیل شد یعنی نوبت بجبر وقهر وتهدید
وتخویف ومطالبه وتشدید رسید اعطا کرد جناب امیر المومنین علیه السلام
طالبین بیعت را آنچه سوال کردند انتهی محصله - وبیچاره نظام نیشاپوری
بعد ایراد این تقریر متین وجواب رزین بخوف لوم لائمین وتعنت عاذلین
وعناد متعصبین باعوجاج جاحدین عذری هم برای خود آغاز نهاده که از انجام
بغایت متانت این تقریر واضح است یعنی ارشاد کرده که گفتم این را اگر
بر سبیل بحث نه بسبب تعصب - انتهی - وازین اعتراف صاف واضح شد که
این تقریر عین احقاق حق وانصاف ومبرا از شوائب تعصب واعتساف
ست فلله الحمد والمنة که بطلان مزعوم والای حضرات اهل سنت بکمال ظهور
ووضوح نمایان گردید که مخافت استدلال شان بمثابهٔ رسید که خود علامهٔ نیشاپوری
رد آن نموده واز رد آن خود را از تعصب بری ساخته وازین کلام نیشاپوری

ظاهرست که امتناع جناب امیر المومنین علیه السلام از بیعت ابی بکر و
وقوع تخوف و اضطرار امرے ست ثابت و متحقق انکار آن نتوان
کرد چه اگر این معنی وجہے مے داشت و بدرجه ثبوت و تحقق نمے رسید
چگونه تشبث اهل حق بآن جائز مے شد حالانکه جواز تمسک بآن از تصریح
نیشاپوری ثابت ست و واضح که در احتجاج بآن تعصب را مدخلے نیست
و روایات ائمه سنیه مثبت این معنی ان شاء الله تعالے در ما بعد
مذکور خواهد شد لیکن درینجا بریک روایت که ازان حصول استضعاف
جناب امیر المومنین علیه السلام مثل استضعاف حضرت هارون
ثابت گردد و گفتن جناب امیر المومنین علیه السلام مثل حضرت هارون
یَا بْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ واضح شود ذکر می نمایم
پس مخفی نماند که عبد الله بن مسلم بن قتیبه الدینوری که بعد ملاحظه تاریخ
بغداد احمد بن علی الخطیب البغدادی و مختصر تاریخ بغداد از ابو علی یحیی بن عیسی
بن جزله و انساب ابو سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی و جامع الاصول و نهایة
اللغة ابی السعادات مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری - و تهذیب الاسما
یحیے بن شرف بن مری النووی و وفیات الاعیان احمد بن محمد المعروف
بابن خلکان - و سیر النبلا محمد بن احمد ذهبی و مرآة الجنان عبد الله بن اسعد الیافعی
و حسن المحاضره - و بغیة الوعاة و مزهر جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و تطهیر اللسان احمد بن محمد المعروف بابن الحجر المکی و اتحاف النبلا صدیق حسن
خان معاصر نهایت فضل و جلالت و براعت و نبالت و ثقت و عدالت و علو

مرتبت وسمو منزلت و نہایت عظمت و بلندی و شرف و ارجمندی و
اعتماد و اعتبار و اشتہار او و مدح و ستایش مصنفات او واضح و لائح
مے شود در کتاب الامامۃ والسیاسۃ گفتہ۔ کیف کانت بیعۃ علی بن ابی طالب
وان ابابکر افتقد قوما تخلفوا عن بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر بن الخطاب
فجاء فناداهم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی
نفس عمر بیده لتخرجن او لاحرقنها علیکم علی ما فیها فقیل له یا ابا حفص ان
فیها فاطمة فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانه زعم انه قال حلفت ان لا
اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمة علی بابها
فقالت لا عهد لی بقوم حضروا اسوء محضر منکم ترکتم جنازة رسول الله
بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامروا ولم تروا لنا حقا فاتی عمر ابابکر
فقال له الا تاخذ هذا المتخلف عنك بالبیعة فقال ابو بکر یا قنفذ وهو
مولی له اذهب فادع علیا فذهب الی علی فقال ما حاجتك قال یدعوك
خلیفة رسول الله قال علی لسریع ما کذبتم علی رسول الله صلی علیه وسلم
فرجع قنفذ فابلغ الرسالة قال فبکی ابو بکر طویلا ثم قام عمر فمشی معه جماعة
حتی اتوا باب فاطمة فدقوا الباب فلما سمعت اصواتهم نادت باعلی صوتها
باکیة یا رسول الله ماذا لقینا بعدك من ابن الخطاب وابن ابی قحافة فلما
سمع القوم صوتها وبکاءها انصرفوا باکین وکادت قلوبهم تتصدع واکبادهم
تتفطر وبقی عمر ومعه قوم فاخرجوا علیا ومضوا به الی ابی بکر فقالوا له بایع
فقال ان لم افعل فمه قالوا اذا والله الذی لا اله الا هو نضرب عنقك

قال اذاً تقتلون عبد الله واخا رسول الله قال عمر اما عبد الله فنعم واما اخو رسوله فلا وابو بکر ساکت لا یتکلم فقال له عمر الا تامر فیه بامرك فقال لا اکرهه علی شیٔ ما کانت فاطمة الی جنبه فلحق علی بقبر رسول الله صلعم یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی = ماحصل اس روایت کا اردو میں یوں ہے - کہ علی بن ابی طالب کی بیعت کرنے کی کیفیت یہہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ اون کی بیعت کرنے سے ایک قوم نے تخلف کیا اور وہ سب لوگ جو ابوبکر کی بیعت سے منکر اور متخلف ہیں علی کی خدمت میں حاضر ہیں پس ابوبکر نے عمر بن الخطاب کو اونکے گرفتار کرنے کے لیے روانہ کیا پس عمر خطاب آیا اور علی کے گھر پر آکر اونکو آواز دی اون لوگوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر خطاب نے لکڑیاں منگوائیں اور کہا کہ قسم ہے مجکو اوسکی جسکے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے تم لوگ یہاں سے نکلو ورنہ میں گھر کو آگ لگادونگا اور اس گھر کو مع اون سب آدمیوں کے جو اسمیں ہیں جلادونگا بعض ہمراہیوں نے کہا کہ ای عمر اس گھر میں تو فاطمہ بضعة الرسول ہے عمر نے کہا کہ اگرچہ فاطمہ ہو کچھ مضائقہ نہیں تب بھی جلادونگا - جب اون لوگوں نے حضرت عمر کے تہور اور جسارت کو اس درجے پر پایا سب ڈر گئے اور ڈر کر باہر نکل آئے سوای علی کے سب نے بیعت کرلی اور علی باہر نہ نکلے اور کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں باہر نہ نکلوں اور چادر نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو جمع نہ کرلوں اوسوقت فاطمہ زہرا اپنے دروازے پر آکر کھڑی ہوئیں اور کہا کہ ہمارے حق کی حفاظت اور رعایت تم لوگوں نے بالکل چھوڑ دی اور ہماری صحبت

سے ہاتھ اوٹھایا۔

کسطرح سختی اور بیرحمی کرتے ہو ہم کو ستانے کے لیے یہاں آئے ہو۔ رسول اللہ کا جنازہ بھی چھوڑکر تم چلے گئے اوس جناب کا جنازہ ہمارے ہاتھوں میں چھوڑا اور خلیفہ بن بیٹھے اور ہم سے اس معاملے میں مشورہ تک نہ کیا اور ہمارا حق کچھہ نہ سمجھا۔

یہہ سنکر عمرؓ ابوبکر کے پاس گیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ تو علیؑ سے بیعت نہیں لیتا وہ تیری بیعت سے منحرف ہے ابوبکر نے اپنے غلام قنفذ سے کہا کہ جا علی کو بُلا لا وہ علیؑ کے پاس آیا علیؑ نے پوچھا کہ کیوں آیا ہے کیا کام ہے اوسنے کہا کہ تم کو خلیفہ رسول اللہ کا بُلاتا ہے علیؑ نے فرمایا کہ کسقدر جلد جھوٹ اور بہتان باندھا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس قنفذ یہہ سنکر واپس گیا اور علی علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا تھا وہ جملہ ابوبکر کو سنایا۔ راوی کہتا ہے کہ ابوبکر اس مضمون واقعی کو سنکر دیرتک رویا کیے پھر حضرت عمر خطاب اوٹھے اور ایک گروہ لوگوں کا اونکے ہمراہ ہوا یہاں تک کہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھٹکایا جسوقت فاطمہ زہرا بنت سید الانبیاء نے اونکی آوازیں سنیں رو روکر باآواز بلند کہا کہ یا رسول اللہ کیا مصیبت اور سختی ہمپر پہونچی بعد آپ کے عمر بن الخطاب اور ابوبکر بن ابی القحافہ کی طرف سے جب لوگوں نے فاطمہ زہرا دختر حبیب خدا کے رونے کی اسطرح آواز سنی بہت سے لوگ نالاں وگریاں واپس گئے اور حالت اون لوگوں کی یہہ تھی کہ دل

اون کے چاک چاک اور پارہ پارہ ہوتے تھے اور جگر اون کے ٹکڑے ٹکڑے
ہو رہے تھے لیکن عمر خطاب نہ ہٹا اور باز نہ آیا چند اور لوگوں نے بھی اوسکا
ساتھ دیا اور اوسکی ہمراہ فاطمہ اور علی پر سختی کرنے کے لیے مستعد کھڑے رہے
یہاں تک کہ علی کو زبردستی گھر سے نکالا اور ابوبکرؓ کے پاس لے گئے اور
علی سے کہا کہ تم بھی بیعت کرو علی علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں بیعت نہ کروں
تو پھر کیا کروگے اونھوں نے کہا کہ اگر تم بیعت نہ کروگے تو قسم ہے اوس خدا کی
جو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تم کو قتل کر ڈالیں گے تب امیر المومنین علی
علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم مجکو قتل کروگے تو ایک بندۂ خدا اور اپنے
رسول کے بھائی کو قتل کروگے عمر خطاب نے کہا کہ عبد اللہ یعنی بندۂ خدا
تو تم ہو مگر بھائی رسول اللہ کا ہم تمکو نہیں مانتے۔ اور ابوبکر چپ بیٹھے تھے کچھ نہ
بولتے تھے عمر خطاب نے اون سے کہا کہ تم اسکے بارہ میں کیوں نہیں حکم کرتے
ابوبکر نے کہا کہ میں ان پر جبر نہیں کرتا جب تک فاطمہ زندہ ہے پس امیر المومنین
علی علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر سے لپٹ گئے اور
اوسوقت چیخیں مارتے تھے اور روتے تھے اور بآواز بلند فرماتے تھے
یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ماں کے بیٹے تحقیق
اس قوم نے مجکو ضعیف کردیا اور قریب اسکے ہوئے کہ مجھے قتل کردیں جیسا کہ
ہارون علیہ السلام نے کہا تھا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کی عبارت
نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں -
فللہ الحمد والمنۃ کہ این روایت برائے کشف تلبیسات قوم وہتک استار و

ابدای اظہار اسلاف کبار شان کافی ووافی ست کہ بوجوہ عدیدہ بر ظلم و حیف وجور وعدوان وشنعان متخلفین وبطلان خلافت شان وتعیین خلافت برای جناب امیر المومنین علیہ السلام دلالت صریحہ دارد وندا کردن جناب امیر المومنین علیہ السلام یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی دلالت صریحہ دارد برآنکہ حال آنحضرت بعد وفات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مظلومیت ومقہوریت مثل حال حضرت ہارون بعد رفتن حضرت موسے علیہما السلام بطور بود وپس فساد اختلال مزعوم رازی بکمال درجہ وضوح وظہور رسید۔ وصحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ بہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ این خاکسار بے مقدار وخاکپای علمای اخیار بعنایت جلیلہ پروردگار وامداد وسید ومختار وتائید ارواح قادۂ اہل بیت اطہار علیہ وعلیہم صلواۃ اللہ وسلامہ مدے الاعصار بمثابہ ثابت می نمایم کہ مہر سکوت وصموت برلب متعصبین زند وامر حق را کالشمس فی رابعۃ النہار روشن کند۔ انتہی بقدر الحاجۃ۔ اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتب معتبرہ اہل سنت سے یہہ امر ثابت کیا ہے کہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ یقیناً وحتماً وجزماً تصنیف عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کی ہے اور نہایت معتمد او معتبر کتاب ہے دیکھو مجلد حدیث منزلت صفحہ ۲۵۰ سے ۳۰۰ تک = مقولہ نہ ۲ الخ۔ ای روز قیامت پر یقین لانے والو۔ ای قاضی یوم الحساب سے ڈرنے والو ای عقبات جہنم سے نجات چاہنے والو۔ ای آیۂ کریمہ فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰہُ الخ کے معنی

سمجھکر اوسکی تلاوت کرنے والو۔ ای۔ قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کا خیال رکھنے والو۔ ای محبوب کبریا محمد مصطفٰے کی محبت کا دم بھرنے والو ای خدا کو ایک جاننے والو اور اوس وحدہٗ لاشریک کو عادل ماننے والو ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو للّٰہ وللرسول اس روایت کو غور و تامل سے پڑھو اور سوچو اور دیکھو کہ اس سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں اسمیں کچھہ شک نہیں کہ جس شخص کو کچھہ خوف خدا ہے اور محبت رسول خدا شافع روز جزا سے کچھہ حصہ ملا ہے اوسکا دل اس روایت کو پڑھکر پاش پاش ہوجائیگا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا بدن کانپ جائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اور امیر المومنین سید الوصیین اور سیدۂ نساء عالمین بضعۃ رسول رب العالمین کی مظلومیت اور مقہوریت پر یقین کامل حاصل ہوکر سخت صدمہ اور اندوہ ہوگا اور جناب حیدر کرار کے لیے مثل حضرت ہارون علیہ السلام کے مجبوری اور اضطرار کا واقع ہوتا اوسکے ذہن نشین ہوجائیگا۔

دیکھو سید علی ہمدانی جو کہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کے عارف ربانی اور محدث اور عالم لاثانی حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں ہیں اپنی کتاب مودۃ القربے میں فرماتے ہیں۔ المودۃ السادستہ فی ان علیاً علیہ السلام اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم و وزیرہ وان طاعتہ طاعۃ اللہ تعالیٰ ۔ جابرؓ رضی اللہ عنہ رفعہ رایت علی باب الجنۃ مکتوبًا لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنی چھٹی مودت اس امر کے بیان میں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام جناب سید المرسلین

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھائی ہیں اور اونکی فرمانبرداری اللہ تعالی کی فرمانبرداری ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي الله اخو رسول الله۔ یعنی خدا ایک ہے محمدؐ اوسکا رسول ہے اور علی اللہ کا ولی یعنی دوست ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے۔ دیکھو صاحبو اللہ تعالے نے تو علیؑ کو بھائی رسول اللہ کا جنت کے دروازے پر لکھدیا اور خود رسول اللہ نے یہہ مضمون بیان فرمایا مگر حضرت عمر خطاب نے کس زور شور سے انکار کیا ہے اور علی کو رسول اللہ کا بھائی نہیں مانا بہادری اسی کا نام ہے۔ طرہ اسپر یہہ ہے کہ مواخات کی روایت خود حضرت عمر خطاب کرتے ہیں اسی مودت کی چوتھی حدیث یہہ ہے۔ عمر ابن الخطاب رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما عقد المواخات بين اصحابه قال هذا علي اخي في الدنيا والاخرة وخليفتي في اهلي ووصيي في امتي ووارث علمي وقاضي ديني ماله مني ومالي منه نفعه نفعي وضره ضري من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني۔ خود حضرت عمر ابن الخطاب فرماتے ہیں کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے ما بین الاصحاب عقد مواخات باندھا تو فرمایا کہ یہہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں اور یہہ خلیفہ ہے میری اہل میں اور میرا وصی ہے میری امت میں اور میرے علم کا وارث ہے اور میرے قرضکا ادا کرنیوالا ہے مال اوسکا

میرا مال ہے اور میرا مال اوسکا مال ہے اور سکا نفع میرا نفع ہے اور
میرا نفع اوسکا نفع ہے اوسکا نقصان اور ضرر میرا نقصان اور ضرر
ہے اور میرا ضرر و نقصان اوسکا ضرر و نقصان ہے جسنے اوسکو دوست
رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھسے
دشمنی کی۔

ای ناظرین دیکھو اس حدیث کو حضرت عمر خطاب خود روایت کرکے علی
علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے کے وقت بالکل بھول گئے تھے واہ کیا
اسلام ہے کیا دین کیا بجا آوری احکام خدا اور رسول کی کرتے تھے نیز اسی سودۃ
کی تیسری حدیث اسطرح پر ہے ابی موسی الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وابوبکر وعثمان وعلی فالتفت الی ابی بکر فقال یا ابابکر
ھذا الذی تراہ وزیری فی السماء و وزیری فی الارض فان احببت ان تلقی اللہ
وھو عنک راض فارض علیا فان رضاءہ رضاء اللہ وغضبہ غضب اللہ

یعنی ابوموسی حمیدی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر تھا اور اوسوقت ابوبکرؓ و عثمان و علی بھی موجود
تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ابوبکرؓ کی طرف خطاب
کرکے فرمایا ای ابوبکر یہ جسکو تو دیکھ رہا ہے میرا وزیر ہے آسمان اور
زمین میں پس ای ابوبکر اگر تو اس بات کو چاہتا ہے کہ تو خداوند تعالی
سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ خدای تعالی تجھسے
رضامند ہو پس تجکو لازم ہے کہ رضامند کر علی کو کیونکہ رضامندی اور

خوشنود ہونا علی کا رضامند اور خوشنود ہونا خدا سے تعالےٰ کا ہے اور غضبناک ہونا علی کا غضبناک ہونا خداوند قہار کا ہے۔

کیوں منصفو دیکھتے ہو اور سنتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا نصیحت فرمائی ہے لو اب تم اپنے ایمان سے کہو کہ حضرت ابوبکرؓ نے بعد وفات جناب سرور کائنات اس نصیحت پر کیا کچھہ اور کسطرح اور کس قدر اور کہاں تک اور کس طور پر اور کس طریقے سے عمل کیا۔ ہے ہے افسوس حیف صد حیف جو عمل کیا وہ دل خراش اور جانکاہ مصیبت افزا امر ہے خود ہی سوچ لو سب کچھہ طشت از بام ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں عیاں را چہ بیاں لیجے اور سنئے عن ابی بکر الصدیق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وآله وسلم یا ابابکر کفی وکف علی فی العدل سواء۔ رواہ صاحب الفردوس

اس حدیث کو محب الدین طبری صاحب ریاض النضرۃ نے اپنی کتاب سبعین فضائل امیر المومنین میں شیرویہ دیلمی کی کتاب فردوس الاخبار سے جسکی توثیق ہم لکھہ چکے وارد کیا ہے اور نیز سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں یہہ حدیث وارد کی ہے۔ یعنی حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ کہتے ہیں کہ مجھہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر میرا اور علی کا ہاتھہ عدل اور انصاف میں برابر ہے۔

کیوں صاحبو غور سے سوچو کہ جب بارشاد جناب رسول اللہ جناب یداللہ مشکل کشا قوت بازوی مصطفیٰ کا دست بدست عدل و داد و

انصاف میں برابر اور مساوی دست حق پرست جناب نبی النحافقین و سلطان سریر قاب قوسین صلی اللہ علیہ و آلہ المصطفین کے تھا تو اوس پاول اور منصف کے دست نصفت سرشت کو دست حکومت کی طلب میں آڑ کیوں پنا زبردست بنایا کیوں باب مدینۂ علم رسول سے منہ موڑا کیوں دست دست خدا و بازوی حبیب کبریا کا دامن دولت ہاتھ سے چھوڑا جو عہد جناب رسول اللہ نے خم غدیر میں باندھا تھا وہ کیوں توڑا۔

آج کل کے نئی روشنی والے لوگوں کو اس امر پر بڑا فخر اور ناز ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین اور دیگر جملہ حضرات اہل سنت عہد کے بڑے پکے ہیں کبھی عہد شکنی نہیں کرتے اس بارے میں آجکل بہت سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ان صاحبوں کو جو عہود و مواثیق کی پابندیوں کے بڑے دعوی دار ہیں اپنے اسلاف کی عہد شکنیوں کا کچھ خیال نہیں آتا اور یہ نہیں سوچتے کہ حضرات اہل سنت کے مذہب کی بناء اصل میں عہد شکنی پر واقع ہوئی ہے اگر وہ عہد شکنی نہ کی جاتی تو اس مذہب کا دنیا میں وجود ہی نہ ہوتا پس جن پر عام حضرات اہل سنت کو بہت بڑا فخر ہے اونھیں کے اعمال و افعال کو بنظر تعمق و غور ملاحظہ کریں اور دم بخود ہو رہیں۔ اور ان دعووں سے دست بردار ہوں اور خوب جان لیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ غیر قوموں کو عہد شکنی کا عیب لگائیں۔

اٹھارویں ذالحجہ الحرام سنہ ۱۰ ہجریہ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے بحکم محکم يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الخ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے سامنے بمقام خم غدیر عہد باندھا اور بالخصوص حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو اوس عہد کے توڑنے سے جبرئیل امین نے منع بھی کیا تہا لیکن پورے دو مہینے بارہ روز کے بعد اوس عہد الٰہی و میثاق رسالت پناہی کو اون صاحبوں نے جو حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت کے نزدیک خلفای راشدین و ائمہ صالحین کہلاتے اور سمجھے جاتے ہیں بالکل توڑ دیا۔

اس عہد کے باندھے جانے میں اگر شک ہو تو عبقات الانوار کی ہرسہ مجلدات حدیث غدیر کو دیکھو۔ وہ میسر نہ ہوں تو ہماری اسی اربعین میں حدیث غدیر کو ملاحظہ فرماؤ انشاء اللہ تعالےٰ حق واضح ہو جائیگا۔

نیز دیکھو سورۃ المعارج کے سوءہ رابعہ میں عتبہ بن عامر الجہنی والی حدیث کو جو ہم اسی اربعین کے صفحہ ۱۹۳ پر لکھ چکے ہیں۔

تقریظ قریض و تقریض و سیض

بکتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنینؑ

بخشتہ

خامۂ نگارین و اسۂ عنبر آگین جناب الفاضل الاجل
والعالم الاکمل سید الواعظین و سند الکاملین
اخطب الخطبا شریف العلما حاج الحرمین
الشریفین و زائر ائمہ کونین مولوی سید
شریف حسین خان صاحب دام ظلہ العالی
بدوام الایام واللیالی

ھذا ما نصہ

بعونہ تعالیٰ و باسمہ سبحانہ

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

ذرۂ بے مقدار اقل الطلبہ بندہ شریف حسین نے یہہ رسالہ دیکھا اور اخ وفی جناب حاج مولوی ابو القاسم سید مقرب علی دامت افاداتہم و لازالت فیوضاتہم نے مجھہ سے فرمائش کی کہ کچھہ اسپر لکھوں اگرچہ چہ من و چہ بہر من مگر چونکہ میں اور وہ ابتدائے زمانہ طالب علمی سے ساتھہ رہے اور اکثر ایک ہی اوستاد سے پڑھتے

رہے بنابراں زمانہ تحصیل سے اون کی محنت اور شفقت اور جانکاہی سے آگاہ
ہون لہذا مجھے حق ہی ہے اسلئے یہ چند کلمہ خدمت مومنین مین عرض کرتا ہون
کہ ابتدا ہی سے مولوی صاحب باوصف موانع ہمیشہ ترویج دین مبین مین
مصروف رہے بہت سے رسائل فضائل اہل بیت علیہم السلام مین جمع کئے
اور جہان رہے اس فکر سے غافل نہین رہے غرض امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر انکا شیوہ ہے اور باہمت ایسے ہین کہ صرف مراجعت کتاب سے فن
ادب کو کمال کو پہونچایا اور اساتذہ سے مورد تحسین ہوئے ابتدا مین اوسکی
مشق اسلئے کی کہ مدایح اہل بیت علیہم السلام مین اپنی ساری اوقات بسر
کرین جسمین خداوند عالم نے برکت اور تائید ارواح قدسیہ اہل بیت کرام سے
شہرت وکمال عطا فرمایا اور مصداق من کان یرید حرث الاخرہ
ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کا ایک دن بھی مولوی صاحب پر ایسا
نہین گزرا کہ جس مین اوقات کو ضائع کیا ہو اور ترویج دین مبین کا اسدن
حصہ نہ لیا ہو۔ ان دنون یہ رسالہ جمع کیا اصل صلا اسکا تو بروز حشر حضرت صدیقہ
طاہرہ سلام اللہ علیہا و ابیہا و بعلہا و بنیہا سے انشاء اللہ تعالیٰ عطا ہونیوالا
ہے حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ مین اس رسالہ کی کیا تعریف کرسکتا ہون جب
مین فضائل جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ہون صاحب
فہم خود پہچانتے ہین۔ مگر خود ادراک خود بغیر اتنا عرض کئے نہین رہسکتا
کہ جہانتک مجھے اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا وہ یہ ہے۔ کہ مولوی
صاحب ممدوح نے بدقت نظر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات

امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مشتہرہ کو دیکھا ہے اور مضامین اوس کے بجودت محفوظ کئے ہین اور اشعار اس کے آیہ وافی ہدایہ قولاً لہ قولاً لیناً کے پورے مصداق ہین اس نرمی سے نظم کیا ہے کہ کین احتمال ظاہری ناراضامندی حضرات اہل سنت کا نہین خیال کیا جاسکتا ہان اگر کوئی جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا نام نہ سُننا چاہے یا اوس جناب کو نیکی سے یاد نہ کرسکے اوسکا تو کچھہ علاج ہی نہین۔ رہی نظم اس رسالہ اگرچہ مجھے نظم سے بسبب اپنی نادانی کے کچھہ تعلق نہین لیکن اتنا کہے بغیر نہین رہسکتا کہ مطالب علمیہ کا نظم کرنا اردو مین ازبس دشوار ہے اور بڑے بڑے شاعر بھی جب تک مبالغہ شعریہ وبعبارت آخری تجاوز عن الحد نہین کرکے عمدہ شاعری سے بر نہین آئے۔ تاہم جسقدر تصانیف آج تک نظم اردو مطالب دینیہ ومضامین واقعیہ مین ہوئے ہین اون سے کسیطرح یہ نظم کم نہین ہے۔ وعلی السلام ختم الکلام۔

عبد اقل شریف حسین غدیر ۱۳۱۲

تقریظ رقمزدہ کلک جواہر سلک

جناب تقدس مآب فضیلت انتساب بدر برج علم وکمال ومہر سپہر فضل وافضال المسر؟

من کل شین والمحلی بکل زین المتمسک بالثقلین الجناب
المولوی السید آفتاب حسین مدرس اول انگلو عربی سکول
دہلی و امام جمعہ وجماعت بلدۂ مذکورہ دامت افاداتہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ علی رسولہ المصطفی والہ المجتبی۔

اما بعد

اس ذرۂ بے مقدار اذل الکونین سید آفتاب حسین نے اس کتاب لاجواب فضائل امیر المومنین سید الوصیین یعنی اربعین کو ایک ایسے اسلوب عجیب اور طرز غریب پر پایا کہ جس سے فضائل کا رنگ دوبالا ہوگیا مصنف کے حسن اخلاص وحسن عقیدت کو یہ سادگی بیان جو کہ بلا تکلف وبلا تصنع ہے عمدہ طور پر ظاہر کرتی ہے یہان تک کہ پڑھنے والی مین ایک جوش محبت وولولہ الفت پیدا ہو جاتا ہے اور بیساختہ صدای جزاہ اللہ خیر الجزاء زبان بے اختیاری سے بلند ہوتی ہے۔

واقعی جناب مصنف علام نے اس تصنیف بدیع مین یہی مد نظر رکھا ہے کہ مولای دو جہان کے واقعی فضائل ہر مخالف اور موالف پر اپنا واقعی اثر پیدا کرین اور کسی حیلہ جو کو طرز بیان قبول مناقب سے مانع نہو اور لطف یہ ہے کہ اس مجموعۂ نادرہ سے ہر شخص چہ عالم وچہ غیر عالم برابر فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور ہر ایک شخص طبیعت کے موافق اس ایک گلبن سدا بہار سے ہر پھول کا

رنگ و بو حاصل کر سکتا ہے گلبن کیا اگر اسکو شجرۂ طوبےٰ الکھین تو بجا ہے جسکی ہر شاخ نیا رنگ نیا گل نیا ثمر رکھتی ہے فیہا ما تشتہیہ الانفس و تلذ الاعین کا پورا مصداق ہی مصنف باکمال نے شعراے سابق وحال کو یہہ بھی دکھایا ہی کہ خیالی مضامین شاعرانہ کو جنکا اثر مثل حباب بے ثبات ہے اگر اسطرح مضامین صادقہ سے بدل دیے جائین تو غرض نظم کی تاثیر سامع پر بوجہ احسن حاصل ہوسکتی ہی اور وہ بیہودہ نظمین جو نہایت جانکنی سے سرا سر دروغ بیفروغ سے بھری جاتی ہین اور محض لاطائل ہوتی ہیں اگر ایسے سچے مضامین سے آراستہ کی جائین تو ہدایت عالم و ثواب دائم کا پورا وسیلہ ہوجائین اور نیز یہہ کہ فن حدیث مین اوسکے دخل معتدبہ کا پورا سبب ہوجائی۔

مجکو یقین ہے کہ یہہ تصنیف مستغنی عن التعریف مقبول عام ہوکر اپنا پورا اثر اہل انصاف پر ڈالیگی اور مداحان اہل بیت کرام کے لیے ایک اوستاد مسلم الاصلاح ہوجائیگی۔ جناب رب الارباب اسکے مصنف قدوۂ ارباب یقین و ولا و زبدۂ اصحاب ایمان و اتقا نادرۂ زمان و اعجوبۂ دوران عندلیب المنابر جناب مولانا مولوی سید مقرب علی خان صاحب کو جزای وافی اور اجر کافی عطا فرمائے اور شیعیان حیدر کرار و محبان صاحب ذوالفقار مین محسوب کرے بحق سیدنا محمد و آلہ الامجاد۔

کتبہ سید آفتاب حسین ۲۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۱۳ھ ہجریہ۔

تقریظ رنجیتۂ قلم حقیقت رقم صاحب طبع وقاد و ذہن نقاد

کریم الاخلاق عمیم الاشفاق العالم العامل والحبر الکامل
الہمام السعید الاعز الامجد جناب السید ابو محمد المولوی
الفاضل حیاہ اللہ وبیاہ وسلمہ وابقاہ والی مدارج الکمال رقاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الکبیر والصلوۃ علی رسولہ البشیر النذیر وعلی آلہ الذین نزلت فی شانہم آیۃ التطہیر۔

ہمکو جو کچھ اپنے سرمایہ تہذیب اخلاق علم اور آداب پر فخر و ناز ہے سب اپنے ائمہ دین اور بزرگان سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیک تعلیم اور حسن تربیت کا طفیل اور صدقہ ہے ہماری کیا طاقت جو ہم ان کی نعمتوں اور احسانوں کا شکریہ زبان سے ادا کر سکیں لیکن تاہم ہمارے پاس کوئی ذریعہ یا وسیلہ ان سے کسیقدر سبکدوش ہونیکا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم اونکو ذکر جمیل سے یاد کریں اور اونکے محامد حمیدہ اور محاسن جلیلہ کو خلایق میں منتشر کریں اور جہانتک ہوسکے تحریر سے۔ تقریر سے۔ تصنیف سے تالیف سے۔ اون کی خوبیوں کی اشاعت کریں اور انکو پھیلا دیں۔

سنیہ
پس اب ہمیں غور اور تامل سے دیکھنا چاہیئے کہ انکے مناقب فخریہ ذریتہ اور فضائل علیہ کے لکھنے کا کیا ڈھنگ۔ طرز۔ اور انداز اختیار کیا جائے تاکہ قبول نظر خلائق اور مرغوب طبائع ہر خاص وعام ہو۔ ظاہرا وہ یہ ہے کہ سب

باتین ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح ہون گویا کہ اصلی واقعہ کی تصویر کھینچی گئی ہے
فی الحقیقت مضمون جس غرض کیواسطے لکھا گیا ہو نہ ایسا ہونا چاہئے کہ
فرط مبالغہ اور جوش محبت سے حد سے بڑھا کر اسکو ہوّا بنا دیا ہو اور نہ ایسا کہ
اصلی حالت سے گھٹا کر اسکو بدنما اور بھدّا کر دیا ہو۔ جیسا کہ بعض مصنفین کی
عادت ہے۔ بلکہ اعتدال اور خیر الامور اوسطہا کی باگ ہر حالمین قایم رہے اور اسکو
ہاتھہ سے نہ چھوڑا جائے۔ اسکے بعد اگر عبارت کی درستی اور تزئین کلام کا لحاظ رکھا گیا
ہو تو وہ نہایت ممدوح اور مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔
میری رائے میں یہ بھی درست نہین کہ خواہ نخواہ کسی فرقہ یا پیشوا کی نسبت صراحۃً یا کنایۃً
طعن اور طنز کی گئی ہو۔ اور اسکو برا بھلا کہا گیا ہو مین سچ کہتا ہون یہ ایک ایسا امر ہے
جو کتاب اور اسکی عزت اور وقعت کو نظر وںسے بیندازکر دیتا ہے اور وہ کتاب جسمین ایسا
کیا گیا ہو بجائے مفید ہونیکے مضر پڑتی ہے میری نظر سے اب تک جو اردو کی کتابین جناب امیرؑ کے حالات
مین گذرین مینے انکو نقائص مذکورۂ بالا سے خالی نہ پایا اور یہی وجہ ہے کہ وہ کتابین ایک خاص حد تک
محدود رہین اور انکو اچھی طرح اشاعت اور شہرت نہونے پائی جسکی وجہ سے مدعا اور مقصود قطعاً حاصل نہوا۔
ہان بلا شبہہ کتاب اربعین جو اس مطلب کیواسطے لکھی گئی ہے بے مثل اور بے نظیر ہے اسکا طرز بیان ایسا نفیس
خوش اسلوب اور دلچسپ واقع ہوا ہے کہ علانیہ داد سخن دے رہا ہے سچے سچے واقعات عمدہ عمدہ مضامین
خوشنما الفاظ مین ادا کئے گئے ہین جو دلپر عجیب اثر پیدا کرتے ہین دلکش نظم جو جا بجا مناسب مقامات تشحیذاً
للاذہان وتنشیطاً للخواطر والاٰذان درج کیگئی ہے کچھہ اور ہی سمان دکھا رہی ہے
جسکو پڑھکر بیساختہ منہ سے واہ واہ اور صدائے آفرین اور تحسین کے بلند نعرے نکلجاتے ہین۔
اس بے نظیر کتاب سے نہ صرف حضرات اہل الفرض (الامامیہ شیعہ) ہی بہرہ کافی اوٹھا سکتے ہین بلکہ

حضرات اہل السنۃ والجماعۃ (سنی) بھی فائدہ تامہ حاصل کر سکتے ہین۔ کیونکہ علاوہ اسکے کہ جناب علی المرتضی صلوات اللہ علیہم کی بہتیرے فضائل و کمالات پر یہہ کتاب مشتمل ہے۔ دونون فریق کا پیشوای دین اور خلیفہ برحق ہونیپر اعتقاد اور ایمان ہے، اسمین چالیس احادیث قدسیہ ربانیہ درج کیگئی ہین۔ جو بیشتر بطریق مذہب امامیہ اور بعض بطریق حضرات سنیہ نقل کیگئی ہین اور بہت سی احادیث نبویہ مسلمہ فریقین سے انکی تائید اور توثیق کیگئی ہے بحث اور مناظرہ کی باتین جو طبیعتونکو متنفر کرنیوالی ہوتی ہین اسمین توبات نہین۔ اور ہر فرقے کے بزرگان دین کو کمال ادب و دعاء خیر سے یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تہذیب اسمین کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ اور صفائی بیان کا اسمین خاتمہ کیا گیا ہے۔

یہہ کتاب موصوف بہ صفت کیون نہو۔ اسلئے کہ اسکے مصنف کریم الاخلاق عمیم الاشفاق نیک طینت پاک سیرت۔ حق شناس دیندار مقبول عالم نزلی جناب مولوی سید مقرب علی صاحب سلمہ اللہ دام القابہ ہین جنکا وجود ذیجود فی زماننا علمای اسلام مین مغتنمات سے گنا جاتا ہے۔ فارسی کا تو ذکر کیا۔ آپ عربی کے اسقدر فاضل جلیل القدر ہین کہ علاوہ بہت سی کتابونکے مصنف ہونیکے آپکو ہندوستان مین اول اول عربی زبان کا اخبار نکالنے کا فخر حاصل ہے۔ جو کئی سال تک نہایت ترقی اور بڑی کامیابی کیساتھ ہندوستان کے سوا دیگر ممالک مین جاری رہا۔ اور آخرکار زمانہ کی ناسا عدت اور قدردانونکی قلت اور عدم وجود نے اوسکو ہماری نظرون سے غائب کیا۔ آپکی ہی وہ ذات والا صفات ہے جنہون نے بذریعہ اشتہارات و رسائل مفیدہ کی اشاعت کی سنت جاری کر کے اپنے ہندوستانی بھائیونکو مالامال کیا۔ گویا آپ ہی اس امر کے موجد ہین

برادران اسلامی سے عموماً۔ اور حضرات شیعہ سے خصوصاً امید قوی ہے۔ کہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین مصنفہ جناب مولانا ممدوح کو نہایت عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ اور بہت جلد طبع ہوتے ہی ہاتھون ہاتھ خرید فرمائینگے۔ کہ بہت جلد اسکے مکرر چھپنے کی نوبت آوے۔ واللہ الموفق والمعین ونحن نتوکل علیہ وبہ نستعین۔ ہذا ما کتبہ المفتقر الی اللہ الصمد السید ابو محمد النقوی السلطانپوری محمد ماورد عفی ما عشر یوم الاحد والسابع عشر من شہر رمضان المبارک سنہ اربعۃ عشر وثلثمائۃ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علیہ وعلی آلہ الف الف الثناء والتحیۃ۔ کاتبہ محمد یحیی

کتاب اربعین پر ریویو قلمزدہ جناب فضیلت مآب ماسٹر سید ولایت حسین صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر و پراکٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ دام افضالہٗ

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث کے حفظ کرنے اور لوگوں کو احادیث سنانے کے بہت سے فضائل بیان کیے ہیں چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً من امر دینہا بعثہ اللہ تعالیٰ فقیہاً عالماً اور دوسری روایت میں ہے بعثہ اللہ فی زمرۃ الفقہاء والعلماء وحشر فی زمرۃ الشہداء اور تیسری روایت میں ہے کنت لہ فی یوم القیمۃ شافعاً وشہیداً اور چوتھی روایت میں وارد ہے قیل لہ ادخل من ای ابواب الجنۃ شئت۔ اسی قسم کے اور بہت سے فضائل احادیث کے یاد کرنے اور جمع کرنے اور لوگوں میں بیان کرنے کے مختلف روایتوں میں وارد ہیں اور عقلاً بھی آنحضرت جیسے ہادی کے اقوال اور احکام کا امت میں محفوظ رہنا مسلمانوں کے واسطے خصوصاً اور جمیع خلائق کے لئے عموماً فائدے سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ احادیث کے جمع کرنے اور ان کی تنقید میں جسقدر کہ مسلمانوں نے کوشش کی ہے بہت کم کسی دوسری قوم

سے ظہور میں آئی ہے اور کوئی قوم مسلمانوں سے بڑھکر اس امر کا فخر نہیں کر سکتی کہ اونکے پاس اونکے ہادی کے اقوال و احکام کا اسقدر مجموعہ محفوظ ہو جسقدر کہ مسلمانوں کے پاس ہے۔ قرون سابق کے بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے قطع نظر کرکے پچھلے زمانے میں بھی اکثر علما نے اربعین یعنی چہل حدیث لکھی ہیں اور ثواب آخرت اور ابنائے زمانہ کے شکریے کے مستحق ہوئے ہیں۔ اور اب ہمارے مخدوم و مکرم جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب نے اُن بزرگوں کی تقلید کرکے چالیس حدیثیں نہایت معتبر کتابوں سے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں جمع کرکے عام مسلمانوں کے فائدے کی غرض سے اردو زبان میں لکھی ہیں اور ثواب آخرت کے مستحق ہوئے ہیں امید ہے کہ عموماً مسلمان اور بالخصوص شیعہ اس کتاب کو نہایت شوق سے پڑھیں گے۔ اور مستفیض ہوں گے۔

میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے اس کتاب کا موضوع فضائل امیر المومنین اور اونکی افضلیت و اولویت کے ذریعے سے اونکی امامت کا ثابت کرنا ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ آنحضرت کی زندگی کے زمانہ میں جسقدر خدمات اسلام کی جناب امیر علیہ السلام نے کیں کسی دوسرے صحابی سے عمل میں نہیں آئیں اور خلفا کے زمانے میں بھی اسلام میں تفرقہ پڑنے اور اوسکے مٹ جانے کے اندیشے سے جو اونھوں نے اپنے حق سے دست کشی کی اور خلفا کی اپنے مشورے سے ہر کام میں مدد کرتے رہے ایسے کارنامے ہیں جو ہر فرد بشر کی قدرت سے باہر ہیں

سے ایسے محسنِ اسلام کے احسانات اور فضائل کا جسقدر ذکر کیا جاوے تھوڑا ہے۔ ایسی بے داغ زندگی جیسی کہ جناب امیر کی ہے۔ دنیا میں شاید کسیکی ہو۔ ایسے شخص کی زندگی ہر مسلمان کے لیے عمدہ نمونہ ہے اور اوسکے حالات کا پڑھنا اور سننا فائدے سے خالی نہیں۔ اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے جناب امیر اپنی شجاعت۔ علم۔ پرہیزگاری۔ فقہ دانی۔ آنحضرت کے ساتھ قربت۔ اپنی خدمات اسلام۔ ہر لحاظ سے اسکے مستحق تھے۔ کہ آنحضرت کے جانشین ہوتے۔ رہا یہہ امر کہ جو کچھہ تبدیلی ہونا تھا ہوا اب اس بحث خلافت کو زندہ رکھنے سے بجز باہمی دشمنی بڑھنے کے اور کیا فائدہ ہے ہمارے مولوی صاحب اس بات کو نہیں مانتے۔ اونکے نزدیک امر حق کو برابر ظاہر کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ انصاف پسند طبیعتیں کبھی روبراہ ہوں بحثِ خلافت میں اور بہت سی کتابیں پیشتر لکھی جا چکیں ہیں۔ مگر مولوی صاحب کی کتاب میں یہہ بڑی خوبی ہے کہ اونھوں نے جو کچھہ لکھا ہے ملائم الفاظ میں لکھا ہے جسکی وجہہ سے شیعہ سُنّی دونوں اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔ اور فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ جو حدیث لکھی ہے وہ بہت معتبر کتابوں سے لیگئی ہے۔ اور جو فائدہ کہ عبقات الانوار وغیرہ بڑی کتابوں سے حاصل ہو سکتا تھا مگر اونکی طوالت اور اردو زبان میں نہونے کی وجہہ سے لوگ اس سے محروم تھے اب ہمارے مولوی صاحب کی کتاب سے بہت کچھہ حاصل کر سکتے ہیں

نقل مطابق اصل سند عطیهٔ جناب غفران مآب

ارسطو جاه مولوی سید رجب علیخان بهادر مرحوم

رفع الله مقامه و اجزل علیه اکرامه

هو الغنی

این سندیست در بارهٔ گوهر خوشش جوهر بحر قابلیت و لیاقت سعید ازلی سید
مقرب علی نقوی که از عمر چار سالگی در کنار تربیت من پرورش یافته صرف و
نحو و معانی و بیان و فن ادب و فقه و معقول و منقول تا قاضی مبارک و حمدالله
وغیره شروح سلم تحصیل کرده غایت سعی در تحریر مراسلات عربی به عمل آورده
در اکثر اسفار همراه من صرف اوقات نموده با علام علمای عرب در سفر عربستان
کتابت ها کرده مخاطبین را عهد مصنفین مقامات حریری و تاریخ یمینی یاد داده
درین صغر سن که هنوز به عمر بست و پنج ۲۵ سال بست جامع اکثر علوم ست و کمالاتش
بعد از مشاهده زائد از ان ست که نوشته ام و این سند بدستش سپرده ام
فقط المرقوم پانزدهم شهر رجب سنه ۱۲۸۴ هجریه —

نشان مهر

سید رجب علیخان بهادر
ارسطو جاه

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولانا
مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - وبعد فان الفاضل الادیب والعالم الاریب
والکاتب الفصیح صاحب البیان الملیح المولوی السید مقرب علی قد تسنم من فن الانشاء
علی سنامها وحاز من العلوم الادبیة سامی مقامها فهو فخر هذا العصر وشرف ادباء الدهر
قد احکم مبانی الفضل وشیدها واحرز النبل فله عز في المجد لا یخاف انفصامها وقواعد في
الکرم لا یختشی انثلامها قد اسهر اللیالی واظمأ الهواجر فی احراز المعالی وحیازة المآثر
فهو حقیق لمن رکن الی جنابه وعکف علی بابه واقتبس جمیل آثاره واستضاء بسنا انواره

کتبه حامد حسین کان اللہ له وحقق آماله

حامد حسین ١٢٩٠

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب معلی القاب وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید
محمد حسن خاں بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولوی سید مقرب علی صاحب ایک عالی خاندان اور بہت لائق شخص ہیں
انکی انشاء عربی کی تعریف صاحب اخبار الجوائب اور الرائد نے کی جو قسطنطنیہ اور تونس عربی زبان کے نہایت
عمدہ اخبار ہیں مسٹر اڈورڈ ہنری پالمر صاحب پروفیسر عربی کیمبرج کالج نے جو عربی فارسی اردو زبان کے خوب
ماہر ہیں انکی تحریر کو علماء مصر وشام پر ترجیح دی ہے پانچ سال تک عربی اخبار لاہور موسوم بہ نفع العظیم
لاہل هذا الاقلیم کے اوڈیٹر رہے ہیں المرقوم ششم اکتوبر ۱۸۸۰ء - از پٹیالہ دستخط

سید محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ

اغلاط اربعین کی تصحیح

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۱۶	لمن	إلّا لمن
۲	//	۱۹	اسروت	اردتُ
۳	۴	۲	دیہ	قویم
۴	//	۹	جعلت	جعلتُ
۵	۵	۱۷	فی	سے
۶	۹	۱۰	فصر	قصر
۷	۱۲	۱۴	وجعلتِ	وجعلتُ
۸	۱۵	۱۸	خان	خازن
۹	۱۹	۱۰	ابی الحسن	الی الحسن
۱۰	۲۶	۵	بھق	ھی
۱۱	۲۷	۷	بہسم	جہنم
۱۲	۳۶	۱۲	اعانت	اعیانت
۱۳	۴۲	۱۸	اثمہ	الائمہ
۱۴	۷۵	۱۳	الاسلا	الاسلام
۱۵	۸۱	۲	۴۰۵	۵۰۴

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۸۱	۱۵	قسط	قیط
۱۷	۸۳	۵	وحیث لم نزلت	وحیث نزلت لم تتخذوا
۱۸	۸۳	۱۰	المأرون	المامورون
۱۹	//	۱۸	فی الذین من الذین	فی الذین
۲۰	۸۸	۱۵	ومہاجرین کے	ومہاجرین نے
۲۱	۹۰	۱۱	ولا	وُلِدَ
۲۲	۹۱	۴	فرادہ	فرسودہ
۲۳	۹۲	۳	سسافر	یسافر
۲۴	//	۷	واحد	واخذ
۲۵	۹۳	۱۱	وذمن	وَدَفَنَ
۲۶	۹۴	۹	نمبر	نمبر۳
۲۷	۹۶	۱۲	الخیرنی	اخبرنی
۲۸	//	۱۴	الحانی	الصالحانی
۲۹	۹۷	۸	ابو مخیف	ابو مخنف
۳۰	۱۱۰	۱	اخبرفی	اخبرنی
۳۱	۱۱۱	۱	ھدثنا	حدثنا
۳۲	۱۱۷	۹	امیہ ظاہرین	امیہ طاہرین
۳۳	۱۳۳	//	ال	+

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۲۸	۴	باب	ابواب
۳۵	۱۳۵	۶	حریص	حرص
۳۶	۱۴۵	۱	جنے اوس سے دشمنی کی	جنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھہ سے دشمنی کی
۳۷	۱۴۶	۳	تو نے	تو
۳۸	۱۴۹	〃	دی	دی مجکو
۳۹	〃	۵	کرے	کرے گا
۴۰	〃	۱۷	علیہ علیھم	علیہ و علیھم
۴۱	۱۵۱	۴	ہازون	ہارون
۴۲	۱۵۲	۸	والاخرین	+
۴۳	۱۵۸	〃	ولکن الناس	ولکن اکثر الناس
۴۴	۱۵۹	۷	ولای	ولائی
۴۵	〃	۱۱	دنیادی	وینادی
۴۶	۱۶۰	۱۵	حضرات	حضرت
۴۷	۱۶۲	۱۷	سیمبر	پیمبر
۴۸	۱۹۳	۱۰	کہا	کیا
۴۹	۱۹۸	۱۱	الیمن	الیمین
۵۰	〃	۱۳	الخلیف	الحلیف

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۲۰۱	۱۴	سہمی	سہم
۵۲	۲۰۲	۲	کما	کما
۵۳	۲۰۴	//	قرض	فرض
۵۴	۲۱۲	۱۸	اہی	الہي
۵۵	۲۱۴	//	کرستے ہیں	کرستے
۵۶	۲۱۸	۹	ابن وحیبہ	ابن وحیہ
۵۷	۲۲۶	۱۲	سعت	جمعت
۵۸	۲۳۹	۱۰	ناویہ	تادیہ
۵۹	۲۴۱	//	دوست	درست
۶۰	۲۵۹	۱۴	النا	الناصر
۶۱	۲۸۰	//	روایت	رُوات
۶۲	۲۸۱	۱۹	حنر	طیر
۶۳	۲۸۴	۸	کثیرہ	کثرہ توریت
۶۴	۲۹۶	۶	والی لہ ذلک	وانی لہ ذلک
۶۵	//	۱۳	ممکن ہے	ممکن
۶۶	۳۰۸	۱۹	نام	ناص
۶۷	۳۱۰	۱۸	چوکہ	چونکہ
۶۸	۳۱۳	۷	کہجورین	کہجورین

نمبر شمار	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۳۱۳	۱۵	زمان	مهمان
۷۰	۳۱۴	۱۸	جوسوی	جودی
۷۱	۳۱۵	۱۱	شا	شام
۷۲	۳۱۷	//	ریا	دیا
۷۳	۳۲۳	//	او دیوان	از دیوان
۷۴	۳۲۶	۹	ام سلم	ام سلمه
۷۵	۳۳۱	۵	ام سلم	ام سلمه
۷۶	۳۳۳	۹	وقل ب سعلے	وقل رب ادخلني
۷۷	//	۱۴	بوجهستی	بوجهه حتی
۷۸	۳۳۴	۱۳	بالرحاله	بالرسالة
۷۹	۳۳۶	۵	په ه	پلپاه
۸۰	۳۴۰	۶	المغانلی	المغازلی
۸۱	۳۴۳	۳	تخریر	تحریر
۸۲	۳۴۵	۶	مباشرت	مباشر
۸۳	۳۴۶	۱۲	ک	پاک
۸۴	//	۱۸	عس	باعث
۸۵	۳۵۲	۳	فتاح	وفتاح
۸۶	//	۵	که	له

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۳۵۲	۷	رو	روی
۸۸	″	۱۱	دوفضل	ذوفضل
۸۹	۳۵۴	۱۰	الرجایم	الرحیم
۹۰	″	۱۹	تطہیر	نظیر
۹۱	۳۶۷	″	بحسہ	عینیہ
۹۲	۳۶۹	۱۵	اسما	البنیا
۹۳	۳۷۱	۶	ام سلیم	ام سلمہ
۹۴	″	۱۳	ام سلیم	ام سلمہ
۹۵	″	۱۵	سنانی	سنامین سنے
۹۶	۳۷۲	″	ام سلیم	ام سلمہ
۹۷	″	۱۴	″	″
۹۸	۳۷۵	۱۰	العامر بہمہ	العباس تسلمہ
۹۹	″	۱۱	ناسن	نامین
۱۰۰	۳۷۷	۱۵	الظلمین کہ امامت	امامت
۱۰۱	۳۷۸	۸	سعی	نفی
۱۰۲	۳۸۱	۳	وین	بین
۱۰۳	″	۱۸	تحریر	تحریہ
۱۰۴	۳۸۲	۵	الساسی	العباسی

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۳۸۵	۲	لحلومتہ	الحکومۃ
۱۰۶	//	۹	واذا کان اول علی العدل	واذا کان اعلامهم کان اولهم علی العدل
۱۰۷	۳۸۶	۱۴	س	اس
۱۰۸	۳۸۸	۱	اوروا اس	اورسوا اس
۱۰۹	۳۸۹	۲	سسال	سوال
۱۱۰	//	۳	زکوہ لو	زکوۃ کو
۱۱۱	۳۹۴	۱۳	امام مین	امام قریش مین
۱۱۲	۴۰۰	۱	نی زردی	نی آید زردی
۱۱۳	۴۰۲	۴	حضرتہ سلیمان	حضرت سلیمان
۱۱۴	۴۰۳	۵	مقال عمرؓ	فقال عمرؓ
۱۱۵	۴۰۵	۱۳	است	انت
۱۱۶	۴۱۰	۱۴	بالتوایر	بالتواتر
۱۱۷	۴۱۲	۱۳	خرج خرج	خرج
۱۱۸	۴۱۵	۱۶	اس سطر کے بعد عبارت حاشیہ کو علیحدہ کرنے کے لیے ایک خط ہونا چاہیے۔	
۱۱۹	۴۱۹	۶	الوذروا	ابوذروا
۱۲۰	۴۲۰	۱۲	مرتضی	یا مرتضی